هو العلی العظیم

الحمد للہ کہ شہنشاہ ارض وسما مالک حقیقی ہر دو سرا کے فضل و کرم

سے درین زمان نسخہ محققہ

با تصویر

جنگنامہ روم و روس بابت سنہ ۱۸۷۷ء

من تصنیف عالم بے بدل مورخ کامل جناب حکیم مولوی محمد مراد علی المتخلص بیمار

رئیس دولت پورہ مالک و مہتمم راجپوتانہ گزٹ اجمیر

بمطبع چراغ راجستان اجمیر حسب اجازت مولانا موصوف باہتمام

کارپردازان طبع گردید کاتبہ میرزا امجد بیگ

یا الله [illegible] الرحیم | یا رحمن

حمد و ثنا کے لایٔ [illegible] شہنشاہ ارض و سما ہے جسنے زمین و آسمان

اور جو کچھ انمین ہے سبکو پیدا کیا - اور باوجودیکہ اشارہ لاسی انسپے دشمنون کو فناہ

کرسکتا ہے تو بھی دنیا کے لالچی پادشاہون کی مانند کسی مخالف (منکر خدا) کو سزا

نہین دیتا - الحق وہ ایسا ہی رحمن الرحیم ہے - اوسکی رحمت لاانتہا ہی - وہ منکرون

- اور بدکارون پر بھی وہی رحمت کرتا ہی جو مخصوص بندون کے لیئے مختص ہے -

ایسے شہنشاہ خداوند ارض و سما کی تعریف و توصیف انسان کی کیا ہستی ہی جو کرسکے

- بقول بزرگی یہی بہتر ہی کہ خاموش رہے - نظفر سے مقدور کسکو حمد خدا کے

جلیل کا - اس جا پہ بیزبان ہے دہن قال و قیل کا - الی المصنف سچ ہے کسی سے حمد و

ثنا کب خدا کی ہو - تعریف کہان مالک ارض و سما کی ہو -

درود و سلام اوس [illegible] رسول مقبول محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم پر جو نور خدا

اور مظہر ذات الہ راہ نجات سے بہشتی ہونے کا رہنما ہے - اور جسنے حقیقی معبود اور اوس
تک پہونچنے کا راستہ گمراہ کارون کو بتلا کر بنی آدم کو شیطان کے پھندے سے چھوڑایا -
ساری عمر سچے معبود کی پرستش کی راہ بتلانے مین گمراہون اور بت پرستون کے ہاتھون سے
دکھہ اوٹھایا تو بھی اپنے خدا کے حکم سے مونہہ نہ موڑا ایسی حقیقی ہادی کی تعریف انسان
ضعیف البنیان کس مونہہ سے کرسکتا ہے جسکی ثنا خود شہنشاہ حقیقی نے اپنی کلام پاک مین
کی ہو سہ نہ کیون صفت اوسکی مین ہون گو تلو ثنا جسکی طہ و یسین ہو - بس مناسب
سمجھتا ہون کہ اسی شعر کو پڑہ کر اوس محبوب خدا ختم المرسلین حقیقی نبی کی تعریف مین قلم کو روکون
سہ منشور رسولان ہمہ محتاج نجا تم ؛ با خاتم و مہر آمدہ منشور محمد ؂ الصلوٰۃ والسلام
علیٰ رسولہ محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین ٥

حال پر ملال ہیچمدان مصنف و باعث تصنیف کتاب
جنگنامہ روم و روس

یہ خاکسار - نابکار - خدا اور دنیا دونون کا گنہگار محمد مراد علی المتخلص بیمار
ابن مولوی سید کریم الدین عرف میان کریم جی ساکن و زمیندار موضع
رائی سنگھ پورہ معروف بہ دولت پور پرگنہ نوہر علاقہ بیکانیر حال مالک و مہتمم مطبع
چراغ راجستان و راجپوتانہ گزٹ اجمیر شریف اپنی گذشتہ زندگی کا کیا بیان

ہوے سے ناظرین کے روبرو کس منہ سے کوئی بات کہی ہوش سنبھالا او سیروز سے گناہون
مین پھنسا ہوں کوئی کام نیکی کا ایسا نہین نظر آتا جو اس فقیر کی گذشتہ عمر کے فخر کا باعث
ہو۔ ہان گناہون سے زمین و آسمان بہرے ہین۔ چونکہ قدیم سے مصنفان سلف و
خلف اپنی تصانیف کی ابتدا مین تہوڑا بہت اپنا حال بہی لکہتے آئے ہین لہذا اونہین
کے قدم بقدم یہ عاجز بہی اس کتاب کے آغاز ہونے سے پیشتر اپنا حال زار موحسب
وقت اختصار کے ساتہہ بیان کرنا مناسب جانتا ہے۔

واضح رہے کہ بندہ ناچیز خاندان قادریہ اور اولاد حضرت پیر غوث الثقلین۔ عالیجناب
حضرت عبدالقادر گیلانی رحمت اللہ علیہ مین سے ہے۔ فقیر کے بزرگ زمانہ دراز سے پنجاب
مین بمقام قصبہ شاہ ڈہورہ علاقہ سرہند بود و باش رکہتے ہین چنانچہ مشہور و معروف
ہے۔ اور تمام ہندوستان مین اس خاندان کے مرید و معتقد ہر قسم کے لوگ موجود ہین۔
فقیر کے بزرگ جد امجد سید احسان علی قدس سرہٗ مہاراجا صورت سنگہ مرحوم سابق
والی بیکانیر کے عہد مین حسب معمول اپنے مریدون کی تعلیم و تلقین کے لیئے بیکانیر مین تشریف
لیگئی تھی۔ بڑے مہارانی صاحبہ کو حمل نہین رہتا تہا۔ مہاراجہ صاحب ممدوح کو
کسی نے آپکی وہان تشریف لانیکی خبر دی۔ چونکہ علم اور عمل انکا تمام جہان مین
آفتاب کی مانند روشن تہا فی الفور مہاراجہ صاحب ممدوح بذات خاص آپکی ملاقات

کو تشریف بیجی اور پھر آپ بھی بلا تکلف مہاراجہ صاحب سے ملنے کو قلعہ مین آئے اور حسب
درخواست والی ملک مہارانی صاحبہ کا علاج کیا فضل الٰہی سے حمل رہا اور بیٹا پیدا ہوا
یو تو پیشتر بھی آنحضرت کی بزرگی اور علم و کمال کے ادنی و اعلی قایل تھے —
مگر اس مشاہدہ نے ہندو اور مسلمان سبکے دلون کو آپکی طرف پورہ پورہ رجوع کردیا
— اور دربار نے خوش ہوکر جاگیر و خلعت فاخرہ نذر کیا اور عرض کیا کہ ایک شخص جسکو
علم حکمت کا ہو اور عامل بھی ہو ہمیشہ آپکی طرف سے ہمارے پاس رہا کرے تو عین
نوازش ہے جناب ممدوح نے دربار کی اس درخواست کو منظور فرماکر اپنے ایک شاگرد
کو وہان چہوڑا اور آپ بدستور مریدون مین گشت لگاتے ہوے وطن مین پونہچے —
مگر دوسرے برس اکثر مریدون اور دربار کی محبت سے علاقہ بیکانیر مین قیایل سمیت
چلے آئے پس اوسی سال سے احقر کے بزرگون کا مسکن علاقہ بیکانیر ہوگیا — گوکہ
آجتک رشتہ داری اور آمد و رفت وطن مذکور مین قایم ہے مگر اسی برس کے قریب
زمانہ گذرجانے سے فقیر اپنے آپکو بیکانیری ہی کہلانے کا مستحق ہے —
بندہ کے والد نے عرصہ دراز تک مولانا میر محبوب علی صاحب و مولانا محمد اسحاق صاحب
وغیرہ ہم سے دہلی مین تعلیم پائی تھی لہذا اس خاکسار کو بھی قرآن شریف اور چند دینی و
درسی کتابین پڑہانیکے بعد مولانا نواب محمد قطب الدین خان بہادر دہلوی

علیہ الرحمت کی خدمت میں بہیجدیا جہان خاکسار آتھ برس تک فقہ و احادیث و علم
کلام کی تعلیم پانیکے بعد علما کی ایک مجلس مین دستار فضیلت سے مشرف ہوا۔ بعدہٗ
سیاحی پر طبیعت آئے۔ لاہور۔ کشمیر لداخ یارقند ہوتا ہوا کاشغر تک پہونچا
۔ جنگ ابنیلہ مین بہی شریک تہا جہان سرکار دولت مدار سے تمغہ حاصل کیا۔ پہر قندہار
۔ ہرات۔ تختہ پل اور کابل تک ہو آیا۔ سررشتہ داری۔ پولیس کی انسپکٹری
۔ تحصیلداری سب دیکہ لین۔ اسقدر پاپڑ بیلنے کے بعد خداوند کریم نے ملک کی خدمت
اس ناچیز کے سپرد فرمائے۔ جی بہی ایسے ہی کام کو چاہتا تہا اور ابتدا ہی سے
تواریخ کی سیر اور رفاہ عام کے کامون کی طرف طبیعت زیادہ تر مایل تہی لہذا راجپوتانہ
اخبار اجمیر شریف کا اڈیٹر مقرر ہوا جو راجپوتانہ اسپیشل گزٹ (سرکاری اخبار)
کے ہمراہ بطور ضمیمہ کے بحکم جناب فیضمآب صاحب اجنٹ گورنر جنرل بہادر راجپوتانہ
شایع ہو کر تمام ریاستہائی راجستان مین بہیجا جاتا تہا۔ سات برس اس خدمت
کو انجام دیتا رہا۔ اتفاقاً کسی مصلحت سے جناب صاحب رزیڈنٹ بہادر نے
سرکاری گزٹ کو گزٹ آف انڈیا مین شریک کر دیا جس سے اخبار مذکور بند ہو گیا
تب فقیر نے خود کمر ہمت باندہ کر اپنا ذاتی مطبع چراغ راجستان نامی جاری کیا اور
اخبار راجپوتانہ گزٹ ابتک بفضلہ تعالےٰ شایع ہوتا ہے جسکے ذریعہ سے یہ عاجز

ملک کی خدمت کیجاتی ہے —

یورپ مین جہان کے دانشمندون نے اپنی علم و عقل کے زور سے سمندرون پار ہزارون کوس پر پہونچکر ہمارے ملک کو فتح کیا یہ دستور ہے کہ جہان کہین جنگ ہو یا فساد گذری فوراً اوسکی کیفیت امن وعن ہزارون روپیہ لگاکر جمع کرتے ہین اور جبتک وہ معاملہ طے نہین ہونے پاتا کہ اوس کیفیت کو کتاب یا رسالہ کی صورت مین چہاپ کر شایع کردیتے ہین چنانچہ لاکہون کتابین ایک ہی ماہ کے چہاپہ خانہ سے ہاتہون ہاتہ فروخت ہوجاتی ہین اسی خیال سے اس خاکسار نے جبکہ ۱۸۵۴ء مین روم و روس کی خونخوار جنگ ہوئی تو بڑی محنتون کی ساتہہ اوسکی تمام کیفیت پوری پوری جمع کی اور اپنے ملک کے لیئے انگریزی اور فارسی و عربی اخبارون و رسالون مین سے ترجمہ کرکے صاف و سلیس اردو مین کتاب لکہی — پہر شوق نے دل مین یہ بہی گدگدی کی کہ یورپ والون کیطرح اس کتاب مین ہر ایک شہنشاہ اور نامی گرامی جنرل و معرکہ ہائی جنگ کی تصویرین بہی اپنے اپنے موقع پر ہون تو ناظرین کو پورہ لطف اس کتاب کے مطالعہ کا حاصل ہو سکتا ہے لیکن جب ملک کی قدردانی اور اپنے بی سروسامانی کے خیال کو تفکر کے ٹٹو پر سوار کرکے ہندوستان کے میدان مین دوڑایا تو اڑدہ بریم — تاپئین تاپئین فش — چارون طرف نگاہ اوٹہا

کروائی ویلا - ہائی پکار رہی ہائے الامدد تو دو کنارہ زبانی جمع فرج سے بھی سہارا دینے والا کوئی نظر نہ آیا - خیالات نا امیدی کے عمیق سمندر مین (آپ ہی اپ) یہ کہکر کو دو کچی سرمایہ - کہان یر یسمین - کدہر تصویر و نکا ٹھپ - مصو کہان - قدردان اور شائق کون " ڈبکیون ڈبکون کرنے لگی اور قریب تہا کہ یہ خیالی کشتی حسین میان ارادہ خان سوار تھے غرق آب ہو جاے مگر اتنے ہی مین کیا دیکہتا ہون کہ دو بزرگوار دن نے اس عاجز کے دونون بازو زور سے تہام لیے فرمایا کہ میان ہو نغ مین آدہ - آپا سنہبالو - کیون ڈوبتے ہوتے ہو ست ہار وہ دیکہو ہم تمہارے مدد کو موجود ہین - یہ کلمہ تسلی بخش سنکر دہشت سمجھا کہ حضرت خضر آپہونچے - خداوند کریم نے انہین بھیجا ہے ورنہ اس دریا ے بے پایان مین تیرا مدد گار کون تہا آنکہین کہول کر دیکہا تو سبحان اللہ عالیجناب فیضماب نواب محمد ابراہیم علی خانصاحب بہادر والی ریاست مالیر کوٹلہ (پنجاب) اور دوسرے طرف حضور پرنور ارسطو زمان حاتم دوران جناب افتخار الامرا فخر الملک صاحبزادہ محمد عبید اللہ خان صاحب بہادر فیروز جنگ سی - ایس - آئی نائب ریاست ٹونک ہین پہر تو دلکو وہ تسکین ہوئی کہ بڑے سے بڑے مالدار کو ہوگی - بہلا ایسے

عالی ہمت قدر دانان جنکی فیاضی اور حاتم دلی کا شہرہ ہندوستان سے لنڈن
تک ہو (چنانچہ مفصل حالات صاحبان ممدوح کی فیاضانہ و اولی العزمی کے بمعہ
سوانح عمری کتاب ہذا کے اخیر مین جہان کل معاونان کتاب کی دریا دلی اور فیاضی
کا حال معہ حالات زندگی درج ہوا ہے ناظرین کے ملاحظہ سے گذرینگے) ہاتھہ
لگ گئے پھر کیا چاہئے - فی الفور طبیعت نے کایا پلٹی - تفکر تھی بشاش ہو
اپنے دلی ارادہ کے پورہ کرنے مین کمر ہمت کی باندھکر توکلت علی اللہ کا نعرہ مار
کے پھر تو خامہ قرطاس پر یون چل نکلا جیسے موج دریا مین رواں ہو - سچ ہے
ہمت مردان مدد خدا - کیا خوب فرمایا ہے ہمارے پیرانی ہادی - حضرت شیخ سعدی
علیہ الرحمت نے ؎ مشکلی نیست کہ آسان نشود * مرد باید کہ ہراسان نشود
خداوند کریم اس کتاب کے علی العموم اور خصوصاً ہر دو بزرگوار معاونون کو تا ابد الآباد
سلامت باکرامت رکھے آمین -

التماس مصنف

ناظرین باتمکین کی خدمت بابرکت مین یہ ناچیز آغاز کتاب سے پہلے ایک ضروری
التماس کرتا ہی کہ بندہ نے تا بمقدور اس کتاب کے صحت کرنے مین کوئی دقیقہ باقی
نہین چھوڑا تھا کہ ایک واقعہ بھی ایسا نہین جسکی صحت کا عذات سرکاری سے نہ کی گئی ہو

جبکہ نون روم و روس کی جنگ شروع ہوئے اعلیٰ حضرت سلطان عبد العزیز خان
مرحوم کے حکم سے ترکی اور عربی زبان مین ایک اخبار سرکاری طور پر شایع ہوتا تھا
جسکا نام عزیزیہ تھا ۔ یہ پرچہ جسمین خاص خاص تدابیر و احکامات حضرت سلطا[ن]
اور اونکی وزرا کی جانب سے چھپتی تہین خفیہ طور پر تمام وزرا و ارکان حضر[ت]
ملازمین خاص کے پاس بہیجا جاتا تہا اسی مین روزانہ کیفیت جنگ کی بھی شایع ہو[تی]
تھی خاکسار کے ایک رشتہ دار اوس زمانہ مین پولیس ادارہ خاص کے افسر تھے جنکو یہ پرچہ ملتا
تہا اور وہ براہ بندہ نوازی عاجز کے پاس ڈاک ولایت کے ذریعہ سے روانہ فرماتے
اوسی پرچہ کے اکثر مضامین صحیح اس کتاب مین درج ہوئے ہین اسکے علاوہ مسٹر آر
یالڈ فوبس صاحب نامی کارسپانڈنٹ لنڈن ڈیلی نیوز و مسٹر سمسن صاحب
نامہ نگار لنڈن تائمس و جناب ایڈل جی جمشید جی وغیرہ مورخون کی کتابون اور
یادداشتون سے بھی ہر ایک واقعہ کی تطبیق کے گئے ہیے تو بھی خاکسار اس کتاب کو
غلطیون سے مبرا نہین کہہ سکتا کیونکہ اَلْاِنْسَانُ مُرَکَّبٌ مِّنَ الْخَطَاءِ
والنسیان بندہ ناچیز ہی کے حق مین وارد ہے ۔ لہذا بعد ناظرین سے التجا ہے
کہ جہان کہین غلطی پائین براہ کرم بخشی اصلاح فرمائین گمان بد نہ لیجائین بلکہ خاکسار کو
خیر سے یاد فرمائین کہ شیوہ بزرگون کا ہے ۔ درحضرت کریم تقاضا چہ حاجت است

اسدیس باقی ہوس۔

آغاز کتاب

فصل اول

[illegible]کی سلطنت کی حشمت وشان شوکت کو کون نہین جانتا اونکی بہادری اور اولی العزمی
[illegible]کون نہین مانتا۔ یہ وہی ترک ہین جنہون نے اپنی قوۃ بازو سے بڑی بڑے
بادشاہ شہنشاہون کو ناک سے چنے چبوائے۔ روس۔ آسٹریا۔ انگریز۔
[illegible]لی وغیرہ سلاطین ترکون کے زور شور سے ہمیشہ چکرائی۔ تاتار سے نکل کر تمام
[illegible]نیا کو ترکون ہی نے فتح کیا بڑے بڑے شاہون سے خراج لیا۔ رومی جیسی وا[illegible]
[illegible]ے سلطنت چہین لی غرضیکہ مشرق سے مغرب تک تمام عالم ترکون کا لوہا مان گیا
مگر مثل مشہور ہے کہ ہر ایک کمال کو آخر زوال ہوتا ہے تخمیناً ویڑہ سو برس سے ترکی
سلطنت مین ضعف آیا یہ بھی خدا کی قدرت ہی کہ جون ہی خاندان تیموریہ کی سلطنت
[illegible]جو آٹھ سو برس سے ہندوستان مین راج کرتی تھی زوال آیا کہ ترکی بھی ضعف
[illegible]پہرنے لگی۔ سلطنت تیموریہ کے زوال اور ترکی سلطنت کے ضعف کا ایک
زمانہ ہے جسکو تیرہوین ۱۳ صدی کا آغاز سمجھنا چاہئے۔ قیصر بھی یورپ مین ترکون
[illegible]خوف اقوام غیر کے دلون کو اسی طرح ورد آتا تھا جسطرح نادر شاہ درانی کے نام

سے دبی والی مدتوں خواب میں چونک چونک کر ڈرتے رہی - لیکن جنگ کریمیا نے جو ترکوں اور رسیوں میں واقع ہوئی تھی سارے شان وشوکت ترکی کو خاک میں ملا دیا - اس خونخوار جنگ نے یورپین سلاطین کے دو ذہن اسباب کا یقین دلوا دیا کہ ترکی بھی مغلوب ہو سکتی ہیں اور سپیر وز سے وہی سلاطین یورپ جو ترکوں سے ڈرتے تھے شیخیاں بگھارنے لگی اور مدتوں سے جو کینہ انکی سینوں میں بھرا تھا علانیہ اسکو اوگلنی لگے جو بات اپنے مفید مطلب دیکھی سب نے باہم متفق ہوکر کرالی سب سے پہلے ترکی سلطنت کا جسنی زور گھٹایا وہ بیشمار قرضہ تھا جو سلاطین یورپ خصوصًا انگلستان وفرانس وغیرہ کی ضمانتوں سے سلطنت ترکی نے مہاجہان ونبکہا ے یورپ سے بعوض سود کثیر مختلف اوقات میں لیا - ان روپیوں سے جنگ کریمیا کے اخراجات وقرضہ وغیرہ ادا ہوئے تو بھی سلطان عبد المجید خان کے عہد تک یورپ میں ترکی کا دبدبہ اور اعتبار خاطر خواہ قایم تھا - جبہیں سلطان عبد العزیز خان جو بتیسوئین سلطان روم تھے اپنی بڑے بھائی سلطان عبد المجید خان کی جگہ گدی نشین ہوے کہ سارے لٹیا ڈبو دی - عیاشی اور فضول خرچی میں خزانے خالی کر دیے - اکثر محاصلات مثلًا آمدنی بیرمٹ وبنادر بحر اسود وغیرہ . حضرت کے عہد میں مہاجنان یورپ کے ہاتھ مکفول ہوچکیں تلون انکی مزاج میں حد سے بڑہ کر تھا حتی کہ جو تدبیر آج سوچی گئی وہ کل منسوخ ہوی -

جو فرمان صبح کو جاری ہوا وہ شام کو رد کیا گیا۔ جس وزیر کو آج مقرب بارگاہ سلطانی بنایا کل اوسیکو خاین ٹھرایا۔ غرضیکہ جو ابھی مقبول ہوا وہ ذرا دیر نگذری تہے کہ معزول ہوا۔ اس سلطان کی انہی ہی حرکتون نے تمام سلطنت مین ابتری پہیلا دی عقلمند وزیر کے قایم نرہنے کے باعث کسی محکمہ کا عمدہ انتظام نہیں ہو سکتا تہا۔ جنرل اغناثف سفیر روسی حاضرباش دربار قسطنطنیہ اپنے شہنشاہ کی ترغیب سے عجیب ہیجدار چالین چل رہا تہا۔ سلطان کی عقل پر ایسا پردہ پڑا تہا کہ جنرل مذکور کو بمقابلہ سفیران برٹش و جرمنی و فرانس وغیرہ اپنا دوست صادق سمجہتے تہے جو وہ کہتا سو ہی کرتے۔ اندنون ترکی خزانہ کی حالت کی خرابی یہانتک پہونچگئی رہی کہ ترکی نوٹ قیمتی منہ روپیہ کے بازار میں کوئی پانچ روپیہ نہین دیتا تہا سا اقساط مقرر شدہ اوقات پر نہ پہونچنے کے باعث تمام مہاجنان یورپ آئندہ قرضہ دینے سے انکار کرتے تہے۔ ترکی پولٹیکل مطلع پر چارون طرف سے گرد و غبار چہایا ہوا تہا۔ غبار کہتا نہین امنڈ امنڈ کراتی تہین۔ علی العموم تمام دنیا خصوصاً یورپ کے سلاطین ہر دم ترکی سلطنت کا تماشا دیکہنے کے منتظر تہے۔

عبدالعزیز خان مرحوم نے جہان اور بہت سے فضول خرچیان کین وہان لاکہون روپیہ کا سامان جنگ و آلات حرب کارخانجات امریکہ و انگلستان وغیرہ سے بلا ضرورت

منگوا منگوا کر اپنے ممالک کے میگزینون کو لبریز کیا اور قسم قسم کی تلواریں اور پیچ
و کارتوس اور وردیان اپنی فوجون کے واسطے بنواتے رہے جنکو اکثر شاہان یورپ
و منتظمان ترکی فضول سمجھتے تھے مگر چندہی روز کے بعد اس خاص سامان کے فراہم
کرنے کے باعث سلطان عبد العزیز خان کی دور اندیشی اور دانشمندی ظاہر ہوگئی۔
اگرچہ یورپین دانشمندون کی نزدیک اوسوقت ترکی سلطنت کی حالت طوفان مین مبتلا
ہوجانے والے جہاز کی مانند تھی تو بھی۔ قوانین و احکامات سلطنت و لتہاے یورپین
کے مطابق تھے قومی لحاظ صرف اسیقدر تہا کہ تمام اہل اسلام ضرورت خواہ بلا ضرورت
کے وقت فوج مین عہدہ یا نیکی علاوہ ملکی محکمون مین بھی بہرتی ہوسکتی تھے مگر قوم مسیحی وغیرہ
رعایا سلطانی کو مطابق آئین عثمانیہ صرف بحری فوج مین نوکری ملتی تھی۔ البتہ اگر
کوئی عیسائے وغیرہ چارسوساٹھہ روپیہ کمیشن مین داخل کردیتا تو اوسکو اہل اسلام کے
و تندہری فوج کی آسامی بھی مل جاتی تھی۔ اتنی ہی سی تصریق کو جو قدیم سے مروج
ہے متعصب یورپین (روس وغیرہ) نے ترکون کا نسبون پر بہت بڑا ظلم اور بہی
تعصب بیان کیا تہا اور بڑے بڑے الزام ناانصافی اور بیرحمی کے ترکون پر
لگائے تھے حالانکہ امتیاز و پاس قومی سے کوئی قوم خالی نہین۔ سرکار انگریزی
ہی کو دیکھو جسکی انصاف کی غیر ملکون کے بادشاہ قسم کہاتے ہین اور جو جہوٹی

اور رہا تھا کو ایک نظر سے دیکھتے ہی اپنے قوم کے سفید چمڑے والون کے پاؤن مین چاہتھ
دو خون ہی کر ڈالین جولان آہنی ہمین ڈالتے ۔ جیلخانہ مین انکو معمولی لباس
و نفیس خوراک دیتے ہی برخلاف اسکے ادنی سے جرم میں ہندوستانیون کے
ساتھ جو سلوک قید فرنگ مین ہوتا ہے ظاہر ہے حالانکہ ہندوستانی بھی اوسی شہنشاہ
کی وفادار رعایا ہین جسکی سفید چمڑی والی ہین ۔ پھر دیکھئے انگریزادنی
(جیسے اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر) بڑے سے ہندوستانی نواب کو سزا اسے قید وغیرہ
دے سکتا ہے مگر ہندوستانی چاہئے فسٹ کلاس مجسٹریٹ ہی کیون نہو یوریشن
(نیم انگریز) تک کو سزا نہین دے سکتا ۔ اور فی الحال جو سرکار انگریزی نے
قانون البرٹ بل کے ذریعہ سے بعض لایق و فایق ہندوستانی حکام تعلیم یافتہ
یورپ کو انگریزون کے فوجداری مقدمات کے فیصل کر دینے کے اختیارات عطا
فرمانیکا ارادہ ظاہر کیا تو عام انگریزون نے اتنی بڑی مخالفت سرکار سے ظاہر کی
اور ایسی واویلا مچائی جسکا شور و غل پارلیمنٹ تک پہونچا اور علانیہ کہا کہ ہم
انگریز ہوکر ہندوستانی حاکم کے حکم سے سزا پانا پسند نہ کرینگے کیونکہ اس صورت
میں ہمارے قومی عزت کا ہتک ہوتا ہے ۔

ناظرین خود انصاف فرماوین کہ ترکون کے مذکور احکامات و آئین بھی اپنی قوم

اور مذہب کے لیے اسی قسم کے قومی لحاظ ایسے ہی اصل ہین جیسا کہ انگریز - جرمنی - روسی -
فرانسیسی وغیرہ قومون مین آجتک موجود ہین - ایسی قومی اعزاز کو کوئی دانا ظلم نہین
کہہ سکتا - قصہ کوتاہ اس زمانہ مین ترکی سلطنت کی فوجی قوۃ بری و بحری دونون
ملا کر ۸ لاکھ کے قریب تھی اور یون تو بقول بعض مورخان یورپ ترک خاص اپنے
رعایا ہی سے جنگ کے وقت ۲۰ لاکھ سے ۸۰ لاکھ تک سپاہ میدان جنگ مین جمع کر سکتے
ہین فوج مین بیس برس سے ۴۰ برس کی عمر تک کا آدمی بھرتی کیا جاتا ہے - فوج
بری چار حصون مین منقسم ہے - جو مسلمان اپنے گھوڑے کی آپ خبر گیری کر سکتا
ہو وہ اسوقت سوارون مین بھرتی کر لیا جاتا ہو - لشکری کاروبار کے واسطے سلطنت
ترکی چھ حصون مین مدتون سے منقسم ہے جنمین سے پانچ حصون کا بیان لکھا جاتا ہے
اول خاص قسطنطنیہ دوم ایڈریانوپل - سیوم موناستر - چہارم ارض روم
پنجم دمشق - ششم - بغداد - ہفتم یمن ہے - کریٹ اور ترپولی یہ اضلاع
مخصوص طور پر علیحدہ کیئے گئے ہین - پہلا ضلع قسطنطنیہ خاص ہے اسمین ایشیا کے
ناظر بھی شریک ہے - قدیمی باشندگان قسطنطنیہ کے قواعد سے مستثنی ہین - دوسرا
ضلع ایڈریانوپل ہے اسمین تمام اراضی جو مابین بلقان اور بحر اسود کے واقع ہے
شمول ہے اضلاع مذکور کے لشکری اغراض مین بھرتی کرنیکی واسطے ایشیا مین

جہہ اور یورپ مین دو کل آٹھ ضلع ہین ۔ تیسرے ضلع موناستر مین یورپین ترکی کا تمام حصہ شامل

ہے ۔ دو ملک تھرا جو بحر ایجین کے کنارہ پر واقع ہے اوسکے بھی اکثر قصبے اسی ضلع مین شامل ہوگئے

ہین ۔ چوتھا ضلع جو ارض روم کا ہے یہ ترکی کا شرقی حصہ ہے اسمین بہت سی حصص آباد

ہونے کے علاوہ روسی اور ایراق سرحد ملی ہوی ہے خصوصا بحر اسود کے کنارہ پر جسقدر

روسی ملک ہے اوسکی سرحد ارض روم ہے کے ضلع سے ملحق ہے ۔ پانچوان دمشق کا ضلع ہے

اسمین شام وغیرہ ریاستین اور میسوپوٹامیہ کے حصے آباد ہین ۔

غرضیکہ ترکی سلطنت کے اکثر اضلاع ہو جو انتظام کے لیئے ایک جداگانہ طور پر منقسم ہین ۔ اور پھر ایک

ضلع مین سیول اور فوجی دونون قسم کے حاکم رہتے ہین ۔

جنگ کی ابتدا کہان سے ہوئی

اسحال جو جنگ خونخوار ہوئی ہے اوسکا باعث تو ہم آگے بیان کرینگے لیکن ابتدا جہان سے

ہوئی اوس مقام کا حال بیان لکھتے ہین ۔ جنگ حال کی ابتدا صوبہ ہرزیگونیا سے

شروع ہوی ہے جو ایک چھوٹا سا صوبہ ترکی سلطنت کا ہے ۔ اس صوبہ مین مسیحی اور اہل اسلام ملی جلی قسم

ہین مسیحی زیادہ اور اہل اسلام کم اور کسی مقام پر مسلمان زیادہ اور عیسائی تھوڑے آباد ہین

اسی ضلع مین ایسی دیہات اور قصبات بھی ہین جنمین دونون قومون کی آبادی برابر ہے

لیکن خاص ہرزیگوینیہ مین قوم مسیحی بہ نسبت اہل اسلام کے زیادہ بستی ہے ۔ یہ پرگنہ باشندہ

جسکا نام ہرزیگوینا ہی سلطنت ترکی کے گوشہ مغرب و شمالی پر ایک چھوٹے سی زمین کے ٹکڑہ
پر آباد ہے۔ ہرزیگوینا کے شمال میں کروشیا اور گوشہ شمالی و شرقی پر بوسنیا اور جنوب
میں صوبہ مانٹینیگرو (کوہ جبل اسود) اور جنوب و مغربی جانب بحر اڈریاٹک واقع ہے۔
چنانچہ ناظرین با تمکین کتاب ہذا کی آگاہی کے واسطے اس موقع پر ہم صوبہ ہرزیگوینا اور اوسکی
متعلق مقامات کا نقشہ درج کرتے ہیں ۔

نقشہ مذکورہ کے معائنہ کرنے والون کو معلوم ہوگا کہ ضلع ہزارہ یگونیہ ممالک ترکی کے مغربی گوشہ پر ایک تنگ مقام مین اکیلا آباد ہے جسکی لمبائی مشرق سے مغرب تک ایکسو چالیس میل (۷۰ کوس) اور چوڑائی شمالی حد سے جنوبی حد تک پچاس میل (۲۵ کوس) کی ہے - چونکہ تمام زمین پرگنہ ہزارگونیا کی سنگین اور کنکریلی ہے اسلئی آبادی بہت ہی کم ہے - اگر پرگنہ مذکور کی زمین اور پیداوار کی حالت پر نظر کی جاوے تو انصافاً بھی کہنا پڑیگا کہ وہانکی رہنے والی تہذیب اور اخلاق و تعلیم سے بے بہرہ ہونے چاہئین - کیونکہ پہاڑی اور ویرانہ زمین مین آباد ہونیکے باعث قدیم سے ان لوگون کے دلون مین ایک طرح کی وحشت اور جہالت موجود ہے - اپنی ہی جنگلی خطہ کو باغ ارم سمجھتے ہین - انسانی اولی العزمی جسنے خاص کر تین سو برس سے دنیا مین ترقی کی ہے یہ لوگ محض نابلد ہین - تجارت - ہنر - صنعت وغیرہ ترقیون کے سامان آجتک ان لوگون کے پست خیالات سے کوسون دور ہین

فرا اسودل کے ناکامل حوصلون سے جسمین کم زور ناامیدی کے ارادے ہوا مین اوڑ جانے والے بادلون کے مانند بہری ہین مجبور ہین - غرور او تکبر نے جسکی ساتہ آزادی کی ہوس چمٹتی ہے (حالانکہ فوائد آزادی اور اوسکی استعمال مین لانے کا ڈہنگ لوگون نے خواب مین بھی کبھی نہین دیکھا) اور بھی یہانکی باشندون کا ناس کہو دیا - بار ہا ترکون نے دانت کہتے کیئے - سیکڑون مرتبہ شرارت تمردی کے پاداش مین ترکون کے ہاتہون سے سخت سزائین پائین جوتیان کہائین - مگر بیچارے کا بول بالا اب بھی وہی دم وہی خم - جب دیکہو اہل اسلام سے دشمنی - چہوٹے بڑے سب ترکون کی بیخ کنی - ہی مین راتدن محو رہتے ہین - جسقدر مسلمان اس خطہ مین آباد ہین - ان شریرون کے آئی دن کی ایذا رسانی سے ناشاد - بلکہ برباد ہین - کبھی چین سے سونے نہین پاتے - کیونکہ سیحان

پرگنہ مذکور کی قدیم دشمنی کا جوش جو مسلمانون سے رکہتے ہین ہمیشہ وہ و دا انجمن اسیطرح اونکی سینہ پر کہ سے
دیکہتا رہتا ہے ۔ ہر ایک اہل اسلام انکی چور رات دن سہتا ہی ۔ جب چاہتے ہین باغی بنکر وہ
بچاتے ہین ۔ لوٹ مار کرتے ہین اور جی کہول کر اہل اسلام کو ستاتے ہین لطف یہ کہ جب ترک
اس شرارت کی سزا دیتے ہین تو مظلوم بنکر مسیحی سلاطین یورپ کے سامنے گڑگڑاتے ہین ۔
ترکون پر ظلم کا الزام لگاتے ہین چنانچہ یکم جولائی ۱۸۷۵ء کو ان شریرون کی بغاوت کا مواد جو
مدتون سے ترکون کے خلاف اوبہراو دہر کے مسیحی بادشاہون اور سردارون کے بہرتی دینے سے (جنکا
ذکر موقع مناسب پر کیا جاوے گا) انکی سینون مین جمع ہو رہا تہا آتش فتنہ پردازی کی گرمی کہا
کر بڑی زور شور سے بہ نکلا جو اخیر مین اس خونخوار جنگ و جدل کا جسکا نام روم و روس کی لڑائی
ہے سبب عظیم ٹہرا ۔ اسمرتبہ ان عیسائیون نے پورہ اتفاق مسیح عیسیٰ کی صلیب کو سر پر رکہکر اپنی
حکام ترکی کو قتل کرنے اور آئندہ ہمیشہ کے لیے ترکی حکومت سے نکلکر آزاد رہنے کیواسطے پادریون
اور روسی اجنٹون کے بہکانے سے جو دینی رہنماؤن کے لباس مین ترکی حکام سے پوشیدہ اکر
اوسکا تھے اور آزادی کے فوائد اپنے نمک مرچ لگی ہوئی تقریرون مین جتلاتے تھے کر لیا تہا
۔ تحقیقات سرکاری سے جو پیچہے سے ہوئی معلوم ہوا کہ ہرزیگوینیا کے ان مفسدون کو خاص
بہکاوٹ صوبہ مانٹونیگرو کے باشندگان کی تہی جسمین اسیر مانٹونیگرو (جبل اسود) بہی شریک
پاے گیے ۔ مانٹونیگرو والون نے بہی حلفاً ہرزیگوینیا کے مسیحی باشندون سے وعدہ کیا تہا کہ جسوقت
تم ترکی حکام کے خلاف علم بغاوت بلند کروگے او سیدم یہان بہی تمسے بڑہ کر کارروائی
کر گذرینگے ۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا ۔ اس بلوہ کی ابتدا ۱۸۷۵ء سے شروع سمجہی گئی تہی چنانچہ

وسط دسمبر سنہ مذکور مین قصبہ نفیسنجی علاقہ ہرزیگوئنیا کے ایکسو چونسٹھ عیسائی حکام ترکی سے
ناخوش ہوکر ضلع مانٹونیگرو مین جا بسے اور اس جلاوطنی سے دلی مراد اونکی یہ تھی کہ اہالیان
مونٹونیگرو سے مذہبی باتین بناکر ترکون کے خلاف امداد حاصل کرین اور چونکہ ایک دو آدمیون
کے جانے سے یہ مطلب حاصل ہونا ناممکن تھا لہذا تمام ضلع کے باشندون کی صلاح سے ۱۶۴
آدمی ہرزیگوتیا سے مونٹونیگرو کے علاقہ مین پہونچے ظاہرہ اس نقل وحرکت کا باعث انہی ایسے
حاکمان ترکی کا ناجایز طور پر جور و ظلم سے پیش آنا اوسکی وجہ سے ملک چھوڑنا ان لوگون نے
بیان کیا مگر در پردہ مانٹونیگرو والون کو بہکانے اور پھسلانے کے لیے گئے تھے۔ چنانچہ دسمبر ۱۸۷۴ء
سے جولائی ۱۸۷۵ء تک باشندگان ہرزیگوینیا نے صوبہ مانٹونیگرو مین گاؤن گاؤن اور قصبہ قصبہ
گشت لگاکر ترکی حاکمون کی بدسلوکیون کا خوب اظہار کیا۔ دینی باتین اور انجیل کی آیتین
سنا سنا کر ترکون کے مخالفت مین اپنی مدد پر اون سبکو تیار کیا۔ خیر سے باشندگان مانٹونیگرو
جہالت اور وحشت مین انکی بھی گرو ہے قومی امداد کا وعظ سنتے ہی لٹو ہو گیے۔ دور اندیشی اور
نتیجہ انجام کو بالاے طاق رکھدیا۔ باشندگان ہرزیگوینیا مراد بر آیے۔ انکی محنت ٹھکانے لگی
منجملہ اور بہت سی شکایتون کے ہرزیگوینیا والون نے اہالیان مونٹونیگرو کے روبرو حکام
ترکی کی یہ بھی شکایت کی کہ ۱۸۷۴ء مین ہم لوگ قحط سالی کے باعث زراعت نکرسکے اور
تنگدستی کے باعث فاقہ کشی پر نوبت پہنچی تو بھی ٹھیکیدارون سے حکام ترکی نے اور ہم مظلومون
سے ٹھیکیدارون نے زر محاصل اراضی تمام وکمال وصول کیا اور ذراسی رقمون کے لیے
ہمیں بیشمار مار پڑے۔ ہماری عورتون اور بچون کو ترکی عاملون نے ٹھیکیدارون کے

کہنے سے قید رکہا تا وقتیکہ کل زمین کا محاصل نہ لی لیا جو شخص ہم مین سے غریبی کے باعث محاصل
نذکو رکو ادا نہ کر سکا اوسکو خوب پٹیا اور قید مین رکہکر اوسپر ظلم کیا۔ جن غریبون نے اعلی
حکام کے حضور مین ان ظالمون کی فریاد بہیجا نیکا قصد کیا اونکو تو عمال ترکی نے ایسا سیدہا
کیا کہ آجتک مار کے مارے خم کہائے ہوئے ہین — الغرض ہم پر بڑی بڑی ظلم ترکی حکام نے
کئے ہین اب ہم آپ لوگون کی خدمت مین ناچار ہوکر حاضر ہوئے ہین — سیو اے آپکی ہمارا
کوئی مددگار نہین — مسلمانون کی حکومت مین ایسی وقت جبکہ تمام جہان مین مسیحی مذہب
کا غلغلہ برپا ہے رہکر ہمسے یہ مصیبتین اوٹہائے نہین جاتی — جب باشندگان مونٹونیگرو نے
اپنے ہم قوم و ہم مذہب ہرزیگونیا والون کی زبان سے اونکی اسقدر تکلیفون کا احوال سنا تو
خون جہالت جوش کہا آیا اور تعصب مذہبی کا شعلہ جو برسون پہلے سے سلگ رہا تہا بہڑک اوٹہا —
ساتہہ ہوکر مرنے مارنے کا وعدہ کیا — بجاے اسکی کہ عقلمندی سے اونکی مصنوعی مظلومی کی
نسبت برداشت کرنیکی صلاح دیتے اور بہی اوسکایا کہ روف ہی تمہارے زندگی پر جو تم غیر
مذہب والون کی غلامی مین رہکر ایسی ایسے ظلم سہتے ہو — تم پہر کیون نچلی رہتے ہو چلو
عذر مچاؤ اور ہمکو بہی دم نہ دلن مین پاؤ — اخیر وقت تک ہم تمہارے مدد پر تیار ہین ہم بہی
مسلمانون کے زیر حکومت رہنے سے بیزار ہین — جب طرفین مین مسیح عیسی کی صلیب کے نیچے
اسطرحکے اقرار مدار ہو چکی تو وہی باشندگان صوبہ ہرزیگونیا جو اپنے حاکمون سے ناخوش ہوکر
صوبہ مونٹونیگرو مین چلی گئے تہے حکام مذکور کی اجازت سے واپس اپنے اپنے گاؤن مین آبسے
مگر درپردہ اپنے ملک کے یہ لوگ گو نیا فاسد تہے — چنانچہ جس ارادہ سے گئے تہے اوسین

کامیاب ہوکر آے — اور وطن مین پہونچکر اپنی قوم کو خوب بہے ور غلایا — اہالیان موتنگیرو
کی امداد کا پورہ بہروسہ دلایا — بہر کیا تہا سارا صوبہ — ترکی حکام سے مخالف ہوگیا اور
فی الفور در پردہ بغاوت کی تیاریان کردین — اور یکم جولائی کو موقع پاکر غدر شروع ہوگیا
— ترکی حکام اوسوقت تک ان شریرون کی تمام خفیہ چالون سے بیخبر تھے — جب ہرزیگوینیا والون
نے غدر کیا تو شہر مستار کے مستا شریف (حاکم) نے جو صوبہ مذکور کے شمالی گوشہ پر آیا دہے
بلوائیون کے پاس اپنے خاص نائب کو بہیجکر کہلایا کہ تم لوگ سب میرے پاس چلی آو مین تمہارا اخام
خواہ تصیفہ کردونگا — بغاوت مت کرو — مگر بلوائے کب سنتے تھے — اپنے زعم باطل مین
کسکو گنتے تھے — بلکہ اس طلبی کے اوریٹے معنے لگاے — اپنی قوم کے روبرو یہ تقریری سنائی کہ حاکم
مستار غداوۃ قریب ہمکو بلاتا ہے — جسکو دیگر قید مین پہنسانا چاہتا ہے — خبردار کوئی نہ جاے —
دہوکہا نہ کہاے — اس فتنہ انگیز اعلان کے باعث کسینے حاکم مستار کے نائب کا کہانہ مانا — خیرودہ
سبکو — سمجہاتا رہا — فتنہ پردازی کے نقص تبلاتا رہا — ناچار جب وہ واپس گیا تو ان
لوگون نے کیا کیا کہ مستار کا ایک مسلمان جو فیشان گمان — اپنی کسی کام کو وہان آنکلا جہان
یہ لٹیرے جمع تھے ان سب نے ملکر اوس بیقصور کو مار ڈالا مدتون کا کینہ جو ان شریرون کے
سیاہ خام سینہ مین بہرا تہا اوس غریب پر نکالا اب آنہے اپکو مصیبت مین ڈالا — بڑہ کریہ ظلم کیا کہ
جو رعایا غدر کرنے مین انکی شریک نہوی اوسکو گہرون مین رہنے ندیا — اعلیٰ وادنی سبکو زبردستی
نکال باہر کیا — مارا پیٹا — لوٹا گہسٹا — بیگناہون کے گہراسی جرم مین پہونک دئے کہ اونہون نے

ان مفسدون کے شراکت اور حکام ترکی سے بغاوت کرنیسے انکار کیا تھا بلکہ اون غریبون کو یہ دہمکی دی کہ اگر تم ہمارا جو اپنے وطن اور قوم کی بہلائی کے لیئے لڑتے ہین ساتھہ نہ دوگے تو جان سے مار ڈالے جاؤ گے۔

جب باغیان کوتہ اندیش سے یہانتک قتل و غارتگری کی نوبت پہنچائی تب دولت آب و رویش پاشا گورنر صوبہ بوسنیا کا غصہ بہڑکا اور مفسدون کی سرکوبی کی لیئے تیار ہوئے۔ بہت سے فتنہ پردازون کو پکڑ پکڑ کر سخت سزائین دینے لگی۔ سلطانی سپاہ سے جو صوبہ ہاے مذکور مین بغرض حفاظت رعایا متعین تھی مفسدون کی اکثر مقامات پر چہوٹی چہوٹی جنگین بہی ہوئین جنمین اسوجہ سے کہ باغی بہی خونخوار ہتیارون سے مسلح تھے اکثر جانبین طرفین کی آدمیون کی تلف ہوتے تہین۔ فوج عثمانیہ وہان بہت ہی کم تہے اسلئی بلوائیون کو اور بہی تقویت ہوگئی۔ باشندگان مونٹونیگرو نے جب اس بلوہ کی خبر پائے تو چاہتے تہے اگر اقرار کے مطابق چلکر اپنے ہم قوم اہالیان ہرزیگونیا کے شریک ہون لیکن شہنشاہ روس نے جنکو اہل صوبون کے باشندی اپنا خاص حامی بلکہ بمنزلہ اسی سمجہتی تہے اونکو ایسے شراکت سے (جو روسیہ کی ایک خاص چال تہی) منع کردیا۔ کیونکہ شہنشاہ روس کی راے مین ابہی وہ وقت نہین آیا تہا کہ علانیہ گورنمنٹ سے اوسکے ماتحت صوبے سرکشی کرکے فائدہ اوٹہائین

صوبہ ہرزیگونیا کی نسبت باب عالی کا حکم

سلاطین یورپ (خاص کر مسیحی شاہون) نے ۱۸۷۵ء مین حضرت سلطان عبد العزیز خان مرحوم کے حضور مین دوستانہ یہ درخواست پیش کی تہی کہ باشندگان ہرزیگونیا کی شکایتون کے بغور کامل سماعت فرمانیکو ایک خاص کمیشن جسمین ترک اور عیسائی دونون ممبر ہون

اوسی پرگنہ مین بہیجی جائے جو ہ تمام شکایتون کی جو ترکی حکام کے خلاف باشندگان پرگنہ مذکور کے منہ سے سنی جائین انصافانہ تحقیقات کرے —

مفسدون کو بہی اس درخواست کی اطلاع ملگئی تہی اسلئی وہ اور بہی مغرور ہوگئے اور اپنے دلمین یقین لی آئی کہ ضرور تمام مسیحی سلاطین ہمارے مددگار بنینگے سلطان المعظم پر زور ڈالکر ہم لوگون کو آزادی دلوائینگی — بہلا جب ہمارے بغیر کہے سلاطین عیسوی نے سلطان پر ہمارے شکایتون کے سننے کے لیئے زور ڈالا ہے تو کب ممکن ہی کہ ہمارے واویلا کرنے پر ساتہہ نہ دین اس خیال نے مفسدان مذکور کو یہانتک مغرور کیا کہ ادہر عذر کیا اودہر اپنی لمبی چوڑی عرضیان لکہہ لکہہ کر تمام سلطنتون کے حضور مین بہجوائین چنانچہ اہالیان ہرزیگوینیا کی شکایتین علی الخصوص وہ الزامات جو ترکون پر اونہون نے لگائے تہے یہ ہین — اول ذی اختیار ترکی عامل ہم لوگون پر حاصل جمع کرنے مین بڑی بڑے سختیان کرتے ہین — دوسرے عام کامون مین خاص کر عیسائیون کو بیگار مین پکڑ کر آئی دن زبردستی لیجاتے ہین — بڑی بڑی سخت کام ہم سے کراتی ہین تیسرے ہنگام جنگ خواہ کسی سے ہو ہمارے گہوڑون کو جبرًا پکڑ کر لیجاتے ہین — بلا آدا ای قیمت اپنے کام مین لاتے ہین — چوتہے بغیر رشوت لئے ہماری استغاثون کی سماعت نہین کرتے — ہمارے فریادون پر کان تک نہین دہرے — پانچوین ہم لوگون کی جان و مال اور عزت ترکی عملداری مین غیر محفوظ ہی کونسا ترک ہے جسکو ہمارے خاطر ملحوظ ہے — یہ تمام شکایتین جسکو ہرزیگوینیا والون نے مسیحی سلاطین کی خدمت مین ترکی گورنمنٹ سے پوشیدہ بہیجا تہا سراسر غلط تہین — حتی کہ بجز تیسری شکایت کے اور کسی شکایت کا وجود بہی نہ تہا — اور تیسرے شکایت کو بہی ان مفسدون نے چہوٹے الفاظ مین بیان کیا کیونکہ لڑائی کے وقت قانون فوجی کی روسی ترکون اور عیسائیون

بلکہ ہر ایک قوم سے (بشرطیکہ وہ رعایا ترکی ہو) آدمی اور گھوڑے لیے جاتے ہین ۔ عیسائیون پر خصوصیت نہین ۔ القصہ سلاطین یورپ (مسیحی) نے جنکے پاس یہ عرضیان ہرز گئی تہین اونکو نیا و اون نے بہیجی تہین بجنسہ حضرت سلطان المعظم کی خدمت مین بہیجدیا تہا اور اپنے اپنے سفیرون حاضر باشہا قسطنطنیہ کی معرفت دوستانہ طور پر عرضی دہندون کی حال پر رحم سلطانی کے لیے سفارشین کین حضرت سلطان المعظم بہی بعجیب و غریب اور مصنوعی شکایتین سنکر حیران رہگئے اور فی الفور بار بحالی کیجانب سے دو قطعے فرمان جنمین سے پہلے کا نام ایرادہ اور دوسرے کا نام فرمان ہمایون تہا ماہ اکتوبر اور دسمبر ۱۸۷۵ء مین جاری ہوے ۔ جنمین حضرت سلطان المعظم نے اپنی تمام رعایا باشندگان ممالک ترکی کے حقوق خواہ وہ مسلمان ہو یا عیسائی خواہ موسائی وغیرہ مساوی تسلیم کیے اور یہ بہی وعدہ فرمایا کہ جن لوگون کو حکام اضلاع کی بدسلوکیون یا اور کسی وجہ سے تکلیفین پہونچی ہین یا آئندہ پہونچنے کا اندیشہ ہے اون سب کی نسبت تحقیقات کماحقہ ہوکر انتظام معقول کیا جاے گا تاکہ کوئی کسی پر جبر نہ کر سکے ۔ اسکی علاوہ ہر دو حکمنامجات کی رو سے عدالتہاے خفیفہ و جلیلہ کا از سر نو انتظام کیا گیا ۔ اور حکم دیا گیا کہ عدالتہاے مذکورہ کے حکام آئندہ اس قسم کے لایق و فایق تعلیم یافتہ ۔ صلح جو اشخاص مقرر کیے جاوین جنکی اخلاق او ر بلنسیادی اور بی تعصبی کی عوام الناس ۔ ہر ملت و گروہ کے اشخاص گواہی دین ۔ ایسی نیک چلن حاکم بلاوجہ کافی اپنی کام سے جدا ہونگی ۔ پہر انہین فرمانون مین یہ امر بہی بالتصریح بیان ہوا تہا کہ عدالتون اور دیگر ملکی امور مین رعایای سلطانی مین سے ہر ایک قوم اور مذہب کا لایق آدمی مقرر کیا جاے گا اہل اسلام خواہ قوم ترک کے لیے کوئی خصوصیت نہین ۔ اور جو مقدمات مابین اہل اسلام اور عیسائیون کے واقع ہون اونکا فیصلہ عدالت دیوانی کے اجلاس سے ہوا کرے ۔ محاصل مین تخفیف کی جاے

علی الخصوص غیر رعایا سے خواہ کسی مذہب سے متعلق ہو بحیثیت مناسب محاصل لئے جاوینگے —
جسقدر محاصل مقرر ہو وہ شہروں اور دیہاتوں سے برابر وصول کیا جائے — زمین کے محاصل میں جو بیٹھا ہے
حصہ ہمیشہ کے لیے تخفیف کیا جائے — ٹھیکیداروں کے وسیلے سے محاصل جمع کرنیکا قانون منسوخ
ہو کر آئندہ سے بلا تفریق قوم و ملت ایسے لوگوں کو فراہمی محاصل کے واسطے مقرر کیا جائے جنہیں اہل اسلام
اور عیسائی وغیرہ تمام رعایا منظور کریں — بیگار پکڑنے کا قانون ایک لخت منسوخ کیا جائے —
ترقی تجارت کے لیے ہر شخص کو آزادی عطا کی جائے — اور صنعتی اور دستکاری کے کاموں
کی ترقی اور وسعت کے لیے عمدہ عمدہ تجویزیں باتفاق خلایق — تمام کی جائیں مذہب عیسوی
کے پادریوں اور رہنماؤں کو کسقدر اختیارات جنکی عطا ہونے کا مشورہ پہلے ہو چکا ہے عیسائیوں
پر بطریق انسب استعمال میں لانیکے واسطے دی جائیں — ہر شخص کو اپنی رسومات دینی کے ادا کرنیکی
پوری آزادی دی گئی — الغرض فرامین مذکورہ میں باب عالی نے یہانتک وعدہ کیا تہا کہ علی العموم
رعایا مع اقوام غیر کو حکومت دیجائیگی جو قبل اس سے کبھی نہیں دی گئی تھی — فرامین کے اخیر میں
حضرت سلطان نے اس امر کو بھی منظور فرمایا تہا کہ اسوقت تک جنکی نوکری میں داخل ہونیکے باعث
بیس برس سے چالیس برس کی عمر والے عیسائیوں سے جو محاصل لیا جاتا تہا اوسمین بھی باب عالی
تخفیف مناسب فرمائینگے — اور نیز جو عیسائی اپنے روپیہ سے زمین خرید کر مکانات بنا کے اوسکو
مسلمانوں کے مانند اپنی ملکیت کے مالک کامل بننے کا پورہ استحقاق ہوگا — (فرمان مذکور کے اجرا سے
پیشتر بجز اہل اسلام خصوصاً ترک کے دوسری قوم کو ممالک عثمانیہ میں موروثی طور پر جائداد
غیر منقولہ کے مالک بننے کا اختیار نہ تہا چاہے ہزاروں روپیہ خرچ کرے — البتہ ملبہ یا اوسکی قیمت
اوسی ملجاتی تھی) اور رعایائی عثمانیہ میں سے ہر قوم و ملت کے آدمی کو یکسان آزادی دی گئی کہ

کہ جب اوسکو کسی قسم کی تکلیف پہونچی فوراً بذریعہ عرضی چارہ جوئی کرے

سلطنت ترکی پر اور بھی کئی آفتون کا نازل ہونا۔

اب عالی نے بیشے ہی استقلال کے ساتھ ہر دو فرامین مذکور کو منظور فرما کر جاری کیا تھا اور جسکے
حضرت سلطان المعظم کا ارادہ ان حکمون کی تعمیل کرانے کا تھا اوسیطرح رعایا کو بھی یقین
تھا کہ احکامات مندرجہ فرامین پر ضرور عمل درآمد ہوا کریگا۔حضرت سلطان نے ایسی
ایسی رعایتین قوم مسیحی کے ساتھ اسلئی کی تہین کہ اونکو انہی عظیم الشان سلطنت خرابی
کی حالت مین نظر آرہی تھے حتی کہ چارون طرف سے ہولناک اسباب آنکھین پھاڑ پھاڑ کر سلطنت
اور اوسکی والی کو ڈرا رہے تھے۔سلطنت کا کوئی کام پیچیدگی سے خالی نہ تھا۔قرضدارون کا
تقاضا۔قحط سالی کی یورش۔سلاطین یورپ کی درپردہ سازشین۔بعض نمک حرام
وزرا کی دوفصلی کارروائیان۔روسیون کی خفیہ طور پر جنگی تیاریان۔صوبہ ہاے
خراجگذار کی بی اعتنائیان۔شاہان عیسوی کی پوشیدہ ملاقاتین۔وغیرہ وغیرہ ایسی
واقعات نہ تھے جو حضرت سلطان کو مذکورہ رعایتون کے لیے (قوم عیسوی کے ساتھ)
مجبور نہ کرتے۔ان ساری خونخوار آفتون مین بڑھ کر شہنشاہ الگزنڈر دوم فرمان
روای سلطنت روس تھا جو دنمین تین مرتبہ گھٹنے ٹیک کر مسیح عیسلی سے ممالک عثمانیہ
کی فتح کرنیکی دوعاین مانگا کرتا تھا۔سلطنت ترک کے لیے مرتا تھا حتی کہ جب کسی نئے خرابی
کی خبر سنتا پہولا نہین سماتا۔گدھ کیطرح گھری مین سے ممالک ترکی پر خیالی شبت
لگاتا۔سچ تو یہ ہے ساری آفتین ایک چھٹی شاہی کے ہونے سے نازل ہوئین۔چنانچہ خزانہ

ترکی کی حالت او ندنون مین ایسی خراب تھی کہ بیان نہین ہو سکتا - ہان خاص سلطان
کے پاس ہزار ز و نقد او ر جواہرات تھے مگر اوسی کون پوچھے - ریاست او ر سلطنت کا اعتبار
تو خزانہ کی حالت پر منحصر ہے ترکی خزانہ مین اوسوقت ایک حبہ نظر نہین آتا تھا - ملازمان ملکی
اور فوجی کی برسون سے تنخواہین ہی نہین ملی تہین ہرچند برائے کے دفعیہ کی تدبیر کی جاتی تھی مگر روپیہ
بغیر ساری تدبیرین کہٹائی مین پڑے رہتے تہین - ترکی نوٹون اور چکون وغیرہ کو کوئی
مفت مین قبول نہین کرتا تھا - مفلسی نے سارا اعتبار کہو دیا تہا - تمام ملک پر نحوست اگہٹا
چہائی ہوئی تھی - ہر ایک دانشمند واقعات اور حالات مذکور پر نظر کرنیکے بعد بڑے افسوس
کے ساتہہ یہی کہتا تھا کہ عنقریب اس ملک کو بہت بڑے مصیبتون کا سامنا ہونے والا ہے -
یہ تمام مصیبتین علی الخصوص خزانہ کی ابتری سلاطین روم کی فضول خرچیون کا نتیجہ تہا جو تین چار
پشتون سے شروع ہوکر یہانتک پہنچگئی تہین - ان فضول خرچیون کا پورہ بیان کس سے
لکہا جاسے - ایک جداگانہ کتاب کوئی بنائے تو پوری کیفیت سمائے - البتہ اپنی کتاب کے پڑہنے
والون کیواسطے تہوڑی سی حقیقت اس فضول خرچی کی مسٹر براسی صاحب یورپین
سیاح کے سفرنامہ سی جو ۱۸۲۸ء مین قسطنطنیہ کو گئے تھے ذیل مین لکہتا ہون - صاحب معروف
لکہتے ہین - کہ دریاے باسفورس کے ساحلون پر چہار طرف ایک ایک کوس کے فاصلہ تک
عظیم الشان عمارتین اور محلات شہنشاہی - اور قصر ہاے عجیب وغریب حضرت سلطان
روم کے لیئے تیار ہوے ہین - جہان سلطان المعظم محض تفریحاً اور دل بہلانیکے لیئے کبہی
کبہی آتے ہین - ان مکانات مین سے بعض محلات تو اسقدر سجائی گئی ہین کہ جنکی سامان کی قیمت کا

اندازہ مین نہین کر سکتا - حضرت سلطان المعظم ہر روز جن طعام تناول فرماتے ہین اور صبح وشام ۱۵۰ سے ۲۰۰ قسم کے کہانون تک دسترخوان پر چینے جاتے ہین - خاص حضرت سلطان کی سواری کے لیے جن سے کسی ایک پر بھی دوسرے شخص کو سوار ہونیکی اجازت نہین سات سو گہوڑے ہر قسم کے طویلے سلطانی مین بندہی ہین جنکا خرچ معہ نوکر فی راس تین ہزار روپیہ سے ماہوار کم نہین حضرت سلطان عبد العزیز خان خاص کی سات سو حرمین ہین - ہر ایک حرم کے لیے جدا جدا محل عالیشان بنا ہے - اور ایک کا قصر دوسرے حرم سے بناوٹ اور سجاوٹ مین فوق رکہتا ہو - ہزارون نوکر چاکر مان ماں اور اصیلون کے سوا تین سو خواجہ سرا ان حرمون پر تعینات ہین ہر ایک خواجہ سرا کو دو سو تیس روپیہ ماہواری تنخواہ ملتے ہی جسقدر ملازمان (مرد و عورت) ان حرمون کی خدمت مین تعینات رہتے ہین ان سبکی کہانیکے واسطے چالیس ہزار بہینسین سالانہ ذبح کی جاتی ہین - انکی علاوہ دو سو دنبے اور ایک سو بکری - دس حلوان دو سو مرغیاں اور چار سو چوزے اور دو سو کبوتر - اور پچاس سنہر ہنس - روز بلا ناغہ خرچ کیے جاتے ہین - اب ناظرین آپ ہی خود غور فرما اندازہ کرین کہ جس شہنشاہ کی حرمون اور خانگی معاملونکا اسقدر صرف روزانہ ہو اوسکی خزانہ مین روپیہ کیونکر اور کہانسے رہسکتا ہے - اور صرف مذکور سلطنت کے زیر بار کرنے مین کیا کوئی کسر بہی رہتا کبہی نہین - چنانچہ ترکی ایسی سلطنت کو اس قسم کی فضول خرچیون نے بادجود کرورون روپیون کی آمدنی کے فقیر بنا کر تباہ کر دیا اور تمام مصیبتون کو جنکا خواب مین بہی خیال نہتہا لا ڈالا تو اوسکی ادنی بادشاہتین باریا سکس کہیت کی مولی ہین - جسقدر قرضہ ترکی سلطنت پر سلطان عبد العزیز خان کے فضول خرچیون کے باعث اہی

ہولناک زمانہ مین ہے اوسکا ادہا حصہ بہی ملیشوی برس پہلے نہ تہا۔ چنانچہ ۱۸۵۴ء مین جبکہ کریمیا کی مشہور لڑائی شروع ہوے سلطنت موصوفہ کلہم تین کروڑ روپیہ کی قرضدار تہی لیکن سلطان موصوف کی فضول خرچیون نے یہان تک اس قرضہ کی تعداد بڑہائے کہ ۱۸۷۶ء مین ایک ارب (سو کرور) اور اسی کروڑ ہوگیا۔ القصہ۔ انگلستان رفیع الشان کو تو اوسی وقت جبکہ ترکی کے ایک گوشہ مین بغاوت ہوگئی اور دوسرے پرگنات مین مواد بغاوت سلگ رہا تہا اور سلاطین یورپ کانا پہوسی مین سرگرم تہے۔ خزانہ کی حالت بالکل گئے گذرے تہی یقین کامل ہوگیا تہا کہ اب عنقریب ضرور سلطنت عثمانیہ جنگ خونخوار کی پنجہ مصیبت مین گرفتار ہوگی۔ گہرسی پل نکلے تو کیا بنیا ہے دور اندیشی دولت موصوفہ نے نہر سویز کے وہ تمام حصص جو خدیو مصر کی ملکیت مین مین ہتے۔ فی الفور خدیوسی خرید لئے کیونکہ نہر مذکورہ مین ہوکر انگلستان سے ہندوستان کو قریب راستہ ہی۔ اور اس ضروری و قریب تر راستہ کی حفاظت بہی سرکار انگریزی اپنا فرض سمجہتے ہی اور حفاظت کرنا اوسی شی کا لازم آتا ہے جو خاص اپنی یا اپنی کسی دوست یا مالک کی ہو۔ مالک تو فی زمانہ دولت برطانیہ کا بجز خداوند کریم کے دوسرا کوئی نہین البتہ خدیو مصر اور سلطان روم سے دوستانہ تعلق قدیم ہے سے ہو لیکن دونون دوستون مین جبکہ اسقدر طاقت نظر نہ ائی کہ نہر کو جنگ کے وقت دشمن کے تصرف سے محفوظ رکہہ سکنگیے تو یہ حاتا ئی کی کہ قیمت دیکر اپنی ملکیت قایم کرلی تاکہ روس یا اور کوئی باوجود قبضہ پانی نہر کیطرف نظر اوٹہا کر نہ دیکہہ سکے اور جنگ برپا ہونیکی حالت مین تعلقات انگلستان و ہندوستان مین خلل واقع نہو۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ سرکار انگریزی کی دور اندیشی نے ہمیشہ فوائد عظیم بوسیلہ نہر مذکورہ حاصل کرنیکے سواے ہندوستان اور انگلستان دونون ہی ولایتون کو خوفناک تشویش سے امن بخشی۔

کونٹ اندراسی وزیر اعظم سلطنت آسٹریا کا سرکیولر

ایسی ہی خرخشوں مین جنکا بیان اوپر کیا گیا ۱۸۷۵ع بھی ختم ہوا مگر ہرزیگوینیہ کی بغاوت فرو نہوئی یہ آگ ایسی جلتی تیل مین لگی تھی کہ ترحم سلطانی کے سرد پانی سے بجھ نہ سکی ـ بلکہ اور بھی بھڑکنے لگی ـ اوسی زمانہ مین کونٹ اندراسی صاحب وزیر اعظم دولت آسٹریا نے ایک تحریر بطور سرکیولر اپنی طرف سے لکھکر سلاطین یورپ کے حضور مین بھیجی ـ اوسمین دوستانہ طور پر وزیر موصوف نے دولت عثمانیہ سے یہ خواہش ظاہر کی کہ آپ اپنی ممالک مین اون قوانین اور انتظامون کے پورہ کرنیکی لئے جنکو حضور سلطان المعظم نے براہ عنایت خسروی فرامین خاص کے ذریعہ سے منظور فرمایا ہے ایک خاص کمیشن مقرر کرین جنمین نصف ممبر اہل اسلام اور آدھی عیسائے بہرتی کیے جائین ـ دوسرے دولت عثمانیہ اپنی ملک مین جسقدر اراضی فالتو پڑی ہے بشرح ارزان بکاشتکار اور غریب کاشتکارون کو عطا فرمائے ـ تیسرے سلاطین یورپ (مسیحی) ممالک ترکی مین اون عیسائیون کے لیے جو رعایا سلطانی ہین جیسا انتظام کرانا چاہتے ہین باب عالی کے روبرو ظاہر کرین ـ الغرض وزیر آسٹریا نے روس اور جرمن دونون سلطنتون کی سازش سے ایسی نازک وقت مین اس سرکیولر کو شایع کیا تہا جسکا اوسکو پورا یقین تہا کہ اب سلطان کو ان شرایط کے تسلیم کر لینے کی سیوا اور کوئی چارہ نہوگا جرمنی ـ آسٹریا ـ روس ـ ان تینون کا اتفاق سرکیولر مذکور کے شایع کرنے مین بیچہا سے ظاہر ہوگیا حالانکہ پہلے پوشیدہ تھا اور روس اور جرمن اس سرکیولر سے بظاہر اپنے علیحدگی جتلاتے تھے ـ وسب سلاطین اور تمام جہان کے اہل الرائی کا خیال اس سرکیولر کے دیکھنے سے اس امر پر جوع ہوگیا تہا کہ اب ترکی سلطنت کی خیر نہین ـ بیشک

ایسے وقت مین جبکہ سلطنت ترکی کی حالت بعینہ اوسی جہاز کی سی ہو رہی تھی جو طوفان مین
پہنسکر اب ڈوبون ڈوبون کر رہا ہو کونٹ اینڈرسی صاحب کی مذکورہ تحریر شایع ہوئی
جسکو پڑھکر باغیون کی شرارت اور بھی بڑھ گئی – چنانچہ بلوہ اور قتل و غارت گری
کہیں ہندون باغیون نے شروع کر دی – دوسرے طرف سلاطین عیسوی کے وہ سفیر جو
اسلامبول مین تھے انڈراسی صاحب کے سرکیولر پر فضول بحثین کرتے اور ہر امر مین
چاہتے تھے کہ حضرت سلطان کو دبائین اور اپنے مسیحی بھائیون کو آزادی دلوائین –
اسی اثنا مین روسی وغیرہ عیسائیون کی ترغیب سے باغیان ہرزیگوینہ نے سلطان کے حضور
مین بہی چند خواہشین پیش کین – یہ درخواست گویا سلطان المعظم کے اون دونون فرمانون
کا جواب تہا جنمین حضرت ممدوح نے باغیان بلکہ علی العموم اقوام غیر کے ساتھہ رعایتین کرنیکا
اظہار فرمایا تہا –

باغیون کی درخواست کا خلاصہ مضمون یہ تہا – اول ممالک عثمانیہ کے اون پرگنون کی زمین
کا نصف حصہ جہان مسیحی آباد ہین عیسائیون کی ملکیت قرار دیا جاوے – دوم دولت عثمانیہ کی
سپاہی فوج نے جو گرجے اور مکانات عیسائیون کے منہدم کر ڈالے ہین [illegible] اون گرجون اور مکانون
کا جنمین باغی مورچہ بنا لیتے تہے [illegible] ترکی فوج نے سیل کے
گولے اوتار کر انکا شکنجہ ڈہیلا کیا تو [illegible] مسمار ہو گئے ورنہ
خواہ مخواہ ترکی فوج نے کسی گرجا یا مکان کو مسمار نہین کیا – اون سبکو خزانہ ترکی سے روپیہ
نکالکر از سر نو بنوا دیا جاوے – سوم مسیحی کاشتکارون کو سرکار [illegible] ایک سال کی لئے خرچ
خوراک و لباس عطا کرے – اور سامان کاشتکاری بہی اونکو سرکاری روپیہ سے مول لیدے

دیا جائے ۔ چہارم جن لوگون نے بغاوت کی ہے اونکی قصور معاف ہون اور تین برس تک
اونسے کسی قسم کا خراج نہ لیا جائے ۔ پنجم جب تک مسلمان رعایا سے ہتیار نہ لی جائین عیسائے
بھی ہتیار رکہنے پائین ۔ ششم جن عیسائیون کا اس بغاوت مین نقصان ہوا ہے اونکو دولت
عثمانیہ پورا معاوضہ دے اور اس معاوضہ کے لیئے تحقیقات ایک خاص کمیشن کرے جسمین تین
عیسائے ممبر ہون ۔ اس کتاب کے پڑہنے والے خود غور فرمائین کہ رعایائے خراجگذار کی طرف
سے اپنی خود مختار شہنشاہ کے حضور مین ایسی درخواستون کا پیش کیا جانا جنکو برا بہلا
آدمی بھی منظور نہین کر سکتا کیسی شرارت اور گستاخی تھی ۔ یہ شرطین ایسی سخت اور ناواجب
طور کی تہین کہ اگر آسٹریا کے علاوہ تمام یورپ کے عیسائے سلطنین بھی کتنا ہی زور
باغیون کی حامی بنکر باب عالی پر ڈالتین تب بھی دولت عثمانیہ انکو کسی طرح منظور نہ
کرتے ۔ کیونکہ اوسکی شہنشاہی شان و شوکت اس گئے گذری وقت مین بھی اکثر سلاطین سے
بڑہ چڑہ کر ہے ۔ اور دولت موصوفہ نہ صرف باغیون ہی کے کچل ڈالنے کی طاقت رکہتے
ہے بلکہ بڑی بڑی تیس مار خان سلاطین کے دانت کہٹے کر سکتی ہے ۔ چنانچہ انہین باغیون
نے فوج سلطانی کے ہاتہہ سے جو جو زکین پائی اور ہر ایک لڑائے مین مونہہ کی کہائے تہی
اوس کیفیت کو باغیون کا دل ہی جانتا تہا ۔ البتہ بعض مقامات و شوار مین جہان برف
اور جہاڑی سے ڈہنکی ہوئی پہاڑ تھے باغی مزے اوڑاتے تھے ۔ دل کہول کر رعایا اہل
اسلام کو ستاتے تھے کیونکہ فوج عثمانیہ ابھی اون مقامات مین نہین پہونچی تھے ۔
قصہ کوتہ جب باغیان ہرزیگوینیا نے آسٹریا اور روسیہ کی اشتعالک سے اطاعت سلطانی
کو قبول نہین کیا بلکہ اودہم شر پہیلانے لگے تو عالی جناب دولت مآب علی پاشا

گورنر جنرل صوبہ ہرزیگونیا کا غصہ بڑہ کا اور باغیون کو لتاڑنا شروع کیا۔ عبرت کے لیئے بڑی بڑی سزا ئین پاشا ے موصوف نے تجویز کین۔ اس موقع پر ہم دولت مآب علی پاشا کی تصویر بھی اپنی کتاب مین درج کرتے ہین کہ ناظرین کو پورہ لطف حاصل ہو۔ تصویر ظاہر ہے کہ پاشاے موصوف درمیانہ قد کے آدمی اور عمر رسیدہ فوجی سردار اور تجربہ کار ہین چنانچہ وردی اور بیشمار تمغون سے جو سینہ پر آویزان ہین آپکی بہادری اور گذشتہ کارگذاری ثابت ہے۔

تصویر دولتمآب علی پاشا گورنر جنرل صوبۂ ہرزیگونیا

From London D. News

اب ترکی کی حالت روز بروز خوفناک ہوتی جاتی تھی اد ہر تو باغی صوبون نے یہ شرارتین شروع کر رکھی تہین ادہر ترکی خزانہ کی حالت اور بھی بگڑ گئی بیفائیدہ اخراجات بڑہنے لگی۔ چنانچہ اسوقت پوری دو ارب کی قرضدار ترکی سلطنت ہو گئی جسکا سود تخمینًا دینا کرتی

چالیس لاکہہ سالانہ ہوتا ہے - دولت عثمانیہ ایسی وقت مین سود ونڈ کو رہی کو ادا نہین
کر سکتی تھی اصلی رقم کا تو کیا ذکر ہے -
بڑی بڑی دانشمند اور تجربہ کار وزیر ونکا آئی دن ایسی خزانہ کی درستی کے لیے تغیر و تبدل
ہوتا تھا اور ہر ایک وزیر سو سو تدبیرین کرتا تہا مگر کچھہ پیش نجاتی تھی - بلکہ ایک نہ ایک مصیبت
پیش ہی آہی جاتی تھی - سچ ہے سے چاک کو تقدیر کے ممکن نہین کہ رفو + سوزن تدبیر گو ساری
عمر سیتی ہی رہی - مختصر یہ کہ سلطنت عثمانیہ عجیب کشمکش مین مبتلا تھی کہ اسی اثنا مین تحریک
پہر موجود ہی ایک اور خرخشہ آموجود ہوا - اوسکا قصہ بھی ذیل مین لکھا جاتا ہے -

شہر سلونیکا مین دو ایلچیان ممالک غیر کا ترکون کے ہاتہہ سے قتل ہونا

سچ کہا ہی بزرگون نے کہ جب کسیکی دن کہوٹی آتے ہین تو ہوش غائب ہو جاتے ہین -
اچہی اچہی تدبیرون کے طرف سے بلکہ ذات خاص سے وہ حرکتین سرزد ہوتی ہین جو تباہی اور
بربادی مین پہنساتی ہین - بیٹہے بٹہائے سیکڑون آفتین کہڑی ہو جاتی ہین چنانچہ ایسی
بری وقت مین اچانک شہر سلونیکا مین ایک سخت حادثہ ترکی کو ملزم ٹہرانے والا (عیسائیون
کے موہنہ سے) گذرا - اوس نقشہ کے معاینہ سے جو اوپر لکہا گیا ہی ناظرین کتاب کو معلوم
ہوگا کہ شہر سلونیکا ضلع رومیلیہ واقع عملداری ترکی کے (جسکو یورپین ترکی کہتے ہین)
گوشہ جنوب مین آباد ہے جو عین خلیج سلونیکا کے کنارہ پر نظر آتا ہے - اور ادرنہ یا نوپل
سے دو سو پانچ میل کے فاصلہ پر گوشہ جنوب اور مغرب مین واقع ہے - یہ شہر

چھوٹے پہاڑ کے دامن مین بستا ہی جسکی چڑہائی خلیج مذکورہ کے کنارہ سی شروع ہوتی ہی ۔ (ہمارے پاس عکسی تصویر شہر مذکور کی ہے مگر افسوس کہ مصور کامل کے نہونے سے ہم اوسکا پورہ چربا نہین اوتار سکتے) شہرپناہ کا محاصرہ پانچ میل کے گرد مین ہے جسمین ستر ہزار آدمی بستے ہین ۔ رومیون کے عہد مین یہان بڑی رونق تھی گراب قوم تعداد کی کثرت سے رہتی ہین ۔ چونکہ یہ شہر عہد رومن ہی سے ایک بڑا مقام تجارت کا ہے لہذا اب بھی یہان ہر ملک کے سوداگر رہتے ہین اور جہازون کے ذریعہ سے لاکہون روپیون کی تجارت ہوتی ہے ۔ انگلستان ۔ جرمن ۔ فرانس ۔ ہندوستان ۔ امریکہ وغیرہ ملکون سے سلسلہ تجارت قایم ہے اسی لئے یہان اکثر سلطنتون کے ایلچی بھی رہا کرتے ہین ۔ ریشمی پارچہ اس شہر کی مانند کہین نہین بنا جاتا ۔ اسکے علاوہ گیہون ۔ جو ۔ ملکی تماکو ۔ اون ۔ ساگو کی لکڑی ۔ اسفنج ۔ شراب انگوری وغیرہ بھی یہان سے تمام ملکون مین بھیجی جاتی ہین ۔ اس شہر کے گرجا گھرون اور مسجدون کے عالیشان مینار سے نہایت خوشنما ہین اور دور سے نظر آتے ہین یونانیون کے اکثر گرجون کو جنمین بتون کی پرستش ہوا کرتی ہی اور شب و روز ناقوس اور نرسنگے پھونکی جاتی تھے اہل اسلام نے مسجد بنالیا ہے ۔ اور اونکی ہیئت کو بدل دیا ہی جہان ہر دم عبادت الہی ہوتی رہتی ہی ۔ باوجود موجودگی خوبی کے مذکورہ یہ شہر مفسدہ پردازی اور خونریزی کے باعث تمام یورپ مین بدنام ہے ۔ غالبًا کسی بزرگ کی بددعا لگی ہے ۔ کیونکہ اس شہر مین بڑی بڑی وحشیانہ حرکتین ہوچکی ہین جیسا کہ تواریخ سے منکشف ہے ۔ چوتھی صدی عیسوی کے اخیر مین (جبکہ یہ شہر رومیون کے قبضہ مین تہا) اس شہر کی محافظ فوج کے کمانیر اعظم نے اپنی خاص افسرون کو ساتھ

لیکر سرکس کا تماشا کرنے والی ایک بازی گر کو جو گھوڑے دوڑا کر بازیان جیت لیتا تھا اور جس سے تمام شہر کے باشندے کمال محبت رکھتے تھے بالزام حرام کاری گرفتار کر کے حوالات مین بھجدیا تھا اسپر سارا شہر باغی ہوگیا اور رومی اون فوجی سردارون کو قتل کر ڈالا۔ جب شہنشاہ ویدا سیس اول رومی نے اس طرح پر اپنی فوج کے سردارون کو مارے جانیکا احوال سنا مارے غصہ کے آگ بھبوکا بن گیا اور انتقام لینے کے لیئے اپنی فوج وحشی خصائل کو فی الفور شہر مذکور مین بھیجا جسنے شہر مین گھسکر تین گھنٹہ کے عرصہ مین پندرہ ہزار نسات سو باشندگان شہر کو نہایت بیرحمی سے قتل کیا۔ ایسی بہائم خصائل پادشاہ اور فوج سنگدل کا بجز نادرشاہ (جسنے تیرہوین صدی ہجری کے آغاز مین فقط اس قصور پر کہ دہلی والون مین سے کسینے اوسکا مارا جانا مشہور کیا تھا ۲۵ ہزار کو قتل کر ڈالا) کے اور کہین تواریخ مین پتہ نہین ملتا۔ غرضکہ ایسے ہی ہنگامون نے جو بارہا برپا ہو گذری اس نامور شہر کو بدنام کر دیا۔ فی الحال جس ہنگامہ کا احوال لکھا جاتا ہے وہ بھی کچھ ایسا ویسا نہ تھا بلکہ گذشتہ ہنگامون کے ساتھ دم کی طرح لگا ہے اسکی کیفیت یہ ہے کہ ۵ مئی ۱۸۷۶ء کو بلغار کے ایک عیسائی کی نوجوان لڑکی مسماۃ میریا نتر سالانے دین مسیحی کو چھوڑ کر محمدی مذہب کو قبول کیا اور اس خوف سے کہ مبادا اسیرے رشتہ دار مجھے تنگ نہ کرین اپنا گاؤن چھوڑ کر ریل گاڑی کے ذریعہ سے چند مسلمانون کے ساتھ سلونیکا مین آئی۔ جو نہین اسٹیشن پر معہ ہمراہیان اوتری کہ گریک چرچ کے (ایک مسیحی فرقہ کا نام ہے) بہت سے عیسائی اجانک وہان آموجود ہوئے جنکو غالبًا اس لڑکی کے آنیکی خبر پیشتر ہی سے مل گئی تھی اور مسلمانون کے ہاتھ سے زبردستی لڑکی مذکورہ کو چھین کر لیگئے جب یہ خبر وہان کی مسلمانون کو پہونچی۔ آگ بھبوکا

ہو گئے - اور جا بجا جمع ہو کر صلاحین کرنے لگے - بکی بیبی ر ای شہر کا ہی دن پانچ ہزار ستے دیب
اہل اسلام جمع ہوے اور سارے شہر مین شور و غل کی آواز گونجنے لگی - یہ حال دیکھکر
- ایلچی فرانس مسمی اجوئس مولین اور سفیر دولت جرمن جسکا نام ہنری ایبٹ
تہا اہل اسلام کے پاس آے مسلمانون کو پہلے ہی سی گیسنے کہہ یاتہا کہ وہ لڑکی جرمنی ایلچی کے
مکان مین پوشیدہ ہی لہذا اہل اسلام غصہ مین نہایت برہم ہو رہے تھے جونہین دونون سفیرون
کو اونہون نے دیکہا ایک بارگی چلا کر بولے کہ "انہین نے اوس لڑکی کو چھپا رکہا ہے" پہر تو تمام
مسلمانون نے سفیران مذکور کو آگہیرا - سب یہی کہتے تھے کہ لڑکی ہمکو دیدو ورنہ برا ہوگا سفیر
انکار کرتے تھے کہ ہمارے پاس لڑکی نہین ہے اسی حیص بیص مین تکرار بڑہ گئی - دونون ایلچیون
کو لازم تھا کہ اس مذہبی جوش کو عقلمندی سے فرو کرتے اور نازک موقع سمجھکر ایسی ملایم گفتگو
سے پیش آتے کہ اہل اسلام کا غصہ فرو ہو جاتا مگر افسوس کہ دونون ایلچی جاہل تھے چنانچہ اول
تو اسقدر مجمع کثیر کے روبرو جو پہلے ہی سے بدگمان ہو رہا تہا تہا جانا سفیران مذکور کی حماقت
ظاہر کرتا ہی - دوئم اگر گئے تھے تو ملائمت سے باتین کرتے لیکن سفیران مذکور نے بر خلاف اسکے
مسلمانون کو گالیان دین اور سبکو سزا دلانیکا ڈر بتلایا جس سے اہل اسلام اور بھی برہم
ہو گئے اور سب نے ملکر دونون سفیرون کو فوراً جان سے مار ڈالا -
مین اپنی کتاب کے پڑہنے والون کے لئے ذیل مین اوس بدنصیب بی بی کی تصویر عکسی کا
چربا دکھلاتا ہون جسکی بدولت خونریز ہنگامہ برپا ہوا تہا -

تصویر مسماۃ میریا ایلگیرین

مقتول کو باب عالی سے بطور معاوضہ خونبہا دیکر اونسے بھی راضی نامہ لے لیا - تو بھی جرمن اور فرانس کے دلون سے کدورت دور نہوی - بری اور بحری فوجون مین نئی نئی تیاریان کرنے لگے - یہہ حالت خوفناک دیکھکر سرکار انگریزی نے جو انتہا درجہ کی دانشمند اور دور اندیش ہے اپنی جنگی جہازون کے ایک بیڑے کو خلیج بسیکا مین جو بحر ڈاڈنلز کے دہانہ پر واقع ہے بھیجدیا تاکہ باشندگان ممالک قسطنطینہ وغیرہ کی حفاظت کرے +

جرمنی وروسی وغیرہ شہنشاہان یورپ خدا سے چاہتے تھے کہ ترکی مملکت مین دست اندازی کے لیئے کوئی بہانہ ملے - تو دال گلے چنانچہ سلونیکا کا ھنگامہ اونکے لیئے بہانہ ہوگیا - اوسی روز سے اور بھی زیادہ کانا پھوسی کرنے لگے خصوصاً تین سلاطین (جرمن روس - اسٹریا) توجو باہم خیالی پلاو پکا کر اپنے ہی گھر مین ترکی سلطنت کے حصے بھی تقسیم کرچکے تھے اور ہرطرح سے ممالک عثمانیہ مین دست اندازی کرنے پر مٹے ہوئے تھے فی الفور آمادہ ہوگیئے کہ اب ترکی کے تخریب مین توقف نکرنا چاہیئے - چنانچہ اسی بدنیتی کے پورہ کرنے سے شہنشاہ روس نے اپنے وزیر اعظم شہزادہ کارچ کاف کو اور شہنشاہ اسٹریا نے اپنے چانسلر کونٹ انڈراشی صاحب کو شہر برلن پایہ تخت جرمن مین پرنس بسمارک وزیر اعظم جرمنی کے پاس بھیجا جو اس زمانہ مین یورپ کی سلطنتون مین

بہت بڑا چالیا اور عقل کا پتلا مشہور ہے + ان دونون وزیرون نے پرنس مذکور سے ملاقات کی اور کہا کہ اب کیا دیکھتے ہو جو کرنا ہے کر گذرو ترکی کا مالک اس وقت دم واپسین لے رہا ہے - پھر ایسا وقت کب ملیگا - غرضکہ تینون وزیرون نے ۱۱ اور ۱۲ تاریخ ماہ مئی ۱۸۷۶ء کو باہمی بحثون مین خوب خوب خیالی پلاؤ پکاے اور ۱۳ تاریخ کو جھٹ پٹ ایک سرکیولر (یادداشت) تیار کیا جسکا نام برلن میمورنڈم تہا - مضمون کا خلاصہ یہہ تہا کہ گذشتہ دنون مین حضرت سلطان ترکی نے جو وعدے خاص فرامین کے وسیلہ سے اپنی رعایا عیسوی کے ساتھ کیے ہین اگر اونکو فرمانہاے مذکور کے مطابق حضرت سلطان پورا نکرینگے تو روس - اسٹریا اور جرمن تینون سلطنتون کو یہہ اختیار اور حق حاصل ہے کہ وہ حضرت سلطان پر زور ڈالکر اون وعدون کو پورا کرائین اور نیز کونٹ اندراسی صاحب کی یادداشت پر (جسکا مضمون اوپر درج ہوچکا) عملدرآمد کرنیکے واسطے باب عالی پر باصرار تقاضا کرین - ناظرین اس کتاب کو یہان ذرا ٹہر کر انصاف کرنا چاہیے کہ میمورنڈم مذکور خوامخواہ کی چھیڑ اور شرارت تہی یا نہین - کیونکہ اول تو حضرت سلطان نے دونون فرمانون مین جن رعایتون کا وعدہ کیا تہا وہ اس شرط پر تہا کہ اگر باغی آئندہ سرکشی اور قتل وغارت گری کو چہوڑ کر اطاعت سلطانی بجا لائین تب وہ رعایتہای مندرجہ فرامین کے مستحق ہونگے - نہ کہ بغاوت کی حالت مین جبکہ اونہون نے ان فرمانون کی ذرا بہی پرواہ نکی اور نہ گہرون مین نچلے ہوکر بیٹھے بلکہ اپنی طرف سے جتنا بسے

بیہودہ سفیر طین لکہکر باب عالی مین پیش کین کہ کوئی برابر والا بہی اپنے ہمسایے
روبرو ایسی خواہشین پیش نہین کرسکتا تو اب فرمائی کروہ لوگ کونسی وجہ سے
رعایتہا سے مندرجہ فرامین کے مستحق تہے دوئم یہ دونون فرمان جنمین
رعایتون کا وعدہ کیا گیا تہا حضرت سلطان المعظم نے خود اپنی ہی رائے
جاری فرمائے تہے کسی کے کہنے سننے یا دباؤ سے نہین اس صورت مین
دوسرے کو کیا مجاز تہا کہ اون فرمانون کی تعمیل حضرت سلطان سے زبردستی
کرائی۔ تیسرے کونٹ انڈراسی کے سرکیولر کو حضرت سلطان المعظم نے
کس مین منظور فرمایا تہا جسکی عملدرآمد کی میمورنیڈم مذکور مین خواہش کی گئی
چوتہے روس۔ اسٹریا۔ جرمنی۔ یا اور کسی خان کو کونسے عہدنامہ یا حکم
خدا کے روسے ایسا اختیار حاصل ہے کہ خواہ مخواہ مان نہ مان مین تیرا مہمان
بنکر حضرت سلطان روم یا اور کسی خود مختار شہنشاہ پر دباؤ ڈالکر کسی حکم کے
اجرا یا منسوخ کرنے پر مجبور کرے۔ بلکہ برخلاف اسکے جسطرح ہر ایک شہنشاہ کو
اپنی عملداری مین کسی حکم کے جاری کرنے یا نہ کرنیکا (جیسا موقع ہو) اختیار
حاصل ہے اوسی طرح حضرت سلطان روم کو بہی اپنی قلمرو مین پورا اختیار حاصل ہے
وجوہات مذکورہ پر غور کرنے سے صاف معلوم ہوگا کہ برلن میمورنیڈم کے جاری
کرنے والون نے اوسوقت انصاف سے گریز کرکے ہٹ دہرمی اور شرارت آمیز
اور ناانصافی کی علانیہ چال چلے تہے جس سے چہیڑ چہاڑ کے علاوہ دولت عثمانیہ کی قوت کا
امتحان بہی مدنظر تہا۔ کیونکہ سلطنت ترکی کی ظاہری خوفناک حالت کو دیکہکر سب سے

پیشتر انھین تینون شہنشاہون کی رال ٹپک رہی تھی جنمین سب کے گرو گھنٹال شہنشاہ الگزنڈر والی مملکت روس تھے جو قدیم سے دولت ممدوح کے دشمن ہیں اور ہمیشہ ترکون کے ہاتھون سے اپنے دانت کھٹے کراتے رہے ہین (چنانچہ سلطان **عثمان خان** اول شہنشاہ روم بانی سلطنت عثمانیہ سے لیکر آج تک جسقدر لڑائیان روم اور روس مین ہوئی ہین اونکا بھی مفصل حال ابتدا سے انتہا تک ایک ایک سلطان کے سوانح عمری کے حالات مین آگے چلکر ہم لکھینگے) اِن تینون کو زعم خود یہی بھروسہ تھا کہ اس وقت ترکی سلطنت ایک ایسے مریض کی مانند ہے جو دم واپسین لے رہا ہو اور جو زندہ دلان اور تندرستون کے بس مین ہو پس ہم جو طبیب کے مانند ہین جیسی دوا چاہین (مرینگی خواہ زندہ ہونگی) سلطان روم کو پلا سکتے ہین۔ اس خیال باطل نے تمام جہان مین یہانتک شہرت پائی تھی کہ لنڈن پنچ نے جو ایک مسخرا اخبار ہے اسی خیال کی تائید مین ایک مریض کی تصویر بنائی تھی اور اوسکو سلطان روم ٹھہرا کر اوسکے سرہانے شہنشاہ روس کو کھڑا کیا تھا جسکے ایک ہاتھ مین بوتل اور دوسرے مین ڈراپ اور نشتر تھا اور زیر تصویر یہ لکھا تھا کہ خدانخواستہ ترکی گورنمنٹ کو جو دانتون کے درد کا روگ لگا ہوا تھا اوسکو شہنشاہ روس نے اچھا کیا یعنے اوسکے عیسائی صوبون کو جو دانت کے مشابہ تھے مملکت مین سے نکال لیا۔ لاحول ولاقوۃ۔ یہ نہ سمجھے کہ یہی مرض ہوش بگاڑ دیگا جیسا کہ ظہور مین آیا +

یہان اس امر کا اظہار بھی کرنا مناسب سمجھتا ہون کہ گو بظاہر روس باغی صوبون کی حمایت ہم مذہب ہونیکا باعث بتلاتا تھا تاکہ اس چال سے دوسری یہی سلاطین کا منہ بند کردے

اور اپنی حمایت اونسے کرائے - اسیطرح باغی صوبہ ہائے خراج گذار روم سے ظاہر میں
وعدہ کیا تھا کہ ہم تمکو ترکون سے لڑکر خود مختاری اور آزادی دلوا دینگے مگر دردہ
اوسکا دلی مقصد یہہ تھا کہ ممالک عثمانیہ مین فتحیاب ہوکر دنیاوی فواید حاصل کرتے
اور فتح کئے ہوئے رعایا کو عیسائی ہون خواہ ترک وغیرہ اپنی غلامی مین رکھیں جیسا کہ پیچھے سے
ظاہر ہوگیا اور اسی دلی ارادہ مین کامیاب ہونیکے لیئے جرمن اور آسٹریا کو اپنا شریک
کیا تھا یہان تک کہ گھر ہی مین تینون نے سلطنت ترکی کے حصہ بھی لگا لیئے تھے
واہ - حلوائی کی دوکان اور دادا جیکی فاتحہ - روس کی ایسی ایمانی مین کوئی شک نہین
لیکن مذہبی ٹٹی کی آڑ مین اوسکا ایسی چالین چلنا بہت بڑی چالبازی کا ثبوت ہے
بھلا ملک کے حصے بخرے بانٹنے کا وعدہ نہ کرتا تو جرمنی اور آسٹریا کب شریک ہوتے -
مذہبی آزادی دلانیکا وعدہ نکرتا تو صوبہ ہائے خراجگذار سلطانی کے رہنمایان اور
پادریان دین عیسوی رعایا بھلا کو کیون بھڑکاتے - اور عام رعایا عیسوی باغی ہوکر
ترکون کے ہاتھ سے کیون نقصان اوٹھاتے - یہہ امر بھی غور کے لایق ہے کہ روس نے خاص
جرمن اور آسٹریا سے اس بارہ مین کیون اتفاق کیا - دوسری سلاطین مثلاً
فرانس واٹلی کو جو آسٹریا کی مانند قریب ہین یا انگلستان و فرانس سے اس مقصد کا
مشورہ کیون نہین لیا - حالانکہ یہہ بھی حامی دین عیسوی کہلاتے ہین - غور کرنیکے بعد اسکی
بہت سے وجوہات ہین - انگلستان کو تو روس قدیم سے اپنا دلی دشمن جانتا ہے خصوصاً
جب سے وسط ایشیا کے معاملات مین دولت رفیعہ برطانیہ نے اوسکے ارادون کو مات کیا ہے
تب سے جل بھن کر کویلہ ہو رہا ہے دویم انگلستان کی قدیم دوستی کبھی روس کو

خیال ہے جو ترکی سلطنت کے ساتھ قایم ہے تیسرے روس خوب جانتا ہے کہ ترکی ممالک مین روسی مداخلت سے ہندوستان کے راستہ کو پورا کھٹکا ہے جسکے لیے دولت برٹانیہ نے کروڑون روپیہ اور لاکھون بیش قیمت جانین کھوئی ہین بہلا میرے ارادہ کو گورنمنٹ برٹانیہ کب منظور کریگی - بس انہین باعثون سے اوسنے اپنے خاص ارادہ کی اطلاع سلطنت انگریزی کو نہین دی اور نہ پنچایت مین شریک کیا - اور سلطنت فرانس کو روس سنہ ۱۸۷۰ع سے جب سے جرمنی نے اوسپر فتح پائی ہے کچھ چیز ہی نہین سمجھتا - اور جب تب بھی فرانس اوسکے ماموں جرمن کا رقیب اور پکا دشمن ہے پھر بھلا اوسکو اپنے ارادہ مین کیونکر شریک کرتا - رہی سلطنت اٹلی سو روس کی نظرون مین اوسکی وقعت ہی کیا ہے اٹلی کو تو روس ایک بچہ کی مانند سمجھتا ہے - پھر لطف دیکھیے کہ زار روس نے ممالک ترکی کے حصے بجز جرمن اور اسٹریا کے کسیکو دینے کا اقرار نہین کیا اور نہ اپنی دلی ارادہ کا اظہار تو بھی میمورنڈم برلن (اوسی یادداشت) پر فرانس اور اٹلی وغیرہ سے دستخط کروائے - جو باعث انکو ممالک ترکی مین سے حصے نملنے کے تھے وہی یادداشت پر انکی دستخط کرانے اور جبراً اوسکو منظور کرلینے کے اسباب ٹھہری - فرانس نے جب دیکھا کہ جرمنی ہمارا رقیب بھی جو میری تخریب پر اودہار کھائے بیٹھا ہے اس اتفاق مین شریک ہے تو اب میرا انکار کرنا اچھا نہین ایسا نہو کہ یہی انکار روس کی خفگی کا باعث ہو اور جرمن کو اور بھی موقع بانتقام روس میری بربادی کا ملجاوے - اسیطرح اٹلی نے کچھ تو مذہبی دھوکہ مین پڑکر اور کچھ ان جبری شیر سے شہنشاہون کے خوف اور اپنی حیثیت پر نظر کرکے طوعاً وکرہاً

میمورنیڈم پر دستخط کر دئیے۔ اِس ڈراسے سلطنت نے جو سلاطین یورپ کے
سامنے اوس بدی کی مانند ہے جسکو عقاب کے مقابل بٹھایا جاوے اسی امر کو اپنی
عزت کا باعث سمجھا کہ بڑی بڑی سلاطین کی کار روائیان بدون میرے دستخطون کے
ناممکن ہین +

قصہ کوتاہ کوئی کسی داؤن سے اور کوئی کسی پیچ مین آکر برلن میمورنیڈم مین
سارے متفق ہوگئے اور سب نے اپنے اپنے دستخط اوسپر کر دی جو پرنس بسمارک
وزیراعظم جرمن کے دماغ کی گھڑت تھی۔ البتہ ایک دولت رفیعہ انگلشیہ نے
اپنی لاانتہا دانائی (یا ترکون کی خوش نصیبی) سے اس شرارت آمیز میمورنڈم کو
منظور نہین فرمایا اور نہ اوسپر دستخط کیئے۔ جس سے مذکور سلاطین کا سارا
کھیل بگڑ گیا۔ خیالی پلاؤ کی دیگین ناامیدی کے کیچڑ مین دب کر سرد ہوگئین۔ جو کچھ
پکایا تھا خامی کی حالت مین برباد گیا۔ سچ تو یہ ہے کہ ترک بڑے ہی خوش
نصیب ہین جنکی بربادی کے لیئے ہماری سرکار دولت برطانیہ نے سلاطین یورپ سے
اتفاق نہین کیا ورنہ بیشک ترکون کو بڑی بڑی مشکلون کا سامنا پڑتا۔ ہزار درجہ
ترک بہادر سپاہی ہین مگر بقول شخصے اکیلا چنا بھاڑ کو نہین پھوڑ سکتا۔

جب روس۔ فرانس۔ اٹلی۔ اسٹریا۔ جرمن۔ انگلستان اتنی سلطنتین
ایک ترکی پر جسکے خزانہ کی حالت ابتر تھی ملکر حملہ کرتے تو سوا اسے تباہی کے
ترکی کو اور کیا حاصل ہوتا حالانکہ انگلستان بھی اگر ایسے وقت مین اپنے قدیم
دوست ترکی سے منحرف ہوکر سلاطین مذکور سے متفق ہوجاتا تو بھی ترکی

کچھ پرواہ نہ کرتے اور اپنے قدیم شان و شوکت کو بحال رکھنے کے لیے آخر دم تک لڑتے۔ بندہ اپنی کتاب کے پڑھنے والون کی تفریح طبع کے واسطے تینون شہنشاہان مذکور کی جنہون نے سب سے اول ترکی کو برباد کرنے کے لیے مشورہ کیا اور گھر مین بیٹھکر حقے بجرے لگائے تصویرین اس موقع پر درج کرتا ہے +

نمبر ۱ تصویر فرانسس جوزف شہنشاہ اشٹریا	نمبر ۲ تصویر کینگ ولیم شہنشاہ جرمنی	نمبر ۳ تصویر الگزینڈر شہنشاہ روس عرف زار
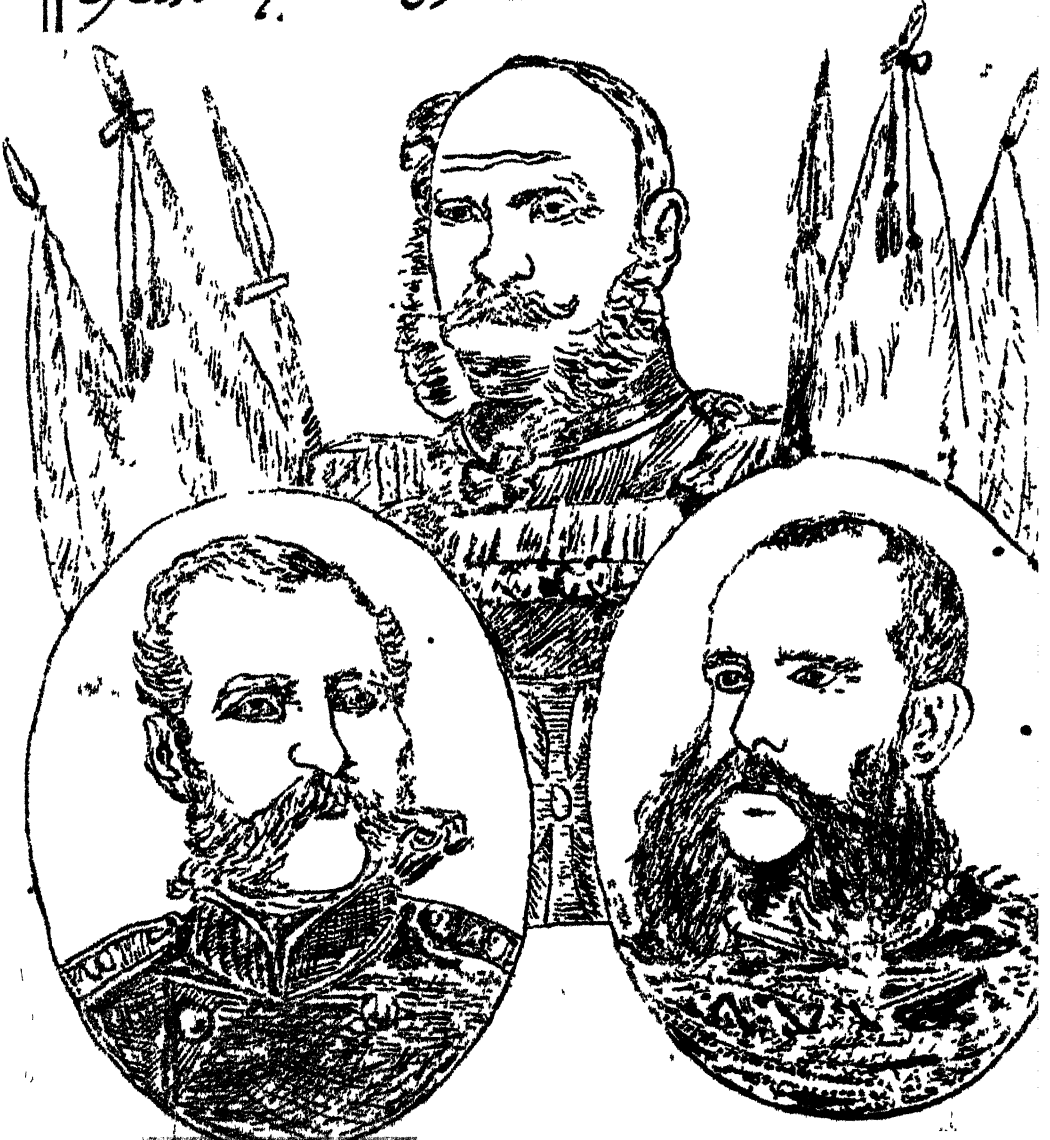
اوپر کی تصویر جسکے چہرہ پر جہریان نظر آتی ہین اور سفید گل موچہے ہین شہنشاہ ولیم والئی ملک جرمنی کی ہے - یہہ بادشاہ سنہ ۱۷۹۷ع مین پیدا ہوا اس حساب سے اونکی عمر ۸۴ برس کی ہوئی مگر ہنوز وہی دم وہی خم وہی جوانون کے غمزے ہے وہی چہرہ کی جہلک اور چمک موجود ہین - گو گلہ کی کلہا مرجہا گئی - دانت گر گئیے - کہر گہس گئے مگر ہوس ملک گیری کے امنگین جوان کی توان موجود ہین - امپرر (شہنشاہ) ولیم نے چہوٹی عمر ہی سے فن سپہ گری کو خوب سیکہا اور کپتان سے لیکر مارشل تک ایام ولی عہدی مین ترقی کرتا رہا - سنہ ۱۸۱۳ع سے سنہ ۱۸۱۵ع تک جرمنیون اور فرانسیسون سے جو لڑائی ہوتی رہی اوسمین شہنشاہ بذات خود موجود تہا - پہر ملکی معاملات کا بہی حضرت کو پورہ تجربہ حاصل ہے چنانچہ سنہ ۱۸۴۰ع سے سنہ ۱۸۴۸ع تک صوبہ **پومیرا** کا گورنر رہ چکا ہے - پہر اسی سنہ کے آخر مین اپنی سلطنت کے جلسہ وزرا مین شریک ہوا - جہانسے چند ہی روز کے بعد سپہ سالاری افواج پروشیہ (جرمن) کے عہدہ پر ترقی پائی - اس عظیم الشان عہدہ پر مقرر ہوتے ہی ولیم کو سلطنت کی طرف سے اون لوگون کی فوج کے مقابلہ مین جانیکا حکم ملا جو خاندان شاہی مین تغیر و تبدل چاہتے تہے اون لوگون کی فوج **بیدان** نامی پر ولیم نے فتح پائی - آخر کار سنہ ۱۸۶۱ع مین اپنے بہائی شہنشاہ ولیم چہارم کی جگہہ جو لاولد مرا تہا ملک جرمنی کے تخت پر بیٹہا اور سنہ ۱۸۶۶ع مین دولت **اسٹریا** سے لڑا اور اس وجہ سے کہ ولیم کی فوج کے پاس **نیڈل گن** قسم کی بندوقین اور نئی ایجاد کی توپین تہین - اسٹریا کو میدان جنگ مین

کامل شکست دی جسکے باعث ناچار ہوکر شہنشاہ آسٹریا نے جرمنی سے صلح
کرلی - اس فتح سے شہنشاہ جرمن نے بہت فائدہ اوٹھایا کہ ملک جرمنی کے شمالی
گوشہ پر بائیس ۲۲ چھوٹی چھوٹی ریاستون کو ملاکر ایک بہت بڑا صوبہ سنہ ۱۸۶۶ء مین
قایم کیا - پھر سنہ ۱۸۷۰ء مین بھی شہنشاہ ولیم اپنے چالاک اور علامہ وزیر
پرنس بسمارک کی صلاح سے سلطنت فرانس پر حملہ آور ہوا اور **نپولین** تیسرے
شہنشاہ فرانس کو میدان معرکہ مین نیچا دکھایا - اسی ہزار فرانسیسی فوج کے
ہتھیار رکھوا لیے - بیچارے شہنشاہ نپولین کو جان بچاکر انگلستان مین پناہ لینی پڑی
اوسی زمانہ سے خاندان **نپولین بوناپارٹ** کے قبضہ سے جسکی بہادرانہ کارگذا
ریون سے تواریخ کے ہزارون صفحے پر ہین فرانس ایسی سلطنت جاتی رہی -
(اس شہنشاہ نپولین کا نوجوان بیٹا اکلوتا جنگ سنہ ۱۸۷۹ء مین جو زولو اور سرکار
انگریزی سے ہوئی تھی قوم زولو کے ہاتھ سے ملک زولولینڈ مین مارا گیا
اب فقط بڑھیا شہنشاہ بیگم اس شہزادہ کی مان لنڈن مین موجود ہین)
شہنشاہ ولیم رشتہ مین الگزنڈر شہنشاہ روس کا ماموں لگتا ہے -
فی زمانہ امپرر ولیم سے زیادہ عمر کا کوئی شہنشاہ یوروپ مین نہین ہے
انکے ولی عہد شہزادہ فریڈرک ولیم کی عمر قریب ستاون سال کی ہے -
اب شہنشاہ الگزنڈر دویم فرمان رواے مملکت روس کا حال سنئے -
یہ حضرت سنہ ۱۸۱۸ء مین جبکہ ان کے چچا الگزنڈر فسٹ (اول) حکمران تھے پیدا ہوئے تھے
اور پیدایش ہی سے انکی پرورش بحالت ولیعہدی بہ برکت کیا گیا تھا

اس حساب سے اِن کی عمر جنگ روم و روس (دیکھو ۱۸۵۶ء مین) ساٹھ برس کی ہوئی۔
اِنکو بچپن مین بڑی بڑی مشکلون کا سامنا ہوا تھا کیونکہ اِن کے اتالیقون نے جو قاعدے
اِن کے واسطے مقرر کیے تھے اونپر یہہ قایم نہین رہ سکتے تھے۔ مگر تھے بڑے چالاک
سیاحت کی طرف رجوع ہوئے اور کچھ عرصہ تک یوروپ کے بڑے بڑے مقامات مین
چل پھر کر مزاج کو درست کرلیا۔ مگر اپنے بہائی مسمی **قسطنطین** کی باہمی ناچاقی سے
ہمیشہ مشوش رہتے تھے کیونکہ روس کا ایک زبردست گروہ جو اُن کا مشہور
ہے قسطنطین کو تخت پر بٹھانا چاہتا تھا۔ اس خرخشہ کے باعث نہ صرف
الگزنڈر کو تردد تھا بلکہ اونکے والد کو بھی چین نہین تھا کیونکہ مبادا آیندہ دونون
بہائیون مین جنگین ہون اور پہوٹ سے ایسا ہو کہ سلطنت ہاتھ سے جاتی
رہے لہذا ایک روز ان کے والد نے اپنے بیٹے قسطنطین کو اپنے پاس بلاکر سمجھایا
یہان تک کہ قسطنطین نے اپنے بڑے بہائی الگزنڈر کی تابعداری کا حلفاً اقرار کیا
چنانچہ جب **الگزنڈر دویم** تخت نشین ہوا تو قسطنطین نے اپنے اوس اقرار کے
مطابق جو والد کے روبرو کیا تھا شہنشاہ کی فرمانبرداری اختیار کی۔ الگزنڈر
نے تخت نشین ہو کر اوسی حکمت عملی کو قایم رکھا جسکو اوسکا چچا پسند کرتا تھا
اور جن سلاطین سے اونکے چچا نے لڑائیان کین تھین اون سے یہہ حضرت بھی
تادم آخر بڑے ہی رہے۔ ابتدا مین خوب دل کہول کر لڑتے رہے جب جنگون سے
فارغ ہوئے تو اپنے قوم اور ملک کی عزت قایم رکھنے کے لیئے بڑی زور شور سے
اشتہار دیا اور بہت جلد فوجون مین تخفیف کر کے ملکی انتظام مین مصروف ہوئے

تجارت کے ٹرہانے اور محاصل گھٹانے کی ٹھہرائی ۱۸۶۱ع مین دو کروڑ ۳۰ لاکھہ غلامون اور قیدیون کو آزادی بخشی جس سے ممالک یوروپ مین آپکی بڑی ناموری اور شہرت پھیلی کیونکہ ایسا نیک کام روس کے سابق فرمانروایون مین سے کسی نے نہین کیا تہا پھر ۱۸۶۴ع مین پول کے (ایک قوم کا نام ہے) لونڈی غلامون کو بہی آزادی بخشی جس سے آپکی رحمدلی کو اور بہی شہرت ہوئی۔ ۱۸۶۶ع مین حضرت نے ڈیڑہ لاکھہ کے قریب فوج امیر بخارا سے لڑنیکو بھیجی۔ تمام اہل الرائے آگاہ ہین کہ روس مدتون سے خاص کر اوس زمانہ سے جب سے کہ سرکار انگریزی کے قبضہ مین ہندوستان کا ملک آیا ہے وسط الیشیا اور روہانے ہندوستان پر دانت لگائے بیٹہا ہے اور آئی سال دس بیس قدم ہندوستان کی طرف ٹرہتا ہی آتا ہے (۱۸۶۶ع سے ۱۸۸۳ع تک پانسو میل سے زیادہ ہندوستان کی طرف روس ٹرہا ہے) مگر بظاہر امیر صاحب بخارا سے جنگ کی یہہ وجہ نکالی تھی کہ ملک بخارا کے ڈاکو رعایا روس کو ستاتے ہین اور سوداگران روس سرحد بخارا پر لوٹے جاتے ہین۔ مطلب دلی تو یہی تھا کہ بخارا کا امیر خراج گذار ہو جاوے چنانچہ بڑی مشقتین اور تکلفین اوٹھا روسی فوج بخارا مین پہونچی اور امیر بخارا پر حملہ آور ہو کر اونکو شکست فاش دی ۱۸۶۸ع مین کامل قبضہ بخارا پر روس کا ہو گیا۔ اب امیر بخارا روس کے اسیطرح ماتحت ہین جسطرح سرکار انگریزی کے ماتحت ہندوستانی ریاستین۔ پھر ۱۸۶۷ع مین الگذنڈر شہنشاہ روس نے اپنی

تمام عملداری واقع ملک امریکہ ایک کروڑ ۴۰ لاکھہ روپیہ کے عوض سلطنت یونان کے ہاتھہ مین فروخت کردی - اس شہنشاہ کو تحصیل علوم وفنون کا بڑا شوق تہا مگر افسوس کہ اسکے پہلو مین خار بھی لگا ہوا تھا - فرقہ نہلسٹ جو قدیم سے (جسکا حال ہم ابہی بیان کرینگے) سلطنت روس اور اوسکے شہنشاہون کا جانی دشمن ہے اس شہنشاہ کی جان کا خواہان رہتا تھا اور کبھی اونکو چین نہین لینے دیا - بہت لوگ فرقہ مذکور کے نام سے تو واقف ہین مگر نہین جانتے کہ یہہ خونخوار فرقہ کیون اور کب سے فرمان روایان و اہلکاران روس کا دشمن ہے - چونکہ راقم نے ایک یوروپین سیاح کی کتاب مین اس خونخوار گروہ کے ابتدا مین قایم ہونیکا عجیب وغریب احوال لکھا دیکھا ہے جسکو اپنے کتاب کے پڑھنے والون کے آگاہی کے لیئے بہو بہو ترجمہ کرکے ذیل مین درج کرتا ہون -

حکایت

ملک پولینڈ مین (جہان پہلے ترکون کی عملداری تھی) ایک قصبہ سیانا نامی واقع ہے اوس مین چند طلبا ایسے تھے جو باہم کمال درجہ کی محبت رکھتے تھے حتیٰ کہ دانت کاٹی روٹی کہاتے تھے ان سب مین جو عقیل اور فہیم طالب علم تہا اوسکی دو بہنین نوجوان اور ایک بڑھیا مان بہی تہی اسکے دوست طلبا مدرسہ سے آنیکے بعد اسیکے گہر مین جمع ہوکر رات دن اپنا اپنا سبق پڑہا کرتے اور علمی تذکرہ رکہتے - جب روسیون نے پولینڈ پر حملہ کیا او

روسی وحشی فوج اوس قصبہ مین داخل ہوکر لوگون کو قتل کرنے لگے تو یہہ
طلبا کہین باہر جا چھپے صاحب جنا نہ ان سے علیحدہ کسی جگہہ چلا گیا۔ ذرا دیر کے
بعد وہ اپنے گہر مین آکر کیا دیکہتا ہے کہ بیس تیس روسی سپاہی اوسکی دونون
بہنون کو چمٹے ہین اور یہان تک اونکو خراب کیا کہ عاجز ہوکر دونون کا دم نکل گیا
ایک شقی القلب روسی نے اوسکی والدہ کو قتل کر ڈالا یہہ احوال دیکہکر طالب العلم
مذکور کا چہرہ متغیر ہوگیا اور آنکہون سے آنسو روان ہوئے اس اثنا مین روسی
تو اپنا کالا موہنہ کرکے وہان سے چلے گئے اور یہہ اپنے پڑھنے کے حجرے مین جا بیٹھا
مگر تمام لہو اسکا خشک ہوگیا تھا اور چہرہ زرد تھا۔ حیرت کے دریا مین غرق
ہو رہا تہا کہ اتنے ہی مین ایکے دوست آئے اور صورت بدلی دیکہکر حال دریافت کیا۔
ہر چند یہہ جوان بولنا چاہتا تہا مگر آواز نہین نکلتی تھی آخر ایکبارگی رو کر چلا اٹہا
اور سارا ماجرا اونسے کہکر ایک ٹہنڈی سانس بہری اور فوراً مر گیا۔ اوس کے
دوستون نے اوسکی نعش کو عرق گلاب اور کیوڑہ سے غسل دیا اور تمام خوشبوئین
ایک صندوق مین بہرکر نعش کو اوسمین رکہا اور سبنے نعش کے سر پر ہاتھہ رکہہ
رکہکر اور پیشانی پر بوسہ دیکر قسمین کہائین کہ جب تک ہم زندہ رہینگے روسیون سے
اس بدعت کا بدلہ لینے مین کوتاہی نہ کرینگے اور آئندہ اپنے دوستون اور اولاد اور
رشتہ دارون کو بہی ایسی امر کی وصیت کرینگے کہ روسیون سے ان بدذاتیون کا
بدلہ لیتے رہین۔ مورخ لکہتا ہے کہ یہی جز فرقہ نہلسٹ کی ہے۔ حالانکہ اب اس
گروہ مین لاکہون روسی اور روسی بہی کیسے کہ طلبا۔ زمیندار۔ اہلکاران سرکار۔

درباری سردار - زمیندار جاگیردار بچے اور عورتین ہر قسم کے شامل ہین ج
چونکہ روس کی سلطنت شخصی ہے وہان شہنشاہ کے حکم کو بمنزلہ حکم خدا سمجھا
جاتا ہے اور جو حکم بادشاہ کے زبان سے جاری ہو اوسی پر سبکو چلنا
پڑتا ہے - رعایا اپنے بادشاہ کو خدا اور باپ کہتے ہیں - پوری آزادی کسیکو
حاصل نہین حتیٰ کہ خاص وزیراعظم کی مجال نہین جو بادشاہ کے حکم مین بذریعہ
اپنی رائے کے (چاہے وہ رائے عمدہ ہی نتیجہ پیدا کرے) دخل دے سکے -
اسواسطے گروہ نہلسٹ نے آپسمین متفق ہوکر قسم کہائی ہے کہ جب تک قوم روسی
اپنی بدعتون کو ترک نہ کرے اور شہنشاہ روس عام رعایا کو دوسری
مہذب سلطنتون کی مانند آزادی بخشکر پارلیمنٹ کے ذریعہ سے سلطنت کا کاروبار
انجام دینے پر راضی ہو ہم اپنے ملک کے بہبودی کے لئے مرنے اور مارنے سے
نہ چوکینگے چنانچہ جو جو کارروائیان حیرت انگیز گروہ مذکور کی طرف سے گذشتہ
پندرہ برس کے اندر اندر ظہور مین آئی ہین اون سبکی کیفیت لکہی جائے
تو ایک کتاب کم سے کم پانچہزار جزو کی تیار ہو - اس گروہ کے آدمی بلا کے
چلبلے ہین زار روس نے ہزار بند و بست کے لئے خفیہ اور علانیہ پولیس قایم کی
سو سو بہیس لگائے - ہزارون مرد و عورت کو بعلت شراکت نہلسٹ
پہانسیان دی گئین لاکہون کو دایم الحبس کی سزا دیکر ملک سیبریا
برفستان مین بہیجدیا مگر یہہ لوگ اپنے کام سے باز نہ آئے - مرنے سے تو ذرا
نہین ڈرتے - لطف یہہ کہ باوجود اسقدر انتظام سرکاری کے صدہا

سوسائٹیان گروہ مذکور کی ممالک روس مین موجود ہین جنکے متعلق کارخانے اور پریس بہی ہین ان پریسون کے ذریعہ سے روزانہ لاکہون اشتہار سلطنت کے مخالفت مین طبع ہوکر ملک روس مین شہر بشہر اور قصبون اور گاؤن مین تقسیم ہوتے ہین حالانکہ تقسیم کرنے والون کو پہانسیان دی گئی ہین اور جپہ جپہ پر پولیس خفیہ متعین ہے کہ جسکے پاس ایسے اشتہار دیکہو گرفتار کرلو - جوانان پولیس بہتری جستجو کرتے ہین مگر اشتہار چسپان کرنے والے کبہی نہین پکڑے جاتے - جب صبح کو دیکہو شہر کے دروازون اور عدالتون اور تہانون - ڈاکخانون اور ایسے ہی مشہور مقامات پر اشتہار لگے ہین جنمین ایسے ایسے باتین درج ہین کہ سننے والے کے دلپر جادو کا اثر کرتے ہین - اس گروہ نے یہانتک کمال کیا کہ خاص شہنشاہ کی جیب اور نماز کی کتاب اور پاپوش و ٹوپی وغیرہ مین سے انکے خطوط اور اشتہار برآمد ہوئی - حالانکہ شہنشاہ کے پاس سیواے اپنی خاص رشتہ دارون اور عین نمک حلال حضوریون اور وزیراعظم کے اورکسیکی رسائی نہین ہوتی اس گروہ نے اوایل مین ایسے ہی خطوط اور اشتہارات کے ذریعہ سے شہنشاہ کو بہت کچہہ سمجہایا کہ آپ اپنی رعایا کو انگلستان وغیرہ کی مانند آزادی بخشئی ورنہ جان سے ہاتہہ دہو بیٹہئے - شہنشاہ ان تحریرون سے بہت کچہہ خوف کہاتے تھے مگر اس گروہ کی خواہشون کی بہی کچہہ پرواہ نہین کرتے تہے تب ناچار ہوکر گروہ مذکور نے شہنشاہ الگزنڈر مذکور کی

جان لینے کا قصد کیا چنانچہ اول مرتبہ اوسوقت جبکہ شہنشاہ مذکور اپنی دار السلطنت
شہر سینٹ پیٹرس برگ مین داخل ہوتے تھے تو ایک نہلسٹ نے اونپر پستول چلایا
مگر فی الفور ایک مزدور نے اوسکا ہاتھ پکڑ کر کھینچ لیا تہا اسوجہ سے نشانہ خطا کر گیا
نہلسٹ کو پھانسی ملی اور مزدور کو شہنشاہ نے اپنے مصاحبون مین داخل کیا - دوسرے
دفعہ ۱۸۶۷ء مین جب شہنشاہ مذکور اپنے دونون بیٹون سمیت شہر پیرس پایہ تخت فرانس مین
نپولین سیوم شہنشاہ فرانس سے ملنے کو آئے اور اونکے ساتھ شہنشاہی گاڑی مین
سوار ہو کر ہوا خوری کو نکلے تو پول کی قوم کے ایک شخص نے جو غالباً گروہ نہلسٹ
مین سے تہا گولی ماری - اول فیر نے خطا کی اور جب فوراً ہی اوسنے دوسرا فیر کیا
تو بندوق کی نال شکست ہو گئی جس سے شہنشاہ کی جان بچ گئی - پھر ۱۸۷۹ء
مین گروہ نہلسٹ نے اوس ٹرین کو جسمین شہنشاہ سوار تھے اوڑا دیا جسکے صدمہ سے
تمام گاڑیان چور چور ہو گئین اور سڑک کے پتھر آسمان مین اوڑ گئے مگر اس موقع پر شہنشاہ
مذکور نے یہ چالاکی کی تھی کہ جس ٹرین مین اپنے روانہ ہونیکا پروگرام (اعلان) دیا تہا
اور جسکے ساتھ خاص شہنشاہ کی گاڑی لگی تھی اور نشان اوسپر اوڑ رہا تہا اوسمین نہین گئے بلکہ
خفیہ طور پر ایک ادنی درجہ کی گاڑی مین سوار ہو کر پہلے ہی چلدئیے جسکا نہلسٹ کو خیال
بہی نہ تہا - اگر شہنشاہ مذکور یہ چالاکی نہ کرتے تو ضرور اسدفعہ مارے جاتے - اسکے پیچھے
بہی کئی مرتبہ انکے جان لینے کا قصد کیا گیا مگر اپنی دانائی سے بچ بچ گئے - مگر بقول شخصے
بکرے کی مان کب تک خیر منائیگی - ۱۸۸۱ء کو نہلسٹ کا وار چل ہی گیا اون دنون عالیجناب
ڈیوک آف ایڈنبرا شہزادہ دوئم حضور ملکہ قیصرہ ہند معہ شہزادی بیگم (جو شہنشاہ

مذکور کی بھتیجی ہین) انسے ملنے کو گئے تھے تاریخ مذکورہ کو علی الصباح جبکہ کہر اٹھ رہا تہا
شہنشاہ مذکور تنہا اپنی صاحبزادی اور چند مصاحبان خاص سمیت دار الامارہ سے
نکلکر قواعد فوج کا معاینہ کرنیکے لیئے روانہ ہوئے ہرچند مصاحبان خاص نے شہنشاہی
باڈیگارڈ کے لیجانیکی صلاح دی مگر حضرت نے منظور نہین کیا جو ہین قواعد دیکھکر واپس ہوئے
کہ ایک نہلسٹ نے بم کا گولہ پہینک کر انکے اوپر مارا جسکے اوڑنے سے گاڑی کا اگلا پہیہ ٹوٹ گیا
اور ایک گہوڑے کی ٹانگ اوڑ گئی یہہ حال دیکہکر شہنشاہ گاڑی سے اوترے اور
مصاحبون سے جو پچہلے دو گاڑیون مین سوار تہے اپنی خیر سلا بیان کی اور مجرم کے گرفتار
کرنیکا حکم بہی دیا ہنوز یہہ باتین ہو ہی رہی تہین کہ نہلسٹ مذکور نے دوسرا گولہ پہینکا
جو عین شہنشاہ کے پیرونمین گر کر پہٹا اسکے پہٹنے سے شہنشاہ کی دونون ٹانگین ریزہ
ریزہ ہوگئین اور بیہوش ہوگئے فوراً محل شاہی مین انکو پہنچایا گیا اور شہر سنیٹ پیٹرز برگ
مین تہلکہ مچگیا ہرچند ڈاکٹرون نے عمل جراحی کیا مگر کچہہ سود نہوا تین گہنٹون کے
اندر اندر شہنشاہ کی روح نے اس صدمہ سے کوچ کیا قاتل بہی گرفتار ہو کر بڑی عذاب سے
مارا گیا۔ شہنشاہ الگزنڈر کی شادی سنہ ۱۸۴۱ع مین مسی کی بادشاہزادی مسماۃ مریم
کے ساتھہ ہوئی تہی جس کے بطن سے کئی اولاد پیدا ہوئین۔ شہنشاہ الگزنڈر اول
سنہ ۱۸۳۱ع مین فوج روسی مین بہرتی ہوا جہان عمدہ کارگذاری کی وجہ سے سنہ ۱۸۳۵ع
مین اوسکو گرنیڈیر کمپنی مین کرنیل کا عہدہ ملا اور سنہ ۱۸۴۳ع مین زار مذکور ممالک جرمنی
وغیرہ مین بغرض سیر و سیاحت پہنچا وہان اوسکو ہر قسم کا تجربہ حاصل ہوا جب واپس
اپنے ملک مین آیا تو سنہ ۱۸۴۹ع مین روسی شہنشاہی اسکول کا پرنسپل مقرر ہوا

اور جبل کاکسین کی فوج روس کا جنرل بہی تہا آخر کار ۱۸۵۵ء مین اپنے چچا کی جگہہ سلطنت روس کے تخت پر بیٹہا جیسا کہ راقم نے اوپر بیان کیا ہے اگرچہ یہہ شہنشاہ کسیقدر روس کے سابق فرمان روائیون کے نسبت رحمدل تہا مگر ملک گیری کی ہوس مین تادم اخیر مجبور رہا اور مزاج مین مکاری اور دہوکہ دہی بہی رکہتا تہا جیسا کہ صوبہاے خراجگذار روم - ہرزیگوینا - بوسنیا - مانٹونیگرو بلغار اور امیر شیر علی خان والی کابل کو دہوکہا دیا اور جہوٹے وعدے کیئے مگر جب وقت آیا تو صاف علحدہ ہوگیا زار مذکور کا عقیدہ یہہ تہا کہ ملک گیری اور اپنا مطلب نکالنے کے لیئے دہوکہ - دغابازی اور جہوٹہہ سب کچہہ روا باشد - جیسا کہ آئندہ اس کتاب مین جہان ترکون اور روسیون کی لڑائی یا دوسری معاملات کا ذکر آئیگا وہان زار مذکور کے چال وچلن کی بہی بہت سی کیفیت معلوم ہوگی - تیسرے حضرت فرانسس جوزف شہنشاہ ملک آسٹریا ہین - یہہ ۱۸۳۰ء مین پیدا ہوئے تھے اس حساب سے جنگ حال کے زمانہ مین انکی عمر ۴۸ سال کی ہوتی - انکے چچا مسمی فرڈینانڈ فی سابق شاہ آسٹریا نے ۱۸۴۹ء مین تارک الدنیا ہوکر تخت سے کنارہ کشی اختیار کی تہی اور چونکہ شاہ فرڈینانڈ فی کے ہان کوئی اولاد نرینہ نہ تہی لہذا جوزف فرانسس انکی جگہہ تخت نشین ہوئے یہہ حضرت ایسے وقت مین تخت نشین ہوئے تہے کہ ملک آسٹریا مین باہمی نفاق اور روز کے لڑائی جہگڑون نے کچہہ باقی نہین چہوڑا تہا ناچار شہنشاہ فرانسس کو بذریعہ جمہور سلطنت کا کلام

چلاتا تہا- اوسی اثناء مین بمقام ہنگاریا شہنشاہ کے مخالفون نے ہنگامہ
بپا کیا تو شہنشاہ اسٹریا مین اسقدر تاب نہتی کہ اس ہنگامہ کو فرو کرتے
لہذا روس سے امداد کے خواہان ہوئے- روسیون کی فوج نے فوراً
ان کے مخالفون کو ہنگاریا سے مار کر بہگا دیا پس اوسیدن سے فرانسس
جوزف شہنشاہ روس کا دم بہرنے لگے- اور اسیطرح کے چندروز بعد
اپنے عقیل اور خیرخواہ وفادار جنرل راڈوتسکی کی چالاکی اور حکمت عملی کی
بدولت اٹالیا پر قابض ہوئے- پہر ۱۸۵۴ء مین روسیون اور ترکون کے
بیچ مین جبکہ طرفین مین شعلہ جنگ وجدال بہڑکنے کو تہا ثالث بنکر فیصلہ کرایا اور دونو
سلطنتون کو اپنی دانائی کے صدقہ مین جنگ عظیم سے باز رکہا اور صاف کہدیا
کہ اگر روسی ترکون سے میری مصلحت کے خلاف لڑینگے تو مین ہرگز روسیونکا
ساتہہ ندونگا اسپر شہنشاہ الکزنڈر روس فرانسس جوزف شاہ اسٹریا سے
نہایت ناراض ہوگئے- مدت تک دونون مین کشیدگی رہی- شہنشاہ اسٹریا
بلیے ترنگے خوبرو جوان ہین اور شجاعت اور بہادری کی صفت اعین پائی جاتی ہے
چنانچہ جنگ سالفاری مین جو کارنمایان شہنشاہ کی ذات سے ہوا وہ اونکی
دلاوری کی بڑی بہاری نظیر ہے- شہنشاہ موصوف کی شادی
ڈیوک میک سیملین یوسف کی دختر مسماۃ ایلی زابٹیا سے ۱۸۵۶ء مین
ہوئی اور ۱۸۵۴ء مین شہنشاہ مذکور مع اپنے بیگم ممالک ہنگاریا و اٹالیا
مین سیر وسفر کے لیئے روانہ ہوا تہا اس سیاحت کا اثر اوسکے دلپر ایسا ہوا

کہ سلطنت کے تمام قیدیون کو اوسنے رہائی بخشی ۔ ۱۸۶۶ء مین جرمن سے کچھہ جہیڑ چہاڑ ہوگئی تہی ۔ اول ہی معرکہ مین شکست فاش کہائی اس لیئے ناچار ہوکر بہت جلد صلح کر لی پہر یہہ بادشاہ اپنے ملک کے انتظام مین مصروف ہوا اور ہر ایک صیغہ کا عمدہ انتظام کیا ۔ ۱۸۶۹ء مین جبکہ نہر سوئیز کا اجرا ہوا تہا شہنشاہ اسٹریا بہی وہان موجود تہا ۔ ۱۸۷۳ء مین اس بادشاہ نے شہنشاہ ولیم جرمنی سے بڑے تپاک کے ساتہہ ملاقات کی ۔ شہنشاہ اسٹریا کا وزیر اعظم کونٹ انڈراسی صاحب ہے جسکی شہرت حال کی جنگ مین بہت کچہہ ہوئی ۔ کیونکہ اوسنے روم کے عیسائی باغی صوبون کی حمایت مین سرکیولر شایع کیا تہا جسکا بیان اوپر ہو چکا اور نیز ہر ایک معاملہ مین اپنے سلطنت کی طرف سے شریک رہا ۔

فصل دوم

صوبہ بلگیریا (بلغار) کی کیفیت

صوبہ بلگیریا یورو پین ترکی مین آباد ہے اوسکی شمالی طرف ولیچیا اور مالڈیویا واقع ہین اور جنوب کی طرف رومیلیا اور مغرب مین سرویا اور شرقی گوشہ پہ بحر اسود اور بڑی بڑے پہاڑ واقع ہین خاص کر سرویا اور بلغار کے بیچ مین بڑے بڑے عظیم الشان پہاڑ ہائل ہین اور کوہ بالکن اور رومیلیا سے دریاے ڈینوب اور ولیچیا

اور مالدیویا کو جدا کرتے ہین جنوبی حصہ اس ملک کا نہایت سرسبز
اور شاداب ہے کوسون تک باغات میوہ جات سے لدے ہوئے کھڑے ہین
برخلاف اسکے شمالی حصہ ویران اور پہاڑی ہے - اس پرگنہ کی خاص پیداوار
سن - چمڑا - سینگ - اور مکانات بنانے کی لکڑیان - اور گل سرخ اور
اونی پارچہ - رنگا ہوا چمڑا - اور مند و عوان کی نالین وغیرہ ہین جو بڑی بڑے
کارخانون مین بناے اور تیار کیے جاتے ہین - توبھی وہان تجارت کو زیادہ
فروغ نہین ہے بلکہ اکثر باشندے غریب اور کسان ہین جو زراعت اور
مزدوری سے اپنا گذارہ کرتے ہین اسوجہ سے تجارت کو ترقی نہین ہوتی -
اس پرگنہ مین بہت سے روسی بھی آباد ہین اور اکثر بلگیرین انہین کی نسل کے ہین
لہذا روسی زیادہ تر ایسے بلغاریون کے ہمیشہ حمایتی رہتے ہین پرگنہ بلغار کی
آبادی ۳۰ لاکھ کے قریب ہے - جو شخص پرگنہ بلغار مین جاے تو اوسکو
دیکھکر تعجب ہوگا کہ آدہے لوگ شرقی اور آدھے مغربی تراش خراش کے
معلوم ہونگے - کل آبادی مین سے تیسرا حصہ اہل اسلام ہین - اگرچہ روسی
براہ ہٹ دھرمی ہمیشہ سے یہی شکایت کرتے چلے آتے ہین کہ اہل اسلام
حاکمون کیطرف سے ہمہ طرح طرح کے ظلم و جبر ہوتے ہین اسیلیے ہم آسودہ
نہین ہوسکتے مگر بنظر انصاف دیکھا جاے تو صوبہ بلغار کی عمدہ پیداوار
اور امن امان کے باعث وہان کے باشندے (خواہ وہ کسی گروہ مین
سے ہون) ہمیشہ آسودہ اور خوشحال نظر آتے ہین اور اس خوشحالی

اور فارغ البالی کے مقابلہ مین روسیون کی مذکورہ شکایت سراسر
غلط معلوم ہوتی ہے -

بلغاریہ کے باشندونکا بہت بڑا حصہ عیسائیون کا ہے جنمین کئی فرقے ہوگئے ہین
مگر اول جن دنون اس ملک کو دولت سنیہ عثمانیہ نے فتح کیا تو یہانکے عیسائی
گریک چرچ (رومی کلیسا) کے مطیع تھے - ہم اس موقع پر ایک بلگیرین
پادری کی تصویر اپنی کتاب کے ناظرین کے خدمت مین پیش کرتے ہین -

یہ تصویر بلگیرین کے پادری کی ہے

اگرچہ بہت سے گروہ اور چرچ بلغاریہ مین فی الحال پیدا ہوگئے ہین مگر ہر ایک
عیسائی اپنے چرچ کا سخت پابند ہے
اور اپنے کلیسا کے
مقابلہ مین دوسری مذہبکو
بالکل فضول سمجھتا ہے
چونکہ روسی بھی قدیم سے
گریک چرچ ہی کے معتقد ہین
اس فرقے اور یہی اونکے
دلمین بلغاریون کی ہمدردی کا
جوش بھرا ہے - اور ہمیشہ انکی حمایت مین
سرگرم رہتے ہین - کچھہ عرصہ سے انہین مین فرقہ پروٹسٹنٹ (وہ مذہب جسکو

ہماری ملکہ معظمہ قیصرہ ہند رکہتی ہین ملکہ انگلستان بہر مین مذہب پروٹسٹنٹ ہی
مانا جاتا ہے جو تخمیناً ساڑہے تین سو برس سے رائج ہوا ہے پہلے انگلستان
والے بہی رومن چرچ ہی کے معتقد تھے مگر کونسل کا ریچ نے بہت بڑی تحقیقات کے
بعد اس طریقے کو جسمین بت پرستی ہوتی ہے مردود ٹھہرایا اوسی زمانہ سے
پروٹسٹنٹ اور رومن کاتہلک دو گروہ عیسائیون مین ہین اور اونپروٹسٹنٹون
مین بہی کئی فرقے پیدا ہو گئے ہین مثلاً چرچ اسکاٹ لینڈ۔ چرچ انگلنڈ۔ پٹنھو
ولسٹ مشن بپٹسٹ چرچ وغیرہ وغیرہ اور ہر ایک فرقہ کے عقاید جدا جدا ہین
اب سبکا گروگہنٹال فرقہ سالیوشن آرمی (دکتی فوج انگلشن چرچ مین نکلا ہے
اسکا باوا آدم ہی نرالا ہے اسکے موجد جنرل بوتہہ انگلنڈ مین ہین جنہون نے ۱۸۸۳ع مین
اپنے گروہ کو زیر کمان میجر ٹکر ہندوستان مین بہیجا۔ پروٹسٹنٹ فرقہ کا اول بانی (پوپ
لوتہرتہا) بہی پیدا ہوگیا ہے اور دونون مین باہم عداوت رہتی ہے لیکن ترکون سے مخالفت
کرنے مین دونون فرقے متفق ہوجاتے ہین حالانکہ سرکار عثمانیہ کی طرف سے جو
رعایت اور آزادی عام رعایا پرایا کو دی گئی ہے وہی ان مسیحیون کو بہی عطا
ہوئی ہے اور دولت سنیہ سبکو ایک نظر سے دیکہتی ہے۔ اور خاص کر بلغار کے
عیسائیون کی ظاہرا شکستہ حالی پر خیال فرماکر دولت ممدوحہ ان لوگون کے ساتہہ
بنظر ترحم پیش آتی ہے اور ہر کس وناکس کو مذہبی امور کے ادا کرنے کے لیئے
کہلے بندون آزادی بخشی گئی ہے ۱۸۶۰ع مین دولت العالیہ عثمانیہ نے ایک
خاص فرمان جاری فرمایا جسکی رو سے عیسائیان ملتہ بلگ کے پوپ کی

تابعداری سے جو قسطنطنیہ مین رہتا ہے مخلصی نصیب ہوئی۔ اس عنایت خسروانہ کے بلگیرین مسیحی نہایت ممنون ہوئے اور بہت کچھ فرمانبرداری کا اظہار کرنے لگے اور فرمان مذکور کے مشتہر ہوتے ہی تمام بلغار کے عیسائیون نے باہم ملکر ایک یادداشت بطور قول وقسم کے لکھی جسمین سبکی طرف سے یہہ مضمون درج کیا گیا

ای **بلغار** کے عیسائیو اس بات کو کبھی فراموش مت کرو کہ تمکو حضور سلطان المعظم نے جو اپنے بچون سے زیادہ تمسے پیار کرتے ہین یہہ آزادی دلوائی ہے یاد رکھو کہ یہہ نعمت ہمنے عرصہ دراز تک مصیبتین اوٹھا کر دولت عثمانیہ کی بدولت پائی ہے۔ دس بارہ سال کا عرصہ گذرا کہ اس آزادی کی خواہش ہمنے ظاہر کی تھی جسکو ہمارے باپ دادے سالہا سال سے چاہتے تھے اور ہزارون تکلیفین اونہون نے اسکے واسطے اوٹھائی مگر نہ ملی اب ہمارے خداوند نعمت دولت عالیہ عثمانیہ نے براہ الطاف خسروانہ ہماری شکایتون پر غور فرما کر ہماری دادرسی فرمائی جس سے دولت ممدوحہ نے ہم سبکو اپنا دلی وفادار اور سچا خیرخواہ بنالیا ہم کو لازم ہے کہ جس سچے اور عادل گورنمنٹ کی بدولت آج ہم اپنے دلی مقصد مین کامیابی دیکھتے ہین اوسکی تابعداری دل وجان سے کرین کیونکہ بخوبی ہمارے دلون مین یقین ہوگیا ہے کہ جس شہنشاہ کی ہم رعایا ہین وہ بھی دل وجان سے ہمارے بہبودی کا خواہان ہے اور ہماری آزادی کو قیام بخشنے والا ہے چنانچہ جو مہربانی اسوقت دولت سلطانی نے ہمارے حال پر فرمائی ہے ویسی آیندہ ہمارے حق مین سچی انصاف کے لیے نظر ہے اس خاص عنایت نے ہم سبھون کے دلون کو اپنی جانب رجوع کرلیا اور یقین دلادیا

کہ دولت ممدوحہ بلغاریہ کے عیسائیون کو اپنے وفادار رعایا تصور فرماکر انسانی کے درجۂ اول پر پہونچایا قصد رکہتی ہے۔ ہم سب کو یہی چاہیئے کہ سچے دل سے دولت العالیہ کا شکریہ ادا کرین اور اوسکی تابعداری سے کبہی موںہہ نہ موڑین۔ غرضکہ یہہ تحریر بطور محضر تہیہ ہوکر تمام بلغاری عیسائیون مین اونکے سرغناؤن کے طرف سے مشتہر کی گئی جسپر ہر ایک نے بڑی خوشی کے ساتھہ دستخط کیئے۔ بہلا کون کہہ سکتا ہے کہ جو رعایا اس قسم کی فرمانبرداری کا اظہار کرے اوسیکے طرف سے بغاوت ظہور مین آنے البتہ آدمی کا شیطان آدمی ہے ہر دم کے بہکانے پہسلانے سے بڑے بڑے داناؤن کی عقل چکرا جاتی ہے۔ اور یہی حال بلگیریا کے عیسائیونکا ہوا۔

بلغاریہ مین روسیونکی شرارت

ہم اوپر لکہہ چکے ہین کہ اول تو بلغار کے عیسائیون مین روسی نسل کا بہت بڑا حصہ ملا ہوا ہے دوسرے بلگیرین مسیحی گریک چرچ کو مانتے ہین جو روسیون کا چرچ ہے انہین وجوہات کے باعث بلغاریہ مین روسیون کی مداخلت ہمیشہ سے رہتی آئی ہے۔ اون دنون مین جبکہ قسطنطنیہ کے بڑے پادری کے غلامی سے مخلصی دلوانے کے باعث بلغار کے تمام عیسائیون نے بذریعہ محضر دولت عالیہ عثمانیہ کے تابعدار رہنے کے قسم کہائی تہی اور فی الحقیقت فرمانبرداری کا اظہار کرتے تہے روسیون نے موقع پاکر ورغلانا شروع کیا اور کہا کہ اگر تم ذرا سی بہی ہمت کرو تو دولت روس ملکو ترکون کی حکومت سے آزادی دلواکر خود مختار کردیگی مسلمان حاکمون کی حکومت مین جو تکلیفین آئے دن سہتے ہو وہ باقی نرہینگی اور اب آزادی حاصل

کرینگا جو موقع سے پہر کبہی نملیگا - روسیون کی بہکاوٹ کا بلغاریون پر اتنا اثر
پہونچا کہ انہون نے اپنے بہت سے لڑکون کو ممالک روسیہ کے مدرسون مین تعلیم پانیکے لیئے
بہیجا وہان ان لڑکون کو روسی ترکون کے خلاف تعلیم دیتے تھے اور بڑی بڑی
دلسوز تقریرون سے ان نوجوانون کے دلون مین یہہ بات جماتے تھے کہ جسطرح سے
بنے ترکون کی حکومت سے بلغاریون کو سبکدوش ہونا لازم ہے مسیحون کو
محمدیون کی حکومت مین رہکر اونکے قوانین پر چلنا بڑے ہی شرم کی بات ہے - روسیون
کی اس تعلیم نے بلغاری طلباؤ کے دلون مین ایسا اثر کیا جیسا کہ پانی
چہوٹے پودہون کے جڑون مین کرتا ہے - ایسے ہی باتون کے لئے روسیون نے
براہ چالبازی ۱۷۷۴ء کے عہدنامہ مین جو دولت ترکی کے ساتہ مقام کچارٹ
مین منعقد ہوا تہا یہہ لکہوالیا تہا کہ دولت عثمانیہ کے اون مسیحون پر جو گریک چرچ کے
معتقد ہون اکثر مذہبی معاملات مین روس کو اختیار حاصل ہے کہ مربیانہ طور پر
اون لوگون کے امور دینی مین مداخلت کرے - اسی اختیار کے آڑ مین روس نے
ممالک ترکی کے بعض صوبون مین جہان گریک چرچ کے عیسوی رہتے تھے اپنا
دام فریب بچہا کر ترکون کے خلاف ہم مذہبون کو ورغلانا شروع کیا - اور ممالک
عثمانیہ کے سرحد پر جو قومین رہتی ہین اون سبکو روسیون نے دہوکہا بازی کے
جال مین پہانس کر یہی پٹی پڑہائی کہ ترکون کے مخالف ہوکر لڑو - بلوہ کرو -
حکم نہ مانو - اور کہا کہ ہمین در پردہ تمہارے مدد کو موجود ہون - مگر وقت پر کسیکی بہی
حمایت نہین کیا - چنانچہ سنہ ۱۸۶۶ء مین جبکہ جزیرہ کریٹ واقع بحر میڈیٹیرینین

عملداری ممالک عثمانیہ مین غدر ہوا تو روسیون نے کچھہ یونانیون کو جو نہایت وحشی اور شقی القلب سنگدل بیرحم ظالم تھے بہکا کر بلغاریہ مین بھیجا تاکہ لوٹ مار کرین - ان بدذات یونانیون نے بلغاریہ مین پہونچکر ایک سرے سے ایسی ایسی بدعتین کین کہ اونکے بیان کرنے سے ہمارے بدن کے رونگٹے کہڑے ہوتے ہین ناچار بلغاریون نے ان وحشی خصایل یونانیون کو بڑی شکلون سے پکڑکر دولت عثمانیہ کے حوالہ کردیا جہان بعد تحقیقات تمام مفسدون کو جلاوطنی کی سزا ملی اور ایک ملزم کو پہانسی کا حکم ہوا - ذرا اس بیان کو ناظرین کتاب غور سے پڑہین کہ ان یونانی بدمعاشون کو روسیون کی اوس مجلس نے جو دولت عثمانیہ کے خلاف ملک مین ابتری اور شرارت پہیلانے کے واسطے شہر بخارسٹ مین حکام ترکی سے پوشیدہ رہتے تہے بہکا کر بلغاریہ مین بھیجا تہا اور تمہید اونکو یقین دلایا تہا کہ جسدم تم بلغاریہ مین دولت ترکی کے خلاف ذرا سا بہی بلوہ کردوگے تو بلغاریہ کے سارے عیسائی فوراً تمہارے ساتھہ ہوجاینگے اونہون نے ہم سے وعدہ کرلیا ہے - حالانکہ یہہ بات سراسر جہوٹہہ تہی جب ان بدذات یونانیون نے بلغاریہ مین فتنہ اوٹہایا تو ایک عیسائی نے بہی انکا ساتھہ نہین دیا بلکہ برعکس اسکے سب نے اپنی ترکی حاکمون کی مدد کی اور یونانی شریرون کو گرفتار کرلیا جب ان یونانیون کو سزائین ملین اور کسی روسی یا بلغاری نے انکے چہوڑانے کی کوشش نہین کی تب یونانیون کو روسیون کی دغابازی کا حال معلوم ہوا اور اپنی حماقت پر افسوس کیا چنانچہ جس یونانی مجرم کو حکام ترکی کے اجلاس سے بعلت مفسدہ پہانسی کا حکم ہوا تہا اوسکے جیب مین سے عذر التلاشی

ایک خط نکلا جسکو مجرم مذکور نے روسیون کی مذکورہ سوسیٹی مقیم شہر بخارسٹ کے نام (جسنے انکو بہکا کر بہیجا تہا) لکہا تہا مگر روانہ کرنے سے پیشتر یہ خط پکڑا گیا ناظرین ذرا اس خط کی عبارت کو بی بغور مطالعہ کرین جس سے معلوم ہوگا کہ روسی کیسی کیسی دغابازیان کرتے ہین اور کیونکر بعض سادہ لوح اشخاص کو جرم کے پنجہ مین پہنسا کر وقت پر صاف نکل جاتے ہین - کاتب خط نے روسیون کی بہکاوٹ سے اپنے جان کو سزاے موت کے پہندے مین پہنسایا تہا لہذا بڑی ہی لعنت وملامت کے ساتہ اوسنے روسیون کو یہ خط لکہا ہے -

ترجمہ مضمون خط من جانب یونانی مجرم

ای بہلے مانسو جنہون نے ملکر اپنا نام سوسیٹی رکہا ہے تمنے ہمکو برباد ہوکہا دیا ایسی کیا دشمنی تمکو ہمارے ساتہ تہی - ہمکو میدان مین غالباً گولی سے اوڑایا جاسکیگا - ہمنے اس لیئے اپنے آپکو دولت ترکی کے حوالہ کر دیا کہ جو باتین تمنے کہی تہین اونمین ایک بہی نہین دیکہی پہر کیا کرتے پہاڑون مین جہکڑ ہو کے مرنے سے یہ بہتر ہے کہ اپنے کو حوالہ سرکار کر دیا - اب ہمارے واسطے بچنے کی کوئی صورت نہین - تم لوگ زمانہ آیندہ مین لوگون کے فائدہ پہونچانے کا ایک جہوٹا حیلہ لیے بیٹہے ہو - ناحق لوگون کو اوسکا اوسکا کر دولت ترکی کے خلاف جہگڑے پہیلاتے ہو مگر یہی جہوٹہ تمہارا ہے تو کامیابی معلوم - تہذیب اور اپنے دینی بہائیون کو عمدہ کام سکہلانیکے لیئے یہہ سب کرتے ہو کیا یہی عمدہ کام ہین - تمہارے نحوست سے میرا مال واسباب برباد ہوگیا - میرا مکان اوجڑ گیا - اور عنقریب اپنی نوجوانی

مصیبت آمیز نذرانہ مجھے دینا پڑیگا - ای بدکارہ تمکو اور تمہارے ساتھیون کو خدا غارت کریگا - تمنے جسکی بیش قیمت جانون کا نذرانہ دیا ہے اور اونکو (یعنے مجکو) جو کچھہ سزا ملنے والی ہے اوس سے نہایت سخت اور بہاری سزا خداوند کریم تمکو دے فقط -

معلوم ہوتا ہے کہ خط مذکور اونانی مجرم نے حکم سزا کے سننے سے پہلے لکھا تھا جسکو وہ حوالات سے روانہ نہین کر سکا -

غرض کہ پیٹر دی گریٹ اول شہنشاہ روس ہی کے زمانہ سے تمام شہنشاہان روسیہ اور اونکے وزرا یہہ کوشش کرتی رہی ہین کہ جہان جہان قوم سلاو (روس) کے آدمی بستے ہین اون سبکو ایک ہی ملک مین آباد کیا جاوے اور اونپر اونہین کے خودمختار حکومت ہو دوسرے کا دخل نہ ہو اس تدبیر کے پورہ کرانے کے لیئے روسیون نے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہین کیا خفیہ اور علانیہ سوسٹیان ملکون اور شہرون مین قایم کین - رہنمایان دین مسیحی کو ممالک غیر مین بہ تبدیل لباس قوم سلاو کے پاس بہیجکر اونکو سکہایا - اپنے اجنٹون کو مختلف صورتون مین وہان (خاص کر ترکی مین جسکی عملداری مین سلاو بکثرت آباد ہین) بہیجکر طرح طرحکے وعدے کیئے اور بارہا غدر کر دینے کی ترغیب دی - آزادی اور خودمختاری ایسی بیبہا نعمت ہے جسکے لیئے جانور تک مرنے کو تیار رہین بہلا انسان اور آزاد ہونا سچا ہے - روسی جسکو سکہاتے ہین خودمختاری اور آزادی دلوانے کا وعدہ اوس سے کرتے ہین لہذا ہرکس وناکس اونکے دام فریب مین آجاتا ہے -

پھر آزادی کے سواے دینی شٹی کے آر روس کو ایسی ملگئی ہے کہ وحشی اور جہلا عیسائیون پر جادو کا اثر رکھتی ہے جہان بیوقوف مسیحون کو یہہ کہا کہ تم غیر مذہب والون کی حکومت مین رہکر اپنے دین کی رسومات کو اچھی طرح ادا نہین کرسکتے اور ایسے حاکمون کی جنہین تمہارا خدا جھوٹا اور کافر سمجہتا ہے تابعداری کرتے ہو بڑے افسوس کا مقام ہے ایسی تدبیر کرو کہ تم آزاد ہوجاؤ اور اپنے دینی اور دنیادی دونون جہان کے باپ کی حکومت مین ہو۔ ذرا سی ہمت درکار ہے پہر تمہارے مدد کے لئے روس ایسی عظیم الشان سلطنت تیار ہے بس پہر کیا دیر ہے فوراً مرنے اور مارنے کو تیار ہوجاتے ہین ایسے ہی وسائل اور انہین قسم کی نصیحتون نے روسیون نے بارہا ممالک عثمانیہ کے عیسائیون کو درغلا کر دولت علیہ کے خلاف مفسدہ اٹھوایا ہے۔ اسجگہہ ہم ایک بلگیریا کے وحشی پادری کی تصویر یہہ دکہلاتے ہین جو دولت عالیہ عثمانیہ کے خلاف ہنگامہ کرنیکی ترغیب اپنے وعظ مین دیہاتی عیسائیون کو دے رہا ہے +

دیکہو صفحہ نمبر ۱

روسیون نے گو کہ کوئی دقیقہ مطلب مذکور کے پورہ کرنے مین باقی نہین چھوڑا تھی اونکا اصلی مطلب نہین برآیا۔ وجہ اسکی یہہ ہے کہ تمام دنیا کے لوگون کو ذرا سی زرہ دھوکہا دہی معلوم ہوگئی ہے وہ آزادی دلانے کے بہانہ سے لوگون سے غیر ملک مین بہرنچکر عذر کراتا ہے اور ابتدا مین لا پرواہی ظاہر کرنیکے علاوہ یہہ جتلاتا ہے کہ مین فقط براہ خدا دینی ہمدردی کے باعث تم لوگون کا ساتھ

دیگر قوم کی غلامی سے تمکو آزاد کرانا چاہتا ہون مگر جب وہ عذر کرکے اپنے پچھلے
حاکم کے قصور وار ہوجاتے ہین تو روس فوراً اپنا ذاتی فائدہ حاصل کرتا ہے
اونہین لوگون کو اپنے رعایا بناکر اونپر بڑی بڑی روسی قوانین کی قید لگاتا ہے
جنکی باعث اون بیوقوفون کو ایسی تکلیفین سہنی پڑتی ہین کہ سابق شہنشاہ
کی حکومت مین اونکا چوتہا حصہ بہی نہین سہا تہا - زار روس کی بار ایسی
دغابازیان ثابت ہوئی ہین اس لیئے لوگ اونکی باتومین ایکبارگی نہین آتے اور
یہی وجہ روس کے (باوجود اتنی کوششون کے) ناکامیاب رہنے کی ہی -
روس ہمیشہ اپنے کو حامی دین عیسوی اور رحمدل ظاہر کرتا ہے مگر اوسکے
مقابلہ مین اپنا ذاتی فائدہ حاصل کرنے کے لیئے لاکہون بندگان خدا کی جانین
ضایع کرنے مین دریغ نہین کرتا - اور اپنی فوج کی ظلمون اور بدکاریون اور
شیطانی خصلتون اور تمام افعال ناشایستہ کو دینی ٹٹی کی آڑ مین قومی
اور مذہبی ہمدردی کا پردہ ڈالکر چہپا رہتا ہے مگر کہین ایسے ایسے جرایم کبیرہ
بہی چہپے ہین سے نہان کے ماند آن رازے کزو سازند محفلہا - زار روس کے
نزدیک لاکہون بندگان خدا مارا جانا - یا اونکے مال و اسباب کا برباد ہونا
خواہ اونکی بہو بیٹیون کی آبرو کا برباد ہونا کوئی بڑی بات نہین بشرطیکہ اپنا
مطلب پورا ہو اوسکے وزرا اور ارکان سلطنت ہمیشہ اسی قسم کا مشورہ دیتے
رہتے ہین کہ اپنا کام نکالنے کے لیئے دنیا اولٹ جاسے تو کیا ڈر ہے اوسکے حکم
سے ممالک غیر مین روسیونکی مخفیہ سوسیٹیان رہتی ہین جو وہان کے باشندونکو

بہت سے یہی ترغیب دیتے ہین کہ اپنے حکام کے خلاف عذر برپا کرین اور ہماری حمایت مین آجائین اور بہت بڑا بھروسہ دیکر عام و خاص کو اپنی طرف کرلیتے ہین بہر خواہ مخواہ ایسے لوگون کا حامی بنکر روس لڑنیکو تیار ہوجاتا ہے چنانچہ اسی قسم کی چالبازی سے سالہا سال گذری روسی قوم وسط ایشیا اور ممالک ترکی مین فائدے حاصل کررہا ہے۔ قصہ کوتاہ صوبہ بلغاریہ مین بہی مدتون سے روسیون نے مذہبی تعلیمون کی آڑ مین اسی قسم کی بہت سی سوسیٹیا خفیہ طور پر قایم کی تہین جو ہر موقع پر قوم سلافی کے لوگون کو ترکی حکام کے مقابلہ مین مفسدہ کہڑا کرنے کی ترغیب دیتی تہین بیچارے بلغاریون کی اوسوقت عجب کیفیت تہی ایک طرف تو ترکی گورنمنٹ کے احسانات کے سامنے اونکی گردنین جہکی ہوئی تہین دوسری طرف روسیون کے بہکاوٹ دلون مین شرارت آمیز گدگداہٹ پیدا کرتی تہی۔ اس کشمکش کے زمانہ مین صوبہ مذکور کے گورنر جنرل دولت مآب مدحت پاشا تھے (جنپر ۱۸۸۱ء مین سلطان عبدالعزیز خان مرحوم کے قتل کا جرم ثابت ہوا اور ولایت حجاز مین جلاوطن کیئے گئے جہانسے ۱۸۸۳ء کے اخیر مین انگلستان کی طرف فرار ہوگئے یہہ کل حالات اپنے اپنے موقع پر بیان کیئے جائینگے انشاء اللہ تعالےٰ) جنہون نے صوبہ مذکور کے باشندون کی آسایش کے لیئے ہزارون روپیہ خرچ کرکے سڑکین بنوائین اور جابجا سرائین تعمیر کین۔ لوٹیرون اور رہزنون کا جنسے اہل بلغار کو آئے دن تکلیفین پہونچتی تہین نام و نشان باقی نہین چہوڑا غرضکہ اہالیان بلغار آنکو باپ اور ممدوح والدین کی سی شفقت رکہتے تھے۔ یہی وجہ تہی کہ جب ہرزیگوینا والون نے دولت علیہ کے خلاف غدر مچایا تو بلغاریون کو اوسکا کچہہ بہی خیال

نہین ہوا - اسپر زار روس نے بڑا تعجب کیا اور اپنے ایجنٹون کی معرفت ترکون کی
حقارت آمیز خبرین مبالغہ سے بلغاریہ مین مشتہر کروائین تاکہ اہالیان بلغاریہ ایسی
خبرین سنکر مشتعل ہون - کوئی قصبہ یا گاؤن بلکہ عیسائی کا گہر ایسا نہوگا جہان
روس کا ایجنٹ یا پادری بہکانے کے لیئے موجود نہو - ان بہکانے والون نے
بلگیریا والون کو زار روس کی طرف سے بڑے شد ومد کے ساتھ یہہ پیغام پہونچایا
کہ اسوقت جبکہ تمہارے دینی بہائی اہالیان ہرزیگوینیا اپنی دین اور عزت بچائے
رکہنے کے واسطے ترکون سے لڑ رہے ہین تو تمکو بہی اونکا ساتھہ دینا عین فرض ہے
پہر ایسا موقع نہ ملیگا - اور مین بہی ہر حالت مین تمہارا حامی اور مددگار رہونگا اگر
اسوقت تم ترکون کی مخالفت سے جو تمہارے دین اور آبا و اجداد کے قدیم دشمن ہین
پہلوتہی کروگے تو مین تو ناراض ہونگا سو ہونگا خداوند اور اوسکا مقدس بیٹا (مسیح)
بہی تم سے ناخوش ہوکر تمکو دوزخ مین بہیجیگا - مجہے تمہارا کیا لالچ ہے فقط دینی
ہمدردی ہی کے باعث تمہین آزادی دلانے کے واسطے ہزارون سپاہیون کے
کٹوانے اور لاکہون روپیون کے صرف کرنے کو موجود ہون (حالانکہ در پردہ
حضرت صوبہ ہائے بلغاریہ وغیرہ کو فواید دنیاوی حاصل کرنے کے لیئے قبضہ مین لانا
چاہتے تہے یہہ تو ایک چال تہی) اس کے علاوہ یہہ بہی زار روس نے بلغاریون سے
وعدہ کیا کہ جب تم ترکون کے مخالفت مین غدر کروگے تمام سلاطین مسیحی تمہارے طرفدار
بن جائینگے اور روپیہ اور فوج دونون سے ساری تمہاری مدد کرینگے - اگرچہ بہت سے
بلغاریہ ان وعدون پر بہی اپنے ترکی حکام کے خلاف سر اوٹہانا نہین چاہتے تہے

مگر ایسے آدمی شریرون اور لڑاکون کی نسبت کم تھے اسواسطے روسیون کے طرفدارون کی صلاح غالب رہی اور آخر کار شہنشاہ روس کی آرزو بر آئی بلغاری عیسائی بلوہ کرنے پر آمادہ ہوگئے کیونکہ شہنشاہ روس نے مذکورہ وعدون کے علاوہ یہہ اقرار بہی ان لوگون سے کیا تہا کہ جس عیسائی کا اس ہنگامہ مین کہیت یا گہر یا مویشی وغیرہ برباد ہوگا اوسکو روس کی طرف سے ہر ایک چیز کے بدلے مین طلا کا بہرا ہوا ایک صندوق ملیگا - لالچ بری بلا ہے ننگے بہوکے کرسٹیون کی تو ان وعدون کو سنکر رال ٹپک پڑی - اور غدر کرنے پر تل گئے - پہلے ان لوگون نے اپریل سنہ ۱۸۷۶ع کے اول ہفتہ مین بلغار سے متصل ایک موضع مین جمع ہوکر غدر کی تجویزون پر آپسمین صلاحین کین اور بہت سی بحث تکرار کے بعد سبکی یہہ راے ہوئی کہ مسلمانون کو قتل اور برباد کرنے کے واسطے سب سے پیشتر ریل کے راستون کو توڑ کر خراب کردینا چاہئے - اور شہر اوڑ یا نوپل مین انکینو! گہرون کو اور فیلیپوس مین بچاس مقامات مین ایکبارگی آگ لگادی جاسے پہر ان شہرون اور دوسرے موضعون کو لوٹا جائے اور جلایا جاے اور جو جو مقامات مستحکم اور ضروری ہین اونپر قبضہ اپنا کیا جاسے ترکی فوج اور ناظمون کو قتل کرکے تمام سامان جنگ اون سے چہین لیا جاے - اوسکے بعد مقام تاتار بازارچک پر تین ہزار آدمی ہمارے متفق ہوکر حملہ کرین یہہ حملہ ایک وقت اور ایکبارگی کیا جاسے تاکہ سرکاری گودام ہمارے قبضہ و تصرف مین فوراً آجائین - جو لوگ ہمارے ہموطن اور ہمذہب ہوکر ہماری شرکت سے

انکار کرین اونکو زبردستی قتل کی دھمکی دیکر شریک کیا جاے یہہ تجویز نا
اس مفسدہ پرداز جلسہ مین کامل طور پر پاس (منظور) ہوچکی ہین کہ ترکی حکام
کوبھی شدہ شدہ خبر لگ گئی اسپر یکم مئی ۱۹۰۶ء کو جناب نجیب آغا افسر پولیس
سلطانی نے بعض مفسدہ پردازون کو گرفتار کرکے قید خانہ بھیجا اور نہایت
سختی کے ساتھ انتظام معقول کیا گیا۔ تب تو باغیون نے کھلم کھلا غدر مچادیا
اپنے قیدیون کے چھڑانیکو بہت سے متفق ہوکر جیلخانہ پر پہونچے۔ مگر کامیاب نہوے
تب پولیس کے ایک حصہ پر جو آغا ممدوح کے ماتحت تھے حملہ آور ہوئے چونکہ
اوسوقت پولیس کے پاس ہتیار نہ تھے اور باغی آلات جنگ سے خوب مسلح تھے
لہذا باغیون نے فتح پائی پولیس سلطانی کے سارے آدمی شہید ہوئے اور خود
نجیب آغا صاحب زخمی ہوکر بھاگ گئے اس لیے کہ اونکے پاس کافی فوج نہتی
اس واقعہ کی اطلاع باب عالی کو پہونچی تو وہان سے جنگی فوج ترکی موجودہ
شہر **فیلپوپلس** کو حکم ملا کہ بہت جلد باغیون کا مزاج درست کرے اور
تمام مفسدون کو اگر وہ اطاعت قبول نہ کرین داخل فی النار کیا جاے ہرچند فوج مذکورہ
نے بہت جلد ہی حتی کو شبل کو پیچ چلکر اپنے کو ملک بلغاریہ مین پہونچایا تاہم اوسوقت تک کہ فوج
پہونچی باغیون نے ہزارون مسلمانون کو تیغ بیدریغ کیا۔ گھر بار لوٹ لیا۔ مال اسباب
جسکو لوٹ نہ سکے جلا دیا۔ اہل اسلام کی بیگناہ اور پاکدامن عورتون کی عصمت مین
خلل ڈالا معصوم بچون کو کمال بیرحمی سے شہید کیا۔ مختصر یہہ کہ عام بلوہ کردیا ترکی فوج
موجودہ **فیلپوپلس** ورنا تار بازار جک اسقدر کم تہی کہ ناچار حکام عثمانیہ نے

اپنے رعایا باشندگان شہرہاے مذکور کے غیر قواعددان جوانون سے باغیون کے مقابلہ مین فوج کا کام لیا - فوج سلطانی نے آنًا فانًا مین باغیون کا شکنجہ ڈھیلا کر دیا اور ایسی لتاڑ بتلائی کہ دانت کھٹّے ہو گئے - اہل اسلام نے ان بدذات باغیون کے ہاتھون سے بڑی بڑی مصیبتین اٹھائی تہین لہذا ہو سکتا تہا کہ مسلمان عیسائیون سے اس شرارت کا پورہ بدلہ لین مگر اہل اسلام نے پھر بھی صبر اختیار کیا اور باوجود فتحیابی ان شہرون کا پڑوس چھوڑ کر ہزارون خاندان اہل اسلام جبل بلقان (بالکن) کی طرف چلے گئے +

جبل بلقان (یا بالکن)

جبل بلقان جسکے گوشہ جنوبی کو اہل اسلام بلغار نے باغیان قوم عیسوی سے عاجز آکر اپنا مسکن ٹھرایا قدرتی خوبصورتی سے آراستہ ہے اسکی اونچی اونچی چوٹیان جنپر قطار در قطار سبز درختون کی شاخین خوشنما پہولون اور رنگ برنگ کے پہلون سے لدے ہوئے ہوا سے ساون بہادون کی مانند جہومتے رہتے ہین کرو بیان سماوی سے باتین بناتے ہین - یورپین ترکی مین یہہ پہاڑ اپنا ثانی آپ ہی ہے - جو سیاح وہان جاتا ہے قدرت الہی کو آنکھون کے روبرو جلوہ گر پاتا ہے - موسم بہار مین شام کے وقت جبکہ سورج اپنی دن بھر کی سرگرمی سے ٹھنڈا ہو کر ترچھی نظرون سے گذشتہ عمر یا کارگذاری پر نظر دوڑاتا ہے اور رنگ برنگ کی کرنین پہاڑ مذکور کے اونچے اونچے ٹیکرون پر جہان سبزہ زار اور فرش زمردین کے علاوہ صدہا قسم کے پہول اپنے حقیقی معشوق

کی یاد ہین اور بعض اپنی ہستی بے ثبات کے دوگہڑی بعد فنا ہو جانے پر عبرت کی نگاہ
سے چپکے لب بند اور تہرے اپنے رفیق سرو سکے اکڑ کر کہڑے رہنے پر کہل کہلاتے ہین
پہونچاتا ہے - چشمون سے جو پانی کہین دہوپ اور کہین سایا مین ہو کر بہرا تا جاتا ہے
او سپید ہو کر ہری ہری دوب پر کرنون کا پڑنا غضب ڈہاتا ہے - جدہر نظر اوٹہا
دیکہو سناٹا ہے - شفق پہولی ہے اہوان صحرا سے مثل انگین بہرتے - بعض شاخون
پر کچہہ جانور چہچہے کرتے ادہر اودہر پہرتے عجیب لطف دکہاتے ہین - ایسے سہانے
وقت مین جانوران آبی کا نہرون کے کنارون پر جو دریا سے نقرئی معلوم ہوتے
ہین کلولین کرنا - آفتاب کا ڈوبنا - ہوا کی رکاوٹ کوسون تک سبز میدان مین
شعاع رنگین کا پہیلنا - گاہ بگاہ کسی اونچی پہاڑ کی چوٹی پر خوش الحال جانور کا حق
ہو حق پکارنا - جہان تک نظر کام کرے ہر برگ و گل کا خاموش پانا - پہاڑون کا
اونچے اونچے ہو کر ڈرانا - کالی بیلی رات کا مشرق کی طرف سے دوڑتے ہوئے
آنا عجیب طرح کا سمان ہوتا ہے - غرض کہ وہ ساری خوبیان جنسے پہاڑون کی
خوبصورتی متصور ہے قدرت نے جبل بلقان مین پیدا کی ہین - باوجود ان خوبیون کے
آبادی بہت کم ہے - گنجان جنگلون اور ویران کوہسار سے تہوڑی دور پر
ایک ٹکڑہ زمین پر کچہہ گاؤن بستے ہین جنکی باشندون کی سادہ لوحی اور غریبی
پر غور کرنے سے فوراً معلوم ہو جاتا ہے کہ قدیم سے یہان کے رہنے والے
اپنے ہی ذرا سے خط کو ساری دنیا سمجہتے ہین اور جسقدر مشکلین ترقی علوم وفنون کے
حاصل کرنے یا دولت کمانے مین انسان کو پیش آتی ہین اوسیقدر بلکہ اونسے بہی

زیادہ یہان کے رہنے والے اپنا وطن چھوڑنے مین سمجھتے ہین - انہین وجوہات کے باعث قدیم باشندگان بلقان اون ساری نعمتون سے جو زمانہ کی ترقی سے لوگون کو حاصل ہوئی ہین بالکل محروم ہین - بلقان کی مختصر آبادی مین سے نامی گرامی شہر یا قصبے وہ ہین جو اس غدر مین اسوجہ سے کہ وہان بڑی زور شور سے بلوہ ہوا تہا نامآور ہو گئے ہین انمین سے پہلا شہر **فیلیپو پلس** اور دوسرا **بازار تاتار** وچک ہے - شہر فیلیپو پلس اڈریانوپل سے ۹۶ میل کے فاصلہ پر پرگنہ رومیلیا مین واقع ہے ۱۸۱۸ء مین جو قیامت خیز زلزلہ یہان محسوس ہوا تہا اوس نے شہر مذکور کے زیادہ تر حصے کو تباہ کردیا چنانچہ بیشمار کہنڈر جو ادہر اودہر پڑے ہین اس تباہی کی گواہی دے رہے ہین - زلزلہ مذکور سے بیشتر شہر فیلیپو پلس کی حالت نہایت عمدہ تہی - بڑے بڑے گرجاگہرون اور عظیم الشان مسجدون کے اونچے مینارون اور وسیع بازارون کے دیکہنے سے سیاح کو اس شہر کی بزرگی کا اعتراف کرنا پڑتا ہی ہے خیر وہ زمانہ تو گیا مگر اب بہی چالیس ہزار آدمیون کی آبادی ہے اور اس گئے گذرے وقت مین بہی پارچات اونی و ریشمی و سوتی اور چرٹ اور صابون وغیرہ چیزین یہان سے تیار ہو کر دساورون مین جاتی ہین ۱۸۶۸ء کے زلزلہ نے رہی سہی رونق بہی شہر مذکور کی برباد کرڈالی چار ہزار آدمی اسی زلزلہ کی نذر ہوئے تہے - یہہ شہر بہت پرانا ہے چنانچہ جو سکے فی الحال اسمین رائج ہین آجکل اونمین سے ایک سکہ شہنشاہ **فلپ** یونان کے قدیم فرمانروا کے عہد کا ہے -

چونکہ باغیان عثمانیہ اکثر اسی شہر کے علاقہ کے رہنے والے تھے لہذا جنگ حال مین اسکے نام کی بہت کچھہ شہرت ہوئی - غور کرنے سے اس قدیم شہر کی صورت مشرقی طرز کی معلوم ہوتی ہے -

دربار سلطان عبدالعزیز خان مرحوم کی کیفیت

جبکہ ہرزیگونیا کی بغاوت کا شعلہ ملبجار روالون کے دلون مین بھڑک کر رنگ لایا اور چارون طرف سے صداے بغاوت بلند ہوئی تو سلطان عبدالعزیز خان کے ہوش و حواس پراگندہ ہو گئیے - اور کیونکر نہوتے ایسے نازک وقت مین جبکہ خزانہ ترکی کی حالت نہایت درجہ خراب ہو رہی تھی ملک مین بغاوت کا پیدا ہونا اور ہر طرف سے جنگ و جدل کی تشویش کا پھیلنا ایک بڑے سے مدبر اور ذی ہوش کی عقل کو چکر مین ڈال سکتا ہے - سلطان مرحوم کو اپنے خزانہ کی حالت بخوبی معلوم تھی وہ یہان تک عاجز ہو گئیے تھے کہ سفیران سلاطین غیر کے بس مین اپنا اور اپنی سلطنت کا قیام سمجھتے تھے - اونکو ہر دم فکر و تشویش کا سامنا رہتا تھا - مگر جن سفیرون کو حضرت اپنا خیر خواہ جانتے تھے وہی در پردہ ان کے بربادی کے سامان مہیا کر رہے تھے - جیسا کہ جنرل اغناٹف روسی سفیر حاضر باش دربار سلطانی کی بے ایمانی کا عقدہ عقب سے ظاہر ہوا - جنرل مذکور بڑا ہی چالاک تھا - سپہ گری کے تمام ہتھکنڈون سے واقف ہونے کے علاوہ ضدی اور ہنسی ہنسی مین بات کا تبنگڑ بنانے والا ہی شخص تھا اس نے اپنی چالاکی سے نہ صرف

حضرت سلطان ہی کو بس مین کرلیا تہا بلکہ تمام وزرا ترکی و رؤسا آستبول بہی
اسیکا دم بہرتے تھے۔ سلطان کے دنکو آے دن کی تشویش نے خراب کردیا
دماغ پراگندہ ہونے کے سواے اعضاء رئیسہ مین بہی خلل واقع ہوگیا تہا
لہذا جو کچہہ جنرل مذکور صلاح تبلاتا اوسی پر سلطان ایمان لے آتے تھے چنانچہ
پیچہے سے معلوم ہوا کہ تمام ناقص صلاحون کا دینے والا یہی شخص تہا اور ایسی
دغابازی اور مکاری سے اوسکا یہی مطلب تہا کہ ترکون کا زور کم ہوجاے۔ وہ
نقصان اوٹہائین بدنام ہوجائین تاکہ روسیون کو اپنے مطلب (ترکون پر
ناانصافی اور نالایقی کا الزام لگاکر اونکے ملک چہین لینے مین) براری کا موقع
ملجاے۔ اس مکار کی تو یہہ نیت تہی اور سلطان کا یہہ حال کہ ہر کام مین اسی سے
صلاح لیتے تہی یہان تک کہ ہرزگونیا اور بلغاریا کی بغاوت کے فرو کرنے مین بہی اسی
مکار سے مشورہ لیا گیا۔ جنرل مذکور نے موقع کو غنیمت سمجہکر بارگاہ سلطانی مین
دست بستہ گذارش کی کہ حضور والا یہہ بلوہ کچہہ حیثیت نہین رکہتا۔ آپ کسی طرحکا
اندیشہ دلمین نہ لائین اور نہ مقامات باغیون پر قواعد دان فوج کو بہیجین اسمین
زر کثیر حضور کا ناحق صرف ہوگا میری راے ناقص مین قوم باشی بزوق کیلئے
زنگروٹ ہی اس کام کو انجام دیسکتے ہین حضرت سلطان تو اس ہلاک کو اپنا
خیرخواہ جانتے تہے فوراً اس صلاح کو منظور کرلیا اور باشی بزوق قوم کو جو وحشی
خصائل ہونے کے باعث ظلم و بدعت مین مشہور بدنام ہین بغاوت فرو کرنیکے لیے
بہیجنے کا حکم صادر فرمایا۔ اور نیز قوم سرکیشیا کے بہایم خصلت زنگروٹون کو بہی جنرل

مذکورکے مشورہ سے باشی بزوقون کے ساتھ باغیون کے سزا دینے کے واسطے بہیجنے کی تجویز قرار پائی - ہم اس موقع پر چاہتے ہین کہ تہوڑا تہوڑا احوال ان دونون قومون کا جو آجتک انسانیت سے کوسون دور ہین ناظرین کتاب کی آگاہی کے لیئے لکہین - وہو ہذا

حالات قوم سرکیشیا

سرکیشین بالکل جاہل اور لڑاکے قوم ہے اور اونکے سارے کام وحشیون کے سے ہین چنانچہ جنگ کریمیا مین جو کچھ وحشیانہ حرکتین انہون نے ظاہر کی تہین اونسے تمام یورپ واقف ہے حالانکہ اونکو عمدہ عمدہ کام دئے گئے تھے - یہہ قوم ہمیشہ بڑی بڑی مصیبتین سہتی رہے ہے جس سے اسکے مزاج اور دل مین بہی سختی آگئی ہے - سرکیشین اصل مین کوہ کاکسس کے شمالی حصہ کے رہنے والے ہین - مگر روسیون نے انپر ایسے ایسے ظلم کیئے کہ ناچار ہوکر یہہ لوگ دولت عثمانیہ مین چلے آئے اور یہین بودوباش اختیار کی ۱۸۲۹ء مین اوڈریانوپل کی نسبت جو عہدنامہ دولت عثمانیہ اور روس کے مابین منعقد ہوا تہا اوسکے رو سے دولت عثمانیہ نے ان لوگون کو واپس روس کے حوالہ کردیا تہا مگر چونکہ یہہ قوم قدیم سے روسی حکام کو اونکے جور و ظلم کے باعث بنظر حقارت دیکہتی آئی ہے اور ہمیشہ سے روسیون کے ساتھ لڑائی جہگڑے قایم رکہتی ہے چنانچہ بارہا سرکیشین نے روسیون کو مار کر بہگادیا ہے جسقدر یہہ جاہل ہین اسیقدر لڑاکے اور بہادر بہی ہین جیسا کہ انکے سردار سامل پاشا

نے وہ مردانگی دکہلائی تہی کہ سب دنگ رہگئیے تھے پس اونہون نے روس کے ماتحت رہنا نامنظور کیا اور سلطنت عثمانیہ سے باہر قدم نہین رکہا - یہہ لوگ بچپن ہی سے جنگی ہتہیارون مین پرورش پاتے ہین اور بلند پہاڑون کی چوٹیون پر لیٹتے ہین ہر قسم ہتیارون کا استعمال گویا انکی تعلیم موروثی ہے ہمیشہ سے آزاد رہتے تہے روس نے انکو فرمانبردار کرنیکے واسطے انپر بڑے بڑے ظلم کیئے اونکے نازک بدن سیم تن (سرکیشین عورتین نہایت خوبصورت ہوتی ہین جسطرح تمام ہندوستان مین کشمیر کی عورتین خوبصورتی مین مشہور ہین اوسیطرح یورپ مین کیشین عورتین حسن کا پتلا کہلاتی ہین) عورتون اور معصوم بچون کو تیغ بیدریغ کیا ہزارون جان بلف ہوئین اس ظلم کا نتیجہ یہہ ہوا کہ سرکیشین روسیون سے سخت دشمنی رکہنے لگے روسیون نے بڑہکر ظلم یہہ کیا ۳ لاکہہ سرکیشین کو ملک سے نکال دیا ان بیچارون نے روسیون کے بیشمار ظلمون سے تنگ آکر ۱۸۵۹ء مین ایک عرضی حضور ملکہ معظمہ کوئین وکٹوریا انگلنڈ وقیصر ہند کی خدمت مین بہیجی تہی جسمین لکہا تہا کہ حضور ہم غریبون کی حمایت کرین مگر حضور قیصرہ ہند نے دوسری سلطنت مین مداخلت کرنا خلاف انصاف سمجھکر کچھہ جواب انکو نہین دیا - اسی سنہ مین انکا سردار شامل بلک بہی گرفتار ہوکر روسیون کے ہاتہہ سے مارا گیا - الغرض ۱۸۶۰ء مین ساٹہہ ہزار اہالیان سرکیشیا ملک روس کو چہوڑ کر عملداری ترکی مین آبسے پہر ۱۸۶۴ء مین لڑائی کے ختم ہوتے ہی اور بہی ہزارون سرکیشین قسطنطنیہ مین چلے آئے اگرچہ سلطنت عثمانیہ کے خزانہ کی حالت اوس زمانہ مین بہی خوفناک تہی تو بہی

باب عالی نے براہ ترحم ان لوگون کے پرورش کے لیئے مبلغ بنیل لاکھہ روپیہ خزانہ عامرہ سے عطا فرمایا اور ممالک ترکی کے مختلف حصون مین آباد ہونے کی اجازت بخشی - باوجود اس خستہ حالی کے یہہ لوگ ملک ترکی مین آباد ہوتے ہی پہر زور پکڑ گیئے اور وہی سابقہ وحشت ایمین اب تلک چلی جاتی ہے قتل و غارت گری انکا قدیم پیشہ ہے اگرچہ ہمیشہ سے یہہ قوم جاہل کہلاتے ہی مگر مہمان نوازی اور شجاعت مین انپا ثانی نہین رکھتے - خوبصورتی اور نزاکت انکی گہر کے غلام ہین خصوصاً عورتین ان کے یہان کی لمبے بالون والی ایسی خوبرو ہوتی ہین کہ انسان کو دیکہکر غش آجاے اس لیئے ترکون نے اس قوم کی عورتن کو اپنے حرمون مین داخل کیا ہے چنانچہ خاص حضرت سلطان المعظم کے حرمون مین سرکیشین عورتین موجود ہین ان کے سواے کوئی عالی خاندان ترک ایسا نہین جسکے گہر مین دو ایک سرکیشین باندئین نہون ترک لوگ انکو اکثر مول خرید کر اپنے خدمت مین رکہتے ہین اور بڑے بڑے رئیس روسا سرکیشیا کے یہان (حالانکہ اونکا مذہب عیسائی ہے) اپنی شادیان کرتے ہین - اس قوم کی عورت مرد لمبے تڑنگے نازک اندام خوبرو ہوتے ہین اور جنگجو سے اور چالاکی وشسواری وشکار وغیرہ انکا خاص پیشہ ہے - یہان ہم اپنے کتاب کے پڑہنے والون کی خاطر سے ایک سرکیشین مرد کی تصویر دکہلاتے ہین -

تصویر مرد سرکیشین

جسطرح قوم سرکیشین وحشت اور جہالت مین مشہور ہے اوسی
طرح قوم باشغی بزوق بہی پہاڑی قوم اور سخت لڑاکو
پہلے درجہ کی بہادر اور شجاع رعایا عثمانیہ مین سے
ہے اور بے شمار فوج دولت علیہ مین بہرتی ہے
جسطرح سے ہندوستان مین سرکار دولتمدار
انگریزی کی عملداری سے پہلے پنجاب مین
رنجیت سنگہ (خالصہ) کی
فوج کے آگے آگے اکالی
سکہونکا گروہ۔ (یہہ بہی نانک پنتہی
سکہہ ہوتے ہین مگر بظاہر تارک الدنیا
ہوکر نیلے کپڑے پہنتے ہین اور نہایت متعصب
اڑاکے ہوتے ہین سر کے بالون مین
آہنی چکر اور چہہری اور بڑا اسا سونٹہ خواہ
ترسول ہردم اپنے ساتھ رکہتے ہین مہاراجہ رنجیت سنگہ کے
زمانہ مین لڑائی کی لوٹ اور خون ان لوگون کے معاف ہتے) واہ گرو دا خالصہ
بول واہ گرو دی فتح کہتے ہوئے بڑے بڑے مضبوط مقامون مین گہس پڑتے ہیے
یا اپنے علاقہ جیپور اور جودہپور ماڑواڑ کے صیغہ جنگی مین ناگے فقیر

بھرتی ہین اور جنگ کے وقت سارے فوج سے پہلے ست رام ست رام
کے نعرے مارتے ہوئے مخالف کے دل مین گھس جاتے ہین (ان لوگون کو بھی جنگ کی لوٹ
اور قتل معاف تھی) اسیطرح قوم باشی بزوق کی فوج بھی جو بالکل غیر قواعد دان
فوج ہے ہو ہو کا غل مچاتے ہوئے سب سے پہلے مخالف کی فوج پر حملہ کرتے
ہین اور بہادری کے زعم مین مخالف کے ساتھ ایسی جہالت سے پیش آتے ہین
کہ انسانیت سے بعید ہے۔ لفظ باشی بوزق ترکی لفظ ہے جسکے معنی کم زور
دماغ والا یا بیعقل کے ہین۔ بیشک قوم باشی بوزق کی بیعقلی مین کچھ شبہ نہین
مگر جسقدر کم فہم ہین اوسیقدر بہت شجیع اور جنگجو مرد ہین۔ کم فہمی کا الزام ان کے
ذمہ عاید نہین ہوسکتا کیونکہ اول تو خود انکے افسران کو سختی کے ساتھ تعلیم
نہین دیتے۔ دوسرے آجتک سلطنت کی طرف سے بھی انکی تعلیم وتدریس مین کوشش
نہین کی گئی اسوجہ سے یہہ لوگ اپنے من مانا کام کرتے ہین۔ بارہا عین لڑائی
کے وقت نافرمانی کرچکے ہین چنانچہ جنگ کریمیا وغیرہ مین جو حرکتین ان لوگون سے
ظہور مین آئین وہ مشہور ہین۔ ابھی ابھی مصر سے جو فوج جنرل بکر پاشا کی
ماتحتی مین مہدی کاذب کے مقابلہ مین سقم کو گئی ہے اوسمین بھی چار ہزار کے
قریب باشی بوزق رنگروٹ بھرتی ہو کر گئے ہین جو سقم مین پہنچکر سرکار مصر سے
منحرف ہوگئے اور جب اونمین انگریزی افسر قواعد سکھلانے لگا تو انکار کرگئے
اسپر جنرل ولسن نے چند نافرمانون کے چوتڑون پر تمام فوج کے روبرو تازیانے
لگوائے جس سے سارے باشی بوزق ڈر کر افسرون کے حکمون کی تعمیل کرنے لگے۔

باشی بوزق سپاہیون کی تصویر ذیل میں ہے -

دیکھو نمبر ۲

القصہ جب حضرت سلطان عبد العزیز خان نے جنرل اگنا ٹف سفیر روس کی صلاح سے (جو دربردہ گورنمنٹ ترکی کا دشمن تھا) بلگیریا کے شر عیسائیون کی بغاوت کے فرو کرنے کے واسطے سرکیشین اور باشی بوزق قوم کے جاہل اور غیر قواعد دان فوج کو بلغار کی طرف روانہ ہونیکا حکم صادر فرمایا تو سر ہنری الیٹ صاحب بہادر ایلچی گورنمنٹ انگلشیہ مقیم دربار سلطانی نے بخیال دور اندیشی حضرت سلطان المعظم کو بذریعہ منع کیا اور صاحب کہدیا کہ اس وحشی فوج کو حضور بلغار کے عیسائیون سے لڑنیکو نہ بھیجیں ورنہ آپکی بدنامی ہوگی - یہہ لوگ حرکات ناشائستہ کے مرتکب ہونگے پھر عیسائی تمام سامان یورپ سے حضور کی شکایت کرینگے پس مناسب ہے کہ قواعد دان اور مہذب فوج بھیجی جاوے مگر سلطان تو سفیر روس کے چالاکیون کے پھندون مین پھنس کر ضعیف العقل ہو رہے تھے سر ہنری الیٹ کا کہنا نہ مانا حالانکہ صاحب ممدوح نے جو اس زمانہ کے مدبران انگریزی مین سے ہین کمال خیرخواہی کے راہ سے یہہ نیک مشورہ حضرت کو دیا تھا - سر ہنری الیٹ صاحب کے سوانحات عمری اور حالات خاندانی بھی بطور اجمال ہم یہان لکھتے ہین جن سے معلوم ہوگا کہ یہہ صاحب کس پایہ کے آدمی تھے -

حالات سر ہنری الیٹ سفیر انگریزی حاضرباش دربار استنبول

واضح ہو کہ سر ہنری الیٹ نواب منٹو واقع علاقہ انگلستان کے دوسرے فرزند ہین

جو ۱۸۱۷ء مین پیدا ہوئے تھے اور لنڈن شہر کے مشہور و معروف کالج ایٹن مین
پوری تعلیم پائی اور اول ہی اول اپنی لیاقت و شرافت ذاتی کے باعث ٹاسم
سینیا کے گورنر سر جان فرانگ لن کے اڈی کانگ و سکریٹری مقرر ہوئے۔
وہان سے چند ہی روز کے بعد ترقی پاکر لنڈن کے دفتر دول خارجہ مین بھرتی ہوئے
۱۸۴۰ء سے ۱۸۴۱ء تک دفتر مذکور مین کام کرتے رہے ۱۸۴۲ء کے شروع مین
پارلیمنٹ نے اونکو دربار شہنشاہ روس مین نائب سفیر مقرر فرماکر شہر سینٹ
پیٹرس برگ کو بھیجا جہان مدتون عمدہ کام کرتے رہے ۱۸۴۸ء مین بمقام
ہیگ سفیر مقرر ہوئے پھر ۱۸۵۳ء مین وائنا دارالسلطنت اسٹریا مین
برٹش ایلچی کے عہدہ پر مامور ہوئے اور بڑے ذمہ داری کے کامون کو انجام
دیتے رہے ۱۸۵۹ء مین سرکار انگریزی نے صاحب موصوف کو شاہ سسلی
کے پاس ایک خاص پیام لیکر بھیجا جسمین کامیابی حاصل ہوئی پھر ۱۸۶۲ء مین
گورنمنٹ نے اونکو شاہ یونان کے پاس بھیجا وہان اونہون نے بہت سے معاملات
سلطنت کو جو مدتون سے اولجھے ہوئے پڑے تھے نہایت خوش کے ساتھ سلجھایا
اوسکے بعد ۱۸۶۳ء مین بمقام اٹالیا اور ۱۸۶۷ء مین دربار قسطنطنیہ مین برٹش
کی طرف سے سفیر باختیار کامل مقرر ہوئے جہان ۱۸۷۷ء تک بڑی خوبی کے ساتھ
اپنے کامون کو انجام دیا - بعدہ پرایوی کونسل مین داخل کیئے گئے جہان ۱۸۶۹ء
مین باتھ کے آرڈر آف نائٹ کا خطاب انکو سرکار سے عطا کیا گیا - اونہون نے
حضرت سلطان کو بہت عمدہ صلاح دی تھی مگر حضرت نے نہ مانی - جس سے

سر ہنری الیٹ کی طبیعت مین بہی رنجیدگی آگئی ہتی - اوس عقل کے پتلے اور مدبر انگریزی سر ہنری الیٹ کی تصویر بہی یہان درج کی جاتی ہے -

تصویر سر ہنری الیٹ سفیر دولت انگریزی حاضر باش قسطنطنیہ

قصہ کوہ افواج باشی نزوق اور کمیشن نے
بموجب حکم باب عالی بلغاریہ مین بہوجب حکم
مئی سنہ ۱۸۷۶ع مین باغیان بلغاریہ
کو خوب سیدہا کیا اور سخت
سزائین دین جسکا نتیجہ یہہ ہوا
کہ متعصب عیسائی خصوص
روس کے بہکائے
پیسلاتی ہوکے
پادریون اور
رہناؤن نے
ماہ جون سنہ ۱۸۷۶ع کے
اخیر تک تمام سلاطین عیسوی کے
حضور مین بڑی بڑی شکایتون کے دفتر ترکون کے نسبت لکہہ کر روانہ کی

جنمین ہزارون جہوٹہہ طوفان باندہے گئے چنانچہ سب سے پہلے تو تمام یورپ مین
یہہ خبر اوڑائی گئی کہ ۳۰ لاکہہ عیسائیونکو جنمین بہت چہوٹے بچے اور عورتین بہی
تہین سلطان کے حکم سے فوج باشی بزوق نے قتل کرڈالا اور دیہہ سو گاؤن کو
پہونک دیا اور جیتے بچون کو اگ مین جلا دینے کے علاوہ ہزارون مسیحی عورتون
اور نوجوان بہو بیٹیون کو خراب کیا اور بڑے سے بڑے ظلم ترکون نے عیسائیون پر کیئے
یہہ جہوٹی خبرین یورپ کے تمام اخبارات مین مشتہر ہوئین حتی کہ بعض گاؤن کے لوٹنے
اور پہونکنے کی تصویرین بہی لندن کے اخبارات مین چہپین - اور افترا پرداز اشخاص نے
اس ہنگامہ کا بیان ایسے مبالغہ سے کیا کہ ترکون کے ظلم کی تصویر کہنچ دی جابجا مقتولون
انبار دکہلا دئے - سیکڑون دیہات خاک شدہ کے ڈہیر بتلا دئے - خاصکر
موضع باٹک کے پہونک دینے اور تاراج کرنیکی جو کیفیت اخبارات نے بیان کی تہی
(معہ تصویر مندرجہ اخبار لندن نیوز) دیکہنے کے قابل ہے اسکے نسبت ملک امریکا کے
کانسل مسٹر سوٹلیر کا بیان ہے کہ اس گاؤن کے باشندے بالکل بیقصور تہے
اونہون نے ترکون کا مقابلہ کیا نہ بغاوت کی تو بہی وہ اس ناگہانی مصیبت مین پہنسگئے
پہر یہہ خبر مشہور ہوئی کہ احمد پاشا افسر باشی بوزق نے عیسائیان بلغاریکی ایکسو
نوجوان عورتین پکڑ کر اپنے واسطے رکہی تہین اور باقی سبکو تہ تیغ بیدریغ کرڈالا - کانسل
مذکور کے بیان پر امریکہ والون نے تو اعتبار کیا سو کیا مگر اور ملکون کے رہنے والے بہی
اس بیان پر ایمان لے آئے اور تمام یورپ مین واے ویلا کا غل مچگیا حالانکہ یہہ
ساری خبرین افترا پردازاور جہوٹے بدمعاشون نے جو ترکی سلطنت سے درپردہ

عداوت رکھتے تھے مشہور کی ہیں تاکہ وہ تماشا دیکھیں اور شہر میں چنگاری
لگاکر دور ہو جائیں۔ چونکہ ان بے سرو پا خبروں پر انگلستان کے لوگوں کو بھی یقین آگیا تھا۔
لہذا لنڈن اور دیگر مقامات میں بہت سے کمیٹیاں انگریزون کی مقرر ہوئین اور
ہر جگہہ کے رہنے والون نے ایک طرف تو اپنے سرکار کی خدمت مین میموریل بھیکر
درخواستین کین کہ اس ظلم کی جو بلغار کے عیسائیون پر ترکون نے کیا ہے سلطان سے
بازپرس کی جاے ایک مہذب سلطنت کے آئین سے ایسے ایسے خوفناک ظلم کا سرزد
ہونا بالکل عقل انسانی کے خلاف ہے۔ دوسرے طرف انہین لوگون نے حضور سلطان المعظم
کی خدمت مین عرضیان بھیجین کہ حضور کی فوج باشی بوزق نے بلغار کے عیسائیون
پر بڑا ظلم کیا ہے اوسکی تحقیقات ضرور ہو اور ظالمون کو ضرور سزا ملے ورنہ حضور کے
انصاف مین دہبہ لگیگا غرضیکہ ہزارون عرضیان باب عالی مین بھیجین اور دولت
انگلستان نے بھی حضرت سلطان کو دوستانہ فہمایش کی کہ اس واقعہ کی
فوراً تحقیقات ہونی چاہیئے کہ اصلیت کیا ہے۔ جب حضرت سلطان المعظم نے
تمام یورپ کے سلاطین اور عام عیسائیون کے دلون کی یہہ کیفیت دیکھی تو
فی الفور تحقیقات کے لیئے فرمان جاری فرمایا۔ چنانچہ دولت ممدوحہ کی طرف سے
عالی جناب **بلاک بی** اور **یودان افندی** ان دونون افسرون کو
حکم ہوا کہ موقع پر پہنچکر بہت جلد تحقیقات کرین۔ کہ باشی بزوق کے ظلمون کی
افواہین کہانتک صحیح ہین جب باب عالی نے ان دونون صاحبون کو کمشنر تحقیقات
مقرر فرمایا تو دولت العالیہ انگلشیہ نے مناسب سمجھا کہ ایسی تحقیقات مین سلطانی

پتھر مارے گئے اور اسکا دم نکل گیا - اور اسی طرح سیکڑون ترکون کو عیسائیون نے
بیرحمی سے بلا قصور ہلاک کیا - مسٹر ہبرگ کہتے ہین کہ جب عیسائی ہو کر اپنے
تمام عیسوی کی شرارتون کی بے رنگ ڈوک حلفاً ایسے گواہی دین تو مسلمانون
پر تہمت کہان رہی [illegible] مسٹر ہبرگ اور ترکی کمشنرون نے تحقیقات کی تو عیسائیون
پر [illegible] بیگناہ قتل ہوئے [illegible] عیسائیون ترکون کے سر تن سے جدا کرکے اور گاڑیون
پر رکھکر انکی محلون مین لیے پھرنا اور [illegible] بوپلس اور تاتار بازار حاک کے محلون
مین بھی مستورات کو بے آبرو کرنا - اونکے بچون کو بیچنا - چالیس نوجوان لڑکون
کے [illegible] سفنہ کو چھید ڈالنا - شہر [illegible] مین قید کرنا - اور ۲۵ ہزار بیگناہ عیسائیون کا
قتل ہونا - سو ڈیڑھ سو دیہات کا جلادینا وغیرہ وغیرہ افواہین جو بڑے زور
شور سے مشہور ہوئی تھین بالکل غلط ہین حتی کہ کل بارہ ہزار آدمی باغیون کے
قتل [illegible] مین نے سلطان کا مقابلہ کیا تھا) ہوئے تھے جسپر ترکون نے
[illegible] کو افواہ اڑائی بلکہ جب سر ہنری الیٹ کے بدلے مین مسٹر لی آرڈ صاحب
دولت العالیہ انگلشیہ کی طرف سے قسطنطنیہ مین سفیر ہو کر آئے اور دوبارہ انہون نے
تحقیقات کی تو کل ہم ۳ ہزار [illegible] سو آدمیون کا مارا جانا ثابت ہوا انمین سے کوئی ایسا
نہ تھا جسنے دولت علیہ کے خلاف بغاوت نکی ہو - اب خیال کیجئے کہ کہان ۲ لاکھ اور
کہان ۳ ہزار ۹ سو - یہ ساری شرارت اون بدمعاشون کی تھین جو دولت
عثمانیہ کے دشمن تھے ان جھوٹی خبرون کے اوڑانے سے اونکا دلی مقصد یہی تھا
کہ سلطنت ترکی کو بدنام کرین اور سلاطین مسیحی کو دولت عالیہ پر گرفت کرنے کا

موقع ملے۔ قصہ کوتاہ دوسری مرتبہ انگلستان مینون نے تحقیقات کی تو یہی معلوم
ہوا کہ ۳ ہزار ۹۴۳ بلگیرین تو قتل ہوئے اور ۴ ہزار سے کم زخمی تھے حالانکہ
جھوٹے بدمعاشون نے مجروحون کی تعداد بھی ۳ لاکھ بیان کیئے تھے۔
الغرض دولت علیہ کے دشمنون کی قلعی کھل گئی اور اونکی دروغ گوئی اور
شرارت سبکو معلوم ہو گئی کمشنرون نے رپورٹ مرتب کرکے لارڈ ڈربی
صاحب کے پاس بھیجدی جو انگلستان کے وزیر اعظم تھے اور جنہون نے اس
تحقیقات کے لیئے نہایت سرگرمی ظاہر کی تھی۔ جب کمشنرون کی یہہ رپورٹ
شائع ہوئی تو عیسائیان بلغاریہ کے حامی اپنا سا موہنہ لیکر رہ گئے۔
اس موقع پر ایک اور غلطی دولت عثمانیہ سے ہوئی جس سے مخالفون نے پھر نکتہ چینی کا
طومار باندہنا شروع کیا وہ یہہ کہ جن باشی بوزوق کے افسرون پر تمام سلاطین
یورپ نے بلغاریہ مین ظلم کرنیکا الزام لگایا تہا اونکو اصلہ کارگذاری و [illegible] باب
عالی نے انعام اور تمغے عطا فرمائے حالانکہ سلاطین یورپ اونکو سزائین
دلانا چاہتے تھے جب افسران مذکور کی توقیر بڑھائی تو سلاطین یورپ نے
حضرت سلطان المعظم پر زور ڈالا اور درخواست کی کہ اول تو آپ نے
غیر قواعد دان اور نامہذب فوج کو عیسائیون کے بلوہ فرو کرنیکو بھیجا
جنہون نے وہان سخت ظلم کیے (گو تحقیقات مین ان ظلمون کا ذرا بھی ثبوت
نہین پہونچا تو بھی سلاطین عیسوی اپنی بات پر اڑے رہی گی) اور پھر یہہ کارروائی
آپکی سب سلاطین مسیحی کو ناخوش کرنے والی ہے کہ آپ نے اون لوگونکو

انعام و تمغے دئی حالانکہ سزائین دینی چاہئین چونکہ حضرت سلطان اپنی خوفناک
حالت اور مذہب طاقت سے بخوبی واقف تھے لہذا سلاطین یورپ کا
اشارہ پاتے ہی بہت سے باشی بوزقون کو گرفتار کرکے سزائین دیدین
اور یہ مفسدان بلغار کے جرمون کی تحقیقات کرنے کے واسطے جو عدالت
شہر فیلیپولیس مین مقرر ہوئی تہی اسنے بڑی محنت اور جانفشانی سے
تحقیقات فرماکر ۵ راگست سنہ ۱۸۷۶ع تک پانچ مجرمون سے سات قیدیون کو
حبس دوام بعبور دریاے شور کی سزا دی اور چھبیس ملزمون کو جو بانی سابق
فساد کے تھے پہانسی دی گئی - دو ملزم جنکو عدالت مذکورہ نے سزاے موت کا
حکم سنایا تہا نظر ثانی مین رہا ہوگئے - اور چودہ سو باغیون کو بےقصور پاکر
عدالت موصوفہ نے صاف بری کردیا - اور ڈیڑہ سو مجرمون کو عدالت محقق نے
شہر اوڑیانوپل وغیرہ کی لوکل عدالتون مین سونپ دیا اور ۲۵ اشخاص
ملزمون مین سے حوالات مین فوت ہوگئے - دو سو چورانوے مجرمون کو
مختلف المیعاد کی قید ہوئی - یہ نقشہ بلغار کے مفسدون کا ہے اسکے
علاوہ شہر اوڑیانوپل اور اوسکے پرگنہ مین سے کل بارہ سو ملزم گرفتار
کیے گئے تھے منجملہ ان کے سات مجرمون پر تو شہر اسکی زغرا کے مفسدہ کی
علت لگائی گئی تہی جو ۱۱ اکتوبر سنہ ۱۸۷۵ع مین برپا ہوا تہا اور گیارہ مجرم
آخری بلوہ سنہ ۱۸۷۶ع (جبکہ بلغار مین ہنگامہ ہوا تہا) کے ملزم قرار دئے گئے تھے
ان سبکو سزاے موت دی گئی باقی ستر ملزمون کے سوا جنکو ایک برس سے

لیکر دائم الحبس تک کی سزائین دی گئین بہتون سے رہا کیے گیے - عدالت مذکورہ
مین قوم ترک اور بلغاری اور ارمنی اور گرگ اور یہود وغیرہ پانچون
گروہ کے جج دولت علیہ نے مقرر فرمائی ہتی تا کہ آیندہ کوئی مخالف نکتہ چینی نکرے

فصل سیوم

قسطنطنیہ کا مذہبی گروہ صوفتہ اور اوسکی کارروائی

ہم پیشتر لکھ چکے ہین کہ جب آدمی کے دن برے آتے ہین اپنے بیگانے بن
جاتے ہین اور بہلائی کرتے ہوے برائی نصیب ہوتی ہے - لاکھ [illegible] سعی کیجئے
ایک پیش نہین جاتی ہے پاک کہ تقدیر کے حکم [illegible] نہین کر سکتے - سینکڑون تدبیر
گو ساری عمر سیتے رہے - اوس زمانہ مین جسکا راقم نے اوپر بیان کیا ہے
گو کہ سلطان عبد العزیز خان آرام طلب - ضعیف العقل - فضول
خرچ - ڈرپوک روسی سفیر جنرل اغناتیف کی چکنی چپڑی باتون کے عاشق
ترکی خزانہ کی ابتری کو دیکھکر خائف اور ایسے ہی بہت سے مخمصون مین گرفتار
تھے تو بہی اونپر کوئی الزام نہین لگا سکتا کیونکہ وہ رات دن ایسی تجویزون مین
بہی مصروف رہتے تھے جن سے سلطنت سنبہل جاوے اور چارون طرف سے
جو طوفان اوٹھتے ہین تھم جائین مگر شدنی امر جو پیش آنے والا تہا اس لیے
جو کام کرتے تھے اوسکا نتیجہ بر عکس ظاہر ہوتا تہا - بیچارے حیران تھے

کہ کیا کیجئے یہہ تو غیرون ہی کی فکر میں تہے یہان خاص اپنے ہی انکی فکر مین ہوئی اور کیونکر ہوتے ترکی سلطنت کے لیئے وہ نامبارک زمانہ ہی منحوس تہا۔ خزانے خالی پڑے تہے تمام ملک مین عداوت عظیم پہیلی ہوئی تہی۔ سلاطین غیر خصوصاً جرمن۔ روس۔ اسٹریا بہت جلد ترکی ملک کے حصہ کرنے کی (جسکی صلاح چند روز پہلے برلن مین تینون نے کرلی تہی) اشتیاق مین اس طرح سے تاک لگائے بیٹھے تہے جسطرح بہیڑ یا بکری یا بہیڑ پر تاک لگاتا ہے۔ ایک طرف تو یہہ باتین ہو رہی تہین۔ دوسری جانب باشندگان قسطنطنیہ خصوصاً اوس معزز گروہ کو جو صوفتہ کے نام سے مشہور ہے اور اپنے آپکو بجاے حضرت شیخ الاسلام دین محمدی کا محافظ سمجہتا ہے یہہ خیال ہوا کہ ہماری سلطان اور اونکے وزرا آجکل جو کارروائیان کرتے ہین وہ سب کسی دوسری سلطنت کے کہنے سُننے سے ہوتی ہین جسکا نتیجہ یہہ ہے کہ ہمارا ملک برباد ہوا جاتا ہے اور عجب نہین کہ کوئی دن مین وہی سلطنتین جو سلطان المعظم سے دوستی کی آڑ مین علانیہ دشمنی کے کام کراتے ہین موقع پاکر مملکت ترک کو دبا لینے کا قصد کرین۔ یہہ شبہ ان لوگون کو اسوجہ سے ہوا کہ ان دنون حضرت سلطان نے عیسائیون کے ساتہہ بہت سی رعایتین کی تہین جو سلاطین سابق کے عہد کبہی نہین ہوئی تہین اور چونکہ دربار سلطانی مین علانیہ جنرل اغناٹف سفیر روس کی چالاکیان غالب دیکہی جاتی تہین لہذا اور بہی خیال لوگون کو ہوا۔

کیونکہ روسیہ کے دہوکہ بازی سے ترک اول ہی ڈرے ہوئے تہے
چنانچہ سنہ ۱۸۳۳ء مین بعہد سلطان محمود خان ثانی زار روس نے اسکیا
اسکیلسی کے عہدنامہ کے روسے سلطان مذکور کو بیشمار فوج
مدد دینے کا وعدہ کیا تہا مگر وقت پر صاف مکر گیا۔ (جیسا کہ امیر شیر علیخان
والئی کابل سابق کو سرکار انگریزی سے جنگ کرنیکے لیئے ۳۰ ہزار فوج دینے کا ۱۸۷۸ء مین جہوٹہا وعدہ کیا
اور سلطان محمود خان کو پشیمان ہونا پڑا) اسی طرح جنرل اغناتف کے جہوٹہے وعدون
نے عبدالعزیز خان کو بیوقوف بنا لیا تہا جسکی اطلاع بہت جلد فرقہ صوفتہ
کو ہوگئی اور وہ ایک لخت سلطان موصوف سے ناراض ہوگیا۔ جنرل
مذکور نے حضرت سلطان کو یہانتک یقین دلایا تہا کہ بالگیریا کے باغیون کو
سزا دینے کے لیئے شہنشاہ روس اپنی فوج کو آپکی مدد کے لیئے بہیجنے والے ہین
حالانکہ خود روسیون نے ہی یہہ بلوہ کرایا تہا۔ پہر یہہ خبر بہی اونہین دنون
مین اوڑی تہی کہ روسی بحری فوج کا بیڑا عنقریب دریائے باسفورس کی
طرف آنے والا ہی ایسے ایسے خبرون کو سنکر باشندگان قسطنطنیہ نہایت
بیچین تہے اور روز طرح طرح کی تجویزین کرتے تہے۔ آخرکار فرقہ صوفتہ نے
سلطنت کے امور مین مداخلت کرنیکا بیڑہ اوٹہایا اور مستعد ہوکر کام چلایا۔

کیفیت فرقہ صوفتہ

واضح ہو کہ قسطنطنیہ بلکہ تمام ممالک ترک مین گروہ صوفتہ نہایت معزز
خیال کیا جاتا ہے اصل مین یہہ گروہ طالب العلمون کا ہے جو دور دور سے

اگر دینی علم حاصل کرنے کے لیئے جمع ہوتے ہین یہی سب ملکر صوفتہ کہلاتے ہین
یہہ لوگ ابتدا ہی سے دنیاوی امور کی بہت کم پرواہ رکھتے ہین اول
ہی سے استنبول کے مختلف مدرسون مین داخل ہوکر دینی تعلیم حاصل
کرتے ہین اور بعد تکمیل تدریس دستار فضیلت پاکر معلم مقرر ہوتے ہین
جب انکی لیاقت اچھی طرح ثابت ہو جاتی ہے تو حضرت شیخ اسلام کیطرف سے
تمام پاس شدہ معلمون کو سند ملتی ہے جسکی اعتبار پر اس گروہ کے لوگ
ممالک عثمانیہ کی الیجس لیٹو کونسل مین (جہان شرع محمدی کے روسے قوانین
مرتب ہوتے ہین) داخل کیئے جاتے ہین اور بہت سے مفتی اور قاضی مقرر
ہوکر شرع کے مطابق فیصلے کرتے ہین - اکثر تعلیم و تدریس کے عہدے پاتے
ہین طلبا کا امتحان یہی لوگ لیکر اونکو انعام و اسناد دیتے ہین - ترکی
عملداری مین اس فرقہ کی بہت بڑی عزت کی جاتی ہے حتی کہ فوجی قوانین
سے بھی یہہ گروہ مستثنی کر دیا گیا ہے حالانکہ اور سب قسم کے مسلمانون پر قانون
مذکور عاید ہو سکتا ہے اس گروہ مین ذات یا خاندان کی خصوصیت نہین
بلکہ علم کی وجہ سے ہر شخص کو خواہ وہ کسی ذات کا ہو یہہ اعزاز حاصل
ہو سکتا ہے - اس گروہ کے لوگ قسطنطنیہ مین کثرت سے ہین - اور
سچے پکے مسلمان ہونیکے علاوہ متقی پرہیزگار اور نفس کش اور شرع کے
نہایت درجہ پابند ہوتے ہین قومی خیرخواہی اور وطن کی بہبودی مین
انکی برابری کوئی نہین کر سکتا اسی لیئے قسطنطنیہ ہی مین نہین بلکہ تمام

حالانکہ ترکی مین ان لوگون کی عزت کی جاتی ہے - یہہ لوگ معاملات سلطنت مین شرع محمدی کے روسے مداخلت کرنے کا اختیار کامل رکھتے ہین اور باہمی نفاق اور اون امور سے جو قومی مضبوطی کو صدمہ پہونچاوے نہایت ناپسند کرتے ہین اگر دینی نظر سے دیکھا جاوے تو یہہ گروہ سلطنت کا گویا حامی اور مددگار ہے **المختصر** جب گروہ صوفتہ نے علانیہ سلطان عبدالعزیز خان کو روسیون کے پھندے مین پہنسا ہوا دیکھا اور روز بروز سلطنت کی حالت ابتر ہوتے پائی تو متفق ہو کر ۸ رمئی ۱۸۷۶ء کو ایک بہت بڑی کمیٹی ان لوگون کی ہوئی جسمین تمام استنبول کے صوفتہ شریک تھے بہت بحث کے بعد سب کی یہہ راے قرار پائی کہ سلطنت کے عمدہ انتظام ہونے کے لیئے فی الحال حضرت سلطان المعظم سے تبدل وزرا کی درخواست کیجاوے - یعنے وزراے اولین کو بالکل علحدہ کر کے اونکی جگہہ نیئے وزیر بہرتی ہون جو سلطنت عثمانیہ کے قدیم ملازم اور تجربہ کار خیر خواہ ہون - چنانچہ فوراً درخواست تیار کی گئی جسپر کل صوفتہ کے دستخط تھے جب یہہ درخواست سلطان عبدالعزیز خان کے حضور مین پیش ہوئی تو اوہنون نے اوسیوقت بموجب درخواست فرقہ صوفتہ دولت آب **محمود پاشا** سابق وزیر اعظم کو معزول فرما کر دولت ماب **محمد رشید پاشا** کو اونکی جگہہ مقرر کیا - محمد رشید پاشا نے عہدہ وزارت پر

مامور ہوتے ہی اوّل یہہ درخواستین سلطان المعظم کے حضور مین پیش کین کہ سب سے پہلے قانون مرتبہ مدحت پاشا کو جو محمود پاشا سابق وزیراعظم کے عہد مین دسمبر کے مہینہ تک وزیرون کے جلسہ مین شریک تھے تمام مملکت عثمانیہ مین رائج کیا جاے دوسرے حضور کے رشتہ دارون کی جو لمبی چوڑی تنخواہین مقرر ہین اونمین کامل تخفیف ہو تاکہ خزانہ ترکی کو تقویت پہونچے تیسرے حضور روس منحوس کی دوستی سے جو حقیقت مین زہر قاتل ہے کنارہ کشی اختیار فرماکر انگلستان سے جو سچّا اور راست باز دوست ہے اتحاد قایم رکھین چوتھے ایک خاص قانون اس قسم کا مرتب کیا جاے جسکی رو سے اختیارات سلطانی اور اونکی اور عدالتہاے ماتحت مین تمیز ہو سکے۔ ظاہر ہے کہ وزیر محمد رشید پاشا موصوف کی یہہ تدبیرین نہایت عمدہ اور مدبرانہ تہین مگر حضرت سلطان المعظم نے انکی طرف ذرا بھی توجہ نہین فرمائی۔ ناچار ہو کر تمام وزرا نے بہت سے صلاح و مشورے کیے بعد آپسمین اتفاق کیا اور سب نے نہایت زور شور سے کہا کہ ایک شخص کی بیہودہ خواہشون کی وجہ سے جو اوسکے کم فہمی کے باعث پیدا ہوتی ہین سلطنت کو خراب کرنا لازم نہین ہے اور ایسے وقت مین جبکہ ہم خوب جانتے ہین کہ والی اس سلطنت کا جو ہمارا سرغنہ ہے اپنی ہٹ دہرمی اور نادانی کے باعث سلطنت کو بربادی کے سمندر مین

ڈالا جاتا ہے اور اپنے عہدوں کے رو برو جو سلطنت کے لئے ظاہر
مضر ہے کسی کی نیک صلاح کو ہرگز نہیں مانتا تھا ہمپر لازم ہے کہ ایک آدمی کی
انانیت کے باعث تمام بندگان خدا کو ورطہ تباہی میں نہ پہنچنے دیں
اور ایسی تدبیر کریں جس سے اس سلطنت عظمیٰ کی بربادی میں فرق نہ آئے
اس مشورہ میں دولت عثمانیہ کے مدحت پاشا بھی شریک تھے جو سابق جلسہ
وزراء کے ایک مدبر صلاح کار سمجھے خیال کیے جاتے تھے - مدحت پاشا کی
خاص رائے اول ہی سے یہ تھی کہ سلطان عبدالعزیز خان کو معزول کیا
جاوے جب تک یہ تخت سے اوتارے نجاوینگے اس سلطنت کا انتظام ہونیکا
اسی رائے پر آخر کار سارے وزیروں کی یہی صلاح ہوئی کیونکہ ہر ایک کا یہ
خیال تھا کہ جب تک سلطان عبدالعزیز خان جو سلطنت کے انتظام میں بہت سی
باتوں میں تبدیل نہ کئے جاویں تب تک دولت عثمانیہ کے سر سے بیہودہ
آفات کا ٹلنا ناممکن ہے - القصہ سب نے اس رائے پر اتفاق کیا اور جسکے لیے
اس کام کے انجام دہی کے واسطے ۳۰ رمئی سنہ ۱۸۷۶ع کو ساڑھے بارہ بجے
دن کا وقت مقرر ہوا - اس کتاب کے پڑھنے والے غالباً اپنے
دلوں میں خیال کرینگے کہ اتنے بڑے شہنشاہ کو اوسکے ملازموں کا گروہ
ایکبارگی کیونکر تخت سے اوتار سکتا ہے اور وہ لوگ ایسا کیا زور
رکھتے تھے جنہوں نے جھٹ پٹ سلطان کے معزول کرنیکی تجویز کو پاس
کر دیا - اسکا جواب یہ ہے کہ اکثر سلطنتوں میں ایسے واقعات ظاہر ہونے

رہے ہین (تواریخ گواہ ہے) خاص کر قسطنطنیہ مین یہہ امر نیا نہین تہا بلکہ بارہا سلطان پر ایسا ہی وقت پڑا ہے حتیٰ کہ کئی سلطان شہید بہی ہوچکے ہین (چنانچہ سلطان عثمان خان اول فاتح و بانی سلطنت ترک سے لیکر عبدالحمید خان سلطان حال خلد اللہ ملکہ تک کے حالات آیندہ اسی کتاب مین موقع مناسب پر لکہون گا اون سے ناظرین کو بخوبی معلوم ہوجایگا) ترکون مین جو سچے مسلمان اور شرع محمدی کے پابند ہین سلطان کو خلیفہ وقت سمجہا جاتا ہے اور اونکو مذہبی عشرۂ آنحضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا جانشین تصور کرتے ہین مگر یہہ مرتبہ سلطان کا ترکون کی نظر دل مین اوسیوقت تک ہے جب تک سلطان عام رعایا کی صلاح کے پابند خصوصاً شرع شریف کے مطیع رہین اور متقی اور پرہیزگار رہکر اپنی رعایا اور ملک کی بہبودی کا خیال رکہین جبروز سلطان ان ضروری باتون سے گریز کرتے ہین اوسیروز ترک اونکے بیزار ہوتے ہین اور اپنی سلطنت کا دشمن سمجہنے لگتے ہین کیونکہ سلطان کو اپنی شریعت کے قانون کا مخالف پاتے ہین - اور جب یہہ حالت ہوتی ہے تو سلطان کا رعیت کے سامنے کچھہ زور نہین چلتا - کیونکہ رعایا سلطان کو ظالم اور شرع محمدی کے خلاف حرکات کرنیکی حالت مین اپنے سے بہی بدتر تصور کرتی ہے - دوسری سلطنتون کی مانند خاندانی شرافت پر لحاظ کرکے سلطان کو خدا نہین سمجہتی

ایک بندہ گنہگار خیال کرتی ہے - اور سلطان بہی جو ایسے خوفناک حالتین
گرفتار ہون اوسوقت رعایا کے مقابلہ کا خیال نہین کرتے بلکہ اپنی حرکات
ناشائستہ پر غور فرمانیکے بعد یہہ کہکر کہ "مردہ بدست زندہ" خاموش
رہتے ہین - ہان بعض سلطانون نے جو اپنی فوج کے دوست ہوگئے
ہین قوہ کے بہروسہ پر رعایا کے ایسے مشورون کا انسداد بہی
کیا ہے اور اپنے برا چاہنے والون کو فوراً سخت سزائین دی ہین
جیسا کہ آگے بیان کیا جائیگا مگر بیچارے عبدالعزیز خان سے خوش ہی
کون تہا جسکی امداد کے بہروسہ پر وہ کچہہ اکڑفون کرتے - فوج عثمانیہ
کو انکے عہد مین کچہہ بہی ترقی نہین ہوئی حتی کہ سالہا سال کی تنخواہین
فوج کی چڑہی ہوئی تہین اور تمام فوج انسے ناراض تہے - اور وزیرونسے
تو ہمیشہ حضرت کی ان بن ہی رہی پہر بہلا انکا حامی ہوتا کون ہوتا -
الغرض سلطان موصوف کا علانیہ یا خفیہ کوئی غمخوار اور حامی
نہ تہا اکیلے رہگئے تہے اسی لئے اونکو رات دن تشویش کا سامنا
رہتا تہا - ۲۹ مئی کی رات کو ۱۰ بجے ایک مصاحب خاص نے حضرت کو
وزرا کے مشورہ کی جو انکے نسبت ہوچکا تہا اطلاع دی جسکو سنکر
سلطان نہایت گہبرائے کیونکہ اس اطلاع کی رو سے فقط یہی ایک رات
اونکی حکمرانی کی باقی رہگئی تہی اور فی الفور دولتمآب حسن عیونی پاشا
وزیر صیغہ ملیٹری کو طلب کیا مگر وزیر موصوف نہ آئے بیماری کا بہانہ کردیا

تب دوبارہ سلطان نے تاکیدی حکم اونکے طلبی کا جاری فرمایا اور نہایت خفگی کا اظہار کیا - تب تو وزیر حرب نے تمام وزرا اور جناب مولانا شیخ الاسلام مولوی عبد اللہ صاحب کو ادارہ حرب مین بلا کر مشورہ کیا اور سلطان المعظم کے خفا ہونے اور خود کو دوبارہ طلب کرنے کی اطلاع بھی سبکو دی - اوس وقت ساڑھ پانچ گھنٹون کے مشورہ کے بعد مکرر سبکی یہی راے ٹھہری کہ جو صلاح پیشتر قرار پائی ہے (یعنے سلطان کو تخت سے اوتار دینے کی) وہی قایم رہی اور اس کار روائی مین تامل اور پہلوتہی کرنا بیجا ہے - تب تو حضرت شیخ الاسلام نے مفصلہ ذیل فتوی لکھکر اپنے مہر خاص سے مزین فرمایا - جسکا ترجمہ یہ ہے -

سوال

کیا فرماتے ہین علماء دین متین اس بارہ مین کہ ایک شخص سلطان ایک قوم اور ملک کا ہے اور اوسپر پابندی شرع شریف کی اور رعایا برایا اور اپنی خاندان اور قوم کی بہبودی لازم ہے مگر وہ نفسانی خواہشون مین اسقدر مبتلا ہو گیا ہے کہ نہ تو اپنے خاندان نہ قوم کی عزت کا خیال رکہتا ہے نہ شرع شریف کا پابند ہے بلکہ دیدہ و دانستہ تمام امور کو ترک کرکے ایسے باتون مین مبتلا رہتا ہے جن سے آخر کار سلطنت اور قومی اعزاز مین زوال کا اندیشہ ہونے کے علاوہ شرع شریف کی ہتک ہوتی ہے پس ایسا شخص قوم اور محافظان اوس سلطنت ترکی کی طرف سے معزول کر دینے کے لایق ہے یا نہین اور اوسکو قوم اپنا بادشاہ اور سرغنہ سمجھ سکتی ہے یا نہین - بینوا و توجروا - الجواب ایسا آدمی سلطان یا قوم کا سرغنہ ہونے کے لایق نہین

قوم اور مدبران سلطنت پر فرض ہے کہ ایسے آدمی کو فی الفور تخت سے اوتار دین ورنہ گناہ نا الضافی کا اون کے ذمہ عاید ہوگا فقط العبد خادم شرع شریف سید عبداللہ شیخ الاسلام استنبول - ۲۹ رمئی سنہ ۱۸۷۶ع اس فتوے کی نقل راقم کتاب کے پاس خاص قسطنطنیہ سے اپنے رشتہ دار افسر پولیس کے معرفت پہونچی ہتی جسپر گیارہ سو بہتّر ۱۱۷۲ علماء اور مفتیون کے دستخط ہین - یہہ فتویٰ عربی اور ترکی دونون زبانون مین لکہا گیا ہے جو ایک خاکسار کے پاس رکہا ہے - یہہ کارروائی ۷ بجے رات سے ۲ بجے رات تک مقام ادارہ حرب مین ہوتی رہی اور شبا شب تمام علماء قسطنطنیہ کے دستخط اس فتوی پر کرائی گیے وزرانے اسی فتوی کو بسر و چشم منظور کیا اور اوسکے ساتھ اپنی طرف سے ایک یادداشت لکہی جسکا خلاصہ یہہ تہا کہ ہم جلسہ وزراکے ممبر جنکے دستخط ذیل مین ہین سلطنت کو آفتون سے بچانے اور شرع محمدی اور اپنی قوم کی عزت قایم رکہنے کے واسطے اس فتوے کو قبول کرتے ہین - اسکے بعد دیر تک وزیرون مین یہہ بحث رہی کہ سلطان عبدالعزیز خان کی جگہ کسکو تخت پر بٹہلایا جاے - بہت سے دلیلون کے بعد حضرت شیخ الاسلام نے دوسرا فتوا لکہا جسمین سلطان عبدالمجید خان مرحوم کے بڑے بیٹے مراد خان کو مستحق قرار دیا گیا اس فتوے کو بہی کل وزراء و ارکان دولت نے اسیوقت منظور فرما کر دستخط کردی اور عین ساڑہے چار بجے جلسہ برخاست ہوا -

سلطان عبدالعزیز خان کے معزول کرنیکی کیفیت

وزیران سلطنت اور ارکان دولت وشیخ الاسلام وغیرہ اگرچہ تمام
رات جاگتے رہے تھے مگر پھر اونہیں نیند کب آنے لگی تھی گھر پر پہونچکر نماز پڑہی
قہوہ پیا گیا کہ اتنے ہی مین ۳۰ تاریخ مئی کا سورج تمتماتا ہوا مشرق کے طرف
سے برآمد ہوا گویا سلطان عبدالعزیز خان بیچارے کیلیے قیامت کا دن تہا
دن نکلتے ہی وزرا وارکان دولت نے تیاریان شروع کردین جسطرح سے
قیامت کے دن داروغہ دوزخ کے حکم سے آتشین گرز لیکر عذاب کے فرشتے
گنہ گارون کو گھیر لینگے اوسی طرح عبدالعزیز خان کو سلطانی فوج نے چارون طرف سے
آگھیرا۔ سب سے پہلے دولت مآب حسن عیونی پاشا کے حکم سے ردیف پاشا
کمانڈر انچیف افواج سلطانی نے عبدالعزیز خان کے محل واقع دولما باغچہ کا
محاصرہ خشکی کی طرف سے کرلیا۔ دوسری جانب دریاے باسفورس سے
جنگی جہازون نے جنکے کپتان دولتلو احمد قیصرلی پاشا سپہ سالار افواج بحری
موجود تھے محل کو آگھیرا۔ اسکے بعد احمد قیصرلی پاشا مسعودی نامی اگبوٹ پر
سوار ہوکر جسکو چند روز پہلے سلطان عبدالعزیز خان نے اپنے واسطے تیار
کرایا تہا محل سلطانی مین داخل ہوئے تاکہ شہزادہ مراد خان کو جنہین تخت
پربٹھلانے کے واسطے مقرر کیا تہا لائین مگر وہان یہہ دقت پیش آئی کہ سلطان
عبدالعزیز خان نے مراد خان کو معلوم کیا تھی شبہ ہائی جسکی باعث مراد خان
محل مین چھپ گئے اور باہر آنے سے انکار کیا۔ جب دولت مآب
حسن عیونی پاشا کو اس امر کی اطلاع ہوئی تو وہ گھوڑے پر سوار ہوکر

معہ دو ترپ سواران فوراً مراد خان کے محل مین پہونچے اور خدمتگارون سے کہا کہ جلد شہزادہ کو باہر لاؤ اوسوقت شہزادہ مراد اپنے خوابگاہ مین سوئے تھے خدمتگار وہان پہونچے اور زبردستی سمجھا بجھا کر حسن عیونی کے پاس لائے پاشا موصوف نے وہان شہزادہ سے کوئی کلام نہین کیا بلکہ جسطرح برآمد ہوئے تھے اوسیطرح اونکو اپنے ساتھ لیکر ادارۂ حرب مین آئے یہان ترک اور عیسائی و یہودی وغیرہ ہر قوم و ملت کے سرگروہ تخمیناً ۱۰۰ کے موجود تھے - وہان پہونچکر شریف اعظم عبد المطلب کے روبرو تخت پر شہزادہ مراد کو بٹھلایا اور تمام رسومات انا جاتا بیت ادا کئی گئین اور بہت بڑی جلوس کے ساتھ سلطان مراد خان کو جنکا لقب مراد خامس [illegible] کہا گیا ادارہ حرب سے باہر لائے - اوسوقت کی تصویر بھی قابل دیدنی ہے

دیکھو تصویر نمبر ۳

دوسرے روز صبح کو ۲ بجے کے قریب اکیسو ایک ضرب توپ کی سلامی سر کی گئی اور نئے سلطان کی تخت نشینی کی خوشی مین ادارہ حرب کے بلند مینار پر نشان اوڑائے گئے اور تمام ارکان سلطنت اور سفیران سلاطین غیر حاضرباش استنبول کو اس تغیر و تبدل کی اطلاع بذریعہ تار برقی دی گئی اس نئے تبدل و تغیر نے جو نئے صبح باشندگان قسطنطنیہ کو دکھلائی تھی وہ خوشی کے صبح نہ تھی جیسا کہ ایسے موقع پر ہوا کرتی ہے بلکہ یہہ صبح بیت صبح نہایت غمگین صورت مین ظاہر ہوئی - آسمان پہیکے اور کالے بادلون سے سیاہ

نظر آتا تھا - صبا کے عیوض تبھکڑ چل رہا تھا - ہزاروں من خاک اوڑتی تھی
شہر میں ہر طرف سناٹا تھا - طرح طرح کی افواہیں سنی جاتی تھیں - لوگ جا
بجا کانا پھوسی کرتے تھے - ہر خورد و کلان کے چہروں پر اوداسی چھائی
ہوئی تھی - وجہ یہہ کہ رعایا میں سے کوئی اس تغیر و تبدل کو ایسے نازک وقت
میں پسند نہیں کرتا تھا - المختصر جب سلطان عبدالعزیز خان کو اس واقعہ کی
خبر ملی تو وہ بہت گھبرائے اور حیرت کے دریا میں ڈوب گئے اور یہاں تک اونکے
دل نے خوف چھایا کہ محلوں کے اندر جا چھپے اوسیوقت ردیف پاشا حنیف نامی
افسر فوج اور سپاہیوں کو ساتھ لیکر عبدالعزیز خان کے محل میں گئے اور ملاقات
کا پیغام لیجانیکے لیے حضوریوں سے کہا خواجہ سراؤن نے جو وہاں کھڑے
تھے بڑا غل و شور مچایا اور ردیف پاشا سے لڑنے کو تیار ہوگئے مگر ردیف پاشا
نے اون سبکو گرفتار کرکے حراست میں کردیا جس سے ڈر کے مارے وہ چپ
رہے اور سلطان تنہا ہو گئے - عبدالعزیز خان کو پاشا مذکور نے باہر طلب کیا مگر وہ انکار
کر گئے ناچار ردیف پاشا نے کہلا بھیجا کہ اگر آپ باہر تشریف نہ لائینگے تو مجبوراً
ہمکو محل کے اندر بغیر اجازت یہیت زنانہ میں گھسنا پڑیگا اور اس صورت میں
جو ابرو ریزی حرم ہائے محترم کی ہوگی اوسکے ذمہ دار آپ ہونگے -
یہہ ناجائز اور کریہہ پیغام سنکر عبدالعزیز خان آبدیدہ ہوئے اور طوعاً
و کرہاً اپنے والدہ مکرمہ کے ساتھ باہر آئے - ردیف پاشا نے اوسوقت حضرت
کے روبرو کھڑے ہوکر شیخ الاسلام کا فتویٰ سنایا اور تمام وزرا آنحضرت کے

خلاصہ بیان کیا اور کہا کہ آپ تخت سلطنت سے بصلاح ارکان دولت اوتارے
گئے اور آپکی سلطنت کی میعاد ختم ہوچکی اب اس قصر کو آپ خالی کردین یہہ
سنکر عبدالعزیز خان غصہ مین بھر گئے اور لال پیلا ہوکر کہا کہ تم ہو کون جو ہمسے
کہتے ہے اسکا جواب ردیف پاشا نے بہت سختی سے دیا اور کہا کہ بھلا
آپ دریچے سے سر نکال کر تو دیکھیے کہ آپکے محل کے گرد کیا ہو رہا ہے جو نہین
سلطان عبدالعزیز خان نے جہانک کر دیکھا تو اپنے محل کو خشکی اور تری
دونون جانب سے محاصرہ مین پایا تب تو سلطان کو یقین کامل اپنی معزولی کا
ہوگیا - اور چہرہ پر مردنی چھاگئی خون خشک ہوگیا - پاؤن تلے کی زمین
نکل گئی دیر تک سکتہ کے عالم مین کچھ سوچتے رہے آخر الامر غصہ فرو ہوا
اور نہایت عاجزی اور خوشامد سے ردیف پاشا کی طرف مخاطب ہوکر باتین کرنے
لگے ردیف پاشا نے عرض کیا کہ حضور اب بہتر یہی ہے کہ آپ فی الفور اس قصر
شہنشاہی کو خالی کردیں اور سلطنت کے حکم کو جو تخت کی جانب سے صادر ہوا ہے
تسلیم کرین یہہ سنکر سلطان خاموش ہو رہے اور محل مذکور کو خالی کرکے قصر
توپقپو مین جانیکی جو آپ کے لیے مقرر ہوا تہا تیاریان کردین - اور آناً فاناً مین شہنشاہی
کشتی دخانی اونکے لینے کو آموجود ہوئی جسمین ردیف پاشا و دیگر افسران سول
و ملٹری نے بڑی حفاظت سے سلطان عبدالعزیز خان کو سوار کراکر توپقپو کی
جانب روانہ کردیا - جسوقت سلطان عبدالعزیز خان محل مذکور سے روانہ
ہونے لگے تو اپنے بھتیجے سلطان مراد خان کے لیے بددعا کی اور ٹھنڈی سانسین

پہر کر دیوے کہ اگر مجھے یہہ خبر ہوتی کہ مراد اس قسم کا پوچ دہ ہے تو مین پہلے ہی اوسکی اپنی
جڑ مین زہر کا پانی دیتا جس سے وہ بڑھنے ہی نہ پاتا - پہر سلطان موصوف نے
گذشتہ کارروائیون پر افسوس کیا اور حاضرین سے بلجاجت درخواست
کی کہ مجھے معزول مت کرو مین تمہاری خواہش کے مطابق سلطنت کے عمدہ
انتظام کرونگا مگر وہان کون سنتا تہا اسوجہ سے کہ عبدالعزیز خان کے تمام
اختیارات سلطانی سلب ہوچکے تھے کسینے اون کے باتون کا خیال بہی نہ
کیا بلکہ فی الفور کشتی مین قیدیون کی طرح سوار کراکر توپقپو مین پہنچا دیا
جہان وہ ایک شاہی قیدی کے مانند رہنے لگے - یہان ہم اوسوقت کی تصویر
دکہلاتے ہین جبکہ سلطان عبدالعزیز خان کو کشتی مین بٹہلا کر توپقپو کو لیگئے تھے

دیکہو تصویر نمبر ۲

نیئے سلطان مراد خان کے حالات

سلطان عبدالمجید خان برادر کلان سلطان عبدالعزیز خان کی چودہ بیٹے
اور بیٹیان تہین اونمین سے ایک سلطان مراد خان ہین - اگرچہ شرع اسلام کی
رو سے پہلے بہی جبکہ سلطان عبدالمجید خان کا انتقال ہوا سلطان مراد ہی تخت
نشینی کے مستحق تھے جو سب سے بڑے بیٹے عبدالمجید خان کے تھے مگر عبدالعزیز خان
نے ارکان دولت سے ملکر مراد خان کی حق تلفی کی اور خود اپنے بہائی مٹیے
کی جگہہ تخت نشین ہوگئے - خیر یہان تک بہی جو کچہہ ہوا سو ہوا مگر عبدالعزیز
خان آئندہ بہی مراد خان بلکہ اولاد عبدالمجید خان بہر کو محروم رکہکر اپنے

بڑے بیٹے شہزادہ یوسف عزیز الدین خان کو تخت پر بٹھلانا چاہتے تھے لیکن اس امر سے غافل تھے کہ مرد درچہ خیال ۔ کار کہ خدا کند فلک را چہ مجال ۔ وہان سارا بنا بنایا درہم برہم ہوگیا ۔ بیٹا تو کس باغ کی مولی خود ہی تخت پر نہ رہ سکے ۔ تمام حسرتین خاک مین مل گئین ۔ دل کی دل ہی مین رہی بات ہونے پائی ۔ القصہ سلطان عبد العزیز خان نے جب تک تخت نشین رہے اسی خوف کے باعث مراد خان کو نظر بند رکھا کہین آنے جانیکی اجازت نہین دیتے تھے یہان تک کہ سال بھر مین ایکدن مجلس بہرام مین شریک ہونیکی اجازت تھی مختصر یہ کہ جب سلطان مراد خان تخت پر بیٹھے تو انکی عمر ۳۶ سال کی تہی ۔ تخت نشین ہونے سے پیشتر انکے خیالات مین دور اندیشی اور دانائی تھی اولی العزمی پائی جاتی تھی اخلاق اور ملنساری بھی انکی مشہور تھی ہر شخص انسے ملنے کو جاتا تھا اونکے باتون سے کچھ نہ کچھ نکال ہی لیتے تھے انکی خوش اخلاقی سے لوگ نہایت خوش تھے فرنچ زبان مین انہون نے اچھی استعداد بہم پہنچائی تھی بخوبی بولتے تھے ۔ لکھہ پڑھ بھی لیتے تھے ۔ پھر ترکی اور عربی تو گویا انکی مادری زبان تھی سلطان عبد العزیز خان بھی ابتدا مین انسے بہت پیار رکھتے تھے مگر ایک واقعہ ایسا گزرا کہ عبد العزیز خان انسے ناراض رہنے لگے ۔ اوسکی کیفیت بھی سننے کہ ایکمرتبہ سلطان عبد العزیز خان ۱۸۶۷ء مین پیرس کی نمائشگاہ کی سیر کو تشریف لیگئے تو شہنشاہ نپولین سیوم فرمانروائے فرانس سے بھی ملاقات کی

اثناء تذکرہ مین شہنشاہ نپولین نے عبدالعزیز خان سے شہزادہ مراد کا حال دریافت کیا اور یہہ معلوم کرکے کہ وہ سلطان کے ہمراہ یہان آئے ہین مراد خان کو اپنے پاس بلوایا جسوقت مراد خان شہنشاہ نپولین کے پاس پہونچے تو اونکے تعظیم کے لیے نپولین شہنشاہ فرانس سرو قد کہڑے ہوگیے اوسوقت عبدالعزیز خان کو بہی اوٹہنا پڑا۔ پس اسی قصور پر مراد خان مورد عتاب ٹہری اور عبدالعزیز خان اونسے ناراض رہنے لگے کیونکہ عبدالعزیز خان نے سلطان ہوکر ایک شہزادہ کی تعظیم کے لیئے کہڑا ہونیکو اپنی کسر شان تصور کیا غرضکہ سلطان مراد خان نے تخت نشین ہوتے ہی سب سے پہلے اس مضمون کا فرمان جاری کیا کہ صیغہ جات محاصل سرکاری وغیرہ ترمیم کیجاوے۔ اور شہنشاہی خاندان و شہزادگان کو جو تنخواہین فضول دیجاتی ہین اونمین بہی تخفیف ہو۔ اور شہنشاہی ذاتی جاگیر و املاک کی آمدنی بہی تاوقتیکہ سلطنت کے خزانہ کی حالت درست نہو کاروبار سلطنت ہی مین خرچ کی جاتی ایسے ایسے اور بہی کئی احکام بذریعہ فرامین جاری ہوے جنسے رعایائے ترکی کو تسکین ہوگئی کہ اب ضرور سلطنت سنبہل جائیگی۔

سلطان عبدالعزیز خان معزول کی خودکشی یا مارا جانا

اب مین ایک ایسے افسوسناک واقعہ کے قلمبند کرنیکے لیئے قلم اوٹہاتا ہون جسکو پڑہنے اور سننے والے دونون ہی تاسف اور عبرت کی نظر سے دیکہینگے۔ اور گزشتہ بادشاہون اور امیرون کی بیکسی اور لاانتہا تکلیفین اوٹہاکر جان دینے کے

قصون کو اس واقعہ کے مقابلہ مین ہیچ سمجھینگے - زمانہ کی یہہ عادت قدیم سے چلی
آئی ہے کہ بادشاہ سے تا گدا جب مصیبت مین مبتلا ہوتے ہین تو وہی یار باش
خیر خواہ - جانثار - ملازم - اہلکار جو بات بات مین آپکے بدلے مین خون بہانیکو
تیار رہتے ہین جان کے لاگو بن جاتے ہین اس سے ظاہر ہے کہ مصیبت بنی
آدم پر خواہ وہ کسی حیثیت کا ہو ایک ہی صورت مین نازل ہوتی ہے - چھوٹے
بڑے بادشاہ و گدا کے مراتب کا لحاظ نہین کرتی - چنانچہ سلطان عبدالعزیز
خان پر جب مصیبت نازل ہوئی تو اونہین لوگون کو جو خدمتگار اور نمک پروردہ
تھے دشمن بنا دیا یہانتک کہ اون لوگون نے اتنے بڑی شہنشاہ کی جو خلیفہ
اسلام اور جہان کے سلاطین مین نمبر اول پر شمار کیئے جاتے ہین جان لیئے
بدون پیچھا نہین چھوڑا -
قصہ کوتہ معزول ہونے کی دوسرے ہی دن سلطان عبدالعزیز خان نے اپنے
برادر زادہ سلطان مراد خان کے نام ایک خط لکھا جسمین بہت سے دعا خیر کے
بعد تخت نشینی کی مبارکبادی اپنی طرف سے لکہی اور آخیر مین درخواست
کی کہ مجھے محل **قصر چراغان** مین رہنے کی اجازت عطا کی جائے - مراد خان نے
اس درخواست کو منظور کیا چنانچہ عبدالعزیز خان اپنی والدہ اور حرمون
اور خدمتگارون سمیت تولمبقیو سے قصر چراغان مین جا رہے - اس موقع پر
تمام سلاطین یورپ بلکہ خاص ترکون کو یقین کلی تہا کہ بہت جلد عبدالعزیز
خان کسی نہ کسی طرح سے ہلاک کیئے جائینگے کیونکر انکا زندہ رہنا نئے سلطان

اوسیا و نکی ارکان دولت کے دلون مین کانٹہ سے زیادہ کہٹکیگا پس وہی ہوا سلطان عبد العزیز خان بہت جلد ہلاک کیئے گئے لیکن دنیا کے بدنامی سے بچنے کے واسطے اس ہلاکت کا الزام مدحت پاشا ایسے چالاک وزیرون نے خود عبد العزیز خان ہی کے ذمہ عاید کیا اور ہر ایک تحقیقات مین ثابت کرادیا کہ عبد العزیز خان نے خودکشی کی جیساکہ راقم الحروف پیشتر اوس جہوٹے اور بناوٹی تحقیقات اور اون واہیات باتون کو جو سلطان عبد العزیز خان کی ہلاکت کے وقت مشہور کی گئی ہین بطور اختصار ذیل مین درج کرتا ہے - اصلی اور سچی کیفیت کو اسکے بعد بیان کیا جائیگا تاکہ اس کتاب کے پڑہنے والون کو جہوٹی اور بناوٹی شہرت (کہ کسطرح سے ایک عظیم الشان سلطنت کے چالاک وزیرون نے اپنے سابق آقا کا خون کرایا اور صاف نکل گئے) اور نیز سچی حقیقت کا (کہ تین برس بعد کیونکر پتہ لگا اور مجرمون نے سزا پائی) حال بخوبی معلوم ہوجاے (بناوٹی قصہ جو عبد العزیز خان کی ہلاکت کے وقت مشہور کیا گیا) سلطان عبد العزیز خان حسب الاجازت سلطان مراد خان ۳۱ رمئی ۱۸۷۶ع کو قصر چراغان مین داخل ہوکر رہنے لگے ابہی ایکروز بہی اس محل مین رہتے نہ گذرا تہا کہ پہلی تاریخ جون ۱۸۷۶ع کو آثار دیوانگی کے اونمین ظاہر ہوئے - نہایت درجہ تشویش اور بےچینی عبد العزیز خان کے دلمین پائی جاتی تہی حتی کہ کہانے پینے سے بہی نفرت کرنے لگے اور اپنے خدمتگارون کو پستول سے ڈرا ڈراکر مار ڈالنے کی

دھمکیان دیتے تھے - یہہ حال دیکھکر اونکے ملازمان و مصاحبان خاص نے تمام
ہتھیار چھپا دئے - پھر جواہ کو صبح کے وقت سلطان موصوف کی حالت نہایت
خوفناک ہوگئی عالم دیوانگی مین محل کے دروازہ پر چلے آئے اور دریا کیطرف
باہر جانیکا ارادہ کیا تب پہرے والے سپاہی نے نہایت ادب کے ساتھ عرض کیا
کہ حضور باہر تشریف لیجانیکی تکلیف کیون اوٹھاتے ہین عبدالعزیز خان نے
خفا ہوکر کہا کہ غسل کرینگے - سپاہی نے ملائمت سے ہاتھ باندھکر جواب دیا کہ سرکار
آپکے باہر جانیکا حکم نہین ہے - آپ محل ہی مین تشریف لیجائیے - اس کلمہ کو
سنکر عبدالعزیز خان غصہ کے مارے لال ہوگئے - اور سپاہی اور حکم دینے
والے کو بھی خوب گالیان دین اور اسی عالم مین واپس اپنے خوابگاہ مین آئے
اونکا دستور تھا کہ اپنی والدہ محترمہ کا چھوٹی سی قینچی سے جس سے وہ کشیدہ
نکالنے کا کام کیا کرتی تھین داڑھی اور مونچھون کے بال کترتے تھے - جب
جی مین آتا قینچی لیکر اپنے ہی ہاتھ سے داڑھی کو خوشنما بنایا کرتے تھے اور
جب تک یہہ اپنے بالون کو کترتے رہتے تھے اونکی والدہ سامنے اونچی
دریچی مین بیٹھکر اونکے حرکتون کو دیکھتی رہتی تھین - اوسوقت اتفاقاً اونکی والدہ
کسی کام مین مصروف تھین اور عبدالعزیز خان خوابگاہ مذکورہ مین پہونچکر
چھپرکھٹ پر اسطرح سے لیٹ گئے کہ دونون پاؤن زمین پر لٹکا دئے اور
کمر کا سہارا گاؤ تکیہ کے پیچ سے لگادیا اور اوسی حالت مین داڑھی کے
بال کترتے کترتے اپنے دونون ہاتھون کے سخت انداز رگین قینچی سے کاٹ ڈالین

جنسے اسقدر خون نکلا کہ ۲ منٹ کے عرصہ مین عبد العزیز خان فنا ہوگئے دو گھنٹون تک اس واقعہ کی خبر کسیکو نہوئی کیونکہ خوابگاہ مین جانیکا حکم سیوائے خاص خواجہ سرا اور خدمتگارون کے اور کسیکو نہ تہا جب بڑی دیر ہوگئی اور انکی مان نے انکو نہ دیکہا تو خواجہ سرا حبشی کو خوابگاہ مین بھیجکر خبر منگوائی کہ ذرا دیکہہ تو سہی عبد العزیز خان کیا کر رہے ہین جونہین خواجہ سرانے خوابگاہ مین جاکر دیکہا تو ہوش اوڑگئے عبد العزیز خان کو سر سے پاؤن تک خون مین تر بتر پایا۔ خواجہ سرا یہہ حالت دیکہکر چلایا اوسکا چلانا سنکر عبد العزیز خان کی مان اور بیگمین دوڑی ہوئی آئین پہر تو تمام محلون مین کہرام مچگیا فوراً اس واقعہ کی اطلاع سرکاری طور پر سبکو دی گئی اور تمام سلطنتون کے ڈاکٹر جو سفارتخانون مین تھے بلائے گئے تاکہ نعش کی جانچ کرین ان ڈاکٹرون مین ہماری سرکار انگریزی کے ڈاکٹر مسٹر ڈکسن صاحب سرجن تھے الغرض ۱۹ ڈاکٹرون نے بعد معائنہ نعش یہی فتوی لکہدیا کہ عبد العزیز خان کو کسینے ہلاک نہین کیا بلکہ وہ خود اپنے ہاتہون سے ہلاک ہوئے۔ اور مقراض سے اپنے ہاتہون کی رگون کو کاٹ لیا جس سے یہہ ہلاکت وقوع مین آئی۔ بہلا جب ۱۹ ڈاکٹرون نے ایکزبان ہوکر ایسا محضر لکہدیا تو اب کسکی مجال تہی جو شبہ کرتا ... یورپ کے بڑے بڑے مدبرون اور عقلانے اپنے اس قول کو کہ "... ال مین کالا ہے" بچہوڑا خاص کر مونز

سلطنت کے واقف کارون کی تو یہی راے ہی کہ عبد العزیز خان ہلاک کیئے گئے۔ چنانچہ تین برس بعد سنہ ۱۸۸۱ع مین وہی بات ثابت ہوئی جو بعض اہل الراے کے دلون مین کہی ہوئی تھی اور معلوم ہوگیا کہ اوپر کی ساری تحقیقات بالکل غلط تھی اور امتحان کرنے اور فتوی دینے والے ڈاکٹرون نے بہی رشوت لیکر یا سلطنت ترکی کی خاطر سے (یا اپنی بیوقوفی سے) دہوکہا کہایا یا یون سمجہو کہ دیدہ و دانستہ ایمان اور راست بازی کو بالاے طاق رکہکر سچی کیفیت کو چہپایا۔ غرض کچہہ ہی کیون نہو جس طرح عبد العزیز خان کے بیرحم قاتلون کے سر سے قتل بیگناہ کا جرم نہین ٹل سکتا اوسی طرح جانچ کرنے والے ڈاکٹرون کی پیشانی سے بہی اوسکے چہپانے اور غلط فتوی دینے کے الزام کا دہبہ دور نہین ہوسکتا۔

سلطان موصوف کے قتل ہونیکی اصلی کیفیت یہہ ہے

سب سے پہلے ۲۳ اپریل سنہ ۱۸۸۱ع کو چار ملازمان محل سلطانی کے آپس کی پہوٹ کے باعث قسطنطنیہ مین گرفتار ہوئے جنہون نے سلطان عبد العزیز خان کے قتل کا اقبال کیا اور مدحت پاشا وغیرہ بہت سے بڑے بڑے امیرون کو اس جرم مین مبتلا بتلایا اوسوقت مدحت پاشا ولایت سمرنا کا گورنر جنرل تہا سلطان عبد الحمید خان خلد اللہ ملکہ نے فی الفور تمام اشخاص کی گرفتاری کا حکم صادر فرمایا جنکے نام چارون ملازمان مذکور نے بتلاے تہے اور مدحت پاشا کی

گرفتاری کا بہی حکم سمرنا کو بہیجا گیا - جب مدحت پاشا کو اسکی کیفیت معلوم ہوئی
تو وہ کونسل (سفیر) سلطنت فرانس مقیم سمرنا کے پاس پناہ گزین ہونیکے لئے
گیا اور بعاجزی کونسل مذکور سے درخواست کی کہ مجہے پناہ دیجاے کونسل فرانس
نے اپنی سرکار سے بذریعہ تار برقی دریافت کیا وہان سے جواب آیا کہ ہرگز مدحت
پاشا کو تم اپنے پناہ مین مت رکہنا لہذا کونسل نے صاف انکار کردیا مجبور ہوکر
مدحت پاشانے اپنے آپکو ۱۰ مئی سنہ ۱۸۸۱ع کو افسران عثمانیہ کے حوالہ کردیا وہ با[illegible]
کو بحراست قسطنطنیہ مین لائے جہان پہونچتے ہی اوسکو سلطان المعظم کے حضور
مین لیگئے ترکون مین قدیم سے دستور ہے کہ ایسے نامی مجرم کو بشرطیکہ وہ معزز
بہی ہو سلطان کے حضور مین ہاتہہ پاؤن باندہکر لیجاتے ہین اور سلطان اوسکے
منہہ پر تہوک دیتے ہین یہی سلوک مدحت پاشا کے ساتہہ ہوا - اوسوقت مدحت پاشانے جو
بڑا پرانا خرانٹ وزیر تہا کمال استقلال کے ساتہہ حضرت سلطان المعظم سے چند
باتین کہین اور اپنے آپکو اس جرم سے بری الذمہ بیان کیا اور عرض کی کہ میری تحقیقات
ایک منصف کمیشن کے ذریعہ سے کیجاے سلطان نے بہی نہایت غصہ کی نگاہ سے
جواب دیا کہ تحقیقات حتی الوسع انصافانہ ہوگی بعدہ مدحت پاشا قیدخانہ مین بہیجدیا گیا
سلطان عبدالحمید خان اپنے چچا کے خون کا بدلہ لینا ضروری سمجہتے تہے اور
یہہ بہی خیال کرتے تہے کہ اگر اس جرم کے مجرمون کو تحقیقات ہوکر کافی سزا
نملی تو عجب نہین کہ مجہے بہی اسیطرح چند ارکان دولت ملکر مار ڈالین - پس
اس مقدمہ کی تحقیقات کے لئے **سرور افندی** اور **عتاب افندی**

دو معتبر افسران سلطانی مقرر ہوئے جنہون نے پورے ڈیڑہ مہینے تک خفیہ تحقیقات کی کیونکہ حضرت سلطان نے اول مین ظاہرہ اور علانیہ تحقیقات کرنیکی ممانعت کردی تہی بلکہ تمام اخبارات استنبول کو قطعی حکم تہا کہ جب تک مجرمون کی کامل ثبوت نہ پہونچے اس مقدمہ کا ذکر اخبارات مین زنہار نہ کرین - اگرچہ دونون افسران مذکور نہایت معتبر اور ثقہ تھے تو بہی حضرت سلطان نے دوران تحقیقات مین انکے پیچہے خفیہ مخبر لگادی تھے اور انکے گہر کے چارون طرف افسران پولیس بلا وردی خفیہ تعینات تھے تاکہ کوئی شخص ان افسرون کو مجرمون کے بچانیکے لئے رشوت نہ دے سکے - مختصر یہہ ہے کہ خوب تحقیقات ہوئی اور مندرجہ ذیل اشخاص پر جرم قتل سلطان عبد العزیز خان کا ثابت ہوا - مدحت پاشا سابق وزیر اعظم دولت ترکی محمود پاشا بہنوئی سلطان عبد الحمید خان نوری پاشا بہنوئی سلطان ایضاً فخری بیگ مصطفیٰ بک پہلوان نجیب اور دوکس شیدی رشدی پاشا سابق صدر اعظم دولت عثمانیہ تحقیقات مذکورہ حسب درخواست رشدی پاشا و مدحت پاشا ایک خاص کمیٹی کے ذریعہ سے ہوئی تہی جسمین ۱۲ - اشخاص بڑے بڑے عالم فاضل اور عمر رسیدہ و متقی و پرہیزگار جج مقرر ہوے تھے - عدالت ممدوحہ کے روبرو بدنصیب سلطان عبد العزیز خان کے قتل ہونے کی جو کیفیت شہادت سے ظاہر ہوئی اوسکا احوال لکھتے ہوئے کلیجہ موںہہ کو آتا ہے - دل پہٹا جاتا ہے مگر کیا کیجے نہ لکھنے سے ناظرین اس کتاب کو نمک حرامون کے کامون کی حقیقت کب معلوم ہوگی بس دلکو تہام کر عدالت کی نقل کا

خلاصہ لکھا ہون ۔ وہو ہذا ۔
اس سخت گناہ کے کرنیکے واسطے مہری بی نامی ایک ترک مدحت وغیرہ کی طرف سے
مقرر کیا گیا تہا جو سلطان عبد العزیز خان کا معتبر نگہبان تہا ۔ ہم رجون کو سات بجے
ہی دس بجے دن کے مہری بی نے دو نگہبان اوس کمرہ کے دروازہ پر کہڑے
کر دی جسمین سلطان عبد العزیز خان کی والدہ رہتی تہین ۔ ان دونون
کو تاکید کی گئی تہی کہ سلطان کے کمرہ مین تا وقتیکہ اونکا کام تمام نہو لے
اونکی والدہ کو نہ آنے دین اور اگر وہ منع کرنے سے نہ مانین تو اونکو بہی قتل
کرین ۔ اسکے بعد مہری بی نے سلطان کے کمرہ مین دو مضبوط خواجہ سرا
معہ ابراہیم نامی ایک پہلوان کے جو لگبریا کا باشندہ تہا اور جسکا پیشہ کشتی
کرنیکا تہا بلائی ۔ جب وہ آگئے تو وہ مہری بی جہپٹ کر سلطان عبد العزیز خان
پر حملہ آور ہوا جس سے سلطان موصوف تخت پوش مین ادلجہہ کر زمین
پر گر پڑے تب مہری بی نے اونپر سوار ہوکر بڑی زور سے سلطان کا موںنہہ
بند کر لیا ۔ اور دونون خواجہ سراؤن کو حکم دیا کہ سلطان کی دونون
ٹانگین مضبوط پکڑین اور ابراہیم سے کہا کہ خنجر سے جلدی سلطان کے دونون
ہاتہون کی رگین ہفت اندام کے پاس سے کاٹ دی اوس شقی القلب نے
ویسا ہی کیا ۔ اوسوقت عبد العزیز خان مظلوم نے ہر چند چاہا کہ ان
ظالمون کے پہندے سے زور کر کر نکل جائین بلکہ ایکدفعہ ایسا زور کیا
کہ تینون مرد وون کو دہکا لگا اور قریب تہا کہ حضرت اوٹھکر کہڑے ہو جائین

مگر مہری بی ملعون نے اس آفت رسیدہ بیگناہ بادشاہ کے مونہہ پر ایسے
زور سے مکّے مارے کہ کئی دانت سلطان کے ٹوٹ گئے اسی اثناء مین
ابراھیم نے بائین بازو کی رگین بہی کاٹ ڈالین - ہائے ہائے سلطان کی اوّ
یہہ حالت - خون کی ندیان بہنے لگین اور آناً فاناً مین یہہ اجل رسیدہ شہنشاہ
بیہوش ہوگیا - قاتلون نے مشورت کی کہ اب چپکے ہی رہنا بہتر ہے چونکہ انکو
پختہ یقین ہوچکا تہا کہ اب سلطان ہرگز نہین اوٹھینگے لہذا احتیاطاً ایک مقراض
خون مین ڈبوکر سلطان کے داہنے ہاتہہ کے قریب رکھدی - اور جہٹ پٹ
دروازہ بند کرکے چلے گئے - تہوڑے عرصہ کے بعد مہری بی یہہ جتاتا ہوا کہ گویا
ابہی باہر سے آیا ہے سلطان کے کمرہ کے باہر دروازہ پر آکر کہڑا ہوا اور دروازہ
کہٹ کہٹانے لگا جس سے لوگون کو گمان ہو کہ یہہ شخص سلطان سے کچھہ حکم لینا چاہتا ہے
اسی طرح دیر تک نامردود نے بہت آواز بلند چلایا جب کوئی جواب نملا تو حیرانی
سے دروازہ کو توڑ کر اندر گہسا اور چلاکر رویا اور سر پیٹنے لگا تاکہ لوگون کو
اسکی خیرخواہی کا پورہ یقین ہوجاے - یہہ مکار اوسوقت دیوار دن سے ٹکرین
مار مار کہتا تہا کہ ہائے میرے آقا ہائے میرے سلطان خداوند یہہ تونے کیا کیا
ہم کم بختون کو یون اکیلا چہوڑ کر کہان چلاگیا کاش کے یہہ آفت تیری عیوض ہمپر آتی
ہائے ہائے اب ہمارا کون مالک ہے - غرضکہ بناوٹی چیخون سے اس مردود نے تمام
محل سر پر اوٹہالیا - بدقسمت والدہ سلطان - حرم سرا کی عورتین - بچے - لونڈی
سارے اون چیخون کو سنکر ہکّا بکّا ہوئے اور پریشانی کی حالت مین دوڑے ہوئے

سلطان کے کمرہ مین آئے دیکھا تو سلطان بحر خون مین غلطان اسطرح پڑے
ہین کہ ادھا جسم اوپر کا کوچ پر اور نصف دھڑ نیچے کا زمین پر پڑا ہے
اور اونکا معتبر نوکر اس زور سے رو رہا ہے کہ جسکی حد نہین اوسوقت اصلی
امر سے کوئی آگاہ نہو اسبنے یہی سمجھا کہ سلطان نے معزولی اور قید سے تنگ آکر
خودکشی کرلی - غرضیکہ عدالت کے روبرو بجز رشدی پاشا اور مدحت پاشا
سب مجرمون نے جرم سے اقبال کیا حتی کہ نوری پاشا سلطان عبدالحمید خان کے
بہنوئی نے جرم کا اقرار کیا وہ کہنے لگے کہ ہمنے عبدالعزیز خان کو اسواسطے قتل کیا
کہ مبادا اونکا زندہ رہنا ملک مین فتور برپا کرے - جب اونکو تخت سے اوتار کر
مراد خان کو گدی نشین کیا تو ہمکو معلوم ہوا کہ مراد بالکل سلطنت رانی کے لایق نہین
لہذا ہمکو ڈر رہا کہ کہین مراد سے رعایا باغی ہوکر پھر عبدالعزیز خان کو تخت پر نہ بٹھا دے
چنانچہ بہت سے آدمی اس کام کو کرنے والے تھے پس ان خرخشون کے دور کرنیکے
واسطے ہمنے عبدالعزیز خان کو مروا ڈالنا ہی بہتر سمجھا - عدالت محقق نے اس
مقدمہ کی تحقیقات بہت ہی جلدی سے سرسری طور پر کی کیونکہ سلطان المعظم
عبدالحمید خان نے حکم دیا تھا کہ جہانتک ممکن ہو بہت جلد تحقیقات ہوکر مجرمونکو
اس بدکرداری کی کافی سزا دیجائے - بعد عدالت کے روبرو مدحت پاشا نے
بڑی استقلال کے ساتھ سوال و جواب کئے اور کہا کہ مین ایک ایسا شخص ہون
جسکے خون مین ترکی خون ملا ہوا ہے بھلا مجھسے ایسی حرکت ہوسکتی تھی
کہ اپنے ہی جگر کو کاٹون مدحت پاشا نے سمرنا وغیرہ مین نہایت عمدہ عمدہ

کام کیئے تھے اور جہان رہا وہان کی رعایا کو بہت خوش و خورم رکہا علوم و فنون مین ترقی کرائی باغ لگائے سڑکین اور عمارات تعمیر کرائین زراعت پیشہ کی سرسبزی مین مصروف رہا - عہدہ وزارت اعلی پر رہا تب بہی عمدہ کام کے لہذا تمام لوگ خصوصاً انگلستان اور فرانس وغیرہ کے باشندے مدحت پاشا کو عزت کی نگاہ سے دیکہتے تھے لیکن عدالت کی تحقیقات مین اس پر قتل عبدالعزیزخان کی سازش کا جرم بخوبی ثابت ہوگیا تہا اس لیے ۲۹ جون ۱۸۸۱ء کو مدحت پاشا اور محمد رشدی پاشا نوری پاشا محمود پاشا فخری بک مصطفےٰ بک پہلوان اور نجیب وو کس شیدیون کو عدالت سے پہانسی کا حکم ملا اور دو شید و نکو دس دس سال قید کی سزا ہوئی مگر انگلش منیون کے سفارش پر حضرت سلطان المعظم نے مدحت پاشا وغیرہ کی سزا سے موت کو عمر قید اور جلاوطنی سے تبدیل کردیا چنانچہ پانچ قیدیون کے سوا اسے اور سب ولایت حجاز میں مدینہ منورہ کے قریب رکہے گئے ہین جہان نہایت تکلیف کے ساتہہ یہہ سنگدل اشخاص اپنے کیئے کی سزا پا رہے ہین -

قصہ مختصر یہہ کہ سلطان عبدالعزیزخان بیچارہ جسکی زیرنگین تہوڑے ہی دن پہلے تمام روم کی سلطنت تہی اور جسکی رعایا پرایا مین ہزارون عالم فاضل اور رحم دل خداترس تھے اور جو اپنے زعم مین نشتر لاکہہ لڑاکون کو اپنی حمایت کے لیے جمع کرسکتا تہا اسطور پہکی عالم مین کمال

بیرحمی کے ساتھ ہلاک کیا گیا - جسکا رنج شہنشاہ روس الگزنڈر دویم
کو بھی جو اسکے دشمن جانی تھے ہوا چنانچہ جب بادشاہ روس نے سنا تو دیر تک سکتے مین رہے
سلطان عبد العزیز خان کے حالات زندگی پر غور کرنے سے ناظرین سمجھہ گئے
کہ اس شہنشاہ کی عمر ایکسان نہین کٹی اور نہ اوسکے خیالات ہمیشہ ایک
طور پر رہی بلکہ جسطرح سے عمر اور اختیارات مین تغیر و تبدل ہوتا رہا
اوسی طرح اوسکے مزاج مین بھی کمی بیشی کا دخل ہوتا گیا جیسا کہ حالات
ذیل سے معلوم ہوگا -

سوانح عمری سلطان عبد العزیز خان مقتول

سلطان عبد العزیز خان سلطان محمود خان مرحوم کے جنہون نے سنہ ۱۸۳۹ء
مین انتقال کیا تہا دوسرے فرزند تھے جو سنہ ۱۸۳۰ء مین پیدا ہوئے تھے
جب تک انکے بڑے بہائی سلطان عبد المجید خان (اونکا حال مفصل
سلاطین ترکی کے زمرہ مین لکھونگا) تخت نشین رہی تب تک شہزادون
مین شمار کیے جاتے تھے مگر جب سلطان عبد المجید خان نے سنہ ۱۸۶۱ء بیت
اس جہان ناپایدار کو چھوڑ کر عالم جاودانی کی طرف کوچ کیا
تو چونکہ عبد المجید خان مرحوم کے نطفہ سے کوئی اولاد نرینہ نتھی اور
عبد العزیز خان ہی اپنے تمام کنبہ مین سب سے بڑے اور حقیقی برادر عبد المجید
خان مرحوم کے تھے لہذا **شریعت اسلام** کی روسے بھی اپنے بہائی
کی جگہ تخت نشین کیے گئے عبد العزیز خان نے صیغہ فوجی مین ابتدا ہی سے

نہایت عمدہ تعلیم پائی تہی حتی کہ اپنے بہائی عبدالمجید خان مرحوم سے بہی سبقت لیگئے تھے اسی لیئے انکو جنگی سامانون کے فراہم کرنے اور فوج کے درست رکہنے کا بڑا شوق تہا۔ ترکی خزانہ کو انکی اسی شوق سے صدمہ پہونچا کیونکہ عبدالعزیز خان نے تخت پر بیٹھتے ہی کروڑون روپیہ صرف کرکے جنگی آگبوٹ اور تار پیڈو اور توپین اور قسم قسم کی بندوقین امریکہ اور انگلستان وغیرہ ملکون سے منگوائین خاص اپنے یہان جنگی آلات بننے کے واسطے کارخانہ تیار کرائے فوجون کی درستی اور نئی فوج کی بہرتی مین کروڑون روپیہ صرف ہوا۔ جب وہ تخت نشین ہوئے تو تمام ملک مین امن وامان تہا کسی قسم کا جہگڑا سلطنت مین نہ تہا لہذا اونکا خیال فوجی معاملات ہی کے طرف مدتون تک لگا رہا۔ اونہون نے تخت نشین ہوکر اپنے بہاوجون (سلطان عبدالمجید خان مرحوم کی حرمون) کو مطلق العنان کردیا کہ خاندان شاہی مین جسکے ساتھ چاہین شرع شریف کے مطابق نکاح کرلین۔ ابتدا مین نہایت عقلمند تھے اور معاملات سلطنت کے سمجہنے مین اپنے براور کلان عبدالمجید خان مرحوم سے کسیقدر بڑہ کر عقل رکھتے تھے جب نہر سویز تیار کی گئی تو انکی نیت یہہ تہی کہ خدیو مصر کا حق اس نہر مین قایم نرہے مگر شہنشاہ نپولین فرانس نے اس معاملہ مین انکو نہایت شرمندہ کیا جسکی وجہہ سے خدیو مصر کے حقوق نہر مذکورہ مین انہون نے تسلیم کیئے۔ پہر اونہون نے سلطنت ہاے انگلستان و فرانس سے تجارتی عہدنامے کیئے

اپنے تمام سلطنت کے ملازمون کی تنخواہ کے بارہ مین (فوجی ہون خواہ سیول) یہہ انتظام کیاکہ سبکو ماہ بماہ تقسیم کیجاسے - ریل اور تار برقی اپنے تمام ملک مین پہیلائی - عیسائی سوداگرون اور کمپنیون کے پاس جو بندرون اور تجارت گاہون کا ٹہیکہ تہا سب سے واپس لیکر خالصہ مین شریک کر لیا - سلاطین یورپ سے خوب محبت ٹرہائی - حضرت ناصرالدین شاہ قاچار شاہ ایران کو بہی جبکہ وہ یورپ کے سفر کو گیئے تھے اپنے یہان بلاکر ایسی خاطر کی کہ دوگنی دوستی دونون سلطنتون مین قایم ہوگی - انگلستان وفرانس ومصر وغیرہ ملکون مین خود سیر کیلئے تشریف لیگئے چنانچہ ۱۸۶۷ء مین اول نمایشگاہ فرانس کا سیر کی پہر لنڈن مین پہونچے - جہان حضور ملکہ معظمہ قیصرہ ہند نے حضرت کی مہانداری اور تواضع مین کوئی دقیقہ باقی نہین چہوڑا - ۱۸۶۸ء مین یونانیون کے بہکانے سے جزیرہ کریٹ واقع عملداری عثمانیہ کے باشندون نے جو بغاوت کی تہی اوسکو کمال دانائی کے ساتھہ فرو کردیا غرضیکہ ابتدا مین سارے کام انکے اچھے تھے مگر اخیر مین مفصلہ ذیل امور اونکی بدنامی اور ضعف کا باعث ہوئی - اول سلطان عبدالمجید خان مرحوم ملکہ انکے بہی پچھلے کا جو قرضہ سلطنت ترکی کے ذمہ چلا آتا تہا اور جسکی مقدار سود در سود کے باعث کروڑون تک پہونچ گئی تہی اوسکی قسطین حضرت پورے وعدہ پر ادا نہین کرسکتے تھے جسکے باعث قرضداران اعلیٰ الخصوص یورپین مہاجن اپنی اپنی سلطنتون کے روبرو حضرت کی شکایتین کرتے تہی

رہتے تھے دویم حضرت نے پہلے قرضہ کا تو کچھہ خیال ہی نہین کیا بلکہ اور قرضہ
لے لے کر ریلوے اور تار برقی اور عمارات وغیرہ کی تعمیر و اجرا کے کام شروع
کر دئے اور جنگی آلات و سامان کے خریدنے مین پڑ گئے اور یہ سارے کام غیر
ملک کے سوداگرون یا کاریگرون خواہ ٹھیکہ دارون کی معرفت کرائی گئی جنمین
انگریز فرانسیسی اور جرمنی وغیرہ ہر قسم اور ہر ایک ملک کے آدمی تھے ان لوگون نے
حضرت سے دوگنی سہ گنی قیمتین لین جسکی وجہ سے قرضہ سلطنت کا شمار حد سے
زیادہ بڑھ گیا اور چارون طرف سے قرضہ اور اوسکے سود کی پکار کا ہجوم حضرت
کے سر پر سمٹ کر جمع ہو گیا تہا جسکو دیکھکر آپ گھبرا گئے تھے سیوم اخیر مین
حضرت بہی عیاش اور آرام طلب اور فضول خرچ ہو گئے تھے زنان خانہ کا
بیشمار خرچ بڑھا دیا تہا چنانچہ سال بھر مین ایک حرم کا خرچ چودہ[۱۴] سو پونڈ
کے قریب تہا جو ہندوستان کے ایک لفٹنٹ گورنر کی تنخواہ سے
بہی بڑھکر ہوا - اور حضرت کی حرم ہاے محترم کی تعداد اخیر مین سات سو تک
پہونچ گئی تہی (سلطان عبد العزیز خان کی فضول خرچیون کا احوال تھوڑا سا
اسی کتاب کے صفحہ ۳۷ مین ذکر کر چکے ہین) اب ناظرین یا تکلین اس لا انتہا
خرچ اور اوسکی وجہ سے جو صدمہ ترکی سلطنت کے خزانہ پر پڑا تہا اوسکا بہی
اندازہ خود کر لین - چہارم حضرت اخیر مین شرع شریف کے بہی بہت ہی کم
پابند رہے تھے جو کام کرتے تھے اپنی مرضی کے مطابق کرتے تھے چاہے وہ
شرع محمدی کے خلاف ہے کیون نہو اسی باعث سے جناب شیخ الاسلام

اور تمام علمار اور نیز بہی گروہ اونسے ناراض ہوگیا تہا - پانچوین یہ کہ جنرل اغناٹف سفیر روس حاضر باش قسطنطنیہ کی طرفداری پر اعتبار کرکے تمام معاملات اونکی صلاح سے جو بذریعہ جنرل اغناٹف سفیر روس حاضر باش قسطنطنیہ حاصل ہوتی تہین کیے جاتے تھے انگلستان وغیرہ دوسری سلطنتون کے مشورون پرجو فی الحقیقت انکی بہتری کے واسطے دئے جاتے تھے ذرا بہی خیال نہین کرتے تھے جسکی وجہ سے انگلستان آپسے کسیقدر افسوس کے ساتھ رنجیدہ خاطر رہتا تہا - اور یہی رنجیدگی زیادہ تر آپکی بدنامی کا باعث ہوئی چھٹے جب چارون طرف سے مذکورہ افکارات کے اندیشون نے حضرت کو گھیر لیا تو دل ہی دل مین کڑہ کڑہ کر ضعیف اور کم زور ہوگئے قوی جسمانی کے ضعف نے دل ودماغ کے ساتھ خیالات اولی العزمی کو بہی ضعیف کردیا جسکا اخیر مین یہہ خوفناک نیتجہ نکلا کہ ۳۰ مئی ۱۸۷۶ء کو وزرا و ارکان سلطنت نے اونکو تخت سے اوتار دیا - یہہ صدمہ اوپر کے تمام صدمون سے بہی بڑہ کر تہا اس موقع پر عبد العزیز خان غمگین ہوکر بحالت ناامیدی اگر اپنے آپکو ہلاک کرڈالتے تو بہی تعجب کا مقام نہ تہا مگر اوس غریب نے پہر بہی استقلال کو نہین چہوڑا - ہان گردش کے سامنے کوئی چارہ نہ تہا جسنے فقط حضرت کی معزولی پر ہی صبر نہین کیا بلکہ جان لیکر ٹلی چنانچہ ۴ جون ۱۸۷۶ء کو مابین ۱۱ و ۱۲ بجے دن کے بیرحم اور نمک حرام جلادون کے ہاتہون سے آپنے شہید ہوکر عالم علین کا راستہ لیا - انا للہ وانا الیہ راجعون

اسحباب سے پندرہ سال حضرت نے سلطنت کی اسے بتجہہ بہوسلے کو ہی تباکیا عمر نو تو نے کی جس سے بیوفائی کی - اس واقع کو علی العموم تمام جہان خصوصًا سلاطین در رؤسا و امرا والیان ملک بنگاہ عبرت پڑہکر خدا کے خوف سے ڈرین اور غور کرین کہ ایکدم مین اتنے بڑے شہنشاہ کی گردش ایام نے کیا گت بنائی دل کی دل ہی مین رہی - ساری حسرتون کا خون ہوگیا مصنف -

حباب آسا نہ سر اونچا کرے زیر فلک کوئی - کہ دم کے دم مین مٹ جاتا ہے سب نام ونشان اوسکا - مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس موقع پر اوس بد نصیب سلطان کی شبیہ بھی اپنے کتاب کے پڑھنے والون کو دکھلائی جاے اور وہ یہہ ہے -

تصویر سلطان عبد العزیز خان مقتول

محمد عبد العزیز خان

ظاہر ہے کہ وزرا و ارکان دولت عثمانیہ نے یہہ بکھیڑا اسی لیے پھیلایا تھا کہ سلطنت سنبھل جاے اور عبد العزیز خان کے عہد مین جو خوفناک سبب ابر سلطنت ترکی کے مطلع پولیٹیکل پر چھایا ہوا ہے مراد خان کے تخت نشین ہونے سے ٹل جاے مگر معاملات کی وہی صورت بنی رہی بلکہ اور پیچ در پیچ ہوتے گئے جنکو دیکھکر سلطان مراد خان کے ہوش وحواس بھی پراگندہ ہوگئے - ان واقعات مین

۱۵ جون کا ہنگامہ ذکر کرنے کے لایق ہے جسکی کیفیت یہہ ہے کہ ۱۵ جون سنہ ۱۸۷۶ع کو دولت مآب مدحت پاشا کے مکان پر وزرار عثمانیہ کا ایک عظیم الشان جلسہ اس لیئے ہوا کہ سلطنت کے لیئے نئے قوانین مرتب کیئے جائین - ہنوز کارروائی شروع نہین ہوئی تہی کہ حسن بک نامی ایک پلٹن کا افسر دروازہ پر نازل ہوکر پہرے والے سنتری سے اندر جانے کی اجازت مانگنے لگا تلنگے نے کہا کہ بدون اجازت آصف کے اندر جانیکا حکم نہین ہے - حسن بک نے جو اسوقت خمار غصہ کے علاوہ شراب کے نشہ مین بہی تہا اپنے پاکٹ کی جیب مین سے ایک کاغذ نکال کر سنتری کو دکہلایا اور کہا کہ یہہ ہمارے کمانڈر انچیف حسن عیونی پاشا کا حکم ہے اونہون ہی نے مجہے طلب کیا ہے مین ضرور اندر جاؤنگا - حسن بک اوسوقت اپنے عہدہ کی پوری وردی پہنے ہوے تہا اور کمر مین خفیہ پستول لگائے ہوے تہا مگر سنتری نے اس امر کی کچہہ بہی پرواہ نکی صاف جواب دیدیا کہ مین بغیر اس کے کہ اندر سے حکم آئے کسیکو محل مین داخل نہونے دونگا - جب حسن بک نے سمجہہ لیا کہ یہہ کسی طرح مجہے محل کے اندر نہین جانے دیگا تو دروازہ کے ایک گوشہ مین چہوٹی سی دیوار کہڑی تہی اور اوس دیوار کے اوپر پہونچنے سے محل کے دروازہ پر آدمی پہونچ سکتا تہا اوسکے ذریعہ سے سنتری کی آنکہہ بچاکر دروازہ محل کی چہت پر جا پہونچا اور دیوان

اندرونی زینہ کے وسیلہ سے اُتر کر محل کے صحن مین آموجود ہوا
اوسوقت محل کے درمیانی کمرہ مین جو بہت بڑا اور خوب سجا ہوا تہا
وزیرون کا اجلاس ہو رہا تہا۔ حسن بک سیدہا چلا گیا اور دروازہ مین پہونچکے
ہی پستول کمر سے نکال کر دولت ماب حسن عیونی پاشا وزیر جنگ پر
جہونک دیا۔ گولی پستول کی وزیر ممدوح کے سینہ مین بیٹہی اور کلیجہ اور
انتڑیون کو توڑتی ہوئی بار نکل گئی جسکی صدمہ سے وزیر موصوف کرسی
سے نیچے گر پڑی۔ یہہ حال دیکہکر تمام وزرا بجز۔ احمد قیصرلی کمانڈر نحیف
فوج بحری و رشید پاشا وزیر دول خارجہ اندرونی کمرہ مین بہاگ کر
جا چہپے اور دروازہ کمرہ کا اندر سے بند کر دیا۔ ادہران دونون وزیرون
مین سے جو استقلال کے ساتھ اپنے اپنے کرسیون پر بیٹہے رہگئے تہے رشید
پاشا کو تو غش آگیا اور بیہوش ہو کر وہ ندہی منہ کے بل گر پڑی لیکن احمد قیصر
لی نے کہڑے ہو کر کمال دلاوری سے قاتل کا ہاتہہ پیچہے سے پاس سے
مضبوط پکڑ لیا۔ اوسوقت حسن بک نے بہی زور کیا اور داہنے ہاتہہ کو چہڑا کر اپنے
کمر سے ایک کیسریا کا بنا ہوا چاکو (جو ہمارے ملک ہندوستان کی بڑی چہری
کے برابر ہوتا ہے) نکالا اور بے تحاشا احمد قیصرلی کے سر پر مارا۔ سر تو
بچگیا مگر وہ اسنا کان پاشا ے موصوف کا چاکو کی ضرب سے بالکل
اوڑ گیا اور کئی جگہہ جسم پر زخم کاری لگی۔ احمد قیصرلی نے اسقدر زخمی
ہو کر قاتل کو چہوڑ دیا اور خود باہر نکل گئے۔ اس اثنا مین حسن عیونی پاشا نے

جو گولی کہا کر تڑپ رہے تھے عدم کا راستہ لیا۔ مرنے سے پہلے حسن عونی نے چاہا تہا کہ سرک کر محل کے دروازے سے باہر نکل جائین مگر قاتل نے سرکتے ہوئے دیکھ لیا اور فوراً لپک کر تلوار سے اونکا کام تمام کیا۔ اسکے بعد قاتل رشید پاشا کی طرف لپکا اور کہا کہ کیا تو غش کا بہانہ کرکے چپکا دیکھ رہا ہے اور مجھے گرفتار کرنا چاہتا ہے۔ ادہر زبان سے یہہ کلمہ کہا اودہر پستول دہر ہو لگا۔ گولی ایسی کارگر پڑی کہ رشید پاشا بہی وہین ڈہیر ہو گئے۔ بعدہٗ قاتل اوس کمرہ کے دروازہ پر پہونچا جسمین بہت سے وزرا و ارکان دولت چہپے ہوئے بیٹہے تھے۔ اور بڑی آواز سے چلا کر کہا کہ دروازہ کہول دو ورنہ سبکو مار ڈالونگا اور محمد رشدی پاشا صدر اعظم سے جو اسی کمرہ کے اندر پوشیدہ تھے پکار کر کہا کہ بیٹے تجہے ایذا پہونچانیکا قصد نہین کیا ہے مین اپنے دشمنون کو سمجہ رہا ہون جلد دروازہ کہول دے ورنہ تیری بہی انہین کے ساتہ خیر نہین اسکے بعد قاتل زور سے دروازہ کو کہٹ کہٹانے لگا تب محمد رشدی پاشا نے اندر سے جواب دیا کہ اے بیٹے اسوقت تو تو یہان سے چلا جا کیونکہ تو غصہ مین ایسا دیوانہ ہو رہا ہے کہ ہماری بات تو اچہی طرح سنتا ہی نہین۔ جب حسن بک نے دیکہا کہ رشدی پاشا کسی طرح دروازہ کمرہ کا نہین کہولتے تو کیواڑون کے ایک سوراخ مین سے گولی ماری مگر اوس سے کسی اندر والیکو نقصان نہین پہونچا

جب حسن بک اوہر سے نا امید ہوا تو دوسرے کمرونکا جنکے دروازے کہلے ہوئے تہے اسباب خراب کرنا شروع کردیا - جہاڑ و فانوس توڑ پہوڑ ڈالے - چلمن اور پردے اور تمام فرش جلادیئے - کرسیان - کوچ اور سارا سامان چور چور کردیا - یہہ کیفیت دیکہکر جناب دولتلو احمد آغا افندی اور لشکری بی دونون وزیر مقفل کرہ سے جرات کرکے باہر آئی تاکہ قاتل کو کسی طور سے گرفتار کرین - جوہین قاتل نے ان دونون کو دیکہا فوراً پستول سے دونون کو ہلاک کرڈالا - اس واقع کی خبر اسی عرصہ مین پولیس کو پہونچی افسر پولیس پچاس جوانون سمیت وہان آپہونچا اور قاتل سے کہا کہ پستول رکہکر اپنے آپکو ہمارے حوالہ کردی قاتل نہایت غضب ناک ہوکر افسر پولیس پر لپکا اور پستول سے اوسکا بہی کام تمام کیا تب قونا چار ہوکر ایک کمپنی جنگی پلٹن کی آئی جسنے پولیس کے ساتہہ ملکر ملزم کا محاصرہ کرلیا اور سنگینون مین گہیر لیا تو بہی قاتل نے گرفتار ہونے سے پہلے چہہ جنگی پلٹن کے سپاہیون کو اور ایک پولیس کے کونشبل کو جان سے مار ڈالا اور گیارہ آدمیون کو زخمی کیا پہلے پستول سے کام لیتا رہا بعدہ چہری سے لڑتا رہا آخر کار بڑی مشکلون سے گرفتار ہوا - عندالتلاشی اسکے پاس سے چہہ روالور اور ساٹہہ پستول کی گولیان نکلین - بڑی خیر گذری کہ یہہ شخص شہر مین نہین گیا - اسباب کے بگاڑنے مین لگا رہا ورنہ سیکڑون کا خون کرتا - گرفتاری کے بعد بہی اسقدر غصہ مین بہرا ہوا تہا

کہ ڈاکٹر سرکاری کو جو اسکی زخمون پر پٹیان باندھنے کے لیئے آیا تہا
گالیان دین اور اپنے زخم پر پٹیان نہین باندھنے دین نہ دوائی لگانے دی
اسکے مقدمہ کی تحقیقات فوراً مفتی استنبول کے اجلاس مین ہوئی چونکہ
جرم علانیہ ثابت تہا لہذا عدالت صدر اعلیٰ سے باتفاق مفتی قتل کا فتویٰ
دیا گیا۔ چنانچہ ۱۷ مئی ۱۸۷۶ع کے صبح کے ۷ بجے نامبردہ کو ادارہ حرب
کے روبرو پہانسی دی گئی۔ پہانسی پانیکے وقت زخمون کے راہ سے جسم کا تمام
خون نکلجانے کے باعث نہایت ہی کمزور ہو گیا تہا حسن بک مذکور سرکیشین
قوم کا آدمی تہا اسکی حقیقی ہمشیرہ سلطان عبد العزیز خان مرحوم سے بیاہی
تہین۔ اسی وجہ سے اوسکو جنگی فوج مین کپتانی کا عہدہ ملگیا تہا۔
یہہ شخص ہمیشہ سے مغرور المزاج اور غصہ ور رہتا۔ نہایت خراب خصلتین
رکہتا تہا لیکن شہنشاہی قرابت دار ہونیکے باعث کسیکی مجال نہی کہ اس سے
انکہہ ملائے۔ اسکی ہمشیرہ جو سلطان عبد العزیز خان کی حرم محترم
تہین۔ سلطان مرحوم کے قتل ہونے سے چار روز بعد فوت ہو گئی تہین
جب وزرا و ارکان دولت نے عبد العزیز خان کا ملیامیٹ کرایا تو اونکی
قریبی پسماندون کو بہی وہ استنبول مین نہین دیکہہ سکتے تہے سبکو ادہر
اودہر نکال رہا تہا اسی طرح حسن بک کو بہی بغداد شریف مین جانیکا
حکم دیا مگر حسن بک نے انکار کیا اور کہا کہ میرا دل اسقدر نہایت غمگین تہا
غمگین ہے اول تو میرے بہنوئی سلطان عبد العزیز خان کے یون تخت سے

اوتارے جانے اور پھر اونکے مارے جانے سے (حسن بک نے خفیہ طور پر سن لیا تھا کہ عبدالعزیز خان نے خودکشی نہین کی بلکہ قتل کیے گیے) مجھے رنج ہے دوئم میری بہن کا بھی اسی موقع پر انتقال ہوگیا لہذا مین ایسی غمناک حالت مین بغداد کو نہین جا سکتا۔ حسن عیونی پاشا وزیر جنگ نے نام بردہ کے عذرات پر ذرا بھی توجہ نہ کی بلکہ حسن بک کو بعلت نافرمانی فوجی قانون کی رو سے قید کی سزا دی۔ حسن بک نے بغداد کو چلے جانیکا اقرار کرکے محبس سے رہائی پائی مگر اوسی روز مذکورہ واردات کا مرتکب ہوا پھانسی پانے کے بعد تین روز تک نعش اوسکی پھانسی کے کھمبے سے لٹکتی رہی اور عدالت کے حکم سے ایک کاغذ ترکی - یونانی اور انگریزی و فرنچ زبان مین لکھکر نعش کے سینہ پر چسپان کردیا گیا تھا جسمین مجرم کا نام معہ ولدیت اور عہدہ و جرم کی تشریح بیان کی گئی تھی۔ قسطنطنیہ کے بعض اشخاص ملزم کی اس حرکت کو جہالت اور نادانی کا باعث جسمین فتنہ انگیز غصہ بھرا ہو تھا قرار دیتے تھے اور بعض کہتے تھے کہ اسنے اپنے بہنوئی سلطان عبدالعزیز خان کے خون کا عیوض لیا - مگر راقم اس کتاب کے نزدیک خداوند کریم نے جو بڑا منصف ہی اسکے ذریعہ سے اون وزیرون اور بیرحم افسرون کو فی الفور سزا دی جنہون نے بیچارے عبدالعزیز خان کو اول معزول کیا اور پھر ناحق بلا قصور اوسکو حلال کرایا - کیا خداوند ایسے صریح ظلم کو دیکھ سکتا ہے - ہرگز نہین - انہون نے ایک بیگناہ کو قتل کرایا تھا خداوند عالم نے اونکے بدلے مین

تیرہ شخصون پر تو اوسیدم اپنا قہر نازل فرمایا اور باقی دو برس بعد سزا یاب ہوئے۔ بقول میان نظیر اکبرآبادی سچ ہے کہ ؎ کل جگ نہین کرجگ ہے یہہ یہان دنکو اور رات لے۔ کیا خوب سودا نقد ہے اس ہاتھہ دے اوس ہاتھہ لے۔ راقم الحروف اس کتاب کے پڑھنے والون کی خاطر سے ذیل مین حسن بک مذکور کی تصویر بھی درج کرتا ہے۔

تصویر حسن بک قاتل وزرای عثمانیہ

حسن عیونی پاشا جو مارا گیا ایک ادنی خاندان کا آدمی تھا مگر بچپن ہی سے بڑا ہوشیار اور چالاک تھا جیسا کہ اوسکے جوان ہونے پر معلوم ہوا۔ حسن عیونی اصل مین مقام سنجریا واقع ملک ایشیا کا رہنے والا تھا۔ خردسالی مین جبکہ غریب تھا عثمانیہ کی فوج مین نوکر ہوا۔ ترکی سلطنت مین یہہ قانون بھی رائج ہے کہ رعایا عثمانیہ کی اولاد کچھہ عرصہ تک فوج مین داخل کی جاے حسن عیونی نے اسی قانون کے مطابق اپنے آپکو فوج سلطانی مین بھرتی کرایا مگر تھوڑے عرصہ کے بعد اوسنے چاہا کہ اس نوکری کو چھوڑ دین چونکہ ابھی قانونی میعاد ملازمت پوری نہین ہوئی تھی اس لیئے حسن عیونی نے یہہ چالاکی کی کہ کچی پیاز کی پولٹس لگاکر خواہ مخواہ اپنی آنکھون

باندہ لی اور ظاہر کیا کہ میری آنکھین بالکل نکمی ہو گئی ہین - ظاہر ہے کہ بیاض شام سے آنکھون پر سپیدی و ورم آجاتا ہے پس حسن عیونی نے فوج سے نکلنے کا پورہ بہانہ بنایا تہا - آنکھین بنا کر حضرت ڈاکٹر سرکاری کے پاس پہونچے جنہنے دو چار منہ تے ہی آپکی چالاکی کو پہچان لیا مگر اس خیال سے کہ یہ لڑکا اپنے ہاتہون سے آپ تکلیف اوٹہاتا ہے کچہہ نہین کہا بلکہ اوس عمر رسیدہ ڈاکٹر نے انکی پیٹہہ ٹہونک کر یہ کہا کہ ہمارے لڑکے خدا نے چاہا تو چند روز کے بعد تو بہی فوج کا بہت بڑا سردار ہو جائیگا چنانچہ ایسا ہی ہوا جب کریمیا کی جنگ شروع ہوئی تو حسن عیونی کا نام مشہور ہوا - اور اسی لڑائی مین خدمات شائستہ ادا کرنے کی عیوض انکو عہدہ گورنر جنرل کا عطا ہوا - پہر تو انہون نے بہت سی کار نمایان کئے جنکے بدلے مین بعہد سلطان عبد العزیز خان دو مرتبہ وزیر جنگ کے عہدہ پر مامور ہوئے - تمام فوج عثمانیہ کا دل حسن عیونی نے اپنے ہاتہہ مین کر لیا تہا - سلطان عبد العزیز خان کے معزول کرنے مین سب سے پہلے یہی بڑے صلاح کار تہے اور عقب سے معلوم ہوا کہ سلطان مذکور کے قتل مین بہی کسیقدر سازش رکہتے تہے -

تصویر حسین عیونی پاشا وزیر جنگ کی صفحہ ۱۳۹ مین دیکہو

اب **احمد قیصرلی پاشا** وزیر افواج بحری کا حال سنئے جو کان کٹا کر بہاگ نکلے تہے یہ حضرت بچپن ہی سے رحمدل اور خدا ترسی مین مشہور تہے - قوم

اور ملک کے فائدون کی غرض سے ہمیشہ عمدہ عمدہ کام کرتے رہے - دلاوری
اور شجاعت اُنمین سے ابتداہی سے پائی جاتی تھی - سن تمیز کو پہونچی تو
انکے ساری جوہر کھل گئے اور بہت جلد وزرا عثمانیہ
کے زمرہ مین داخل ہوکر فوج بحری کے سردار
مقرر ہوئے۔

تصویر احمد قیصرلی پاشا وزیر فوج بحری صفحہ ۱۴۰ مین دیکھو

قسطنطنیہ مین وزرا کے قتل ہونے
اور سلطان عبدالعزیز خان
کے بےموت مارے جانے سے عجب طرح کی

حسن عونی پاشا

ہل چل پڑ گئی تھی بلکہ تمام عملداری عثمانیہ کے افق پر بجائے شفق
سیاہی آمیز خون کی ڈراؤنی اور خوفناک سرخی نمودار تھی ہرچند
وزرا و ارکان سلطنت اس ہولناک حالت کو نئے انتظامون کی
رنگ آمیزی کا پردہ ڈالکر جدید سلطان مراد خان کی خیالی
امید حکمرانی کی خوشی کی گوٹ لگائی جاتی تھی چھپانا چاہتے تھے لیکن کہین
قضائے مبرم بھی ایسے پردون مین چھپی ہے ؟ وہ تو آہنی صندوق
مین بھی پوشیدہ نہین رہسکتی - چنانچہ عثمانیہ عملداری کے جہاز
شکستہ کو ناخدا کی بےعقلی سے دریائے ناامیدی مین جھونکے کھارہا تھا

چارون طرف سے طوفان اوٹھہ اوٹھہ کر ڈبونا چاہتے تھے - یہہ حالت
دیکھکر صوبہ سرویہ کے شہزادہ میلن بہی کو وڈے خودمختاری کا
دم بہرنے لگے اور اپنے آپکو آزاد والئی سمجھکر ملک گیری پر
کمر باندہی - اور جہٹ پٹ فوجی تیاریان شروع
کردین - کیونکہ کرتے شہنشاہ روس نے ان کو خوب
پٹی پڑہائی تہی - بہلا ایسا موقع اونکو پہر کب ملتا
زار روس نے شہزادہ میلن کو صرف اوسکا یاہے
نہین بلکہ اپنی فوج کا ایک جنرل اونکے پاس
بہیجدیا تا کہ سرویہ کی فوج کو قواعد
سکہلا کر لڑائی کے لیے تیار کرے اوس جنرل کا

تصویر ۱ محمد جبہری پاشا [illegible]
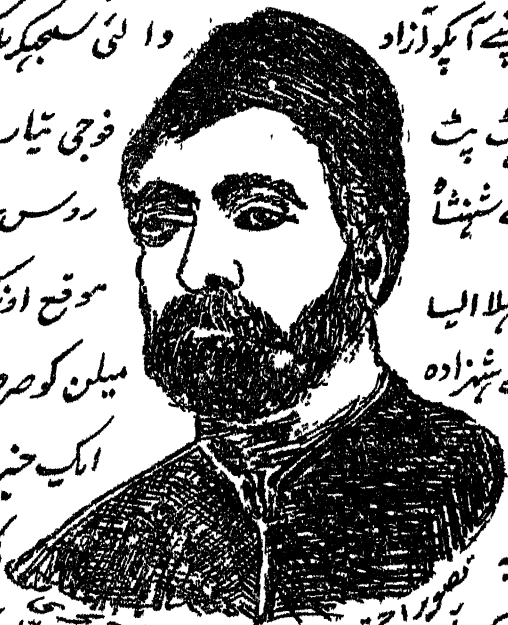
نام چرنائیف تہا جو آخرکار ترکون کے ہاتہہ سے شکست کہا کر
پیٹہ توڑ بہاگا - یہان مناسب ہوگا کہ قدرے احوال صوبہ سرویہ اور اوسکے
فرمان روا کا ہی لکہا جاے -

ملک سرویہ کا جغرافیہ اور تواریخ

اوس حصہ عملداری عثمانیہ مین جسکو یورپین ٹرکی کہتے ہین - سرویہ بہی
ایک مشہور و معروف ملک ہے - جو لوگ اس ملک مین آباد ہین اونکی اصلیت کا
بیان کرنا فضول ہے کیونکہ مورخان قدیم باشندگان سرویہ کو ہمیشہ سے
ایک جداگانہ قوم تصور کرتے ہین - سرویہ کے شمال مین دریاے

ڈینوب بہتاہے جو ہنگری سے سرویہ کو جدا کرتا ہے - اور یورپ ہین
بلگیریا (بلغار و ایچپیا بہی کہتے ہین) پچہم مین بوسنیا اور البانیا اور
جنوب مین میگڈونیا واقع ہے - یہہ ملک پورب سے پچہم تک ۲۵۰ امیل لمبا
اور شمال سے تا بجنوب ۵۰ امیل چوڑا ہے صوبہ مذکور کی اکثر زمین کنکریلی
ہے اور بہت سے جنگل اور پہاڑ واقع ہین یہانکی خاص پیداوار گندم
جو - سن - تماکو - چاول - اور ہر قسم کا میوہ ہے درخت بیشمار پیدا ہوتے
ہین - اسکے علاوہ بعض گرم حصون مین روئی وغیرہ اشیار بہی بافراط ہوا
کرتے ہین - اور نباتات کی کثرت کے باعث مکان بنانیکے شہتیر اور کڑیان
ارزان ملتی ہین - سرویہ کے پہاڑون مین کئی جگہہ لوہے کی کانین موجود ہین
سوتی اور اونی کپڑے بہی اس ملک کے کاریگر بہت بناتے ہین - مگر اس
وجہ سے کہ ابہی اس ملک کے باشندون مین اپنی چیزون کے ذریعہ سے
ممالک غیر کی کمائی کہینچنے کا مادہ کامل طور پر نہین ہے تمام پیداواری کو
آپ ہی چٹ کر جاتے ہین اور جتنی چیزین بنتی ہین سب وہین خرچ ہو جاتے ہین
تمام ملک سرویہ مین سبزہ اور خوشنما پہولون کے درخت جابجا دکہلائی دیتے
ہین - جنگل مین ہر قسم کے چوپایہ اور پرند بکثرت ملتے ہین - باشندے یہان کے
بہولے بہالے - سادہ وضع کے پابند ہین فقط ایک وحدہ لاشریک خدا
کے قابل ہین - تمام ملک سرویہ مین سے پندرہ لاکہہ آدمیون کی آبادی
ہے - آدمی اس ملک کے نہایت خوبصورت طویل القامت قوی الجثہ

ہوتے ہین جنکے بال نہ بہت سیاہ نہ بہورے کہلے ہوئے رنگ کے ہوتے ہین
اور انکہین کبہی نیلگون معلوم پڑتی ہین - بول چال حلاوت امیز اور صاف
ہوتی ہے - سنہ ۹ع مین جسکو عرصہ اٹھارہ سو چوہتر برس کا گذرا اس ملک کے
رہنے والے بڑے زور آور تھے جنہون نے شہنشاہ یونان کے راستہ
کو توڑکر اوسپر چڑہائی کرنے کی تیاریان کر لی تہین اوندنون مین سرویہ
والون کی طاقت اکثر بادشاہون سے بہی بڑہی ہوئی تہی - اور قدیم سرویہ
کی پہچان مذکورہ نام وری ہی سے کی جاتی تہی - قدیم زمانہ مین صوبہ البانیا
کا ایک حصہ سرویہ کا پایہ تخت تہا چنانچہ جو محل اور عمارات عالیشان
گذشتہ زمانہ کی بنائی ہوئی سرویہ مین آجتک موجود ہین جنکی مرمت حال ہی
ہوئی ہے اون سے اہل سرویہ کی دولت مندی اور دانائی و انجنیری
ثابت ہے حالانکہ اکثر حصے ان عمارتون کے پامال اور شکستہ ہو چکے ہین
سلاطین ترکی قدیم سے سرویہ کی شہزادیون کو حرم بناتے آئے ہین
اور معزز ترک اپنے ہم رتبہ آدمیون کے بیٹیون کے ساتھ خوشی سے
بیاہ کرتے رہے ہین تو بہی جدی جدی قومون اور علحدہ علحدہ مذہبون کے
باعث انمین اتفاق کبہی نہین ہوا - سنہ ۱۳۸۹ع مین اہل البان سرویہ نے
ترکون کے ہاتھ سے بہت بڑی شکست کہائی تہی - اوسی زمانہ سے
سرویہ کو ہزارون مشکلون کا سامنا پڑتا رہا ہے - ترکون نے عرصہ مین
اگرتمام سرویہ کو برباد کردیا مگر سرویہ کا پایہ تخت سنہ ۱۵۲۳ع تک اس لیے

بچارہا کہ ہنگری والون نے اہالیان سرویہ کو کافی مدد پہونچائی سنہ ۱۷۱۸ء
مین کسیقدر حصہ ملک سرویہ کا آسٹریا نے فتح کرلیا تہا جسکو ترکون نے
سنہ ۱۷۳۹ء مین آسٹریا سے لڑکر واپس چہین لیا - اسی سنہ کی ابتدا مین
ملک سرویہ کا ستارہ اقبال از سر نو چمک اوٹھا - بڑے بڑے کار
نمایان سرویہ والون نے کئی - شروع سنہ ۱۸۰۳ء مین کاراجارج نامی ایک
کاشتکار باشندہ ملک سرویہ نے لڑکر فانی زہرس کا جو بڑا دلاور اور
سپاہی مرد تہا زور گہٹا دیا اور جمہوری سلطنت قایم کی جسکو سنہ ۱۸۰۶ء
مین حضرت سلطان روم نے خوشی سے منظور کیا اور کاراجارج کے
خیالات کی تعریف کی جنکو وہ اپنے ملک کی نسبت ظاہر کرتا تہا - جب کاراجارج
نے باہمی لڑائیون مین سرویہ کی قومی طاقت کو توڑ دیا تو سلطان روم کو
نہایت عمدہ موقع پایہ تخت سرویہ کے فتح کرنیکا مل گیا (جسطرح جیسے ہندوستان
کی فوجی طاقت کو مرہٹون اور پنڈارون وغیرہ نے آپسکی لڑائیون مین
کہو دیا اور سرکار انگریزی کو اسکے فتح کرنے مین کوئی وقت نہین اوٹہانی
پڑی) چنانچہ سنہ ۱۸۱۲ء مین کامل طور پر ترکون نے سرویہ پر اپنا قبضہ کرلیا اور ترکی
نشان سرویہ کے پایہ تخت کی شاہی ایوان پر خود مختار ہوکر اوڑنے لگا جب
ترکون نے سرویہ کو فتح کیا تو کاراجارج مذکور بہاگ کر ملک آسٹریا مین
چلا گیا تہا جہانسے تہوڑی ہی عرصہ کے بعد واپس اپنے وطن کو مراجعت
کر آیا - اونہین دنون مین سرویہ کے ایک گڈریہ (بہیڑ بکری چرانے والے)

نے جسکا نام ملاشیح تہا اچانک جمعیت فراہم کر کے غدر کر دیا۔ یہہ شخص
باوجود گڈریہ ہونے کے بڑا عقلمند اور بہادر تہا کئی مرتبہ ترکی گورنمنٹ سے
لڑا۔ آخرالامر ۱۸۱۳ء مین دولت عثمانیہ اور ملاسچ کے درمیان ایک عہدنامہ
ہوا جسمین گورنمنٹ ترکی نے صوبہ سرویہ کی آزادی کو تسلیم کیا۔ اوسی
زمانہ سے ملاسچ کی اولاد نسلاً بعد نسلاً سرویہ کی حکومت کرتی آئی ہے۔ ۱۸۱۶ء
مین کاراجارج جو مدت سے غائب تہا پہر سرویہ مین اموجود ہوا۔ چونکہ
ملاسچ کاراجارج کو اپنا پکا حریف سمجہتا تہا اور ہر دم اوسکی طرف کا کہٹکا
اسکے دلپر لگا رہتا تہا جسکی وجہ سے ایکدن موقع پاکر ایسے وقت مین جبکہ
کاراجارج خواب غفلت مین پڑا سوتا تہا ملاسچ نے اوسکو قتل کرا دیا۔ اور
ایسے میٹہی نیند مین آب خنجر پلا کر سلایا کہ قیامت تک جاگنا نصیب نہوگا۔
جب ملاسچ کے دلپر سے اپنی رقیب کا کہٹکا مٹگیا تو اوس نے سرویہ مین
بہت سے قوانین اور دستورالعمل جاری کیے جنمین سے اکثر کاراجارج ہی کے
بنائی ہوئی تہے تہوڑی بہت ترمیم کے بعد وہی قوانین ملاسچ نے اپنے نام سے
مرتب کر کے تمام ملک مین رائج کیے۔ ملاسچ کاراجارج کی طرح اپنی رعایا کو خوش
نہین رکہتا تہا اوسکی کارروائیون مین کسیقدر ظلم کی بو آتی تہی لہذا تمام
سرویہ کی رعایا برابا ملاسچ کی حکومت مین سے نکل کر ترکی گورنمنٹ کی
زیرنگین رہنا چاہتے تہی۔ ملاسچ جسکے نام کے ساتہ اخیر مین پاشا کی دم
(یعنے ملاسچ پاشا) بہی لگ گئی تہی طبعاً لالچی تہا ہر دم اپنے خزانہ ہی کے بہرنے کی فکر رہتی تہی

چاہی رعیت برباد ہی ہوتی بہرے حالانکہ اوسکے مشیر بہی اس کارروائی سے ناخوش تہے اور ہر چند اوسکو سمجہاتے تھے کہ زیادہ تر لالچ ایک والئی ملک کی حیثیت سے بعید ہے ہان اگر اسقدر لالچ ہو کہ رعیت اور فرمان روا دونون کو ناگوار نہ گذرے تو مضائقہ نہین - اب جس حالت اپنی رعایا کو ذاتی خواہشون کے مطیع ہو کر برباد کرتے جاتے ہین تو اخیر مین اسکا نتیجہ نہایت خراب ہوگا - رعایا بادشاہ کی جڑ ہوا کرتی ہے جسطرح جڑ کی مضبوطی سے درخت سیکڑون برس قایم رہتا ہے اوسی طرح رعایا کے قیام سے بادشاہ بہی ہمیشہ بنا رہتا ہے - سچ تو ہے - جیسا کہ حضرت شیخ سعدی شیرازی علیہ الرحمت فرما گئے ہین ؎ رعیت چو بیخ است سلطان درخت ؁

لیکن مسٹر ملاسچ پاشا جنکی اصلیت مین القول شخصے فرق تہا مشیرون کی کیون سننے لگی تھے مجبور ہو کر وزرانے انسے سرکشی اختیار کی - اور تمام وزرائے متفق ہو کر ملاسچ سے خزانہ سرکاری کا حساب طلب کیا کیونکہ معائینہ کاغذات خزانہ سے معلوم ہوا کہ ملاسچ پاشا لاکہون روپیہ گورنمنٹ کے خزانہ کا حبٹ کر گئے ہین - کئی دنون تک ملاسچ اور اوسکے وزیرون مین جہگڑا رہا چونکہ تمام رعایا وزیرون کے طرفدار تھے اس لیئے ملاسچ کچہہ نہ کر سکے اور ناچار ہو کر ۱۸۳۰ء مین امارت سے دست کشی اختیار کی - تب کل باشندگان صوبہ سرویہ نے باتفاق راے وزراء کارا جارج سابق والئی سرویہ کے بیٹے الگزنڈر نامی کو تخت نشین کیا مگر اسوجہ سے کہ اوسکی نسبت سیر دینے

والون کو اسٹریا کے ساتھہ سازش کرنے کا یقین ہوگیا تھا ۱۸۵۸ء میں تخت سے اوتار دیا گیا - الگزنڈر مذکور نے کلہم سولہ ۱۶ برس تک صوبہ سرویہ کی حکمرانی کی - الگزنڈر کو تخت سے اوتارتے میں شہنشاہ روس بھی سرویہ والون کے مددگار تھے - اسکے بعد تین برس تک سرویہ کے تخت پر کوئی شخص نہین بیٹھا - وزرا اور ارکان دولت ہی متفق ہوکر بطریق جمہور سلطنت کے کامون کو انجام دیتے رہے اس اثنا مین دولت العالیہ عثمانیہ نے بارہا چاہا کہ اپنی طرف سے کسی شہزادہ کو سرویہ کے تخت پر بٹھلاے یا عثمانیہ گورنمنٹ ہی کی مملکت مین یہہ صوبہ شریک کیا جاے لیکن سرویہ کے چالاک وزیرون کی تدبیرون کے آگے جنہین لیت ولال اور بہانہ بازی کا جمع خرچ ہوتا تھا دولت علیہ کے ارادہ کو مات ہوتی رہی - اگرچہ سرویہ والون نے پورے تینتیس ۳۳ برس تک اپنی ملک کی گدی کو چالاکی کے باعث غیر کی نشست گاہ سے محفوظ رکھا مگر اس خودمختاری کے زمانہ مین کوئی کام ان لوگون سے ایسا نہین ہوا جسکے روسے ملک ترقی حاصل ہو - یا رعایا برایا کو فائدہ پہونچے بلکہ گورنمنٹ کی حالت بھی اکثر مذبذب رہی حتی کہ اخیر مین بعینہ اوس شمع کی طرح ہوگئی تھی جو جسکو تیل ہنبڑ جانیکے باعث بے لطف اور دہیمی روشنی کی نیم مردہ جھلک دکھا دکھا کر گھڑی پل کے بعد اپنے معدوم ہونیکا یقین دیکھنے والون کو دلاتی ہے - سرویہ کے چالاک وزیرون اور مشیرون نے سمجھا تھا کہ گورنمنٹ عام کے رہنے سے ملوک آزادی پاکر جو کچھہ

چاہنیگے کہ گذرینگے اور دوسری سلطنتون کی مانند سرویہ بہی
ازادی اور خود مختاری کی روشنی مین دنیاوی ترقی کی منزل کو طے
کر سکیگا کیونکہ اوسکی لجام پکڑنے والا کوئی نہین رہا مگر اونکی کم ہمتی نے
رہی سہی عزت بہی سرویہ کی معدوم کردی اور یہہ آزادی اونلٹی وبال ہوکر
سرویہ والون کے لیئے شتر بے مہار کی بہتی کا باعث ہوئی - تب تو اہالیان
سرویہ کو بادشاہ کی قدر ہوئی اور آزادی سے کسیکی زیر حکومت رہنے کو
چاہنے لگے رفتہ رفتہ پہر اونکی نظر ملاسچ پاشاہی پر پڑی جو بوڑہا ہو گیا تہا اور جسکو
اہالیان سرویہ نے ۲۰ برس پہلے تخت سے اوتار دیا تہا - ملاسچ مذکور کا
قیام اونلون مین والیچیا مین تہا اخر کار ارکان دولت سرویہ نے انہین کو
بلاکر از سر نو ۱۸۶۰ء مین اپنا حاکم بنایا مگر ملاسچ دو برس حکمرانی کرکے مرگیا
تب اوسکی جگہ اوسکا بڑا بیٹا مائیکل گدی نشین ہوا مائیکل مذکور چونکہ تمام یورپ
کی سیاحت کرچکا تہا اور اپنی والد سے کسیقدر اولی العزمی اور دانشمندی
وغیرہ اوصاف مین سبقت لیگیا تہا لہذا تخت پر بیٹہتے ہی نامبردہ نے
عمدہ عمدہ کارروائیان شروع کردین بہت سے قوانین جاری کیئے رعایا
اور سرکار مین جن امور کی تشریح لازم تہی اونکو صاف طور پر ظاہر کردیا -
رعایا اس سے خوش تہے - اس نے جب سرویہ والون کے دلون کو اپنے
قابو مین کرلیا تو ترکون سے یہہ درخواست کی کہ جو فوج شہر بلگریڈ پایہ تخت
سرویہ مین ترکون کی طرف سے رہتی تہی وہ اوٹہالی جاے - نامبردہ کی اس

درخواست کو لارڈ ڈربی سابق وزیر اعظم انگلستان کے والد مسٹر ڈربی مرحوم
نے بھی جو اوندنون دولت انگلشیہ کے ایک رکن تھے پسند کیا تھا اور مدد بھی
دیتے رہے تھے جسکا نتیجہ یہہ ہوا کہ ۱۸۶۷ء مین دولت عالیہ ترکی نے اپنا
لشکر بلگریڈ سے واپس بلالیا۔ اوس زمانہ سے سرویہ کا صوبہ آزادی کا
دم بھرنے لگا کیونکہ براے نام ترکی سلطنت کے ماتحت شمار ہوتا رہا۔
البتہ دو لاکھہ روپیہ سالانہ نقد بطور خراج سرویہ کا حاکم حضرت سلطان
ترکی کو برابر دیتا رہا جو فوج واپس لینے کے وقت مقرر ہو چکا تھا۔ لیکن دوسری
طرف حاکم سرویہ نے روس سے بہی کا نا پہوسی کی کارروائی جاری رکہی
یہان تک کہ اس زمانہ مین مدبران یورپ سرویہ کو ترکی سلطنت کی بربادی
کے لیئے روسیون کے ہاتہہ کا ایک خنجر سمجھتے تھے۔ جیسا کہ سرویہ ہی کے ذریعہ سے
جنگ حال مین بہی روسیون کو ترکی مملکت مین مداخلت کرنیکا موقع ملگیا اسی
طرح جب روسی چاہتے ہین سرویہ کی آڑ مین ہوکر ترکی سلطنت پر حملہ
کر بیٹھتے ہین۔ شہزادہ مائیکل نے ۱۸۶۸ء تک راج کیا۔ چونکہ کاراجاج کا
رہنا مائیکل کے پہلو مین بہی کانٹے کی طرح کہٹکتا تھا ایکروز موقع پاکر کاراجاج
کے ایک رشتہ دار نے مائیکل کو قتل کرڈالا۔ اوسکے بعد پرنس میلان شہزادہ
حال چودہ برس کے سن مین سرویہ کے تخت پر بیٹھا یہہ ابتدا ہی سے روس کا
طرفدار تھا چنانچہ ثبوت اسکا آیندہ ظاہر کیا جائیگا۔ جب سے پرنس میلان
سرویہ کا حاکم ہوا روس کی اشتعالک سے اوسکی رعایا ترکون سے دلی عداوت

رکہنے لگے اور ادنی و اعلے کے دلمین ترکون سے لڑنے مرنے کا خیال جوش
مارنے لگا جسکو پرنس مذکور بہی نہین روک سکتا تہا سرویہ والون کی شورہ پشتی
دیکہکر پرنس میلان بہی غرور مین بہر گیا اور فی الفور دولت علیہ کی خراجگذاری
سے آزاد ہونے کے لیئے وزیر اعظم ترکی کے خدمت مین ایک مراسلہ بہیجا
جسکا جواب دولت علیہ نے کچہہ نہین دیا - اس پر پرنس میلان نے
یکم جولائی سنہ ۱۸۷۶ع کو بذریعہ اشتہارات وغیرہ اپنے تمام رعایا کو ترکون سے
جنگ کرنے کے لیئے طلب کیا ان اشتہارون اور منادی کرنے والون نے پرنس
مذکور کی طرف سے سرویہ والون کو یہہ خبر پہنچائی کہ فی الحال جس لڑائی کے
لئے آپ لوگون سے درخواست کی جاتی ہے وہ تمام سرویہ کی آزادی اور
آئندہ آرام دہی کا باعث ہوگی اور جو حالت غلامی کی آج بہی وہ سرویہ والون
کے لیئے نہ رہیگی - اپنی آزادی اور عزت قایم رکہنے کے لیئے تمام سرویہ کے باشندونکو
جان توڑکر ترکون سے جنگ کرنا چاہیئے - ترکون پر فتحیاب ہونے سے آزادی
حاصل ہونیکے علاوہ دینی ترقی بہی سرویہ مین ہوگی جس سے ہمارا خداوند
مسیح نہایت خوش ہوگا - اپنی قوم اور ملک کو غلامی سے حالت سے نکالنا
بڑی بہادرون اور خاص جنتی لوگون کا کام ہے - بہائیو ہمیں تمکو پورے بہروسے
اور مین تمکو دل و جان سے پیار کرتا ہون کیونکہ تم بڑے دیندار اور سچے بہادر ہو
مین خود نہایت خوشی سے تمہارے ساتھ دشمنون سے لڑنیکو چلونگا اور ہمارے ساتھ
ہمارا پیارا ہمسایہ مانٹی نیگرو (جبل اسود) ہوگا جو میری بہائی شہزادہ نکولس

(امیر جبل اسود کا نام ہے) کے زیر حمایت ہو کر ہماری مدد کریگا پھر ہماری
مدد کے لیئے بوسینیا و ہرزیگونیا کے جنگی پہلوان ہونگے وہ سب دشمنوں سے
جان توڑ کر لڑینگے بہائیو۔ ان کے علاوہ ہمارا ہادر ہمای بلگیریا بہی ہماری
طرف ٹکٹکی باندہے ہوئے بیٹہا ہے جہاں ہمنے دشمنوں کی طرف قدم بڑہایا
کہ وہ بہی فی الفور ہماری مدد کے واسطے آموجود ہوگا۔ اور ہم امید
رکہتے ہیں جو قدیم دلاور قوم یونانیوں کی ہے وہ بہی اس معرکہ مین
ہماری مدد کریگی پیارو خدا کا نام اونچے آواز سے پکارتے ہوئے
چلو جسنے ہمکو اپنے حقوق کی نگہبانی کرنے کے واسطے پیدا کیا ہے۔ وغیرہ
وغیرہ اس جوش اور ولولہ انگیزی پیدا کرنے والی اشتہار نے جو یدی
کی شیخی بگہارنے سے زیادہ وقعت نہین رکہتا تہا تمام سرویہ والون
کو برانگیختہ کر دیا۔ اور سب کے سب ترکون سے لڑنے کو تیار ہوگیے۔ اس
موقع پر ناظرین کتاب متعجب ہونگے کہ بیٹہے بٹہاے پرنس میلان کو یہہ
کیا سوجہی خواہ مخواہ ترک ایسے عظیم الشان سلطنت سے مٹ بہیڑ
کی ٹہرائی۔ صاحبو! پرنس میلان بیچارہ کا قصور نہین تہا۔ بلکہ
یہہ تمام کارستانیان حضرت روسیہ کی تہین جو مدتون سے بلغاریہ
سرویہ۔ بوسینہ۔ ہرزیگونیا۔ مانٹونیگرو وغیرہ کو چپکے چپکے ترکون کی
طرف سے اشتعالک دے رہا تہا اور ہر ایک سے اوس نے یہی وعدہ کیا تہا
کہ تم ذرا چہیڑو تو دو پہر مجہے بہی اپنے ساتہ ہی دیکہا آپ جانتے ہین لگڑی کے

بل سندرنا چہ جب روس ایسے سلطنت مدد کا وعدہ کرسے اور تمام
عیسائی صوبون کو ورغلا کر سرویہ کی حمایت پر کھڑا کرسے تو پس میلان
جسقدر شیخی بگھارے زیبا ہے ورنہ بیچارہ میلان کی ہستی ہی کیا اور سرویہ
والون کا زعم کیا جو ترکون کے مقابلہ مین آئین - چنانچہ عقلمند اہل الرائے
اوسیدم پہچان گئے تھے کہ کوئی معشوق ہے اس پردۂ زنگاری مین
حسب بیان مندرجہ رپورٹ دولت عثمانیہ صوبہ سرویہ مین ۲۰ برس سے
۵۰ برس تک کے آدمی کو فوج مین رکھتے ہین اور تمام لشکر کا شمار
پچاس ہزار ہے اور ۳۰ باٹری توپخانہ ہے ہر ایک باٹری مین چھ چھ
توپین ہین سنہ ۱۸۶۱ع مین شہنشاہ جرمن کی طرف سے امیر سرویہ کو
۵۷ ضرب توپین بطریق ہدیہ عنایت ہوئی تہین جب مذکور اشتہار جاری ہوا
تو سرویہ کی فوج کا شمار ۹۰ ہزار کے قریب تہا جسکے کمان روسی جنرل چرنایف
کرتا تہا سنہ ۱۸۶۱ع مین سرویہ کے پاس ۲ لاکھ ۳۰ ہزار بندوقین تہین اسکے
علاوہ شہر کرافیجویش مین سرکار سرویہ کا اسلح خانہ ہے جہان توپین
ہر قسم کی ڈہلتی ہین ولایت سرویہ کی سالانہ آمدنی کل تین کروڑ
۵۰ لاکھ پیاسٹر ہے ایک پیاسٹر دو قرش کا ہوتا ہے اور خرچ
قریب قریب آمدنی کے ہے - دولت العالیہ عثمانیہ کو امیر سرویہ ۲۳ ہزار
لیرہ سالانہ خراج دیتا ہے جسکی تخمینا ۲ لاکھ ۳۰ ہزار روپیہ سکہ کلدار
ہوتے - مختصر یہ کہ سرویہ نے اشتہار مذکور کے ذریعہ سے اپنے

تمام رعایا کو اشتعال دیکر ترکی سے مقابلہ کرنیکی تیاریان کردین جسکو دیکھکر
مانٹونیگرو والون کے دماغ مین بھی گرمی چڑھ گئی - اونکی بھی کیفیت سنئے -

صوبہ مانٹونیگرو کی تواریخ مع جغرافیہ

صوبہ مانٹونیگرو مین سوائے جنگل اور پہاڑ کے اور کچھ نظر نہین آتا - اس ملک کے
باشندے بالکل وحشی ہین اور اپنی زبان مین لفظ جرناگورا سے جسکے معنی
وحشی لڑاکو کالا ہین شناخت کئے جاتے ہین اس خطاب کو یہہ لوگ اپنے اوپر
بڑے فخر کے ساتھ منسوب کرتے ہین - اسملک کے چارون طرف پہاڑون کا
ایک حلقہ کھنچا ہوا ہے جسکی اندر جنگل بیابان اور جنگل مین سکنائے مانٹونیگرو
آباد ہین پہاڑی دھوپ اور جنگل کی ناقص آب و ہوا کے باعث یہہ لوگ
سیاہ رنگ ہوتے ہین - صوبہ مانٹونیگرو یا جبل اسود جسکے معنے کالا پہاڑ
ہین ایک چھوٹا سا ملک ہے - اوسکے شمال و مغرب مین ہرزیگونیا - و بوسنیا
اور جنوب اور مشرق مین البانیا واقع ہین - یہہ صوبہ ۲۴۸۰ میل مربع ہے
بعض پہاڑون کی چوٹیان جو مانٹونیگرو مین واقع ہین سطح سمندر سے ہزار
فیٹ کی بلندی پر پائی جاتی ہین - پیداوار خاص اس صوبہ کی مکئی آلو
اور تمباکو ہے - اور ساگ پات بھی ہر قسم کا پیدا ہوتا ہے - چوپایون اور
مویشیون مین سے - بکرا - دنبہ - گائین - و خنزیر وغیرہ یہان بکثرت ہین
ان کے علاوہ خچر اور گھوڑا بھی کہین کہین ملتے ہین - تمام پہاڑی مقامات
مین گدھون کیہی ذریعہ سے آمد و رفت اور اسباب کا لانا لیجانا ہوتا ہے -

شہد اور موم بہی مانٹو نیگرو کے جنگلون مین بہت ملتا ہے دستکاری صرف اونی و سوتی پارچہ اور بکری کی رنگی ہوئی کہالین ہوتی ہین۔ مگر چونکہ تہذیب کے مقابلہ مین وحشت بڑہی ہوئی ہے اس لیئے سرد یہ والون کی مانند اسیقدر اشیائ بنائی جاتی ہین کہ باشندگان صوبہ کے لیئے بہی بمشکل کفایت کرتی ہین۔ کثرت سے نہین نبا ہرجائین تمام صوبہ مذکور مین ۲ سو دیہات و قصبہ جات لبستی ہین اور ہر ایک گاؤن خواہ قصبہ مین ایک ایک گرجا ہے مانٹو نیگرو کا پایہ تخت شہر سٹینیا ہے جو نہا ایک وسیع میدان مین آباد ہے بجز پایہ تخت کے اور تمام دیہات پہاڑون سے ڈہنکے ہوئے نظر آتے ہین ان پہاڑون کی نسبت ایک عجیب و غریب حکایت یہان کے باشندون کی زبان پر آجتک مشہور ہے۔ وہو ہذا۔

حکایت

باشندگان مانٹی نیگرو کہتے ہین کہ جب خدا تعالی نے زمین اور آسمان کو پیدا کرکے پہاڑون کے لیئے پتہر پیدا کیئے تو وہ پتہر تہلیون مین بہر بہر کر فرشتون کی معرفت دنیا مین پہنچے جاتے تھے اتفاقاً ایک تہیلا آسمان ہی پر پہٹ گیا اور اوسمین جسقدر پتہر تھے ہمارے ملک کی سرزمین مین جو صاف میدان تہا آپڑی اوسی وقت سے ہمارے ملک مین سیوائے پتہر کنکر کے اور کچہہ نہین نظر آتا۔ واہرے وقیانوسی خیال آگے آدمیون ادہون نے اہالیان ہند کے بہی کان کترے جو سمیر پربت کے گرد دودہ اور شہد وغیرہ کی ندیان بتلاتے ہین۔ از روے مردم شماری اس صوبہ کے باشندون کی تعداد ایک لاکہہ ۲۵ ہزار ہے اور یہہ سبکے سب گریک

(یونانی) چرچ کے معتقد ہین ایک دادا کی اولاد ہونے کے باعث امین اتفاق
ہمیشہ سے چلا آتا ہے - طویل القامت اور قوی الجثہ ہوتے ہین - لڑائی بھڑائی کے لیے ہر دم
تیار رہتے ہین - ہتیار بندی کا شوق یہان تک رکھتے ہین کہ جو کاشتکار اپنے کھیتون
مین زراعت کا کام کرنے کے واسطے جاتے ہین وہ بھی ہر دم ہتیار لگائے رہتے ہین
جب کبھی اپنی دشمن سے آ بھڑتے ہین تو خلاف تہذیب نہایت بیرحمی کے ساتھ وحشیانہ
حرکتین کرتے ہین - اپنے زخمی دشمنون کے سرون کو کاٹ کر نعش کی مٹی پلید
کرتے ہین - حتی کہ سب پر سبقت لے گئے [illegible] اسے اگر کہا جاوے تو مناسب ہے -
تعصب مذہبی پیشواؤن کے اوسکانے سے ان کے دلون مین اسقدر بھرا رہتا ہے
کہ مخالف سے لڑنے کے وقت دیوانے ہو جاتے ہین کاشتکاری کے علاوہ اکثر
اشخاص [illegible] مچھلیون اور موم و شہد اور چمڑے کا بیوپار کرتے ہین مگر اپنے
ہی ملک مین ان چیزون کو لیے پھرتے ہین - باہر نہین جاتے مانٹونیگرو مین داخل
ہونے یا وہان سے ممالک غیر مین جانے کے لیے صرف دریا مین ہوکر ایک ہی
رستہ ہے جو علاقہ آسٹریا مین سے گزرتا ہے اسکے سوا سے تری یا خشکی کا
اور کوئی راستہ نہین - اس ملک کے کاشتکار بڑے محنتی ہوتے ہین - کبھی نہین
تھکتے - اونکے چہرہ پر پہلوانی اور سپہ گری کی جھلک پائی جاتی ہے اگر اس ملک کے
باشندون کو فوجی تعلیم عمدہ طور پر دیجاوے تو بہت مضبوط اور کارگذار سپاہی
بن سکتے ہین - چنانچہ اس موقع سے جسکو آگے چلکر دکھلاوینگے باشندگان
مانٹونیگرو کی قدر اور شجاعت ناظرین اس کتاب کو بخوبی معلوم ہوگی - اگرچہ

باشندگان مونٹونیگرو اوصاف مذکورۃ الصدر سے متصف ہین اور اپنی ملک مین قومی امیر کے زیر حکومت نہایت خوشی سے رہتے ہین تو بھی ہمیشہ سلطنت آسٹریا کے محتاج رہی ہین - سلطنت مذکورہ قدیم سے مانٹونیگرو والون کی مددگار رہے - اگر آسٹریا کی حمایت نہوتی تو ابھی تک یہہ صوبہ غیر کی حکومت مین آگیا ہوتا - گو کہ مانٹونیگرو دولت العالیہ عثمانیہ کو خراج دیتا ہے مگر ہمیشہ سلطنت موصوفہ کے مقابلہ مین بغاوت اور سرکشی کرتا رہتا ہے حالانکہ ہر مرتبہ سو نہہ کی کہاتا ہے - اول مرتبہ سنہ ۱۵۲۶ء مین سلطان سلیمان خان دوم نے مانٹونیگرو کو فتح کیا تہا اوسکے بعد مدتون تک مانٹونیگرو والے ڈر کے مارے خاموش رہے - حتی کہ ترک کا نام سنکر کانپ جاتے تھے مگر اٹھارہوین صدی کے شروع سے پہر اونہون نے سر اوٹھایا اور بار ہا سرکشی کی - اور اثناء جنگ مین بہت سے وحشیانہ حرکتین کرتے رہے جو اونکی بزدلی پر دلالت کرتے ہین - کئی مرتبہ لڑائی مین ترکون پر سورون کے مانند حملہ آور ہوئے اور بکمال بیرحمی سے اونکو قتل کیا اور پہاڑون مین جا چھپے - سنہ ۱۸۵۱ء تک مانٹونیگرو کا امیر نواب ہونے کے علاوہ اپنی رعایا کی نظرون مین مذہبی سرغنہ اور پادری بھی خیال کیا جاتا تہا اسی لیئے تمام صوبہ کے باشندے اوسکی تابعداری کو دونون جہان کی خوشنودی کا باعث خیال کرتے تھے چنانچہ سنہ مذکور کے آخر مین جب شہزادہ ڈانیلی مانٹونیگرو کی گدی پر بیٹھا تو اوسنے اپنے آپکو رعایا کے روبرو مذہبی رہنما قرار دیکر ترکی سلطنت کے ساتھہ لڑائی کی تیاریان کردین سنہ ۱۸۵۲ء مین اسکا مزاج درست کرنیکے

واسطے بیس ہزار ترکی فوج نے زیر کمان جنرل عمر پاشا مانٹونیگرو پر حملہ کیا اور اور چاروں طرف سے اوسکو محاصرہ مین لیکر ایسے دانت کہٹے کئے کہ ڈانیلی کے ہوش بگڑگئے سارے مانٹونیگرو والے معہ اپنے امیر کے شکست فاش کہا کر ترکون کے روبرو بہاگ نکلے اگر سنہ پانچ مین ٹرکر صلح نکرلاتا تو ترک سبکو فنا کرڈالتے - اوس صلح نامہ کے مطابق چہہ برس تک مانٹونیگرو نے کان نہین ہلایا لیکن چہہ برس کے بعد پہر دلین شرارت کا شعلہ بھڑکا اور تمام ملک ترکون سے لڑنیکو تیار ہوا - ترکی فوج بہی مقابلہ کے لیئے آموجود ہوئے مگر پچہلے فتحیابی کی مانند اس لڑائی مین ترکون کو سرخروئی حاصل نہین ہوئی وجہہ یہہ کہ ترکی فوج نہایت تہوڑی ہی تہی اور اوسمین بہی نیئے رنگروٹ اور چوکی پہرہ دینے والے پولیس کے سپاہی ناتجربہ کار بہری تہے - جب شہزادہ ڈانیلی نے ذرا سے ترکی فوج کو شکست دی تو مارے غرور کے پہول کر کپا بن گیا اپنی رعایا پر بڑی بڑے ظلم کئے جسکا نتیجہ یہہ ہوا کہ سنہ ۱۸۶۰ء مین قتل کیا گیا - اسکے بعد شہزادہ نکولس تخت نشین ہوا جو آجتک موجود ہے سنہ ۱۸۶۱ء مین نکولس مذکور نے بہی اپنی رعایا کو ترکون سے لڑنیکے لیئے آمادہ کیا تہا چنانچہ ۲۴ ہزار لڑاکون کو لیکر دولت مآب عمر پاشا سے صف آرا ہوا ترکون نے پہلے ہی حملہ مین وہ بہادری دکہلائی کہ اہالیان مانٹونیگرو اور اونکا شہزادہ مسٹر نکولس دم دبا کر بہاگتے ہی نظر آتے - آخر کار پشیمانی اوٹہا کر دولت عالیہ عثمانیہ کی اطاعت کو تسلیم کیا اور خراجگذار بنا - تو بہی جبلی عادت نہین گئی چپکے چپکے شرارتین کرتا رہا ادہر اودہر سے سامان جنگ بہی منگواتا تہا حتی کہ جب

خود مین ترکون سے مقابل ہونے کی جرات بنیائی تو ۱۸۷۶ع مین اپنی دینی بہائی اور ہمسایہ ہرزیگوینا کو بہکا پہسلا کر اونسے غدر کرا دیا اور دوسری برس خود بہی اونکے ہمراہ ہوکر ترکی فوج سے لڑنے لگا چنانچہ تمام ملک مانٹونیگرو مین جتنے جوان آدمی تھے سبکو نکولس نے جمع کرکے سرویہ کی امداد کے لیئے روانہ کیا۔

دیکہو مانٹونیگرو کے سپاہیون کی تصویر

نمبر ۵ دیکہو

ترکی کے مقابلہ مین سرویہ کی بیشمار شرارتین

مانٹونیگرو نے تو بغیر کسی شکایت واجبی کے شرارت پہیلائی ہی تھی مگر سرویہ اوس سے بہی مرشد نکلا۔ ترکون نے سرویہ کے ساتھہ کبہی ایسا ناجائز برتاو نہین کیا جسکا بدلہ بغاوت اور سرکشی ہو۔ بلکہ پچاس برس گزشتہ مین ترکون نے اسقدر آزادی سرویہ کو عطا فرمائی اور ایسی ایسی عایتین کین کہ سرویہ ایک خود مختار سلطنت بنگئی اگر خدانخواستہ ترک سرویہ کی ترقی نہین چاہتے تو آجتک روز اوسکی کچھہ بہی نہ بنتی۔ پس ترکی گورنمنٹ کے مقابلہ مین سرویہ کے سرکشی اور احسان فراموشی کرنیکا کوئی باعث نہین پایا جاتا بجز اسکے کہ محض **روسیہ** کے بہکانے سے اپنی مہربان شہنشاہ کو رنجیدہ کیا۔ گویا اپنے ہاتہون سے اپنے ہی پاؤن مین کلہاڑی ماری اور اپنی دینی بہائیون کی جو سراسر تعصب کی لڑائی لڑتے تہے حمایت کی شہزادہ **میلن** امیر سرویہ کا یہہ کہنا کہ ترکی فوج باشی بوزق کے ہاتہون سے بلگیریا مین عیسائیون کے قتل ہونیکی خبر نے اہالیان سرویہ کے

دلون مین جوش پیدا کر دیا، یہ بالکل غلط ہے - کیونکہ اہل سرویہ واقعہ
بلگیریا سے بھی پہلے چپکے چپکے ترکون سے جنگ کرنے کی تیاریان کر رہے تھے
جیسا کہ ہم اوپر بیان کر چکے ہین - اس سرکشی سے سرویہ کے صرف دو دلی
مقاصد تھے - پہلا روسیون کو جنکی حمایت کا اوسکو پورا یقین تہا خوش کرنا
اور دوسرا اس موقع پر جبکہ ترکی بہت سے مخمصون مین مبتلا تھے اپنے آپکو دوسرے
سلاطین یورپ کے مانند آزاد اور خود مختار بنا لینا - روسیہ کے بد چالون مین
سے بڑہ کر ایک یہہ بھی چال بری تھی کہ وہ ترکی کے چہوٹے چہوٹے ماتحت صوبونکو
ورغلا کر اوسکی مقابلہ مین سرکشی اور بغاوت اوسنے کروا تا تہا جس سے چہوٹی
چہوٹی صوبے ہمیشہ بربادی کی حالت مین رہتے تھے روسیہ کی غرض ایسی شرارتونسے
یہہ تھی کہ ترکی کی فوجی اور مالی دونون قوتین آے دن ان لڑائیون مین
پہنسے رہنے سے ضعیف ہو جائین اور اخیر مین ترکون کے مغلوب کرنیکا جیسے خاطر
خواہ موقع ملجاے - انیسوین صدی کے شروع مین بھی جبکہ روس نے ترکی
سلطنت پر یورش کی تہی تب بھی روسیہ نے سرویہ کو ترکون کے مخالفت کے لیے ابہارا
تہا اور تھوڑا سا ترکی لشکر جو سرویہ کی سرحد پر مقیم تہا اوسپر حملہ کرنیکی صلاح دی تھی
لیکن شرارت ظاہر کرنے سے بیشتر روسیہ اور دولت عثمانیہ کے مابین سنہ ۱۸۱۲ء مین
ایک عہدنامہ ہو کر صلح ہو گئی سرویہ کی شرارت کا شعلہ بھی بھڑکنے نہین پایا تہا کہ
سرد ہو گیا - اس عہدنامہ مین روس نے سرویہ کو ترکی کا ماتحت اور خراج گذار
تسلیم کیا - مگر شہزادہ میلاسیح امیر سرویہ پہر بھی روس سے خفیہ سازش رکہتا تہا۔

اور جو کچھ بھی روسی ٹیرہاتے تھے اوسی پر عمل کرتا تہا - اور روسیون ہی کے حمایت کے بھروسہ پر اِس شخص نے بڑے بڑے ظلم اپنے رعایا پر کئے جن سے تمام رعایا ملاسچ سے ناخوش تھے - اسکے علاوہ امیر مذکور ہمیشہ کچھ نہ کچھ جھگڑا خانی ترکی سلطنت سے کہتا تہا کیونکہ اوسکا دل تو روسی گورنمنٹ کے قبضہ مین تہا - آخر کار جب اس شخص کا ظلم حد سے بڑہ گیا تو ناچار ہو کر رعایا سے سرویہ نے دولت ترکی سے مدد طلب کی اور لمبی چوڑی عرضی حضرت سلطان المعظم کے حضور مین بدین مضمون پیش کی کہ حضور ہم لوگون کو ملاسچ کے بیٹما اور وحشیانہ ظلمون سے نجات دلوا ئیے نتیجہ یہ ہوا کہ میان ملاسچ سرویہ کی حکومت سے معزول کئے گئے - اسکی جگہہ اسکا بیٹا حکمران ہوا - جو باپ سے بھی بڑھکر جابر نکلا - یون ہو آخر نطفہ تو ملاسچ ہی کا تہا - اون دنون مین باشندگان سرویہ کے دو گروہ ہو گئے تھے - ایک گروہ تو جسمین کثرت سے تمام رعایا برابر شریک تھے ترکی سرکار کی حکومت چاہتا تہا اور جس وقت جبکہ ملاسچ اپنے ظلم کرتا تہا امداد بخشکر نتیجہ ظلم سے بچانیکے باعث یہہ لوگ ترکی کو اپنا آقا اور مہربان شہنشاہ سمجھتے تھے - مگر دوسرا گروہ جسمین ملاسچ کا بیٹا امیر سرویہ اور معدودی چند اوسکے گروہ کے اور دو ایک مذہبی رہنما شامل تھے روسیون کی حمایت پر مرتا تہا - اس اخیر گروہ کو روس نے سرویہ والون پر ظلم کرنے اور طرح طرح کی سازشین پہیلانے کے لیئے گویا ایک آلہ بنا رکہا تہا - مگر زیادہ تر رعایا چونکہ دولت عثمانیہ کی دل و جان سے فرمانبردار تھے اس لیئے روس کی کچھ پیش نہین جاتی تھی - اہالیان سرویہ کی سچی فرمانبرداری کی تصدیق ہو گئی

گورنمنٹ کی نسبت وہ ظاہر کرتے تھے کریمیا کی لڑائی مین بخوبی ہوگئی - جبکہ لڑائی
مذکورہ مابین ترکون اور روسیون کے شروع ہوئی تو روسیہ نے اہل سرویہ کو ورغلایا
کہ ہمارے ساتھ ہوکر ترکون سے جنگ کرین اور بہت سا سامان جنگ و زرنقد کے دینے کا
بھی وعدہ کیا اور یہ بھی کہا کہ اہالیان سرویہ کو آزادی حاصل کرنے کے واسطے
اس سے زیادہ اور عمدہ موقع پھر کبھی نہ ملیگا مگر سرویہ والون نے صاف انکار کردیا
اور جواب دیا کہ ہم اپنے مہربان شہنشاہ کے مقابلہ مین ہتیار اوٹھاکر ہرگز
محسن کش نبنیگے - چنانچہ پرنس نکولس امیر سرویہ نے ایک پنچایت ملکی مین
جو ایسی مشورون کے لیئے جمع ہوتے تھے صاف کہدیا کہ ملک سرویہ پر دولت
عالیہ عثمانیہ نے اسقدر عنایتین فرمائی ہین کہ جنکا عوض قیامت تک ادا
نہین ہوسکتا - اور جو شخص سرویہ والون کی نسل مین سے ہوکر ترکی سلطنت کے
سامنے ہتیار اوٹھاکر سرکشی جتلائے وہ بیشک نطفہ ناتحقیق اور نمک حرام ہے
اوسوقت تو ایسا سخت جواب امیر سرویہ کی زبان سے سنکر روس خاموش
ہو رہا مگر چندہی روز کے بعد جبکہ ملاسچ دوبارہ سرویہ کے تخت پر بیٹھایا گیا تو روسی
سازشین از سرنو سرویہ مین شروع ہوئین - ملاسچ تو ابتدا ہی سے روسیہ کا
غلام تھا لہذا کھلے بندون اوسکے ورغلانے سے سرویہ مین ترکی مخالفت کو
ترقی ہونے لگی - اور ترکون کو خواہ مخواہ الزام لگانے کے واسطے روسیون نے
ایک بہت بڑی دغابازی (بے ایمانی) کی چال چلے جسکی کیفیت مسٹر لانگورتھ
انگریزی وکیل متعینہ شہر بلگریڈ نے یون لکھی ہے کہ روس نے ترکون پر

الزام لگانے کی لیئے بہت سے لیٹرے اور بدمعاش عیسائیون کو مسلمانون کا
لباس پہنا پہنا کر بلگیریڈ مین بہیجا جنہون نے غریب عیسائیون کو ستانا شروع کیا
اور نہایت بیہودہ حرکتین یہہ لوگ کرتے تھے - چونکہ یہہ کرسٹان ظاہر مین مسلمانی
لباس رکھنے کے علاوہ اپنے آپکو ترک بتلاتے تھے اس لیئے باشندگان سرویٔ
انکی ظلمون اور نالائق حرکتون کو دیکھہ دیکھکر نہایت ناراض ہوگئے اور رعام ترکونکے
نام سے بہی نفرت کرنے لگے - اون بیچارون کو یہہ کب معلوم تہا کہ یہہ ظالم اور بیرحم وحشی
ہماری ہی عیسائی بہائی ہین - بیچارے ترکون کو ناحق اپنے شرارتون سے بدنام رکہتے
ہین - ناظرین اس کتاب کو روس کی پالالکی ابتو اچہی طرح معلوم ہوگی - دیکہیئے کس
تدبیر سے اونہین باشندگان سرویہ کے دلی خیالات کو جو ترکون پر جان دیتے
تھے زار روس نے موڑکر ترکون سے بدگمان کردیا - اور ایسے ایسے ظلم سرویہ والون کے
ہاتہون سے ترکون پر کرائی کہ خواہ مخواہ ترکی ملکہ علی العموم اہل اسلام اہل سرویہ سے
انتقام لینے پر آمادہ ہوگئے - سب سے اول سنہ ۱۸۶۲ع مین عیسائی باشندگان
سرویہ نے متفق ہوکر شہر بلگریڈ کے اوس حصے پر حملہ کیا جسمین مسلمان آباد تھے
اور ایسے ایسے وحشیانہ ظلم کیئے کہ اونکا بیان کرتے ہوئی رونگٹے کہڑے ہوتے ہین -
مسٹر لانگ ورتہ انگریزی کاونسل نے ان ظلمون کا احوال بچشم خود دیکہکر لکہا ہے
صاحب موصوف نے اہل اسلام مستورات کی لاشون سے بہری ہوئی ایک
بڑی گاڑی کو دیکہا تہا جنہیں سرویکے عیسائیون نے بلا وجہ حملہ آور ہوکر
قتل کرڈالا تہا - جب ترکی لشکر کے سردار نے اہالیان سرویہ کی یہہ نالائق

حرکتیں دیکھیں تو فی الفور شہر بلگریڈ پر توپیں مارنی شروع کر دیں۔ ترکی سلطنت کی رحمدلی اور انصاف پروری کو دیکھیے کہ اپنے پاشا سپہ سالار شکرید کو رکی سیہ کارروائی جس سے گناہ گاروں کے ساتھ بیگناہ بھی مارے جاتے تھے پسند نہ آئے بلکہ پاشا موصوف کو دولت العالیہ نے اسی جرم میں برخاست کر دیا حالانکہ پاشای موصوف انصافاً اہل سرویہ سے انتقام لینا چاہتا تھا۔ سرویہ والے اگر پہلے ہی انسان ہوتے تو دولت ترکی کی اتنی بڑی مہربانی کا شکریہ ادا کرتے اور آیندہ اپنے کیے پر پشیمان ہوکر کبھی ایسے جرم سنگین کے مرتکب نہوتے۔ مگر افسوس کہ اونہوں نے دولت العالیہ عثمانیہ کی اس شہنشاہی مہربانی کے اور ہی معنے لگائے الطاف خسروی کو بالائے طاق رکہکر اپنے زعم باطل میں یہہ خیال کیا کہ ترکی سلطنت ہم سے ڈر گئے۔ اسی لیے اوسنے اپنے فوج کو لڑنے سے باز رکہا اور سکان افسر کو جسنے ہمارے شہر پر گولا اندازی کی تھی موقوف کر دیا۔ اس خام خیالی نے سرویہ والے وحشیوں کا اور بھی سر پہرا دیا اودہر روس نے ترکی لشکر گولہ اندازی کی خبر سنکر بہت سا بارود اور رکاڈتوس وبندوقیں و دیگر سامان جنگ مع بہت سے روسی سپاہیوں اور افسروں کے جو مشّاق پاتے تھے سرویہ کو مدد کو بہیجدیا جس سے اہل سرویہ کی رہی سہی ہمت بہی ماری گئی جب گورنمنٹ ترکی کو ان واقعات کی اطلاع ہوئی تو بخیال دور اندیشی سرحد سرویہ اور روس پر اپنا لشکر جمع کرنا شروع کیا۔ اب سلاطین یورپ کے تعصب پر غور کیجیے کہ روس نے بموجب عہدنامہ سنہ ۱۸۱۲ء اسرویہ کو گورنمنٹ ترکی کا خراجگذار تسلیم کر لینے کے بعد بہی اہالیان سرویہ کو ترکوں کے مخالفت

کے لئے بہکایا - اور اونسے بیچارے بیگناہ مسلمانون پر ظلم کر دیا - سامان جنگ
خلاف عہدنامہ کے بہیجا تب تو کسی ایک نے بہی چون نہ کی مگر ترکی فوج نے جہان اپنے
سلطنت کی حفاظت کے لیئے سرحد پر فوج جمع کرنی شروع کی کہ تمام سلاطین
عیسوی چلا اوٹھے - اور لگے اعتراض پر اعتراض جڑنے - ایک نے دولت عثمانیہ سے
دریافت کیا کہ یہہ فوج بلا سبب آپ کیون جمع کرتے ہین دوسرے نے زور
دیکر کہا کہ یہہ فوج واپس بلائی جائے ورنہ ہمسایون پر خوف چہا جائیگا
اور نتیجہ خراب نکلے گا - غرض ایک نہین سبکے سب سلاطین عیسوی یوروپین
پولیٹیکل حکمت عملی کی ہندیا مین کہچڑی لگانے لگے - یہہ نسمجہے کہ ہم متعصب ہین تو ترکی
بہی موم کی ناک نہین ہے جو ذرا سی گرمی سے پگہل جائیگی -

سرویہ اور ترکی لڑائیون کا آغاز

ابتدا ہی سے ترکون کے ساتھہ سرکشی کرنے مین اہالیان سرویہ کو روسیون کی
مدد کا پورا پورا بہروسا تہا - اونکے ناجایز شرارتین اور احسان فراموشی
جو عنایتون کے بدلے مین ترکون کے ساتھہ کرتے تہے کبہی کبہی ہولناک صورتین
ظاہر ہوکر باداشس کا خوف بہی دلاتی تہین جسکے دور کرنے کے لیئے اہالیان
سرویہ اپنی ہی طرف سے جواب گہڑ کر دلکو تسلی دے لیتے تہے کہ ہمارا مددگار
شہنشاہ روس ہے وہ ہرگز ترکون کے یورش کو نہین دیکہہ سکیگا - پہر تمام
یوروپ کے مسیحی سلاطین پر بہی یہہ لوگ بہروسہ رکہتے تہے - کہ وہ کبہی ترکون کے
پنجہ انصاف مین ہمکو پہنسنے نہین دینگے - ایسے ایسے خیالات نے سرویہ کے

جوش وخروش کر بہت بڑی تیاریون کے لئے مجبور کیا تہا - اونکا یہہ بہی خیال تہا
کہ جنگ کے وقت یوروپ کے تمام سلاطین جسطرح سے ہماری مدد کرینگے اوسی طرح
ترکون کو مدد دینے سے بہی انکار ہی کرتے رہینگے - یہان تک کہ کوئی ترکون کا ساتہہ نہ دیگا
القصہ ایسی ہی خیالی پلاو پکا پکا کر باشندگان ملک سرویہ نے لڑائی کی مصمم تیاریان
کرلین اور ۲۰ جون ۱۸۷۶ء کو لشکر سرویہ نے شہر بلغراد سے سرحد ترکی کی جانب
کوچ بول دیا - اوسوقت سرویہ کے ٹون کونسل (ملکی پنچایت) نے عام اشتہار دیا
کہ تمام ملک سرویہ کے باشندون کو ترکون کے بیشمار جور وستم سے چہٹرا کر خود مختار
بنانے کے لئے سرکار سرویہ نے ایک روپیہ کا لون جاری فرمایا ہے ہر ایک سرویہ کے
باشندہ کو چاہئی کہ اوسکو خرید کرے - سرویہ بلکہ ممالک غیر مین سرویہ کی
جنگی قوت کے بارہ مین یہہ یقین کیا جاتا تھا کہ وزیر جنگ کے پاس دو لاکہہ
بریچ لوڈنگ (عقب سے بہرنے والی) اور ایک لاکہہ **ہنری مارٹینی** قسم
کی بندوقین تیار ہین جنکا بیشمار مصالحہ بہی مدتون سے جمع کیا گیا تہا اور قدر بہاری
توپخانہ کے ساتھہ ۲۵ باٹریان معہ دیگر ساز وسامان کے فوج سرویہ مین
موجود ہین - ڈیڑہ لاکہہ آدمیون کا کہانا ہر روز پکانے کے لائق تنور اور
آٹا و دال و آلو اور دوسری ترکاریان فوج کے ہمراہ سرحد کو بہیجی گئی تہی - فوج
کے ساتہہ تار برقی کے قایم رکہنے کا بہی کامل انتظام کیا گیا تہا - تمام شہرون کے
مدرسے بند کرکے اونکی جگہہ مکانات مدرسون مین فوجی مجروحون اور مریضون کی
خاطر شفاخانے قایم کئے گئے تہے اور تمام خالی مکانات مین بارود اور گولی

وغیرہ جنگی سامان بہر دیا گیا تہا - ان طول وطویل طیاریون کی خبر سنکر ترکی گورنمنٹ
حیرت مین رہے اور فی الفور امیر سرویہ سے بلاوجہ فوجی تیاریون کے وقوع مین آنیکا
باعث دریافت فرمایا - امیر سرویہ کے کان مین تو شیطان نے پہونک ماردی تہی
وہ سیدہے کب اور کیونکر چل سکتے تہے - دولت عالیہ عثمانیہ کے فرمان کا جواب
بکمال بی ادبی اور درشتی کے الفاظ مین دیا - جسکو پڑہکر شہنشاہی جلال کا شعلہ
مثل برق چمکنے لگا - اور مصمم قصد ہوا کہ اس احسان فراموش کو جلا کر خاکستر
بنا دینا ہی لازم ہے - چنانچہ گورنمنٹ عالیہ عثمانیہ نے بہی فوراً کسیقدر فوج کو
سرویہ کی سرکوبی کے لیئے تیار کیا - اور بعد امتحان و معاینہ لشکر ترکی بلا تامل
سرحد سرویہ کی طرف روانہ ہو گیا - اس لشکر کے روانہ کرنیکا باعث سرکار
ترکی نے سفیران سلاطین غیر متعینہ استنبول کے روبرو بذریعہ شقہ گشتی کے یہہ
بتلایا کہ سرحد سرویہ کی طرف چندروز سے باغیون نے ہنگامہ برپا کر رکہا ہے لہذا
یہہ فوج اپنی سرحد کی حفاظت کے لیئے بہیجی جاتی ہے - امیر سرویہ پرنس میلان
کی چال کو دیکہیے کہ جب دولت علیہ کی فوج سرویہ کی جانب کوچ کر چکی تو غضب سے
اپنی خاص ایلچی کو بلگریڈ سے قسطنطنیہ مین بہیجا جسنے امیر کی جانب سے جدید سلطان
مراد خان کے حضور مین حاضر ہوکر اونکی سرداری کا اعتراف کیا - اس سے بڑہ کر
انکی چال اور دہوکہا دہی کیا ہوگی ایک طرف تو ترکی سرحد پر اپنی فوج کو جنگ
کے واسطے بہیجا اور سخت اور نا ملایم جواب لکہا - دوسری طرف خاص ایلچی کے
ذریعہ سے حضرت سلطان المعظم کی افسری کو تسلیم کیا - ایسی ہی دفعہ تصلی کا زرد

مسیحی سلاطین یورپ کی ایمانداری اور راست بازی بخوبی ظاہر ہے ناظرین
خود سمجھہ لین - حاصل مطلب یہہ ہے کہ حضرت سلطان المعظم شہزادہ میلان کی
دورنگی کارروای سے بخوبی آگاہ ہوچکے تھے اس لیئے اوسکی سفیر کا قسطنطنیہ مین
پہونچکر حضرت سلطان کی سرداری کو تسلیم کرنا کچھہ بہی سودمند نہین ہوا دربار عثمانیہ
کی طرف سے برابر ناراضی کا اظہار کیا گیا - اور ۲۰ جون سنہ ۱۸۷۶ع کو تین فرمان شہزادہ
میلن امیر سرویہ کے پاس دولت علیہ کی طرف سے بہیجے گیئے - **اول** فرمان مین لکہا تہا
کہ اگر سرویہ ایمانداری کے ساتہہ دولت سینہ کی افسری کو قبول کرتا ہے تو وہ چہارم
حصہ ملک کی آمدنی کا جو بابت خراج سال حال سرویہ پر چڑہہ گیا ہے فوراً خزانہ
ترکی مین داخل کردی **دوسری** فرمان مین سرویہ سے درخواست کی گئی تہی کہ
جو لشکر سرویہ کا ان دنون ترکی سرحد پر جمع ہوا ہے اسے ایک لخت واپس بلا لیا جائے
تیسرے فرمان مین یہہ ذکر تہا کہ امیر سرویہ بتقریب تخت نشینی جدید سلطان مراد خان
اپنے پایہ تخت مین ایکسو ایک توپ کی سلامی اتار کر اظہار تعظیم سرکری - ان تینون فرمانون
قبول و منظور کرنیکے بدلے مین سرویہ نے برعکس اسکے اور بہی بہت سے فوج اپنی سرحد
ترکی کی طرف بہیجدی جس سے امیر سرویہ کی دلی شرارت اور دغابازی صاف ظاہر ہے
اگر سچے دلسے سلطان المعظم کی افسری کا اعتراف کرتا تہا تو پہر فرامین مذکورہ کے
منظور کرنے مین کیا قباحت تہی - مگر اس کارروای سے بخوبی ثابت ہے کہ ایک طرف
تو امیر مذکور اپنے دغابازی سے بظاہر سلطان کی سرداری کو تسلیم کرکے اپنے فرمان برداری
یقین دلاتا تہا اور دوسری طرف چپکے چپکے ترکی ملک پر حملہ کرنیکا ارادہ رکہتا تہا

= جب سرویہ کی تمام فوجین سرحد پر جا پہونچین تو اوہنین دنون مین اس موقع کو غنیمت
سمجہکر صوبہ مانٹونیگرو کے ایک اخبار والے نے ترکی کی مخالفت مین بڑی بڑی
فتنہ خیز مضامین لکہہ کر شائع کئے جس سے صوبہ مونٹونیگرو کے باشندے بہی
اپنے دینی بہائی سرویہ والون کی مدد پر تیار ہوگئی - اس شریر اخبار نویس نے
اپنی ملک کے تمام ادنی و اعلی عیسائیون کو قسم دی دی کر غیرت دلا دلا کر فتنہ
پردازی کے واسطے آمادہ کیا تہا - جب مونٹونیگرو نے سرویہ کا ساتہ دینے مین
سرگرمی ظاہر کی تو اوسکی دیکہا دیکہی بوسینا و ہرزیگونیا وغیرہ سبکے سب متفق
ہوکر میدان کارزار مین ترکی فوج پر حملہ آور ہوئے - ادہر شہزادہ میلین نے
علانیہ ترکی وزیر اعظم کے پاس ایک خط بہیجا جسکو اشتہار جنگ کہنا چاہیئے
اس خط مین امیر مذکور نے ترکی سرکار کو اپنے باغی ہونے اور لڑائی کے واسطے
تیار رہنے کی اطلاع دیکر لکہا تہا کہ ترکی گورنمنٹ آئندہ مجہسے خراج لینے یا فرمانبردار
رہنے کی توقع ہرگز نہ رکہے ورنہ آئے مجہسے دو دو ہاتہ کرے - کیا خوب
یہہ وہی مثل ہوئی کہ " آبیل مجہے مار "

باب دوم

(فصل اول) صوبہای ماتحت کی لڑائیون کے بیان مین

ترکی دلاورون کے ہاتہ سے سرویہ کی پہلی شکست

بغض اور بد چلنی کا مواد جو احسان فراموش مسیحی صوبون کے دلون مین

بیٹھے ہوئے بھوڑہ کی طرح بھرا ہوا تھا آخر کار پھوٹ کر بہہ نکلا - ترکون کی سالہاسال کی مہربانیان اور اپنی صدہا شکستون کی گذشتہ کہانیان فراموشی کے گڑہے مین ڈال کر سب سے پہلے تمام لڑائی کے ضروری سامانون کو ہمراہ لیکر امیر سرویہ شہزادہ میلان معہ لشکر جرار ترکون پر حملہ کرنیکے واسطے میدان جنگ کی طرف چل نکلا فوج سرویہ کا سپہ سالار بلکہ کل کلان مختار روسی جنرل چرنائف تہا جو اپنے زعم باطل مین ہمچو من دیگرے نیست کا کلمہ بہرتا تہا - جنرل مذکور کی عمر اسوقت تخمیناً پچاس برس کے تہی - کریمیا کی مشہور لڑائی مین روسی گورنمنٹ کی جانب سے شہر سپاسٹول کی حفاظت جنرل چرنائف کو سپرد ہوئی تہی - اس جنگ کے تمام ہونے پر یہہ شخص روسی فوج کا کمانیر مقرر ہوا جو کوہ ارل اور دریاے اکسس کی حفاظت کے واسطے متعین تہی - عندہ سنہ ۱۸۶۴ء سے سنہ ۶۵ء تک وسط ایشیا کی جنگون مین جو ترکمانون اور باشندگان ممالک قوقند و بخارا کے ساتھ کیجاتی تہین کمان افسر روسی فوج کا رہا اور بہت سے فتحیابیون کے باعث وسط ایشیا سرداروں مین روسی گورنمنٹ کی حکومت کو قایم کیا - انہین فتحیابیون کے گھمنڈ مین آکر سنہ ۱۸۶۶ء مین سمرقند کی طرف بڑہا مگر بخارا کی تہوڑی سی فوج نے جنرل مذکور کی پیدل فوج پر حملہ آور ہوکر ایسی بھاری شکست دی کہ تمام روسی لشکر سر پر پاؤن رکھکر الٹا بہاگا - جنرل مذکور کی کوئی تدبیر پیش نہ گئی - جب روسی شہنشاہ نے اس شکست کی خبر سنی تو کسیقدر رنجیدہ خاطر ہوکر جنرل مذکور کو وسط ایشیا کی خدمت سے معزول کر کے سینٹ پٹرس برگ مین واپس بلا لیا - جہان پہونچکر

چرنائف نے ایک عرصہ تک فوجی خدمتون کو انجام دیا مگر کچھ عرصہ کے بعد جنرل مذکور نے
فوجی محکمہ سے استعفا دیکر ایک روسی اخبار روسکی مِر نامی کی اڈیٹری
(وقایع نگاری) اختیار کرلی جو شہر سینٹ پٹرس برگ پایۂ تخت روس مین ہفتہ
وار شایع ہوتا تھا چونکہ اخبار مذکور مین قوم سلاوٗ (صقالیہ) کی حمایت اور طرفداری کے
اکثر مضامین چہپتے تھے اسی لئیے باشندگان سرویہ وغیرہ جنرل مذکور کو
اپنا سچا خیر خواہ سمجھتے تھے - اور یہی اخبار امیر سرویہ اور جنرل چرنائف
مین تعرف پیدا کرنے کا باعث ہوا یہان تک کہ جب سرویہ نے ترکون کے مقابلہ
مین جنگ کی تیاریان کین تو انہون نے اس خیر خواہ اور پکّے حمایتی جنرل کو سینٹ
پٹرس برگ سے بلا کر تمام فوج سرویہ کا سپہ سالار مقرر کیا - امیر سرویہ اور دیگر
باشندے اس جنرل کو یہان تک اپنا مربی سمجھتے تھے کہ جسوقت جنرل مذکور نے اول ہی اول
سرویہ کی حد مین پاؤن رکہا اوسیوقت پانچ لاکہہ روپیہ اہالیان سرویہ نے انکے نذر کیا تاکہ اس
روپیہ سے سلاوٗ قوم کے اون خاندانون کی
جو مملکت روس مین آباد ہین پرورش
کی جاوے - یہ آرزو گویا جنرل صاحب کی
تشریف آوری کی یادگار ہین ان اہالیان
سرویہ نے اونکو دیا تھا
دیکھو تصویر جنرل چرنائف
قصہ کوتہ جب اس زور شور سے لشکر سرویہ نے ترکون پر یورش کی تو

سرویہ کی فوج کا ہیڈ کوارٹر شہر علکسنیاز کے جنوب مین قایم تھا - اور بہت سے فوج مقام تشیجنی مین جمع تھی جو بلگیریا کی طرف واقع ہے - یہہ دونون مقامات ترکی لشکر کے قیام گاہ سے جو سرحد پر جمع تہا دور نتھے - فوجی خیالات کی روسے تشیجنی نہایت عمدہ جگہہ ہے جہانسے - یونان اور بلغار (بلگیریا) اور سرویہ تینون صوبون پر قابو ہوسکتا ہے - اور مخالف کا لشکر اگر مقام مذکور مین مقیم رہنے والی فوج پر حملہ کرے تو اسکی مضبوطی اور مورچہ بندی کے روبرو کچہہ نہین کرسکیگا - تمام فوجی مصرون کی یہی راے ہے کہ جب تک اس مقام پر قبضہ رہیگا تب تک حسب دلخواہ کارروائی ہوتی رہیگی - مقام تشیجنی مین نہایت مضبوط قلعہ بندی کی گئی تہی اور چارون طرف بڑی بڑی پلّے کی توپین چڑہائی گئی تہین جنکی باعث دور دور تک غنیم پہٹکنے نہین پاتا تہا - بہت سے فوجی سردارون کی راے ہے کہ سرویہ والے اگر اسی جگہہ مقیم رہتے تو اسقدر جلد ہی شکست نکہاتے مگر افسوس کہ اونہون نے ایسے قدرتی مضبوط جگہہ کو چہوڑ کر بہت جلدی اپنی آپکو شکست کی مصیبت مین پہنسا لیا - اس موقع پر سرویہ کی فوج کا شمار ۴۰ ہزار سے ۵۰ ہزار تک تہا لیکن یہہ تمام فوج قواعد اور فوجی ہنر سے بالکل نے بہرہ تہی - البتہ ۴ ہزار فوج باقاعدہ اور قواعددان تہی - ترکون جیسے تجربہ کار فوج کے مقابلہ مین انہین چار ہزار آدمیون پر بہروسہ ہوسکتا تہا - یہہ تمام فوج حملہ آوری کے ارادہ سے روانہ ہوکر دریاے موڑاوا سے پار اوتری اور دو حصون مین منقسم ہوئی اور ترکی لشکر سے پوشیدہ ہوکر عین اوسکے آگے سے

ہوتی ہوئی تشیچنی کے دونون طرف مقابل کے پہاڑ پر سے عبور کر گئی جسکی خبر
ترکی لشکر کو بالکل نہوی - پہاڑ مذکور سے نیچے اوتر کر ایک بازو سرویہ کی فوج کا
اکیالین کے مقابل مین آیا اور دوسرا حصہ داہنے طرف کا مقام میران موز
کے روبرو پہونچا - جب باب عالی (گورنمنٹ ترکی) کو لشکر سرویہ کے یون سرحد
مین چلے آنے اور ترکی فوج کے جسکی روبرو ہوکر لشکر مذکور آیا تہا غافل رہنے کی
خبر پہونچی تو تمام سرداران فوج کو سخت چشم نمائی کی گئی اور رئیس الفوج جنرل
عبد الکریم پاشا کو قسطنطنیہ سے لشکر ترکی مقیم ملک سیناج کا سپہ سالار
مقرر کرکے بہیجا جنہون نے لشکر مین پہونچتے ہی فوج سرویہ کے تعقب کا حکم دیا -
چنانچہ ترکی لشکر نے زیر حمایت پاشا مذکور فوج سرویہ کو آناً فاناً مین جا لیا - دو تین
دفعہ مٹ بھیڑ ہوئی - ہر مرتبہ فوج سرویہ نے مونہ کی کہائی ہزار سے زیادہ آدمی
کام آئے - اور بہت سا سامان جنگ بہی ترکون نے چہین لیا اسکا نتیجہ یہ ہوا
کہ سرویہ کی فوج نے متفق ہوکر بڑی سختی کے ساتہہ مقابلہ کی ٹہرائی - اور
عبد الکریم پاشا نے نہایت غصہ مین آکر ۳۱ - جولائی ۱۸۷۶ء کو لشکر سرویہ پر حملہ کیا
۷ گہنٹون تک خونخوار لڑائی ہوتی رہی سرویہ نے اپنی پوری طاقت سے مقابلہ
کیا مگر آخر کار دلاوران ترکی کے سنے ایسے دانت کہٹے کیئے کہ سرویہ کی فوج
سر پر پاؤن رکہکر بہاگی اس لڑائی مین پندرہ سو آدمیون سے بہی زیادہ سرویہ کی
فوج کے سپاہی کام آئے اور دو ہزار کے قریب زخمی ہوئے تین توپین اور بہت سا سامان
ترکون نے چہین لیا - بہاگتی ہوئی سروین فوجکو ترکون نے تعقب کرکے گاجر مولی

کی طرح کاٹا۔ لشکر سرویہ شکست کہانیکے بعد الٹے پاؤن ہٹ کر شہر کو جازہی واس

مین جو سرویہ ہی کی عملداری مین تھے پناہ گزین ہوا مگر ترکی دلاوروں نے وہان بہی دم نہین

لینے دیا چنانچہ ۵ر اگست کو ناچار ہوکر سرویہ کی فوج نے اس مقام کو بہی خالی کر دیا

اور اور بہی پیچہے کو ہٹ گئے اسیروز ترکی لشکر نے عملداری سرویہ مین داخل ہوکر

شہر مذکور پر اپنا قبضہ کرلیا۔ اور ۶ر اگست کو حسن پاشا کے زیر کمان ترکی لشکر نے

عملداری سرویہ مین آگے کو بڑہکر شہر ستیزنیتزا پر بڑی مردانگی کے ساتہہ حملہ کیا

جہان فصیل شہر کی خندق پر سرویہ کا بیشمار لشکر مقابلہ کے لیئے موجود تہا چنانچہ پانچ

گہنٹہ تک دست بدست جنگ ہوتی رہی لیکن بہادران ترک کے سامنے سرویہ

کی کیا تاب تہی کہ ٹہر سکتے شکست فاش کہا کر بہاگے اور اپنے مردون اور زخمیونکو

جنکی تعداد تیرہ سو تہی وہین پڑا چہوڑ گیئے۔ بہت سا سامان جنگی اور چار توپین بہی

ترکون نے چہین لین ترکی لشکر نے فیروزی کے شادیانے بجاتے ہوئے شہر پر

قبضہ کرلیا۔ سرویہ کے مردون کو تو اوسی خندق مین گڑوا دیا مگر زخمیون کو

فی الفور شفاخانہ لشکر ترکی مین علاج کے لیئے ڈولیون مین ڈالکر پہنچایا گیا۔ اسکے

بعد بہی ترکی لشکر نے جو نہایت خفگی مین تہا آرام لینا مناسب نہین سمجہا بلکہ اوسیروز ۳ بجے

شام کے حسن پاشا کی فوج کے ایک حصہ نے حملہ کرکے شہر گالنجا کو بہی سرویہ

کی فوج سے چہین لیا۔ ان شہرون کے چہن جانے اور متواتر شکست کہانے سے

سرویہ کا لشکر اپنے امیر کے واپس پہنچنے کے لیئے مجبور ہوا۔ یہانتک کہ ۱۰ر اگست

۱۸۷۶ع کو شہزادہ میلان اپنا سا موہنہ لیکر اوٹہا بلگریڈ پایہ تخت سرویہ مین

جا داخل ہوا - وہان پہونچتے ہی شہزادہ مذکور نے ایک جنگی کونسل (کمیٹی) منعقد کی جسمین تمام وزراے سرویہ اور افسران فوج شریک تھے - دیر تک بحثین ہوتی رہین اکثر وزرا نے یہہ بہی کہا کہ اگرچہ ہماری حمایت پر ہماری ہمسایہ خاص کر شہنشاہ روس جیسے اولی العزم فرمان روا ہین تو بہی ہم کو تا وقتیکہ اور لوگ ہمارے فوج کے شریک ہون تنہا ترکون سے لڑنا نچاہیئے کیونکہ ہمارے سلطان روم کے مقابلہ مین کچہہ بہی حیثیت نہین ہے ناحق مار کہائینگے اور ہزارون جانین گنوائینگے - بہتر ہے کہ امداد کا وعدہ کرنے والون سے اول پوری مدد لیکر پہر اس جنگ کو چہیڑا جاے مگر وہان ایسے راے دہندون کی کون سنتا تہا زار روس نے امیر سرویہ کو نمک مرچ لگا کر وہ پٹی پڑہائی تہی کہ فرشتے خان بہی آ کر نیک صلاح دیتے تب بہی امیر سرویہ نہین مانتے - چنانچہ کونسل مذکورہ مین کثرت راے کے باعث یہی صلاح ٹہری کہ اخیر دم تک ترکون سے مقابلہ کرنا چاہیئے - وہان تو یہ تجویز ہوئی ادہر ترکی لشکر آگے کو بڑہتا گیا اور سرویہ کی فوج پیچہے کو ہٹتی گئی - حتی کہ ترکی لشکر دبڑاتا ہوا شہر علکسنیاز تک جہان سرویہ کی فوج کا ہیڈ کوارٹر تہا جا پہونچا - یہان پہر سرویہ کی فوج نے اپنے تمام زور کے ساتہہ ترکی لشکر کا مقابلہ کیا چار گہنٹہ تک توپون اور بندوقون سے جنگ ہوئی مگر جب ترکی لشکر نے الا اللہ کا نعرہ مار کر نہایت جوش کے ساتہہ حملہ کیا تو سرویہ والون کے چہکے چہوٹ گئے - ایکدفعگی بہی میدان کارزار مین نہین ٹہر سکے کل جنگی سامان کو مع مردون اور اپنے مجروحون کے وہین چہوڑ کر بیتہ توڑ بہاگے - سرویہ کی فوج کے لئے یہہ وقت بڑی خرابی اور تباہی کا تہا

تمام فوج ایسی بدحواس ہوکر بہاگی کہ ایک کو دوسرے کا مطلق خیال نہ تہا۔ جہان جسکی سینگ سمائی جا چہپا اور جان بچائی ترکی لشکر نے غصہ مین آکر ایک سرے سے سبکا تہس نہس کر ڈالا۔ شہر لوٹ لیا جنگی میگزین چہین لیا۔ توپین توڑ ڈالین۔ بہت سے مفسدون کو توپون کے موہنہ سے باندہ کر اوڑا دیا مگر باوجود اسقدر خفگی کے کوئی حرکت خلاف تہذیب ترکون نے نہین کی۔ مخالفون کے جسمون کا علاج رحمدلی سے کیا۔ شہر کی رعایا برایا کا ذرا نقصان نہین پہنچے دیا ساری فوج سردارون نے تاکیدی ہدایت کی کہ خبردار کوئی شخص کسی کو نہ ستائے ورنہ سخت سزا پانے کا مستوجب ہوگا۔ اس لڑائی کے واقع ہونے سے سرویہ کی فوج بالکل پژمردہ خاطر ہوگئی تھے کیونکہ اس شکست نے اونکی سارے جوش و خروش کو فرو کر دیا تہا۔ سپاہیان سرویہ کے غول کے غول جو بہاگ کر بچے تھے شتر بے مہار کی طرح جان بچاتے پہرتے تھے۔

اس سے صاف ظاہر ہے کہ سرویہ کے آدمی جنگی معاملات مین محض نکمے ہین اگر روسی والنٹیر جو برابر آرہی تھے اہل سرویہ کو مدد نہ دیتے تو یقین غالب ہے کہ فوج سرویہ کبہی ترکون کے مقابلہ کا خیال بہی نہ کرتی۔ چنانچہ جب زار روس نے سرویہ کی مذکورہ شکستہ حالی کا احوال سنا تو پہلے پہل تہوڑی سے والنٹیر سپاہی خفیہ طور پر سرویہ کی مدد کو بہیجی تہی جنکی آنے کی خبر فی الفور ترکی لشکر مین بہی آ پہونچی تھی مگر اہالیان سرویہ کی بیدلی کی کیفیت سنکر تو شہنشاہ روس نے اسقدر والنٹیر بہیجی کہ فوج سرویہ کی تعداد دوگنی بڑہ گئی اونکو دیکھکر پرنس میلان امیر سرویہ ایسے

خوش ہوئے کہ جامہ مین پہولے نہین سماتے تھے - جسقدر رنجیدگی امیر مذکور کے دل مین
اپنی فوج کے شکست کہانے سے پیدا ہو رہی تہی اوس سے بہی زیادہ خوشی روسی والنٹیرونکے
آنے سے اونکو ہوئی اور اونکے مقابلہ مین اپنے فوج سے حضرت نہایت ناخوش رہنے لگے -
بیوقوف یہہ نہین سمجہا کہ روس کی یہہ دوستی کا بے سانپ کا کہلانا ہے - روس
کو تو خدا کرکے سرویہ مین مداخلت کرنے کا یہہ موقع ملا تہا ترکی حمایت مین جبتک
سرویہ تہا اور ترکی گورنمنٹ کو اپنا شہنشاہ اور مربی سمجہتا تہا تبتک روسیون کی
مجال نہوئی کہ وہان انپا سکہ جمائین مگر جب ہین امیر سرویہ کی نیت بدلی کہ
روس کی آرزو برآئی ظاہر مین تو وہ سرویہ کو دوستانہ مدد دے رہا تہا
مگر باطن مین یہی ارادہ تہا کہ ترکی کو مات دیکر صوبہ سرویہ کو اپنا مطیع بنا لون
اور جو فائدہ آج کے روز ترکی کو سرویہ سے بذریعہ خراج حاصل ہوتا ہے
وہ مین اوٹہاؤن - بیچاری اہل سرویہ کی مٹی خراب تہی ایک طرف تو اپنی قدیم
محسن ترکون کو بیٹہے بٹہاے دشمن بنا لیا اور اون کے ہاتہہ سے متواتر زکین اوٹہانیکے
باعث اونکو موںہہ دکہانے کے قابل نرہے - دوسری طرف خود امیر سرویہ بوجہ شکست
کہا کہا کر بہاگنے کے اونکو برا سمجہنے لگے اور نالایق کا خطاب دینے لگے تیسری
طرف جو والنٹیر روس سے آئی تہی وہ بہی اونہین اپنے بہادری کے روبرو نالایق
سمجہکر بنظر حقارت دیکہتے تہے - یہہ اسباب اہالیان سرویہ کی دل شکنی کے لیے
بس تہی چنانچہ فوج سرویہ یہان تک بیدل ہو گئی تہی کہ روسی والنٹیرون
کے بہلانے چلانے سے میدان جنگ مین جاکر لڑتی تہی اور باوجود یکہ

اونکو یہہ خوف دلایا جاتا تھا کہ جو سپاہی اوٹھیگا گولی مار دیا جائیگا تو بہی وہ ترکون کی صورت کو دیکھتے ہی بے تحاشا بہاگ پڑتے تھے۔ توپ ملکیہ بندوقون کے سامنے بہی ذرا دیر نہین ٹہرتے تھے۔ اپنی بندوقین بغیر نشانہ بادہوائی چلاتے پہرتے تھے علی الخصوص جنگ کے وقت تو ایسے بدحواس ہوجاتے تھے کہ اپنے سردارون اور ساتہیون کو دشمنون کے پنجہ مین چہوڑ چہوڑکر رفوچکر ہوجاتے تہے

(سرویہ کی اور بہی خوفناک حالت)

گئی جب عقل ماری سرویا کی
لڑائی چہیڑ کر ترکی سے ناحق
گرا مغرور سر کے بل زمین پر
بہت والنٹیر بہیجے تہے پہر بہی

مصیبت اپنے ہاتہون خود بپا کی
بلا مین اپنے جان کو مبتلا کی
اسی مین دیکہہ لو حکمت خدا کی
نہ کچہہ پیری چلی ان سے نہ چالا کی

اب سنئے کہ جس روز شہر علکسنیا زمین سرویہ کی فوج نے ترکون کے ہاتہہ سے بہت بڑی شکست کہائی تہی اوسی روز اسکی اطلاع تمام سلاطین یوروپ کو ہوئی جسکو سنکر دولت رفیعہ انگلستان نے سلاطین یوروپ کے روبرو یہہ تجویز پیش کی کہ اب سرویہ اور ترکون مین صلاح کرادی جائے تو بہتر ہے اور اس صلح کی تجویز کے لیئے طرفین کو ہدایت کی جاوے کہ ایک مہینا تک جنگ کو ملتوی رکہین۔ چنانچہ شاہان یوروپ نے متفق ہو کر اس تجویز کو حضور سلطان المعظم کے روبرو پیش کیا مگر دولت العالیہ ترکی نے ایسی تجویز کے قبول کرنے سے صاف انکار کر دیا۔ مگر پہر بہی چند شرائط سرکار انگریزی نے

گورنمنٹ ترکی کے حضور مین منظوری کے لیئے پیش کین جنکی تفصیل اس طرح ہے
کہ پہلے تو شہزادہ میلان امیر سرویہ بذات خود قسطنطنیہ مین اگر حضرت سلطان
المعظم کی افسری کو تسلیم کرے - دوسری صوبہ سرویہ کے اندر چار قلعون مین
ترکی لشکر حفاظت اور امن امان کے واسطے رکھا جاے - تیسرے سرویہ کا امیر دس
ہزار فوج سے زیادہ لشکر نہ رکھے جس مین سات سات توپون کے دو باٹریان ہون
چوتھے جو جو قلعجات سرویہ نے تعمیر کیئے ہین فوراً منہدم کر دئے جائین پانچوین
جسقدر خرچ سرفوجکشی مین گورنمنٹ ترکی کا ہوا ہے وہ تمام و کمال سرویہ
ادا کرے - نقد دے ورنہ اوسکی معاوضہ مین تا وقتیکہ کل خرچہ وصول ہوبے
اپنے ملک کے کسی حصہ یا پرگنہ کی آمدنی کو ترکی گورنمنٹ کے پاس مکفول رکھے ورنہ
کل صوبہ کی آمدنی مین سے چوتھا حصہ دینا قبول کرے چھٹے گورنمنٹ ترکی کو
اجازت دی کہ ترقی تجارت کے لیئے علاقہ سرویہ مین جہان چاہے ریلوے
لین کو کہولے - جب یہ شرائط دولت عالیہ انگلشیہ نے تجویز کی ہتین تو اکثر
شاہان یورپ کی رایے تہی کہ سرویہ ہرگز ان کو قبول نکریگا چنانچہ ایسا ہی
ہوا - ۱۶ اگست سے ۲۵ ستمبر سنہ ۱۸۷۶ء تک ترکون کی طرف سے جنگی کارروائی
ملتوی رہی تا وقتیکہ امیر سرویہ کا جواب نہ آیا - جب امیر سرویہ نے ان شرطون کے
منظور کرنے سے انکار کیا تو پہر لڑائی کی تیاریان شروع ہوئین - غرض ادہر
تو سرویہ والی شکستون پہ شکستین کہانے کے باعث بیدل ہورہے تھے اور ادہر
مانٹینیگرو (جبل اسود) کے امیر شہزادہ نکونس نے اچانک احمد مختار پاشا

کی فوج پر حملہ آور ہو کر تعریف کے لائق فتح پائی - تو بھی ایسی چھوٹی سے اور اتفاقیہ
فتح نے سرویہ کے فوج کی پژمردگی کو کچھہ فائدہ نہین بخشا - اسی لئے سرویہ
کی تمام فوج بلکہ خود شہزادہ میلان امیر سرویہ کو یورپ کے تمام سلاطین بنظر حقارت
دیکھتے تھے - اسی اثنا مین شہزادہ میلان نے ایک ایسے بیہودہ حرکت کی کہ جس
نے یوروپین شاہون کی نظرون سے بالکل شہزادہ مذکور کو گرا دیا اور رہی
سہی آبرو بھی اوسکی جاتی رہی - کیفیت اوسکی یہہ ہے کہ جب وہ ترکون کے
ہاتھہ سے زک فاش اوٹھا کر واپس اپنے دار السلطنت شہر بلغراد مین آیا تو اکثر
باشندگان بوسنیا و سرویہ نے حضرت کو اپنا خود مختار بادشاہ مقرر کیا
اور اس تقرر کے لیئے بڑی خوشی کے ساتھہ ایک خیمہ کے اندر رسومات ادا
کی گئین اور شہزادہ میلان گھر ہی مین خود مختار بادشاہ بن بیٹھے - اگر مخالفون
کو شکست دیکر بھی یہہ حرکت کرتے تو بھی زیبا تھی مگر یہہ تو سراسر بیوقوفی
اور چھچھورا پن تھا کہ ایک طرف سے تو شکستین کھا کھا کر بھاگتے پھرتے تھے اور
دوسری طرف اوسی زمانہ مین اپنی خود مختاری کا اعلان دیتے تھے اس سے
زیادہ اور کیا حماقت ہوگی - چنانچہ شہزادہ مذکور کی اس نادانی کو تمام
سلاطین یوروپین نے بنظر حقارت دیکھا بلکہ بعضے شاہون نے موہنہ بنا کر یون فرمایا
کہ کس برتے پر تتا پانی - یہہ مانا کہ ایسی خود مختاری کے اشتہار سے شہزادہ
سرویہ اور اوسکی بیگم اور بال بچے اور دوست وغیرہ بہت کچھہ خوش ہوگئے
اور باشندگان سرویہ نے بھی تمام طور پر اسی سے خطاب کے حامی ہوکر بے انتہا

(جو گہری گہر مین گہڑا گیا تہا) بوجہ دینی ہمدردی و فرمانبرداری بہت کچہ خوشیان منائی تہین مگر کیا یہہ اعلان اور ایسی خوشیان ترکون کی پے درپے فتحیابیون کے طوفان کو جو کالی گہٹا کی مانند امنڈا ہوا چلا آتا تہا روک سکتی تہین ؟ یا ان بیشمار شکستون کی شرمندگی کو جو ترکی دلاورون کے ہاتہون سے اونہا کر پیٹہ توڑ بہاگنے کیوجہ سے سرویہ اور اوسکے امیر کو حاصل ہوچکی ہتی ایسی خوشیان جو بچون کے کہیل سے زیادہ وقعت نہین رکہتی مٹا سکتی ہین ؟ کبہی نہین - امیر سرویہ کا ایسے وقت مین جبکہ وہ اور اوسکی فوج ترکی لشکر سے خوف کہا کر بہاگتے پہرتے تہے خود مختار بادشاہ ہونے کا اعلان دینا بعینہ اون لڑکون کے کہیل کی مانند تہا جنہون نے ۱۸۸۲ع مین گوردا سپورہ ملک پنجاب مین اور دوسری دفعہ ۱۸۸۳ع مین انبالہ کے ضلع مین مویشی چراتے چراتے جنگل مین ملکر ایک لڑکے کو بادشاہ اور دوسرے کو وزیر اور تیسرے کو ڈپٹی اور چوتھے کو کوتوال بنایا تہا اور ایک لڑکا فرضی چور بنکر انہین لڑکون مین سے ایک کی چادر چرا کر لیگیا مصنوعی کوتوال نے بعد تحقیقات چند روز کیا چور کو گرفتار کرکے ڈپٹی فرضی کے حضور مین چالان کیا ڈپٹی صاحب نے پورا ہی انصاف بمنظوری مصنوعی بادشاہ چور کو پہانسی کا حکم دیا چنانچہ لڑکون نے ملکر اوس غریب لڑکے کے جو چور بنا تہا گلے مین پہانسا ڈالا اور ایک درخت سے لٹکا دیا ذراسی دیر مین تڑپ کر لونڈے نے عدم کا راستہ لیا - لڑکے یہہ حال دیکہکر بادشاہ صاحب سمیت رفوچکر ہوئے - ظاہر ہے کہ سرویہ کا شہنشاہ بننا حکایت

مذکورہ سے زیادہ وقعت نہین رکہتا - چنانچہ پیچہے سے خود سرویہ کے امیر نے
اپنی اس حرکت کو واہیات اور پشیمانی کا باعث سمجہا - قصہ مختصر جب تک
حالت سرویہ کی یہہ رہی تہی اور ترکی لشکر روز بروز ملک سرویہ مین مداخلت
کرتا جاتا تہا تو **انگلستان** کو نہایت تشویش تہی - اور وہ چاہتا تہا
کہ یہہ مختصر لڑائی جلد تمام ہوجاے کیونکہ دولت انگلستان کو یہہ خوف تہا
کہ خدانخواستہ یہی چہوٹی سی لڑائی رفتہ رفتہ بڑہکر مشرقی معاملات کے
سوال پیدا ہونیکا باعث ہوجاے جو بہت دنون سے زلف معشوق کی طرح درپیچ پیچ
گتہے ہوے تہی تو نہایت خرابیکا باعث ہوگا - اور جب معاملات مشرقی مین گفتگو ہوئی تو سرویہ
یا اور کسی ذراسے ریاست کو کون پوچہیگا پہر تو بڑے بڑے گراندیل شہنشاہون
مین لتیا ڈکی کی ٹہریگی - جسکا نتیجہ یہہ ہوگا کہ تمام یورپ مین جنگ عظیم
پہیل کر کئی سلاطین اور ممالک کی تباہی ظہور مین آیگی - غرضکہ سرکار
دولت مدار انگلشیہ کی کوشش سے دولت عثمانیہ نے ۲ ستمبر ۱۸۷۶ء تک
تاکہ اس عرصہ مین سرویہ کا جواب آجاے لڑائی بند رکہنے کی منظوری فرمائی
لیکن سرویہ پر روسیہ نے ایسی شہہ کی کاہکو ڈالی تہی کہ اسنے اپنا ملکہ وہان تو
بلا سے تاراج ہوجاے مار پر مستی ہی کا سبق پڑہا تہا پیا کی دور بلا اونکو
ٹپنے کٹنے کی کب پرواہ تہی بہلا سہ شرم چہ کتی است کہ پیش مردان بیاید
صاف مکر گیے اور انگلستان کو بہی وہی ٹکا سا جواب دیدیا کہ بندہ تو
صلح چاہتا ہی نہین آپ دوسرے ستمبر تک کیا دوسری نومبر بلکہ دسمبر تک بہی

مہلت دینا تجویز کرین تب بہی صلح ناممکن ہے۔ ہمتو صلح کا کلمہ ہی نہین سنیگے
جب سرویہ نے اس شرارت سے جواب دیا تو انگلستان بہی چپ ہو رہا اور
۲۵ ستمبر ۱۸۷۶ء سے پہر جنگ شروع ہوئی۔ روس کے ہزار دن والنٹیر
روز آ آ کر سرویہ کی فوج مین شریک ہونے لگے چنانچہ انہین کی حمایت
پر امیر صاحب سرویہ خواہ مخواہ ہاتھی سے گنا لینے پر مٹے ہوئے تھے۔

سرویہ سے ترکون کی پانچوین لڑائی

۲۶ ستمبر کو شہر علکسنیاز پر جہان ترکی فوج مقیم تہی سرویہ کی فوج نے جس مین
دس ہزار روسی والنٹیر بہی مع فوج مانٹونیگر (جبل اسود) متفق ہو کر بڑی ہی
زور شور سے حملہ کیا مین روز تک یعنی ۲۶ سے ۲۹ تک برابر طرفین مین جنگ
ہوتی رہے۔ سرویہ کی فوج کی کمان جنرل چرنالیف اور خود شہزادہ میلان
کرتے تھے۔ اور ترکی لشکر سرداری عبد الکریم پاشا کرتا تہا تین دن تک فوج
برابر لڑتی رہی لیکن دانا منکہ سونہہ مین نہین ڈالا۔ آخر کار تیسرے روز ترکی لشکر
نے پوری قوت سے حملہ آور روس کا مقابلہ کرکے اونکو کامل شکست دی فوج سرویہ
و مانٹونیگرو روسیون سمیت دم دبا کر بہاگی پانچہزار سروین کام آئے اور اسیقدر
زخمی ہوئے ستائیس روسی افسر مارے گئے چار توپین اور بہت سامان جنگ
ترکی دلاورون نے چہین لیا سرویہ کے فوج کے مردے اور زخمی میدان کا
زار مین ڈہیر کے ڈہیر پڑے تھے۔ چنانچہ اخبار استانڈرڈ کے کارسپانڈنٹ نے
جو ترکی لشکر کے ہمراہ تہا ایک روز کی جنگ کے حالات بچشم خود دیدیدن

لکھے ہین کہ ۹ ہر تاریخ ماہ مذکور کو دوپہر تک نہایت خونخوار جنگ ہوئی اگرچہ اوسوقت
بہادران ترکی کا قدم بسبب کیچڑ کے زمین مین پہنس رہا تہا اور مٹی کے لوندے بیروان کے
تلون سے چمٹتے تھے اور گہوڑون کے سم بہی کیچڑ مین جو برف گرنے اور بارش ہونے
کے باعث ہو رہا تہا پہسلتے تھے توبہی ترکونکا پیدل لشکر بڑی دلاوری کے ساتھہ
باقاعدہ آہستہ آہستہ مخالف کی طرف بڑہا- اودہر سرویہ کی فوج جنگل مین نہایت
استواری سے مستحکم مقامات مین مقیم تھے اور چارون طرف قلعہ بندی کر رکہی تہی
مگر بہادران ترک نے اسکی کچھہ بہی پرواہ نہ کی اور بڑہاتے ہوئے سیدہے سرویہ کے
کیمپ پر چلی گئی- حالانکہ سامنے سے خونخوار توپون کے گولے برس رہے تھے- پہر تو
بڑی ہی ہولناک جنگ شروع ہوئی کہ دہوان دہار دہائین دہائین نے زمین و آسمان
کو سر پر اوٹہا لیا- کانون کے پردے پہوٹ گئے- مین اوسوقت عبدالکریم پاشا کے
ساتہہ ایک اونچے ٹیلے پر کہڑا ہوا جنگ کی کیفیت دیکہہ رہا تہا دہوئین کا اسقدر
تاریک اندھیرا چہا رہا تہا کہ بجز دوربین کے لڑاکون کی کیفیت نظر نہین آتی تہی
ترکی لشکر لڑتے بڑہتے سرویہ کے فوج مین جا گہسا اور گلا لگلا جنگ شروع ہوئی
یہہ لڑائی آدہے گہنٹہ تک رہی- اوسوقت ترکی لشکر نے غیض و غضب مین آکر
توپون سے اسقدر آگ برسائی کہ فوج ضرب (سرویا نے) تاب مقاومت کی
نہ لاکر اپنے تمام مستحکم مقامات کو چہوڑ کر میدان کارزار سے بہاگنا شروع کیا
یہہ کیفیت دیکہکر ترکی لشکر نے بڑی مردانگی کے ساتہہ اونکے دمدمون اور
مورچون پر حملہ کیا اور سرویہ کی فوج کو کامل شکست دیکر مغربی کوہستان کیطرف

بھگا دیا -

سرویہ سے ترکون کی چھٹی لڑائی

مذکورہ جنگ کے بعد ترکی لشکر نے پچھلے رات کو کچھ یونہین سا آرام لیا تھا کہ ۳۰ تاریخ کو صبح کے ۷ بجے زینشار کے متصل پھر لڑائی شروع ہوئی سرویہ والون نے لوگوا اور بابجا کی گھاٹیون پر سے اپنے فوج کو محاربہ کے لئے بڑہایا اور روسی والنیٹرون کی ایک بہت بڑی جماعت اونکی حمایت کے لئے زینشار کی طرف بڑھی جسنے کمال جوانمردی کے ساتھ سرویہ والون سے بھی آگے بڑھکر ترکی لشکر پر حملہ کیا مگر آخر الامر مقام پیایی نٹزا کے متصل ترکی لشکر نے غصہ میں آکر فوج مذکورہ پر ایسا دباؤ ڈالا کہ سرویہ والون کو پشت پھیر کر بھاگنے کے سوا اور کچھ نہ سوجھا - اس لڑائی مین چھ سو آدمی سرویہ کے مارے گئے اور ڈیڑھ ہزار زخمی ہوئے - ترکی لشکر کے تین سو آدمی کام آئے اور ایکسو اٹھتر مجروح ہوئے -

ترکون کی سرویہ سے ساتوین لڑائی

۳ اکتوبر کو مقام نیبرلاین سرویہ کی دو ہزار سپاہیون نے بندوقیون کو ہمراہ لیکر نصرت پاشا کی فوج پر عین ظہر کے وقت حملہ کیا ادھر سے بھی ترکی لشکر نے مقابلہ شروع کر دیا جب لڑتے بھڑتے مقام حیکا کے قریب پہونچے تو امیر زی بک کمانیر لشکر ترکی نے سہ تین توپون اور ہ غول لشکر کے فوج اعدا پر کمال زور وردی سے حملہ کیا اور ایسی تیز و تند آگ برسائی کہ فوج

سرویہ نے اپنے مستحکم مورچون کو چھوڑ کر شکست فاش کے ساتھ بھاگنا شروع کیا اوسوقت لشکر ترک نے باواز بلند تین بار "نصر اللہ مولانا المعظم" کا نعرا بلند کیا - فوج سرویہ کے تین سو اکتالیس آدمی کام آئے اور ستانوے زخمی ہوئے - ترکی سپاہی ۸ شہید ہوئے اور گیارہ زخمی ہوئے -

ترکون کی سرویہ سے آٹھوین لڑائی

۳ اکتوبر کو موضع البور نہ مین جو لشکر سرویہ کا مقیم تھا اوسپر ساگر ترکی نے حملہ کیا چار گھنٹہ تک لڑائی ہوتی رہے - اس مقام مین ترکی توپخانہ نے نہایت عمدہ کام دیا مخالفون کی توپون کو معہ گولہ اندازون کے اوڑا دیا چنانچہ سرویہ کی فوج شکست فاش کھاکر بھاگتی ہوئی نظر آئی - فوج سرویہ کے دو سو آدمی مارے گئے اور دو سو تینتس زخمی ہوئے ترکی لشکر کے کلہم دو آدمی شہید ہوئے اور سات زخمی ہوئے بہت سا سامان جنگی اور باربرداری معہ ایک توپ کے سرویہ والون کا ترکی بہادرون کے قبضہ مین ایا -

سرویہ والون کی ترکون سے نوین لڑائی

۷ ستمبر کو فوج سرویہ کی ایک بہت بڑی جماعت نے ۷ بجے صبح کے سعادت لو محمد علی پاشا کی فوج پر جو موضع یاور اعلازی سرویہ مین مقیم تھی اچانک حملہ کیا چنانچہ شو روسی بھی اس حملہ مین لشکر سرویہ کے ساتھ تھے چنانچہ گھنٹون تک جنگ ہوتی رہی پہلے پہل توپون اور بندوقون سے میدان کارزار گرم رہا مگر پانچوین گھنٹہ پر دست بدست اور سنگینون سے جنگ ہونے لگی - ترکی دلاورون نے

ایک ہی بار اس زور شور سے حملہ کیا کہ سرویہ والون کے پاؤن اوکھڑ گئے بے تحاشا
بہاگے تین میل تک ترکی فوج نے انکا پیچہا کیا اور جو ملا اوسکو تیغ ابدار کا خراج جکہا
کر واصل النار کر دیا۔ اس لڑائی مین ترکی لشکر کو بہت سا سامان اور غلہ و گاڑیان
و میگزین سرویہ کی فوج کا ہاتہ لگا اور پانچ قلعون پر بھی جو قریب قریب واقع
تھے لشکر ترکی کا قبضہ ہو گیا جب سرویہ کی فوج مقیم قلعجات مذکورہ نے
اپنے ہمراہیون کو دم دبا کر بہاگتے ہوئے دیکہا تو ایسا خوف اون کے دلون پر چہایا
کہ خود بخود قلعے چہوڑ چہوڑ کر فرار ہو گئے۔ ترکی لشکر نے بلا مزاحمت احدی
ان قلعون پر اپنا قبضہ کر لیا اور نشان ترکی قلعون کے برجون پر اوڑایا گیا
اس لڑائی مین چار ہزار ایکسو گیارہ سروین (جنمین ایکسو اکتالیس روس تھے)
کام آئے اور ایکسو بنتالیس مجروح ہوئے ترکی عساکرین سے ۷۹ شہید اور
۱۸۰ زخمی ہوئے۔

سرویہ کی ترکون سے دسوین لڑائی

۱۴ شوال المکرم مطابق یکم نوامبر ۱۸۷۶ء کو چار ہزار ۹ سو اکاون پہیان
لشکر ترکی نے فتح و فیروزی کے نعرے مارتے ہوئے شہر بلغراد پایہ تخت سرویہ
پر حملہ کیا۔ سرویہ کی سات ہزار چار سو فوج کے آدمیون نے جن مین نصف سے
زیادہ روسی تھے لشکر ترکی کا بڑی سرگرمی سے مقابلہ کیا پانچ ساعت
تک بڑی خونخوار جنگ ہوتی رہی روسی والنٹرون نے شراب پی پی کر اختتام
مقابلہ کیا اور بلغراد کے بچانے مین کوئی دقیقہ باقی نہین چہوڑا اس معرکہ

خود شہزادہ میلن اپنی فوج کی کمان کرتا تھا اور بڑے زور کے نعرے مار مار کر
فوج اپنی کو لڑائی کے لیئے امادہ کرتا تھا مگر دلاوران ترکی کے روبرو ایک پیش
نہ گئی جب اونہون نے **نصر من اللہ فتح قریب** کا نعرہ مار کر حملہ کیا تو سرویہ کی
فوج کے پاؤن اوکھڑ گیئے اور گھبرا کر بھاگ کھڑے ہوئے سب سے آگے حضرت
شہزادہ میلان صاحب بہادر تھے جو بڑے دون کے لیتے تھے ترکون نے فی الفور شہر
اور قلعہ و میگزین پر قابض ہو کر ترکی باوٹا قلعہ کے دروازہ پر چڑھا دیا اور
ایک سو ایک الواپ کے فیر اعلان فتحیابی کے لیئے سر کئے گیئے - جب شہر علیغراد کے
فتح ہونے کی خبر احمد مختار پاشا نے حضرت صدر اعظم کی خدمت مین بذریعہ تار برقی
بھیجی تو قسطنطینہ مین بھی بہت بڑی خوشی ہوئی ایک سو ایک الواپ کی سلامی
توپخانہ عامرہ سے سر ہوئی بحری فوج نے جدا سلامی سر کی - شہزادہ میلن
مع اپنے فوج کے بھاگ کر موراوا ندی کے پار چلا گیا ہے اس لڑائی مین سرویہ
کی فوج کے ۶ ہزار ۵ سو پانچ آدمی قتل ہوئے اور ایک ہزار سے زاید زخمی
ہوئے - ترکی فوج کے نو سو دس آدمی شہید ہوئے اور چار سو یا نو سے
مجروح ہوئے - بہت سا میگزین اور ۱۰ توپین و اسباب خورد و نوش
ترکی لشکر کے ہاتھ لگا - جب علیغراد کے فتح کرنیکی خبر سلاطین یوروپ
(مسیحی) کو پہونچی تو تمام یوروپ مین ہل چل پڑ گئی - اور کانا پھوسی ہونے لگی
سرویہ کی ساری شیخی کرکری ہو گئی - اپنی مصیبتون کا احوال لکھکر سلاطین
یوروپ علی الخصوص روس کی خدمت مین بھیجا اوسوقت انگلستان کی

بہی صلاح ہتی کہ اب سرویہ کو پوری شکست مل چکی پس لازم ہے کہ باب عالی
اور سرویہ مین صلح کرادیجاوے –

سلطان مراد خان کا معزول ہونا

ایک طرف تو ترکی دلاورون کی فتحیابیون سے یوروپ مین دہوم مچا رکہی تہی
مگر دوسری طرف ایک اور حادثہ واقع ہوا جسکو ترکی مین تشویش ڈالنے
والے حادثات مین سے ایک سمجہنا غیر مناسب نہوگا – تمام جہان کی نگاہین یا تو
ترکون کی دلاوری اور صوبہ ہاے جبل اسود و سرویہ کی بزدلی پر لڑ رہے تہین
یا قسطنطنیہ کے حیرت انگیز واقعہ پر خیالات سمیت جا رجوع ہوئین – اوس واقعہ
کی کیفیت یہہ ہے کہ جب سلطان عبدالعزیز خان مرحوم کو معزول کرکے مراد خان
پنجم کو تخت پر بہلایا تو وہن دنون مین مراد خان بیچارے بیمار اور نحیف الجسم تہے
مگر وزرا کو اُمید ہتی کہ تخت نشینی کی خوشی مین یہہ ہٹے کٹے ہو جاینگے اور جتنے
امراض انکے اعضا دعوی پر ستا رہے مین وہ سبکے سب دفع ہو جاینگے شاید ایسا ہی
ہوتا لیکن مراد خان غریب کو تخت نشین ہوکر ایکدن بہی چین نصیب نہین ہوا
ملکہ شہنشاہ ہوکر مراد خان اور بہی بیشمار مصیبتون مین پہنس گئے – انکی علمیت
اور جوانی پر خیال کرنے سے ہر ایک کو یقین ہوتا تہا کہ یہہ سلطان نہایت عقلمند
اور منتظم ہونگے اور جو بیماری انکے جسم مین ہے وہ جاتی رہیگی – الا یہہ قیاس
غلط ثابت ہوا – جسکی وجوہات بہت سے سمجہ سکتے ہین – اول تو وہ تخت
نشین ہی ایسے ہولناک وقت مین ہوئے تہی کہ تمام قسطنطنیہ مین ہلچل

پڑ رہی تھی - دوسری اپنے آنکھوں سے چچا حقیقی کا معزول ہو کر مارا جانا دیکھ لیا جسکا خوف انکے دل پر ایسا بیٹھا کہ ہر دم اپنی حالت کو ہیبت ناک دیکھتے تھے تیسرے جب سے گدی نشین ہوئی لڑائیون کی بھرمار رہی - خزانہ مین کوڑی نظر نہ آتی تھی پس آسے دن کے عجیب و غریب خوفناک واقعات نے مراد خان کو اسقدر ناتوان کر دیا کہ پہلے سے بھی اونکی حالت نہایت خراب ہو گئی - جسم ضعیف دماغ کمزور دل ڈرپوک ہو گیا - پہرون سکتہ کے عالم مین رہنے لگے رات کو خواب مین چونک پڑتی تھی - ہر چند علاج کیا بلکہ اکدفعہ کچھہ طبیعت درست بھی ہو گئی تھی - ڈاکٹران فرنچ - و انگلشین - وجرمنی وترکی آپکی معالج تھے - اور آخر مین ڈاکٹر لیدرزوف کا علاج ہوا تھا جو شہر ویانا پایہ تخت اسٹریا سے بلائی گئی تھے ڈاکٹر صاحب موصوف کے علاج سے حضرت مراد خان کو خاطر خواہ افاقہ ہو گیا تھا چنانچہ دو ہزار لیرہ بعد صحت غسل سلطان المعظم نے ڈاکٹر صاحب کو عطا فرمائی اور نیز حضرت کی والدہ ماجدہ نے ایک ڈبیہ جواہرات سے بھر کر اونکو بخشی اور رخصت کیا - اور غسل صحت کے تیسری دن جمعہ کے روز سلطان مراد خان حسب دستور قدیم مسجد ایوب مین تشریف لیگئی جسکو سلطان محمد خان فاتح نے ۸۶۳ھ مین تعمیر کرایا تھا وہان نماز جمعہ کی ادا کرنیکے بعد شمشیر بندی کی رسم ادا کی گئی قدیم سے یہہ دستور رہے کہ جو سلطان تخت نشین ہوتا ہے جمعہ کے روز اس مسجد مین حاضر ہو کر اول نماز ادا کرتا ہے بعدہٗ مولانا شیخ الاسلام اپنے ہاتھہ سے اوسکی کمر مین تلوار باندھکر مبارکباد

دیتے ہین گویا اسی روز سے سلطان اصلی فرمانروا سمجہا جاتا ہے جب تک
یہہ رسم ادا نہو سلطان کی مذبذب حکومت خیال کی جاتی ہے - پس جب
بروز مذکورہ لوگون نے سلطان مراد خان کو دیکہا تو خوشی کے نعرے مارے
کیونکہ مراد خان سابق کی نسبت صحیح و سالم تھے - مگر جو ہین ڈاکٹر لیدرزدوف
نے قسطنطنیہ سے قدم باہر رکہا کہ پہر مراد خان کی وہی حالت ہوگئی دماغ مین
کمزوری آنے کے باعث خفقان ہوگیا - طاقت سلب ہوگئی سرکاری کام مین
خلل واقع ہونے لگا - مراد خان رات دن تنہائی مین رہنے لگے اونکے دل آپ
خنگ اور کمی خزانہ کی وحشتناک خبرون نے ایسا اثر کیا کہ ہر دم مشوش رہتے تھے
نبض مین بخار رہنے کے علاوہ دل مین دہڑکن بہی رہتی تہی - ہر چند علاج
معالجہ کیا گیا مگر کچہہ افاقہ نہین ہوا - سلطان عبد العزیز خان کے قتل
ہونیکی خوفناک حالت ہر دم مراد خان کے سامنے رہکر ڈرانے لگی - کیونکہ اس
وہم کی حالتمین مراد خان اپنے چچا عبد العزیز خان کے معزول ہوکر ہلاک ہونیکا
گناہ اکثر اپنی ہی گردن پر سمجہتے تھے - ان تمام اور گوناگون رنج آمیز خیالات
کو دل سے دور کرنے کے لیئے مراد خان شراب کثرت سے پینے لگے - آخر الامر سب سے
جدا رہنے کو پسند کرنے لگے اور جب کبہی تنہائی مین مذکور خیالات کا ہجوم دل کو
چہا جاتا تو چلاتے اور غل و شور مچاکر محل کو سر پر اوٹہا لیتے تھے - یہہ حال دیکہہ
دیکہکر تمام ملازمان شاہی اور بیگمات تشویش مین رہنے لگے - سلطان مراد خان
کی جب یہہ حالت ہوئی تو ناچار وزراء عثمانیہ و ارکان سلطنت سینہ کو

مجبوراً انکی تخت سلطنت سے اوتارنے اور عالیجناب محمد عبد الحمید خان
ان کے چھوٹے بھائی کو سلطان مقرر کرنیکی تجویز سوچنی پڑی - چنانچہ ۳۱ اگست
۱۸۷۶ء کو اچانک مراد خان تخت سے اوتار دئے گئے اور اونکی جگہہ سلطان
عبد الحمید خان خلد اللہ ملکہ اوسی روز بصلاح ارکان دولت تخت نشین کئے گئے
سلطان مراد خان نے کلہم ۳ ماہ اور ایک دن حکمرانی کی -

تصویر سلطان مراد خان پنجم

سلطان عبد الحمید خان کی عمر تخت نشینی کے وقت ۳۴ سال
کی تھی اور ظاہر اور باطن مین نہایت تندرست وتوانا تھے
چونکہ یہ عیسائیون پر نہایت رحم کرتے تھے
اس لیئے انکے سلطان مقرر ہونے سے تمام
مسیحی سلاطین نہایت خوش ہوئے سلطان
ممدوح خاندان عثمانیہ کے چونتیسوین سلطان ہین
اور غازی سلطان **عبد المجید خان** مرحوم کے
چہارم فرزند ہین - انکی پیدائش ۲۱ ستمبر ۱۸۴۲ء مین ہوئی تھی - نہایت صغر
سنی مین انکی والدہ ماجدہ کا انتقال ہوگیا تھا - سلطان عبد العزیز خان نے
انکو پرورش کیا - انکی نسبت ایک عجیب وغریب حکایت ایک انگریزی مورخ نے لکھی ہے

حکایت

ایک روز کا ذکر ہے کہ محمد عبد الحمید خان اور اونکے بڑے بھائی مراد خان سلطان

عبدالعزیز خان اپنے چچا کے روبرو بیٹھے تھے - اثنا تذکرہ مین عبدالعزیز خان
نے ان دونون بھتیجون کی طرف دیکھکر فرمایا کہ خبردار اگر تم ہمارے تخت سے
اوتارنے مین وزیرون کے شریک ہوگئے تو یاد رکھو کہ قتل کیئے جاؤگے
یہہ کلمہ سنکر عبدالحمید خان نے گردن جھکا دی کہ بسم اللہ یہہ لیجیئے میری گردن
تو ہی حاضر ہے انکا یہہ کہنا عبدالعزیز خان کے دلمین اثر کر گیا اور اوسیرون
سے اونکو زیادہ پیار کرنے لگے - یوروپ کے اکثر ملکون کی اپنے ہمراہ لیجاکر
سیر کرائی - عربی - ترکی - انگریزی - اور فرنچ زبان کی تعلیم دلائی سلطان
عبدالحمید خان کو ابتدا عمر ہی سے علم تاریخ اور جغرافیہ اور ریاضی کا بڑا
شوق ہے ان کے علاوہ فن سپہ گری اور کشتی مین بھی کامل استعداد رکھتے ہین
شرع شریف کے بچپن ہی سے ایسے پابند ہین کہ جب سے ہوش سنبھالا نماز
یا روزہ قضا نہین کیا چنانچہ بقیہ اوصاف حضرت ممدوح کا ذکر آگے کسی
موقع پر کیا جائیگا +

سلطان عبدالحمید خان ایسے ہولناک وقت مین گدی نشین ہوئے تھے کہ ترکی سلطنت کے
حق مین قیامت کا دن کہین تو زیبا ہے - اگر سلطان ممدوح عالی دماغ اور مستقل
مزاج نہوتے تو انکا بھی ہجوم افکار کے باعث وہی حال ہوتا جو سلطان مراد خان
ان کے بڑے بھائی کا ہوا تھا - مگر آفرین صد آفرین حضرت کی اولی العزمی پر کہ
استقلال کو کبھی نچھوڑا +

دولت عثمانیہ کی نسبت اوسوقت انگلستان کی کیا رائے تھی

مندرجہ عنوان ایک ٹیڑھا ترچھا سوال ہے جسکا جواب دینے کے لیئے راقم السطور نہ اسکے پاس دماغ ہے نہ دل - اور نہ وہ الفاظ ملتے ہین جنکی ذریعہ سے اس سوال کا جواب دیا جاے - میرے لیئے یہہ وقت نہایت نازک ہے کیونکہ اول تو مین سرکار دولت مدار انگلشیہ کی رعایا مین سے ہون - دوسرے سرکار کی کارروائی بہی کچھہ ایسی تہی کہ ایک طرف سے ترکون کے حق مین دشمنی اور دوسری جانب سے دوستی معلوم ہوتی تہی - اس لیئے مین حیران ہون کہ اوس کارروائی کے کیا معنے لگاؤن - اور جو واقعی امر کو چہپاتا ہون تو خدا کا گنہگار ترکونکا تقصیروار ٹھہرنے کے علاوہ تاریخ نویسی مین بٹہ لگتا ہے - یہہ کلنک کا ٹیکا ایسا ہے کہ مرکر بہی نہین مٹے گا جسطرح سے میری آنکھون کے سامنے مورخان سلف کو غلط نگاری کے باعث لوگ گالیان نکالتے ہین اور مردون کی مٹی پلید کرتے ہین (اگر مین سچ کہون تو) وہی انجام قیامت تک میری لیئے موجود رہیگا - پس انہین وجوہات نے واقعی حال ٹرکش پالیسی کا لکھنے کے لیئے مجھے مجبور کر رکھا ہے - میری راے مین سرکار انگریزی جتنا کچھہ ترکون سے زبانی دوستی کا اظہار کرتی ہے اگر اوس کا تیسرا حصہ اپنے افعال اور حرکات سے بہی یوروپ خصوصاً ترکون کے دشمنون کے ظاہر کردیتے تو یہہ مصیبت جسکا بیان اس کتاب مین جابجا کیا گیا ہے ترکون پر ہرگز نازل نہوتی - بلکہ سرکار انگریزی کی عجیب کارروائی سے جو اوسی زمانہ مین ظاہر کی گئی تہی سچ پوچہو تو ترکون کو بیشمار تکلیفون مین پہنچانیکا باعث وہی ہوئے پیچہے سے دولت انگلشیہ نے ترکون کا ساتھہ بہی دیا اور وقتاً فوقتاً تا لٹ با لنحیر ٹیکر

اونکو بہت سی آفتوں سے بہی بچایا جسکا اعتراف اگر ہم نکرون تو احسان فراموشی
کے سوا دروغ گو بہی ٹہرون مگر یہہ مدد اور حمایت ایسی تہی جیسی کو ہم کسی شخص کو جو تا
مار کر پچکار لی چنانچہ انگلستان نے جو کاروائی اوسوقت کی تہی اوسکی تفصیل یہہ ہے
کہ اودہر تو قسطنطنیہ بلکہ تمام عملداری ترکی مین عجیب و غریب ہل چل مچی ہوئی تہی اور
اودہر انگلستان کے عام باشندون مین جنکی سرغنہ مسٹر گلیڈاسٹون ممبر پارلیمنٹ
(جو اب وزیر اعظم ہین) تہے ترکون کی جانب سے بہت بڑی ناراضی پہیل گئی - وجہ
اسکی یہہ تہی کہ ترکون کے دشمن آئے دن اونکی مصنوعی ظلم و جبر کی جہوٹی کیفیت
لندن کے اخبارات خاص کر ڈیلی نیوز و ٹیمس مین چہپواتے تہے اور ایسی ایسی کہانیان
نمک مرچ لگا کر لکہتے تہے آدمی تو کیا شیطان بہی سنے تو ناراض ہو جائے کسی اخبار مین لکہا جاتا تہا
کہ آج فلان مقام مین ترکی فوج نے ایک ہزار بیگناہ عیسائیونکو قتل کر ڈالا - کسی پرچہ مین
چہپا پا جاتا تہا کہ فلان مقام پر ترکون نے غیض مین آکر دو ہزار معصوم بچون کو جو مسیحی تہے
حلال کر ڈالا - کہین یہہ لکہا ہوا تہا کہ نو سو مسیحی عورتون کو ترکون نے زبردستی خراب
کر ڈالا غرضکہ ایسے ایسے قصون نے انگریزون کو ترکونکی طرف سے یہان تک بدگمان کردیا کہ
تمام انگلستان کے باشندے اپنی تہذیب کے روبرو انکو بالکل وحشی اور آدم خور سمجہنے لگے تہے
اور عیسائی رعایا کو آج کے ان ظلمون سے بچانیکے لیے انگلستان کے باشندے بار بار سرکار
انگریزی پر پیچ مین پڑ کر جنگ کو موقوف کرا دینے کا تقاضا کرتے تہے - کسی انگریز نے باوجود
مہذب اور دانشمند کہلانیکے یہہ نہین کہا کہ سرکاران شکایتون کی جو ترکون کی نسبت
بیسیون اخبارات مین طبع ہوئے ہین تحقیقات تو کرے کہ کہانتک صحیح ہین حالانکہ

قتل بلغاریوں کی نسبت جب برٹش کمشنر مسٹر بیرنگ نے تحقیقات کی تہی تو ترکی فوج باشی بوزوق بالکل بیجرم ثابت ہوئی ہی بلکہ اولٹا عیسائیوں کا قصور نکلا گیا تہا (دیکھو اسی کتاب کا صفحہ ۹۴) تو بہی انگلستان کے باشندے ساری شکایتوں کو نہایت درست جانتے تھے - اور سر ہوز بل کر گروہ کے گروہ وزیروں کے دروازوں پر جاتے تھے اور کہتے تھے کہ ترکوں کے جور اور ظلم سے عیسائیوں کو بچانا سرکار انگریزی کا فرض ہے اور غل مچا مچا کر ترکوں پر نفرت کے آواز بے کستے تھے - جو کوئی شخص ترکوں کی ذرا بہی طرفداری کرتا تو اوس پر ہزاروں لعنتیں اور ملامتیں برس جاتی تہیں - ان لوگوں کے سرغنہ مسٹر گلیڈ استون جیسے نامی شخص تھے جنکی گذشتہ کارگذاریاں بہی سننے کے لایق ہیں مسٹر گلیڈ استون بڑی عقلمند اور مدبر شخص ہیں مگر ترکوں کے ساتہہ نہ ہیی تعصب کے بدولت ہمیشہ دلی پرخاش رکھتے آئے ہیں - کریمیا کی لڑائی میں بڑی ناموری حاصل کی - اوس کے روبرو اپنے گورنمنٹ کے جانب سے ایسے عمدہ شرایط پیش کیں کہ برٹش گورنمنٹ کی عزت بنی رہے - پھر سنہ ۱۸۵۶ع میں سلاطین یوروپ کے مابین جو عہدنامہ روسیہ کی بیشمار چالاکیوں کو روکنے کے واسطے بمقام پیرس پایہ تخت فرانس لکہا گیا تہا اوسکی بہی اکثر شرایط مسٹر گلیڈ استون صاحب کی تجویزہ تہین - مگر چند روز کے بعد مسٹر موصوف نے اپنی اوس رای کو جو عہدنامہ پیرس کے وقت تہی بدل ڈالی چنانچہ جب فرانس اور جرمن کی مشہور جنگ سنہ ۱۸۷۰ع میں شروع ہوئی تو جو بی اسیانی روس نے ظاہر کی تہی اوسکی طرفداری مسٹر گلیڈ استون کرنے لگی جس سے تمام یوروپ کو حیرت ہوئی - سنہ ۱۸۷۱ع کا آغاز معاملات مشرقی کے بہتے

حیرت انگیز اور معنے خیز واقعات کا شروع تہا - بڑی بڑی کارروائیان ہوئین
بحر اسود مین جہازرانی کی قید جو عہدنامہ پیرس مین لگائے گئے تہے شکست ہوگئے
اور کریمیا کی جنگ کا عوض جو سختی کے ساتہ روس کو طوعاً و کرہاً منظور کرنا پڑا تہا
اوسمین بڑی بڑی رعایتین کی گئین جو مسٹر گلیڈاسٹون صاحب کی مت ہارنے کا
باعث ہتین - بحر اسود کے معاملات کا اسموقع پر کسیقدر ذکر کرنا مین مناسب سمجہا
ہون تاکہ ناظرین اس کتاب کو علی العموم سلاطین یوروپ خصوصاً روس کے
مکروفریب کی کیفیت بخوبی معلوم ہوجائے - جنگ کریمیا کی تمام ہونے پر پیرس پایہ تخت
فرانس مین جو عہدنامہ سنہ ۱۸۵۶ع مین ہوا تہا (پورے عہدنامہ مذکور کی لفظ
بلفظ نقل آگے چلکر درج کتاب ہوگی) اوسمین ایک یہہ شرط بہی تہی کہ بحر اسود کے
تمام بندرگاہ بغرض ترقی تجارت عام سلاطین یوروپ کیلئے کہلے رہینگے - اور بجز
دولت عثمانیہ اور روسیہ کے مختصر جنگی اگبوٹون کے دوسرے کسی سلطنت کو مجاز نہوگا کہ
اپنے بحری فوج کو بحر اسود مین لائے یا جنگی اگبوٹ چلائے - اس شرط سے بحر اسود کا
محفوظ رہنا بخوبی ثابت ہے - شرط مذکورہ کے ذیل مین سلاطین ترکی و روسیہ نے
شاہان یوروپ سے یہہ وعدہ بہی کیا تہا کہ بحر اسود کے کنارون پر کوئی قلعہ یا جنگی
سامان کے جمع رکہنے کا میگزین نہین بنایا جائیگا اور نہ جنگی فوج کو کسی ساحل پر بلا ضرورت
خاص ٹہرایا جائیگا - یہہ تمام شرطین ترکی سرکار نے توبلا حجت و دلیل منظور کرلی
تہین مگر روسی گورنمنٹ نے انکے قبول کرنے مین بیسیون بہانے کیئے - جو قریب قریب
انکار ہی کی تہے - پہر سنہ ۱۸۷۰ع مین روس نے سلاطین یوروپ کے روبرو ایک

خواہ مخواہ کی حجت پیش کی - جسکی حقیقت یہہ ہے کہ شہزادہ گارسچکاف وزیر
دولتخارجہ نے ایک لمبی چوڑی دستاویز لکھکر اپنی سفیر بیرن برون حاضرباش
لنڈن کی معرفت دربار انگلستان کے حضور مین پیش کی - یہہ دستاویز ایلچی
روس بیرن مذکور کے پاس ۲۰ اکتوبر ۱۸۷۰ء کو شہزادہ گارسچکاف کی طرفسے
لنڈن مین پہونچی تہی اور ۱۰ نومبر کو وزارت انگلشیہ کے حضور مین پیش کی گئی -
اس دستاویز مین روسی گورنمنٹ نے انگلستان کو جتلایا تہا کہ اگر روسی سرکار
کو عہدنامہ پیرس کے سبب نقصان پہونچیگا تو روس بلاتوقف اوسکے پابندی سے انکار
کریگا - معاملات مشرقی کی چھیڑ کے لیئے اوس کے جانب سے یہی دستاویز گویا
بسم اللہ تھی - چنانچہ ابھی اس دستاویز کا کوئی جواب انگلستان نے نہین دیا تہا
کہ ۳۱ اکتوبر ۱۸۷۰ء کو ایک دوسرا سرکیولر بڑی زور شور سے روسی گورنمنٹ
نے شاہان یوروپ کے روبرو پیش کیا جسمین بیان تہا کہ بحر اسود کے محفوظ رہنے کے واسطے
جو انتظام سرکار روس کے قبضہ مین تہا وہ ترکی نے چہین لیا کیونکہ دولت عثمانیہ نے
اپنے حدود واقع آرچی پلیگو اور باسفرس مین جنگی جہازون کا بیڑہ قایم کیا ہے
اسکے علاوہ بحر میڈیٹرینین مین انگلنڈ اور فرانس دونون علانیہ بحری فوج کا اجتماع
کر رہی ہین - جبکہ دوسرون نے عہدنامہ پیرس کو شکست کردیا تو روس کا
نامدار شہنشاہ الگزنڈر بہی بحر اسود مین جنگی جہازون کی آمد و رفت کو نہین
روک سکتا - اور وہ بہی زار سلطان ترکی کو بہی اجازت دیتا ہے کہ وہ بہی جو
چاہین سو کرین - اور اپنی بہی یہی مرضی ہے کہ آزاد ہو کر رہین - ،، یہی سرکیولر

بارود خانگ مین آگ لگا دینا ایک گناہ تہا - روسیون نے یہہ سرکیولر ایسے مناسب وقت پر شایع کیا تہا کہ ہر طرف سے اوسکو فتحیابی اور کامیابی کی امید تہی - روسیونکی اس سرکیولر کے شایع کرنیکی بہت بڑی وجہہ یہہ تہی کہ اونکو کسی جانب کا خوف نہ تہا - انگلستان سے تہوڑا بہت ڈرتا تہا سو اوس وقت یہہ خوف بہی اوسکے دل سے جاتا رہا تہا کیونکہ مسٹر گلیڈ استون جیسا مدبر اونکا پکا طرفدار تہا مسٹر موصوف خاندانی ہونیکے علاوہ وزراے دولت انگلشیہ مین درجہ اول کے مدبر خیال کئیے جاتے ہین آپکی والد سرجان گلیڈ استون مرحوم فیسک و بیلفر واقع کنکارڈن کے بیرونٹ (نواب) تھے اور کئی برسون تک اوڈ استاک کی طرف سے پارلیمنٹ کے ممبر بہی رہے - صاحب موصوف شہر لیورپول کے اعلی تجارون مین سے تھے - اونکی والدہ ماجدہ مس رابرٹسن حاکم ڈنگوال کی دختر تہین - اس سے ثابت ہے کہ مسٹر گلیڈ استون صاحب گورے متصدی ہی نہین بلکہ مشہور بہادر قوم اسکاچ کی نسل سے ہین لفظ گلیڈ استون دراصل گلیڈ اسٹینس سے نکلا ہی جو لنرک شایر کے ایک نامی خاندان کے لئیے مخصوص ہے مسٹر گلیڈ استون ۱۸۰۹ع مین بمقام لیورپول پیدا ہوئے ایٹن کالج مین تعلیم پائی - نوجوانی ہی مین آپکی اشعار لاطینی زبان کی تعریف انگلستان کے علما و فضلا نے کی تہی - پہر چرچ اکسفرڈ مین داخل ہوکر تحصیل علوم مین مصروف رہے وہان ۱۸۳۱ع مین درجہ اول کی ڈگری ایجلر مین حاصل کی اور چند روز کے بعد ریفارم بل کے انتخاب مین ممبر پارلیمنٹ مقرر ہوئے - اور سر رابرٹ پیل کو

ملبورن منسٹری کے مباحثہ مین مدد دینے کے باعث اونکی عہد حکومت مین جونیر
لارڈشپ آف دی ٹریزری (خزانہ) مقرر ہو گئی - بعدہ چند سے انڈر سکرٹری
کالونیز کے عہدہ پر کام کرتے رہے سنہ ۱۸۴۳ع کے اخیر مین بورڈ آف ٹریڈ کے
پریسیڈنٹ مقرر ہوئے پہر سنہ ۱۸۵۲ع مین مارڈ ایبرڈین کی کولیشن منسٹری مین چنسلر آف
دی ایکسچیکر مقرر کی گئے جہان لارڈ پالمرسٹن مشہور وزیر انگلستان کے
ماتحت نہایت خوبی کے ساتھ اپنے لوازم منصبی کو انجام دیتے رہے دسمبر سنہ ۱۸۶۸ع کے
عام انتخاب مین مسٹر گلیڈاسٹون وزیر اعظم برٹانیہ مقرر کیے گئے - اس عہدہ پر جو بحکم
حقوق کا [illegible] روائیان صاحب موصوف نے کین اونکا بہی تہوڑا سا احوال مین آگے جلکر بیان
فروری سنہ ۱۸۷۴ع مین بوجوہات چند در چند صاحب موصوف نے عہدہ وزارت
عظمی سے استعفا دیا - تو بہی جلسہ وزرا انگلشیہ مین شمار کیے جاتے تھے اور
فرقہ لبرل کے سرغنہ سمجھے جاتے تھے - سنہ ۱۸۷۸ع کی جنگ کابل مین مسٹر موصوف
کی رائے سرکار کی رائے سے بالکل مخالف تھی چنانچہ دوران جنگ مین مذکورہ
صاحب موصوف نے بارہا انگلستان کے نامی گرامی مقامات مین اپنے گروہ کے ہزارون
آدمیون کے سامنے کارروائی سرکار کے برخلاف اسپیچین کہین - انکا خیال بالاتفاق
لارڈ لارنس مرحوم سابق گورنر جنرل ہند یہہ تھا کہ برٹش گورنمنٹ کو افغانون سے
لڑائی کرکے اپنے اوپر اونکی بہی طاقت کو زایل کرنا نچاہیے بلکہ سرکار انگریزی افاغنہ
سے دوستی رکھے تاکہ روسیون سے کسی وقت مٹ بہیڑ ہونے پر جو دشمنی سے
سلامتی آوے اور یون تو فرقہ لبرل کے نزدیک کسی سے بہی لڑائی بہڑائی جائز نہین

چنانچہ ۱۸۸۰ء مین لارڈ بیکنس فیلڈ مرحوم (سابق مسٹر دسرایلی) کے انتقال کے
جبکہ صاحب موصوف دوبارہ اونکی جگہہ دولت العالیہ انگلشیہ کے وزیر اعظم
مقرر ہوئے تو زولو اور افغانستان وغیرہ ملکون کی لڑائیان فورًا بند کردی
گئین اور جیکے سے شہر قندہار کو بھی جسے سابق وزارت کنسرویٹو نے کروڑون
روپیہ اور لاکھون جانین نذر چڑہا کر فتح کیا تھا خالی کردیا اور فی الفور لارڈ
لٹن صاحب کو جنہون نے یہہ جنگ شروع کی تھی عہدہ گورنر جنرل ہند سے جدا کر کے
اونکی جگہہ لارڈ رپن بالقابہ کو ہندوستان مین بہیجا۔ مسٹر گلیڈ اسٹون
روسیون کے ہمیشہ دوست رہے ہین اور حتی المقدور خاموشی کو پسند کرتے ہین
حتی کہ فی الحال ۱۸۸۴ء کے فروری مہینہ مین روسیون نے بخلاف اپنے وعدہ کے
آگے کو بڑہ کر مرو پر قبضہ کرلیا جسکی وجہ سے تمام ہندوستان مین روس کا
خوف چہایا ہوا ہے اور ہندوستان کے صوبے اور ملک کے باشندے بھی افسوس کے
ساتہہ مرو پر روسی قبضہ کو دیکہکر یہی خیال کرتے ہین کہ وسط ایشیا مین روس نے
انگلستان کو بہت بڑی مات دی باینہمہ مسٹر گلیڈ اسٹون کی گورنمنٹ نے سونہہ
کی ناس لے رکہی ہے۔ جسکا نتیجہ آخر کار خراب نکلے گا۔ قصہ کوتہ رہی دوسری
سلاطین یورپ سو وہ بیچارے اپنی ہی مخمصون مین پہنسے تہے فرانس تو
جرمن کے ہاتہون سے ابہی ابہی شکست کہاچکا تہا لہذا تمام اعضا اوسکے چور چور
ہورہے تہے۔ اور جرمنی کو فرانس کی جنگ مین روسیون نے بہت سی مدد دی
تہی جسکی باعث جرمن روس کا احسانمند تہا اور رشتہ مین بہی جرمنی

زار روس کا ماسون لگتا تہا - انہین وجوہات کے باعث روس جرمن کی جانب سے بہی کہٹکے تہا - اسٹریا کی یہہ کیفیت تہی کہ وہ بغیر مطلب بات بہی نہین کرتا تہا اسکو گیا غرض پڑی تہی جو بیچ مین پڑکر خواہ مخواہ کہہ مول لے اسوقت مین پولٹیکل معاملات کے جاننے والون کی نظرون مین دولت انگلشیہ ہابیہ یا روس کے مددگار خیال کی جاتی تہی - القصہ روس کے مذکورۃ الصدر سرکیولر کے شایع ہونے پر تمام شاہان یوروپ نے اپنے اپنے ایلچیون کے ذریعے سے دولت رفیعہ انگلشیہ سے دریافت کیا کہ کیا سچ مچ بحر اسود کی حفاظت کا عہدنامہ منسوخ ہوگیا - ادہر تو یہہ گڑبڑ ہورہی تہی ادہر روس اپنا مطلب پورہ کرنے مین لگا تہا - چنانچہ انہین دنون مین ترکی سرحد کے قریب سایون ندی کے کنارہ پر موضع نیوتاین مین روس نے اپنی بحری فوج کی ایک چہاونی تیار کی اوسیطرح یہہ کہ اوڈیسہ مین ایک کمپنی زار روس کے حکم سے جنگی دخانی آگبوٹ بنانے کیو اسطے اونہین دنون مین جہٹ پٹ قایم ہوکر بڑی سرگرمی سے بحری جنگ کا سامان تیار کرنے مین مشغول ہوگئی - اس کمپنی نے زار روس سے یہہ اقرار کیا تہا کہ جنگی دخانی آگبوٹ جسقدر سرکار روس کو چاہئینگے اسیقدر وعدہ پر کمپنی دیگی - کمپنی مذکورہ کے جنگی آگبوٹ اسقسم کے بنے لگے کہ آہنی چادرون سے ڈہکے ہوئے رہین جنپر دشمن کی توپون کے گولون کا اثر نہو اور جب چاہین اس چادر کو اوتار لین - ان آگبوٹون مین بڑی بڑی توپین چڑہائی جاتی تہین - روس کی یہہ تیاریان ایسی سرگرمی سے

ہو رہی تھیں کہ دیکھنے والون کو فی الفور اوسکی دلی قصد کا حال (جس سے جنگ مراد ہے) معلوم ہو جاتا تھا - ایسے وقت مین انگلستان کی پالیسی ظاہر ہے مین روسیون کی مخالف اور ترکون کے موافق ہونی چاہیے تھی مگر برخلاف اسکے مسٹر گلیڈاسٹون نے اس نازک وقت مین ایسے واہیات تحریر شایع کی کہ اگر اوسکو روسیون کی شرارت اور منہ زوری کی آتش غضب کے بھڑک اوٹھنے اور لاکھون بندگان خدا کی ہلاکت کا باعث قرار دیا جاے تو نہایت مناسب ہے اگر اس وقت مین مسٹر گلیڈاسٹون ترکون کی مخالفت مین یہہ تحریر جسکا خلاصہ ذیل مین درج کرتا ہون انگلستان کی طرف سے شایع نہ کرتے تو روسیون کی شرارت کا شعلہ ایسا جلدی ہرگز نہ بھڑکتا - چنانچہ اس کتاب کے پڑہنے والے خود انصاف کرینگے -

ترکی کی مخالفت مین مسٹر گلیڈاسٹون کی تحریر

مسٹر گلیڈاسٹون نے یون تو تمام یوروپ کو اپنی کارروائیون سے پہلے ہی بتلا دیا تھا کہ اونکی روسیون کے ساتھ کس قسم کی موافقت ہے مگر اس تحریر نے تو ساری قلعی ہی کہولدی - چنانچہ تمام یوروپ اون فقرون کو سنکر جو مسٹر مذکور نے ترکون کی مخالفت مین لکھے تھے دنگ رہگیا - اور کیونکر نہ رہتا گلیڈاسٹون نے اپنے جلے ہوئے دل سے ایسے ایسے خراب کلمے ترکون کے شان مین لکھے تھے جو ایک مہذب اور خدا ترس انگلشمین کی ذات سے (جو دولت انگلستان برٹانیہ کا وزیر بھی ہو) بالکل بعید ہین - چنانچہ آپ نے خفا ہوکر فرمایا

کہ جو ترک بلغار کے قتل مین شریک تھے۔ اور جن ترکون نے عیسائی گرجون
مین مسیحون کو مارا اور معصوم بچون اور عورتون پر ظلم کرکے اونکی خانہ ویرانی
کی ہے اون ترکون کو کمال بیعزتی کے ساتھہ جلا وطن کیا ہے (باوجودیکہ
خود مسٹر بیرک کاونسل انگریزی نے تحقیقات کرکے باگیریا کے قتل کی نسبت
جہوٹی خبرونکا مشہور ہونا اور ناحق ترکون کو بدنام کرنا ساری انگلستان کے
روبرو ظاہر کردیا تہا بلکہ تحقیقات مین عیسائی بدمعاشون کا قصور ثابت
ہوا تو بہی مسٹر موصوف اوسی لکیر کے فقیر بنے رہے اور ناحق ترکون پر
قتل کا الزام لگانے سے باز نہ آئے) پہر مسٹر گلیڈ اسٹون نے اندہا دہند
یہہ مضمون لکہا کہ "ہزارون بہادر اور بیگناہ عیسائیونکو اندنون ترکون نے
بیرحمی سے قتل کرڈالا (شاید یہانسے آپکی مراد سرویہ کی جنگ ہے) اور ہزارون
مسیحی مستورات بیاہی ہوئی اور کنواریون کو بہی ترکون نے خراب کردیا اونکی ننگ
وناموس مین بدنامی کا دہبہ لگایا۔ اور اونکو ناپاک کیا۔ حسین اور نوجوان
خاندانی بی بیون کی ترکون نے آبرو لی۔ اور بنی آدم کی ذاتی شرافت مین
رخنہ ڈالا جو وحشیون کا خاصہ ہے۔ ان تمام متنفر بدعتون کی یادگار دنیا مین
قایم رکہنے کے لیئے عمدہ اور مناسب تدبیر یہی ہے کہ ترکون کو مار کر یوروپ سے
نکال دیا جاے (چہ خوش چرا نباشد یہہ ہو تہا اور مسور کی دال) کیونکہ
تمام بر اعظم یوروپ کے قید خانون مین تلاش کرنے سے بہی ایسا گنہگار
شخص نہین ملیگا جیسے کہ ترک ہین۔ وہ وحشیون اور نامہذب ٹولیون مین بہی

جو آدمیون سے کوسون دور جنگلون اور پہاڑون مین رہتے ہین ترکون کی
مانند سنگدل اور بیرحم وحشی نہوگا۔ دانشمند بڑہکر وحشی اور بیوقوف کون
ہوگا کہ اپنی ہی قوم کے سرکاری اور معتبر ایلچی تحقیقات کرکے تمام الزامون کو
جہوٹہا ثابت کردیا تب بہی ہٹ دہرمی سے وہی بڑبڑ بنحو دوبانہ چلی جاتی ہے)
ترکون نے اپنی وحشیانہ حرکات سے تمام یوروپ کے مسیحون کو ایسی اشتعالک
دی ہے کہ مسیحون کے علاوہ اور قومون کے مہذبون کا خون بہی جوش
کہائے بغیر نہین رہسکتا (دیکہنا صاحب کہین یہہ خونی جوش کو ٹہیا لکردے
ماشا اللہ وہ مہذب بہی ایسے ہی ہونگے جیسے کہ خود بدولت ہین) ترکون نے
جو خراب کام کیئے ہین اونکا انتقام ہم لیتے ہین (کیا خوب گہر بیٹہے مین صاحب بہادر
خدا بن بیٹہے اور ترکون سے انتقام لینے کی ٹہرادی تعجب کہ ایک طرف تو اپنی دینی
بہائیون کی حمایت مین جامہ سے باہر ہوگئے مگر دوسری طرف مسٹر موصوف کی
کارروائی اپنے ہی مذہب یعنے انجیل اور حضرت عیسیٰ کے قول کے خلاف تہی
کیونکہ جناب مسیح نے انتقام لینا بالکل منع فرمایا ہے چنانچہ لکہا ہے کہ تو اپنے دشمنون سے
انتقام مت لے تاکہ تجہسے بہی انتقام نہ لیا جاے کیونکہ انتقام لینا ترے خدا کا
کام ہے ۔ دیکہو انجیل متی باب پنجم وغیرہ پس ظاہر ہے کہ مسٹر گلیڈ اسٹون صاحب کا
کا ترکون سے انتقام لینا حضرت مسیح کے فرمودہ کے خلاف ہونے سے
کفر مین داخل تہا ۔ اور سپر طرہ یہہ کہ جہوٹہا بہتان اونپر لگا کر مسٹر موصوف
منتقم بنے تہے اور یہہ حرکت اونکی انجیل شریف کی روسے کفر در کفر لیئے اکفر

نبانے والے ہوئے - معاذ اللہ منہا) تب سے افسوس کی بات ہے کہ ترکون سے ان
خراب اور ناشائستہ حرکتون کا عیوض آجتک کسی نے نہین لیا - اور اون پر سے کا مونکو
ایک عرصہ گذرا تو بہی وہ وحشیانہ حرکتین تا مرگ یادرہنگی اور اونکے اثر
جہان کے عیسائیون کے دلون سے معدوم ہونگے (کیا کہنے ہین خیالی پلاؤ ہو تو ایسا ہو)
کیونکہ ترکی عملداری کی زمین بیگناہ عیسائیون کے خون سے رنگی گئی ہے -
اور اسی وجہ سے اب یہہ زمین بہت بڑی گنہگار ہے جسمین گناہون کے پہل ہوا کی
طرح پک کر تیار ہین وہی پہل عنقریب پہوٹ کر یہ نکلینگے (اس مبہم فقرہ سے صاحب
بہادر کی اصلی مراد یہی ہے کہ گناہون کے باعث تہوڑی دنون مین ترکی سلطنت
نیست و نابود ہو جائیگی - خاک بدہان دشمنان - دیکہئیے فضل خدا سے ترکی آجتک
اوسی شان شوکت سے قایم ہے) اسوجہ سے کہ ان برائیون کا داغ ترکون کی
پیشانی سے کبہی نہ میگا میری راے مین آیندہ ایسے گناہون کے لیئے دروازہ کا
کہلا رکہنا تمام بنی آدم کی شرمندگی کا باعث ہے (مطلب یہہ کہ اب ساری سلاطین
مسیحی ملکر ترکون کو نیست و نابود کردین ورنہ پہر یہہ ایسے ہی کام کرینگے جو سلاطین
موصوف کی شرمندگی کا سبب ٹہرینگے) ابتدا پیدایش آدم سے لیکر آجتک دنیا کی
تمام تواریخ کے اوراق اولٹ پلٹ کرو تو بہی ایسے نالائق حرکات کا جیسی کہ ابہی ترکون سے سرزد ہوئی ہین پتہ نہین ملیگا -،،

مسٹر گلیڈ اسٹون کی مذکورہ تحریر نے جیسا کچہہ اثر یوروپ والون کے دلون مین
کیا تہا اوسکا اندازہ کرنا ذرا مشکل کام ہے - صاحب موصوف کی یہہ تحریر نہ ہت

کچھ منطقی دلائل سے لوگون علی الخصوص ترکون کے دشمنون کا غصہ بہرکانے کے لیئے خوب ہی نمک مرچ لگاکر لکھی گئی ہتی مگر درشتی الفاظ اور ایک طرفی پاسداری نے جو اس تحریر کے ہر ایک لفظ سے ثابت ہوتی ہے تمام لطف کہو دیا - ہر چند مسٹر موصوف نے تجاہل عارفانہ کی چال چلی لیکن سب لوگ تاڑ گئے کہ حضرت روسی خواہشون کے پورہ کرنیکا ایک وسیلہ (بلکہ آلہ) ہین - اور روسیون کی طرف سے کسان تک عیسائیون اور مسلمانون مین لڑائی ہونیکا بیج سرزمین یوروپ مین بو رہی ہین اور یہی وجہ ہتی کہ صاحب موصوف نے اسقدر ہٹ دہرمی کی وجہ خوب ظاہر ہو چکا تہا کہ بلگیریا مین جو قتل ہوا تہا (جسکا احوال راقم پہلے بیان کر چکا ہے) اوسکی اصلی بانی مبانی عیسائی ہی تھے جیسا کہ خود سرکار برٹش کے کمشنر مسٹر بیرنگ کی رپورٹ سے پایا جاتا ہے - ان تمام تحقیقاتون کو دیدہ و دانستہ بالاے طاق رکہکر براہ تعصب خواہ مخواہ جہوٹہا الزام صرف ایک فریق (یعنے ترکی) پر لگاتا اور اوسکی نقصان کی خاطر تمام یوروپ کو بہرکانا صاف صاف گواہی دیتا ہے کہ مسٹر موصوف نے اون لوگون روسیہ کی طرفداری کے باعث چند روز کے لیئے ایمان اور مسیحی مذہب کے اصول کو جس سے سچائی اور خدا ترسی مراد ہے سلام کر لیا تہا - خیر بلا سے بدنام ہوئے تو ہوئے مگر نام تو ہو گیا ؂

ناصح ہمین بہلائی و بدنامی سے کیا کام - بدنام اگر ہونگے تو کیا نام نہو گا - اور نیز مسٹر موصوف نے اوسوقت اپنی مسیحی بہائی ترکی خراجگذار صوبون کی نسبت یہی خیال نہین کیا کہ اگر وہ ہمارے حمایت سے ترکی حکومت سے نکل جاینگے تو کیا فائدہ

سے بیدردی کیساتھہ سنگینوں کے نوکوں پر اُچھال اُچھال کر لیا اور چھید کر پھینک دیا سیکڑوں کنواری اور بیاہی ہوئی عورتوں کو اونکے خصموں کے آنکھوں کے سامنے خراب کر ڈالا - بوڑھے اور بچے کسیکا بھی خیال نہ کیا - اگر مسٹر موصوف سچ مچ خدا پرست اور رحمدل تھے تو روسیوں کو بھی ترکوں کی مانند دنیا سے نکال دینے کے لیئے حکم چڑہاتے اور تمام جہان کو اپنے مصانحہ لگی ہوئی تحریر کے ذریعہ سے اوکساتے مگر افسوس کہ باینہمہ روس کو مسٹر موصوف نے کبھی نظر اوٹھا کر بھی نہیں دیکھا - اس موقع پر ناظرین خود حضرت کی پارسائی کا اندازہ کرلیں - روسیوں کا مذکور ظلم و جور جسکا بیان کرتے ہوئے انسان کے رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں ترکوں کے فرضی ظلم کے روبرو کچھہ بھی حقیقت نہیں رکھتا - اب میرا سوال یہہ ہے کہ جس حالت میں کہ روسیوں کے ملک میں اسقدر کھلم کھلا ظلم کرنے پر بھی کوئی غیر قوموں کی حمایتی سلطنت اونکی ملکی معاملات میں مداخلت نہیں کرسکتے تو ترکی سلطنت کے معاملوں میں دست اندازی کرنے کا کسی سلطنت کو کب مجاز حاصل ہے - قصہ کوتاہ اوسوقت مسٹر موصوف کا جلی بھنی تحریر ترکوں کی مخالفت میں شایع کرنا اور مسٹر موصوف کے چیلوں کا ترکوں کو اپنی زعم باطل میں بہت بڑا مجرم سمجھنا اور اونپر نفرت کے آوازے پھینکنا اسوجہ سے نہیں تھا کہ فی الحقیقت ترک ظالم اور بیرحم تھے بلکہ یہہ سارا الزام اسوجہ سے لگائے جاتے تھے کہ ترک اہل اسلام ہیں اور اسلام ہی کے پابندی کے باعث وہ مدتوں سے سلاطین مسیحی کی آنکھوں میں کانٹوں کی طرح کھٹکتے ہیں -

ترکی گورنمنٹ کی نسبت دولت انگلشیہ کی پالیسی

اوس زمانہ مین مسٹر گلیڈاسٹون کسی سرکاری عہدہ پر مقرر نہین تھے اس لئیے اگرچہ اونکی
حرکتین اور مذکورہ تحریر سرکار انگریزی کی حکمت عملی کے قریب قریب ہون تو بھی
اتفاقاً حضرت کی کارروائیون کو کلیتاً سرکاری کارروائی نہین کہہ سکتے -
البتہ جو باتین وزیر اعظم یا اونکے جانب سے وزرا نے اوس موقع پر ترکون کی نسبت زبانی
مخالفین اوہنین کو سرکاری رائے سمجھ سکتے ہین - چند دنون یہہ خرخشہ پہیلا ہوا تہا اتفاقاً
اوہنین دنون مین ہوس آف کامنز (دربار خاص) بند تہا اس لیئے سرکار انگریزی
کی کارروائی کا معلوم ہونا ذرا دشوار تہا تاہم بعض بعض موقعون پر وزراء دولت
رفیعہ نے جو تقریرین کین اونسے سرکاری رائے کا اظہار بخوبی ہوگیا - سب سے
پہلے ۲۰ سپٹمبر ۱۸۷۶ع کو مقام ایلسبری مین ایک دعوت کے موقع پر جہان بہت سے
وزراء و ممبران پارلیمنٹ موجود تھے (جیسا کہ اس تصویر مین دکھلایا گیا ہے) عالی
جناب لارڈ بیکنس فیلڈ (سابق مسٹر ڈزرائیلی) وزیر اعظم انگلستان نے نہایت
خوش المحالی کے ساتھ تقریر فرمائی جسمین من جانب دولت انگلشیہ صاحب
موصوف نے فرمایا کہ سرکار انگریزی کا تعلق ترکی گورنمنٹ کے ساتھ نہایت سچائی
کے ساتھ ہی جبکو گروہ مخالف ناپسند کرتا ہے سرکار کی رائے کے طرفدارون
کو اس موقع پر وفاداری کے ساتھ سرکار کی مدد کرنی چاہیئے - سب سے پیشتر صاحب موصوف نے
سرویہ کے باشندون کی ناواجبی شرارت اور اپنی اعنہ سلطان المعظم
کے مقابلہ مین خواہ مخواہ لڑائی جہگڑے کہڑے کرنیکو نالایق حرکت قرار دیا - او
صاف کہدیا کہ سرکار انگریزی ایسے حرکتون کو ہرگز پسند نہین کرتی کرانی

اعلیٰ الغرض کی آبرو بگاڑنیکے واسطے ادنیٰ ادنیٰ صورتسے سرکشی اختیار کرین ہیم
صاحب موصوف نے فرمایا کہ سرکار انگریزی اس امر سے بہی بخوبی واقف ہے کہ
سرویہ کے باشندے براہ شرارت بغیر کسی واجبی شکایت کے خود تو ترکون سے
فساد کرتے ہین سو کرتے ہین مگر ترکی عملداری کے عیسائیون کو بہی ورغلاتے ہین
اور اپنی حرکات سے اونکو بہی مفسدہ پردازی کے لیئے آمادہ کرتے ہین - لارڈ ممدوح
نے اس موقع پر سرویہ والون کی خوب قلعی کہولی - اور ابتدا سے انتہا تک
اونکی حرکات ناشائستہ پر اعتراض کیئے - لارڈ موصوف نے ایکمرتبہ غصہ مین آکر یہہ فرمایا
کہ ہمکو خوب معلوم ہو گیا ہے کہ ایسے ایسی لوگون کی جیسے کہ سرویہ مین ہزارون
خفیہ کیٹیان یوروپ مین موجود ہین جنکا ابتدا سے یہی ارادہ ہے کہ اپنی مفسدہ
پردازی کے باعث بڑی بڑی سلطنتون کو نیست و نابود کر ڈالین - یا لڑائی
جہگڑون کی مخمصون مین پہنسائین خود بہی سلاطین اعظم کے ساتہہ لڑنیکا قصد
رکہتے ہین اور اونکے رعایا برایا کو بہی فتنہ انگیزی کے لیئے بہکاتے رہتے ہین -
ناحق خاندان سلاطین کا قتل کرانا - رعایا کو بہکانا انقلاب حکومت
پیدا کرنا ان خفیہ مجلسون کا کام ہے - یوروپ اور امریکہ مین ایسے فتنہ انگیز
سوسئیٹیان جتنی قایم ہین اونمین ستر لاکہہ آدمیون سے بہی زیادہ بہرتی ہین جو رات
دن مفسدہ پردازی ہی کے خواہش مین رہتے ہین لارڈ ممدوح نے فرمایا کہ جب اسقدر
کثرت ان مفسدون کی یوروپ کے ملکون مین ہے تو خواہ مخواہ اونکی مضبوطی کو تسلیم
کرنا پڑتا ہے - ایسے فتنہ انگیز خفیہ سوسئیٹیون کی حمایت ۱۸۷۶ع مین سرویس کے

گورنمنٹ عام نے کی تھی جسکا نتیجہ یہہ ہوا کہ خاندان شاہی تہس نہس ہوگیا
اور ملک پر آجتک بربادی اور تباہی کا ابر چھایا ہوا ہے - الغرض لارڈ بیکنس
فیلڈ مرحوم کی اسپیچ گو کہ گول مول اور مبہم الفاظ میں تھی تو بھی دانشمندون نے
بخوبی سمجھہ لیا کہ سرکار انگریزی ترکی صوبہ کے عیسوی کی بغاوت اور شرارت کو پسند
نہین کرتی اور سلطان روم کی افسری کو زایل کرنا یا ترکون کو بدنام کرکے یوروپ سے
خارج کرنیکی تدبیرین سوچنا (جیسا کہ مسٹر گلیڈ اسٹون صاحب نے کہا تہا) اوسکی مدبرانہ
پالیسی کے سراسر خلاف ہے - پھر لارڈ ڈربی صاحب وزیر دولت انگلشیہ نے
اور بھی کچھہ اپنی اسپیچ مین ظاہر کیا - حضرت کی اسپیچ لارڈ بیکنس فیلڈ کی تقریر سے بھی
مبہم تھی اور اوسمین طرفداری مسٹر گلیڈ اسٹون کی پائی جاتی ہے - چنانچہ صاحب موصوف
نے کہا کہ صوبہ ہاے رومانیا - سرویہ اور کریٹ مین عیسائیونکی آزادی کے لیے کسی قسم کا
تغیر و تبدل واجبات سے ہے - لیکن یہہ صلاح مین کبھی نہین دونگا کہ ترکون کو معہ اونکے
خویش اقارب کے یوروپ سے نکالدیا جاوے کیونکہ اگر ایسا کام کرنیکی تجویز کیجاے
تو ضرور مذہبی جنگ کے پہیلنے کا اندیشہ ہے جو ایسے خونخوار جنگ ہوگی کہ گو خود
خرخشے اوسکے روبرو کچہہ بھی اصلیت نہین رکھتے گو کہ لارڈ ڈربی صاحب نے کچھ جگہہ
اپنی اسپیچ مین مسٹر گلیڈ اسٹون اور اون کے چیلون کو ابھارا اور جوش دلایا
کہ مسیحی صوبون کو ترکی حکومت سے آزاد کرانے مین پوری کوشش کیجاے لیکن ساتھہ
ہی ساتھہ حضرت اپنی کمزوری بھی ظاہر کرتے گئے اور مسلمانون کی مذہبی خونخوار
لڑائی سے ڈراتے گئے جس سے انکی اسپیچ کا عدم وجود برابر ہوگیا - اور انکی

حریفون کو آواز سے کسنے اور قہقہے لگانے کے لیئے ایک شگوفہ ہاتھ آیا۔ اب سنیئے
کہ ادھر تو ان وزیرون نے مذکورہ بالا تقریرون کے ذریعہ سے گورنمنٹ برٹش کی حکمت عملی کا
اظہار کیا ادھر لارڈ ڈربی صاحب نے باتفاق جلہ وزرا رسرکار انگلشیہ کی طرف سے
ایک مراسلہ دولت العالیہ عثمانیہ کی خدمت مین روانہ کر دیا جسکا خلاصہ ذیل مین ہدیہ
ناظرین ہے **اول** گورنمنٹ جناب ملکہ معظمہ کی یہہ خواہش ہے کہ سرکار ترکی کی
عیسائی رعایا پر جو حادثہ گذرا ہے اوسکی تحقیقات فرما کر حضرت سلطان المعظم اونکا
انصاف کرین **دویم** جن عیسائیون کے اس جنگ وجدل مین گہربار اور عبادت خانے
ویران ہو گیے ہین اونکو سرکار ترکی از سر نو تعمیر کرا دے۔ **سیوم** ترکی کی مسیحی
رعایا کو جو حال کے لڑائی جہگڑون کے باعث تباہ ہو کر کنگال ہو گئی ہے حضرت سلطان
روم پوری مدد دین۔ **چہارم** مسیحی یا اور لوگ جو اس قضیہ مین ہنسکر ناحق قید ہو گیے
ہین اونکو رہا کیا جاوے۔ **پنجم** مسیحی رعایا کی جسقدر عورتین اور بچے پکڑ کر لائے
گئے ہون اون سبکو واپس اپنے دیہات مین پہنچکر والی وارثون کے سپرد کر دیا جاے
ششم جن لوگون نے بلگیریا وغیرہ کی غارت گری اور قتل مین شراکت کی تہی یا قتل
ولوٹ مار ہوتے دیکھکر دیدہ ودانستہ اوسکے ذکر سنانے سے گریز کیا اون کو کامل
سزا دیجاے **ہفتم** جن ترکی سرداروں نے بلگیریا کے عیسائیون کو وحشی فوج کے
ہاتہون سے اپنی روبرو و بیرحمی کے ساتھہ قتل کرایا تہا اونکو بجاے سزا دہی کے
حضرت سلطان المعظم نے تمغے اور تحفیان بخشی ہین حالانکہ وہ بازپرس کے
قابل ہین لہذا ترکی سرکار کو لازم ہے کہ سرداران مذکور سے تمغے اور تحفیان

وخطاب والیس چہینکر اونکو سزا دی تاکہ عیسائی رعایا کے دلمین جو بدگمانی سرکار ترکی کی جانب سے ہے رفع ہو جائے۔ تاہم جن گاؤن مین زیادہ تر عیسائی آباد ہین وہان ایک کمشنر اونکی تسلی و تشفی کے واسطے فوراً بہیجا جائے جو موجودہ تشویش کو اونکی دلون سے دور کرے مگر یہہ کمشنر عیسائی قوم ہی مین سے ہونا لازم ہے اگر خود کمشنر مسیحی نہو تو اوسکی اسسٹنٹ یا ماتحت اہلکار جسکو اختیارات بہی عمدہ حاصل ہون بالضرور عیسائی ہو تاکہ اپنی طور پر سمجہا کر سیحی رعایا کے دلون سے تشویش اور خوفناکی کو دور کرے - وغیرہ - یہہ ساری باتین جنکی عمل مین لانیکی فہمایش انگلستان نے ترکی گورنمنٹ کو کی تہی نہایت عمدہ اور مناسب وقت تہین بشرطیکہ دوستانہ طور پر کہی جاتین مگر لارڈ ڈربی صاحب نے تو اس مراسلہ کی طرز عبارت کا ڈہنگ ہی ایسا رکہا تہا کہ جسطرح کوئی ماسٹر اپنے شاگرد کو تنبیہاً فہمایش کرتا ہو - یا جیسے کوئی بالادست حاکم اپنے ماتحت کو حکماً کسی امر کی ہدایت کرتا ہے - حالانکہ ترکی سلطنت کا سلطان برٹش گورنمنٹ کا ماتحت صوبہ یا خراجگذار نہین ہے - دولت انگلستان ایسے مدبر اور دانشمند سلطنت کو ہرگز مناسب نہ تہا کہ ایک خود مختار اور عظیم الشان سلطنت کو جو بہادری اور قومی ہمت و دانشمندی اور علوم و فنون کے جاننے مین دنیا کی بڑی بڑی سلطنت سے کم نہین ہے ایسا تحکمانہ مراسلہ بہیجے - اسکے سوا لارڈ ڈربی صاحب کو بہی اس مراسلہ کے لکہنے سے پہلی یہہ امر سوچ لینا لازم تہا کہ جسطرح ہم شہنشاہ روس سے افغانی بیرحم فوج کے بیشمار ظلمون کی عوض میں

باز پرس کرنیکا اختیار نہین رکہتے اوسیطرح سلطان ترکی کو بہی کسی قسم کی حاکمانہ فہمایش کرنیکا اختیار ہمکو حاصل نہین ہے - بہلا جب امیر روس یا اور کوئی خود مختار سلطنت اپنے کامون مین کسی غیر سلطنت کی مداخلت نہین چاہتے تو لارڈ ڈربی نے یہہ خیال نہین کیا کہ سلطان روم کب ایسے مداخلت (اور مداخلت بہی تحکمانہ) کو جائز تصور کرینگے - فرض کیجیے کہ جنگ کابل ۱۸۷۸ء مین جبکہ سرکار انگریزی اپنی مخالف افغانون کو گاجر مولی کی طرح کاٹ رہی تہی کوئی بادشاہ مثلاً چین - یا فرانس وغیرہ کا حکماً ایک مراسلہ لکہکر سرکار کے پاس بہیجتا کہ افغانستان مین آپ یہہ اور وہ کیجیے تو کیا سرکار اوسکو احمقون کا پاوا نہ سمجہتی ؟ - ضرور بلکہ دادا - بہلا جی دوسرا ایسا کون ہے کہ خواہ مخواہ کسی عظیم الشان سلطنت کے معاملات مین دخل در معقولات کا مرتکب ہو - اور پہر طرہ یہہ کہ اپنی مجنونانہ زٹل کو عمدہ کارروائی مین خیال کرے - اس سے تو صاف ظاہر ہے کہ مسٹر گلیڈ اسٹون کی طرح لارڈ ڈربی نے بہی اپنے اوکہی جتی سے روس کے ارادہ کو تقویت پہونچاے - زار روس تو یہہ چاہتا ہی تہا کہ انگلستان کی جانب سے ذرا بہی مدد ملجاے تو پہر کیا کہنے ہین جب دو اعلی درجے کے وزیرون نے اپنی تحریرون اور بہت سے کارروائیون سے علانیہ روسیون کی جنبہ داری کا ثبوت دیدیا تو پہر روس کو کسکا خوف رہا بلکہ جبرو زبر لارڈ ڈربی صاحب نے مذکورہ مراسلہ ترکی گورنمنٹ کے پاس بہیجا روسی شرارت کی گردن دیدہ دانستہ اور زیر تیغ کی وزراء انگلشیہ کی دانشمندی تو ایسے نازک موقع پر مقتضی اس امر کی تہی کہ

لارڈ بیکنس فیلڈ کی طرح مخالفان ترکی کو پرکہتے اور اپنے افعال و اقوال سے روسیہ کے دل پر جو قدیم سے نہ صرف ترکون کا دشمن ہے بلکہ انگریزون کے خون کا بہی پیاسا رہا ہے یہہ بات ثابت کر دیتے کہ وزراء انگلش مخالفان ترکی کے نادا جب شکایتون کے باعث شرارتین اور مفسدہ پردازی کو میدان یورپ مین ہرگزنہ دیکھ سکینگے۔ مگر یہہ بات کہان رہی بلکہ برعکس اسکے عزرا و انگلستیہ نے ترکی مین دست اندازی کرنے کے واسطے روس کو راستہ دیدیا۔ بہلا جب ترکی سلطنت کے لئے لندن کے ہوس آف کامنز مین تحکمانہ فرمان لکھے جائین تو شہر سینٹ پٹرس برگ پایہ تخت روس مین اوس سے بڑہ کر احکامات ترکون کے لیئے کیونکر نہ گڑہے جائین جس حالت مین کہ مفسدہ پردازی اور بغاوت کے فرو کرنیکی علت مین لارڈ ڈربی صاحب بہادر ترکون کی نسبت سزا کا حکم لنڈن مین بیٹہے بیٹہے ٹہرانے لگے تو پرنس گارٹس کاف روسی وزیر اعظم کو ترکون کے پہانسی دینے سے سینٹ پٹرس برگ مین کیون کوئی روکتا۔ قصہ مختصر یہہ کہ لارڈ ڈربی صاحب نے بہی جو بزعم خود ارسطو بنے پہرتے تھے گلیڈ اسٹون صاحب کی طرح ایسے حماقت دکہلائی کہ روسیون کو ترکی علداری کی مداخلت کے لیئے ایک عمدہ ذریعہ ملگیا

وزراء انگلستان کی کارروائیون کا نتیجہ

مسٹر گلیڈ اسٹون کا تو ذکر ہی کیا وہ تو کہلے بندون روسیون کی طرفدار تھے ترکون کو یورپ سے مار کر نکالدینے پر ادہار کہائے بیٹہے تھے لیکن لارڈ ڈربی صاحب دوالخارجہ وزیر اعظم کی کارروائیون نے بہی جنکے ہاتہ مین جناب ملکہ معظمہ قیصرہ ہند کی سلطنت

کی ظہور نہی روس کو اچہی بہلی تقویت بخشی - روس کی کیفیت ترکی سلطنت کے
مقابلہ مین اوسوقت بعینہ ایسے ہی تہی جسطرح کوئی پرانی خستہ بلی چوہون کے شکار پر تاک
لگائے بیٹہے ہو - اور دل ہی دل مین کہہ رہے ہو کہ کب نظر چوکے اور شلاگ مار دون
اوسوقت بلی کا مالک سکار کر چوہون کے لیئے جسطرح بلی کو امادہ کرے اوسیطرح
انگلش وزرا کی کارروائیون نے روس کو جو بلی کی طرح ترکون پر دانت لگا
بیٹہا تہا اور بہی اوسکا دیا - حالانکہ وزراء انگلشیہ خوب جانتے تہے کہ روسیون
کی شرارت ہے اوسنے ترکی صوبون کو بہکا کر بغاوت پر امادہ اسنے اور اون کی
اوبلی فرمان سے حضرت سلطان سے نمک حرامی کرانے مین کوئی کسر نہین رکہی -
انصاف تو یہہ تہا کہ جب وزراء انگلشیہ نے روس کی یہہ شرارت کہ ترکی
ماتحت صوبون کے بہکانے مین اپنا مطلب نکالتا تہا معلوم کر لی تہی تو صاف کہدیتے کہ ایسے
خرخشون مین جنکا سوائے اسکے کہ ایک بڑی سلطنت کا اوسکی ماتحت اور نمک
حرام صوبون کے ہاتہہ سے نامس ہوتا ہے اور کوئی نتیجہ نہین دیکہا جاتا تو دوسرے
سلاطین کو کیا غرض پڑی ہے کہ مداخلت کرین - وزراے انگلشیہ کا اسقدر
کہہ دینا روس کے بیشمار شرارت کو فرو کر دیتا - اور ہرگز وہ صورتین واقع ہوتین
جنکا بیان آگے چلکر آئیگا - مگر جب وزراے انگلستان کے منہ سے روسی
ارادون کی حمایت کے کلمے نکلے تو روس قسمت کامیابی کے لیئے تیار ہوا اسوسوا ترکی
ماتحت صوبے بہی جو ناحق نقصان ترکون کے ہاتہہ سے اوٹہا چکے تہے راہ راست
نہ آئے بلکہ اور بہی اینٹہ گئے اور روسی حمایت سے خودمختار بننے کے لیئے اوہار

کہاتے پہرتے تھے - روس نے اس موقع کو غنیمت سمجہکر طرح طرح کی حجتین
ترکون کی مخالفت مین نکال کہڑی کردین - یہہ رنگ ڈہنگ دیکہکر سرویہ نے
جو ترکون سے زک پر زک اوٹہا چکا تہا ۲۶ ستمبر کو از سر نو ترکون سے مقابلہ شروع
کردیا - یہان تو یہہ لڑائی دوبارہ شروع ہوئی وہان لنڈن مین کونٹ شیولوف
روسی ایلچی حاضر باش لنڈن نے ایک درخواست گورنمنٹ روس کی جانب سے لارڈ
ڈربی وزیر دول خارجہ انگلستان کے روبرو پیش کی جسکا خلاصہ یہہ ہے کہ روسی گورنمنٹ کا
قصد ہے کہ اگر باب عالی سرویہ کی شرائط کو قبول کرنے سے انکار کرے تو سلطنت آسٹریا
بوسینا اور روس بلگیریا واقع صوبہ ہای ترکی مین فوجی قبضہ کرلین - اور تمام سلاطین
یوروپ اپنے اپنے جنگی بیڑہ جہازات کو دریای باسفرس مین ترکون پر دباو ڈالنے
کیواسطے لے آئین - روس کا اس قسم کی درخواست کرنا صاف گواہی دیتا ہے کہ وہ
ایسے نازک موقع کا مدتون سے منتظر تہا اور اوسکی رای مین اب وہ وقت آپہونچا تہا
کہ ترکی سلطنت کے تکلے بوٹی کرکے آپس مین بانٹ لیئے جائین - مگر دولت العالیہ انگلستان نے
اس موقع پر بڑی دانائی کو کام فرمایا کہ حضرت کی اس درخواست کو منظور نہین فرمایا
اور جب سرکار انگریزی کی طرف سے لکا سا جواب ملا تو آسٹریا کا شہنشاہ بہی اس
رای کے قبول کرنے سے کانون پر ہاتہہ دہر گیا - جب روسیہ کا یہہ وار خالی گیا تو اپنا
سا منہہ لیکر خواہ مخواہ اوس جوش کے فرد کرنے پر جو دودہ کے ابال سے بہی زیادہ
اوسکے دل مین بہرا تہا مجبور رہا - اور اسقدر تحمل اختیار کیا کہ سرویہ اور ترکی
کی لڑائی موقوف کرنے کے لیئے مہلت ملنے کی درخواست کی تا وقتیکہ شرائط صلحنامہ غور کیجاے

اور تمام سلاطین یورپ کے روبرو اس امر کی خواہش ظاہر کی کہ اول تو ترکون سے
شرائط تجویز کرنیکے واسطے مہلت مانگی جاے اور جب مہلت ملجاے تو کل سلطنتین متفق ہو کر
شرائط صلح پر غور کرین - **اس** درخواست سے سرکار انگریزی نے بھی بلا تامل اتفاق ظاہر کیا
بلکہ لارڈ **ڈربی** نے تو یہان تک بحکانہ کلمہ کہا کہ اگر باب عالی مہلت دنیا منظور نکرے تب بھی
اوسپر زور ڈالا کہ کم سے کم ایک مہینے کی مہلت شرائط صلح تجویز کرنیکے واسطے منظور کرائی جاے
لارڈ موصوف نے اسکے ساتھہ انگلستان کا یہہ منشا بھی جتلایا کہ دوران مہلت مین
شرائط صلح تجویز کرنیکے لیے شاہان یوروپ کی ایک **کانفرنس** (پنچایت) جمع ہونی
چاہیئے جو باتفاق راے شرائط صلح کو تجویز کرے - **المختصر** جب روس و انگلستان
وغیرہ سلاطین نے مذکورہ تجویزون پر اتفاق کرلیا تو لارڈ ڈربی نے انگلستان کی طرف
بذریعہ **سر ھنری الیٹ** صاحب سفیر انگریزی حضرت سلطان المعظم کی خدمت مین
ان باتون کی اطلاع دی اور اونسے چاہا گیا کہ فوراً اس تجویز کو منظور کرین - اس درخواست کے
ساتھہ ہی حضرت سلطان روم کو اس امر سے بھی آگاہ کیا گیا کہ اگر گورنمنٹ ترکی انگلستان
کی اس درخواست کو منظور نکریگی تو وہ سفارتی تعلق جو مابین دولت عالیہ انگلشیہ و روم کے
ہے شکست ہوجائیگا اور انگریزی سفیر قسطنطنیہ سے بلالیا جائیگا - اور ایسے صورت مین
جو مشکلین ترکی سلطنت پر پیچھے سے نازل ہونگی اونکے دور کرنے مین انگلستان ترکی کو
ہرگز کسی قسم کی مدد نہ دیگا - ناظرین حق بین لارڈ ڈربی کی مذکورہ درخواست کو
براہ انصاف ذرا غور فرماوین کہ یہہ دوستانہ درخواست تھی یا کہ زبردستی کا حکم تھا
طرز تحریر اور مطالب اظہار سے تو یہی ظاہر ہے کہ یہہ درخواست دوستانہ نہ تھی بلکہ ایک

حکم تہا جسکو طوعاً و کرہاً ترکون سے منظور کرایا جاتا تہا اور اگر وہ منظور نہ کرین تو قطع تعلق کی دہمکی اور مصیبتون مین پہنسنے کا خوف دلایا گیا تہا جس سے صاف ظاہر ہے کہ لارڈ ڈربی کی حکمت عملی اوسوقت روس کی کہلم کہلا طرفداری کرتی تہی اور لارڈ موصوف اپنے زعم مین ترکون کو ایک کمزور اور نکما خیال کرتے تھے اور اسی لیئے وہ جانتے تھے کہ ہم جو چاہینگے ڈرا کر دہمکا کر ترکون سے منظور کرا لینگے - چنانچہ حضرت سلطان المعظم کو لارڈ ڈربی صاحب نے اس درخواست مین صاف جتلا دیا تہا کہ اگر آپ انگلستان وغیرہ شاہان یورپ کی درخواستون کو (خواہ وہ آپکی مرضی کے خلاف ہی ہون) منظور نفرمائینگے تو آپکے لیئے فلان فلان مصیبتین تیار ہین - جب روس نے اتنا سہارا پایا تو اور بہی شیخی مین آگیا - اور سمجہا کہ انگلستان نے میری اول درخواست سے انکار کیا تو بلا سے - اس دوسری صورت مین بہی جسمین انگلستان میرا پورہ معاون ہے اپنا مطلب تو نکل ہی آئیگا - یہہ وقت ترکی سلطنت کیلیئے جیسا کچہہ خوفناک تہا بیان نہین ہوسکتا تمام سلاطین یورپ متفق ہوکر روس کے ہمراہ نئے نت نئی درخواستین باب عالی کے روبرو پیش کرتے تھے - ایک جہگڑا خانی سے دوسرا کچہہ شبہ کر ہی ہوتی تہی - دوسرے طرف انگلستان کے اخبارات نے جو مسٹر گلیڈ اسٹون اور اونکے چیلون کے ہاتون مین تھے ترکون کی نسبت جہوٹہ گہڑنیکا ٹہیکہ لے لیا تہا - آئے دن ایک نہ ایک نیا ہی قصہ ان پرچون مین چہپا تہا جسکو دیکہکر گہر گہر مین ترکون پر نفرت کی بوچہاڑین لوگ برسانے تھے - تیسرے صوبہ ہائے باغی نے بار ہا شکستین کہانے پر بہی جنگ کو جہیڑ رکہا تہا - سچ تو یہ ہے کہ ترکی گورنمنٹ اس وقت مین نہایت سخت کشمکش مین مبتلا تہی اور ان ساری باتون کو دیکہہ دیکہہ کر روس خوش ہو رہا تہا کیونکہ اپنے مقصود پہنچے

پہلے سے اوسکے آرزو کا پورا ہونا یقین کیا جاتا تہا۔ یہہ بات بہی یہان بیان کردینے کے
قابل ہے کہ انگلستان کی ان تمام کارروائیون سے جو ترکی سلطنت کی مخالفت مین
اوسوقت عمل مین آئی تہین فقط اکیلے روس ہی کو تقویت نہین پہونچی بلکہ تمام یورپ کے
باشندون کو (ادنی ہون خواہ اعلی) اس امر کا پورہ یقین ہو گیا تہا کہ روس سے
متفق ہو کر انگلستان بہی ترکون کو یورپ سے نکالدینے کی خواہش رکھتا ہے۔ بہرحال
لارڈ ڈربی ترکون کو دو طرفہ نقصان پہونچانیکا ارادہ رکہتے تھے یعنے اگر ترک شاہان یورپ کی
درخواست کو منظور کرین تو صوبہ ہای باغی سے مغلوب ہون۔ اپنے لاکہون رعیت کی آدمی سے
آئندہ ہاتہ دہو بیٹہین اور جو نامنظور کرین تو شاہان یورپ خفا ہو کر روس کو جو مدت سے
صوبہ ہای ترکی کے حمایت کا بیڑہ اوٹہائے ہوئے بیٹہا تہا ترکون کے قتل عام کا حکم چڑہا دین
غرض دونون صورتون مین ترکون ہی کا ناس تہا۔ ترک بیچارے اوس موقع پر خربزہ کے
ساتہہ تشبیہ رکھتے تہے۔ یہ چہری گری تو بہی اوسکا ناس اور جو چہری پر گرجاے تو اوسیکا ناس
ہو جاے ہر طرح سے ترکون ہی کو مشکل تہی انگلستان کی مجوزہ تجویز پر **شہنشاہ جرمن**
استریا نے زیادہ تر خوشنودی کا اظہار نہین کیا تو بہی دولت استریا نے بجواب انگلستان
شاہان یورپ کو یہہ جواب دیا کہ اگر **کانفرنس** منعقد ہو کر اس معاملہ مین تجاویز مناسب
مرتب کریگی تو اونکی منظور کرنے مین سلطنت استریا کو کوئی عذر نہوگا۔ مختصر یہہ کہ ایک
طرف تو معاملات کی یہہ صورت ہو رہی تہی دوسری طرف اونہین دنون مین بیشمار
روس کی **والنٹیر فوج** سرویہ مین آداخل ہوئی۔ قطع نظر ان سب باتون کے
موقع پر **رومانیا** کے شہزادہ نے جو ایک چہوٹا سا رئیس ماتحت دولت عثمانیہ کے

ہے خواہ مخواہ اپنے باگیا ذی حیلانے کے لیے کہنا شروع کیا کہ ہمین ترکی اور سرویہ کی جنگ مین پڑ کرنا حق اپنے انکو مخصہ مین پہنسانا نہین چاہتا - طرفہ یہہ کہ باوجود انکار روسی والنٹیرون کو اپنے سرحد مین ہوکر آنے دیا - سچ تو یہہ ہے کہ کوئی مسیحی صوبہ اسوقت ایسا نہ تہا جسکے دلین ترکی کی جانب سے شرارت نہ بہری ہو - اب سنئے کہ جب دولت العالیہ انگلستان کو بہی روس کے بیشمار والنٹیرون کے سرویہ مین داخل ہونیکی خبر ملی تو اکتوبر ۱۸۷۶ع کے شروع مین لارڈ ڈربی صاحب نے کونٹ شوبیلاف ایلچی روس مقیم لنڈن کو جتلایا کہ روسی والنٹیرون کا ایسے وقت مین سرویہ کو مدد دینا صلاطین یوروپ کے باہمی قول وقرار کے بالکل خلاف ہے - اور معلوم ہوتا ہے کہ اسی مدد کے باعث سرویہ متردد ہوکر شرائط صلح کو منظور نہین کرتا - لارڈ ڈربی صاحب نے کونٹ مذکور سے یہہ بہی کہا کہ روسی مدد کی خبر پاکر ترکی وزراء کو نہایت غصہ آگیا ہے - اور وہ بہی جان گئے ہین کہ روس ہی کی حمایت کے بہروسہ پر سرویہ صلح کرنے پر راضی نہین ہوتا - اودہر تو لارڈ صاحب موصوف نے سفیر روس کو یہہ باتین کہین ادہر ۱۲ اکتوبر ۱۸۷۶ع کو باب عالی نے سلاطین یوروپ کے تمام سفیرون کو جو قسطنطنیہ مین مقیم تہے اس امر کی اطلاع دی کہ جو اککار روائی اسوقت گورنمنٹ روس نے کی ہے اوس [illegible] دیا کہ دولت علیہ کے ساتہ باغی صوبے جنگ [illegible] کرتے [illegible] ورنہ

[illegible]

مداخلت کیون کرتے ہین - چنانچہ ہمکو (باب عالی کو) معتبر اطلاع ملگئی ہے کہ ادنیٰ واعلیٰ تمام روسی سرویہ کی مدد پر مٹتے ہوئے ہین اور یہہ حرکت روسیون کی اپنے قول و قرار کے خلاف ہے اگر روس اپنے عہد پر ثابت قدم رہنا چاہتا ہے تو فی الفور اون والنٹیرون کو جو ابھی ابھی سرویہ مین داخل ہوئے ہین واپس بلایا جاے -

سلاطین یورپ کا دولت العالیہ عثمانیہ کو جواب

اگرچہ سرویہ کی امداد پر روسی دل و جان سے مٹے ہوئے تھے اور مرنے مارنے مین کوئی دقیقہ باقی نہین چھوڑا تو بھی ترکی بہادرون کے مردانہ غصہ کو فرو نہین کرسکے اوسوقت تمام مسیحی سلاطین کی آنکھین بھی نشیبس لڑی ہوئی تہی کہ جو کچھہ چاہین ہم اپنی مرضی کے مطابق ترکون سے زور ڈال کر طوعاً و کرہاً کرالین - لیکن ترکی بہادر اپنے نزدیک انکو مورو ملخ کی برابر بھی نہین سمجھتے تھے چنانچہ جب عام ترکون کو سلاطین یورپ کی اس بدنیتی کا حال معلوم ہوا تو قسطنطنیہ کے عام مسلمان غصہ کے مارے آگ بھبوکا بن گئے اور ہزارون اشتہار مختلف زبانون مین چھپوا کر شہر استنبول کے دروازون اور بازارون و عام گزرگاہون مین [illegible] لکھا تھا اوسکا خلاصہ یہہ ہے کہ سلطنت عثمانیہ کا جو وزیر سلاطین یورپ کی اون چھوٹی باتون پر جس سے آخرکار اہل اسلام کی بےعزتی ہو یقین لاکر اونکی راے کے موافق [illegible] کا یہ ادائی [illegible] وہ فوراً قتل کیا جائیگا - خواہ کیسا ہی معزز آدمی کیون نہو

[illegible] مسیحی کے چھکے چھوٹ کانپ گئے اور [illegible]
[illegible] تی کی گئی

یا شرائط صلح کے مہلت سے قبول کرانے مین زور دیا گیا تو قوم ترک اون
تمام مسیحون کو جو عملداری ترکی مین آباد ہین ایک سرے سے قتل کرڈالینگے -
پہلے جب لارڈ ڈربی نے باتفاق رائے سلاطین یوروپ ترکی سے بوسنیا
اور ہرزیگوینیا و بالگیریا کی آزادی کے لیئے سپتمبر ۱۸۷۶ء کے شروع مین درخواست
پیش کی اور چاہا تہا کہ مقامات مذکور کے عیسائیون کو بہی وہان کی میونسپل اور
دوسری ملکی معاملات مین ترکون کی طرح شریک ہونیکی ازادی بخشی جائے تو اس
درخواست پر بہی باب عالی نے اسی لیئے خشک جواب دیا تہا کہ عام اہل اسلام علی الخصوص
باشندگان قسطنطنیہ کے دلون مین سلاطین مسیحی کی ناجائز کارروائیون کے باعث جوش
وخروش کے ساتہہ بدگمانی بہری ہوئی تہی - اگر ایسے وقت مین دولت علیہ سلاطین
یوروپ کی کسی درخواست کو منظور کرلیتی تو غضب آجاتا - ترکی سلطنت نے اوسوقت
کمال درجہ کی دانشمندی کا اظہار فرمایا ایک طرف تو سلاطین مسیحی کو مردانہ جواب
دیتی رہی اور دوسری طرف اپنی کاسون سے عام رعایا و اہل اسلام کے غصہ کو جو شعلہ کی
مانند بہڑک رہا تہا ٹہنڈا کیا جب رعایا قسطنطنیہ کے مزاج مین ذرا سہولیت دیکہی تو
۲ اکتوبر ۱۸۷۶ء کو دولت علیہ نے خود بخود اپنی حالت درست کرنیکی لیئے خاص کمیونیکیشن
کے ذریعہ سے سفیران سلاطین غیر حاضر باش قسطنطنیہ کو اطلاع دی کہ جو جو رعایا
مسیحی و رعایا عثمانیہ کے لئے سلاطین یوروپ چاہتے ہین اون سب پر دولت علیہ
نہایت خوشی کے ساتہہ غور و خوض کرنے کے واسطے تیار ہے اور یہہ بہی بیان کیا
کہ دسمبر ۱۸۷۵ء مین جو فرمان حضور سلطان المعظم نے جاری فرمایا تہا (جسمین

مسیحی رعایا کے لیئے بہت سی رعایتین منظور کی گئی تہین) اوسکی پوری تعمیل
اسوجہ سے نہین ہوسکی کہ اوندنون باب عالی لڑائیون اور ملکی معاملات کے مخمصون
مین پہنسے رہنے کے باعث متردد تہے - اب دولت العالیہ کا مصمم ارادہ ہے کہ فرمان
مذکور کے مطابق کارروائی کرے - اسکے سوا باب عالی نے یہہ بہی ارادہ کیا کہ ایک
کمیٹی اون مقامات مین مقرر کی جاے جہان عیسائی آباد ہین اور اس کمیٹی مین مسلمان
اور کرسچین دونون ممبر برابر بہرتی ہون اور دونون فرقون کے ممبرون کو مساوی اختیار
دیا جاے جسکی روسے وہ اپنے اپنے حقوق کی برابر حفاظت کرسکین - اور ایسی کمیٹی
کے ممبر عیسائی ہون خواہ ترک عام رعایا کی مرضی کے مطابق مقرر کیے جائینگے -
چنانچہ ۱۲ اکتوبر ۱۸۷۶ء کو اس تجویز کی اطلاع باب عالی نے سلاطین یوروپ کو
دی اور ظاہر کیا کہ ایسی کمیٹی کی کارروائیون کی افسری ایک صدر عدالت کے سپرد کی
جائیگی اوسمین بہی عیسائی اور ترک دونون ہی گروہون کے افسر داخل ہونگے -
اور جتنے ٹکس رعایا پر لگائے جائینگے یا لگائی گئے ہین ہین اون سبکے نسبت ممبران کمیٹی کو
اختیار ہوگا کہ جائز ہون تو رہنے دین ورنہ باتفاق رائے اوسکے موقوف کرانیکے
نسبت سنیٹ (صدر عدالت) کے حضور مین درخواست دین - ایسے کمیٹیون کے
ممبرون کو یہہ بہی اختیار دیا جائیگا کہ ٹکس مقرر ہونے سے پیشتر اوسکے جائز یا
ناجائز ہونے کی نسبت آزادانہ بحث کرین - اور جو ٹکس پہلے سے مقرر ہین اون مین
بہی دولت علیہ بہت کچہہ ترمیم و تنسیخ کریگی - اور کمیٹیون مین داخل کرنیکے وقت
ممبرون کی عزت اور استحقاق پر بخوبی لحاظ کیا جائیگا - بوسنیا اور ہرزیگووینا

رعایا پر جو ٹکس فی الحال لگی ہوئی ہین اونپر غور ہوکر جو خلاف مرضی عام رعایا متصور ہونگی معاف کردی جاینگے۔ غرضیکہ یہہ مدبرانہ سرکیولر دولت علیہ نے تمام سلاطین کی خدمتین بہیجکر اپنے ارادہ کی اونکو اطلاع دی۔

چھہ ہفتون کی مہلت

اب دیکہیے کہ ادہر تو دولت عالیہ عثمانیہ اس طوفان بے تمیزی کے دفع کرنے کے واسطے یہہ تدبیرین سوچ رہے تھے اور اودھر روس سلطنت ممدوحہ سے سرویہ کے لیے مہلت جنگ کے قبول کرانے پر تلا ہوا تہا۔ چنانچہ شروع اکتوبر ہی مین سرویہ جو ترکون کے ہاتہون سے خوب پٹ چکا تہا بحمایت روسیہ ایک ہفتے سے لیکر ڈیڑہ مہینے تک کی مہلت ملنے کے واسطے دولت علیہ پر بار ڈالنا شروع کردیا۔ صلح کی مدت مقرر ہونے مین جو اسقدر جہمیلا پڑا رہا تو اس عرصہ مین ترکونکا غصہ بہی کسیقدر فرو ہوگیا تہا اور سلطنت ترکی بہی بلحاظ دوراندیشی گو یا گرمی تحمل نظر آتی تھی۔ دولت علیہ نے خیال کیا تو اگر اس تہوڑی سی مہلت مین شرائط صلح تجویز ہوسکین تو عین موسم سرما مین جنگ کرنی پہی اور بلغارستان کے پہاڑون مین ترکی فوج کو نہایت مشکل پیش آئیگی لہذا لمبی مہلت مقرر ہو تو بہتر ہے کیونکہ اس طویل عرصہ مین رعایا و اہل اسلام کا غصہ بہی فرو ہوجائیگا اور شرائط صلح پر بہی اچہی طرح بحیثیت ہوکر غور ہوسکیگی۔ مختصر یہہ کہ دولت علیہ نے چہ ماہ کی مہلت یوروپ سے درخواست کی تاکہ اس عرصہ مین شرائط صلح بخوبی غور ہونیکے بعد تجویز ہوسکین مگر شہنشاہ روس نے جو اپنے فائدہ کے لیے معاملہ کو ہر صورت مین بگاڑنا چاہتا تہا جواب دیا کہ اتنی مدت تک ہم اون لڑاکے سپاہیون کو جو جنگ کے اشتیاق مین کمر باندہے

ہوئے سروبیہ کی سرحد مین گہرے ہین ٹہرا نہین سکتے کیونکہ روسیہ کو ایسی صورت مین
بہت سی مشکلون کے واقع ہونیکا اندیشہ ہے - ابتو تمام سامان اور فوج اوسکی تیار ہے
مگر چہہ مہینے بعد اگر شرائط صلح کو طرفین نے نامنظور کیا تو روسیہ کو از سرنو سامان
جنگ کے فراہم کرنے مین بڑی دقت واقع ہوگی - البتہ ڈیڑہ ماہ کی مہلت کافی ہے
شرائط صلح اتنی ہی مدت مین تجویز ہو سکتی ہین - شہنشاہ اطالیا نے گورنمنٹ
روسیہ کی راے کے ساتہہ اتفاق کیا - مگر انگلستان نے دولت علیہ کی درخواست سے
متفق ہوکر ۶ ماہ کی مہلت کا ہونا پسند کیا سلطنت ہاے فرانس اور اسٹریا نے بہی اس
بارہ مین انگلنڈ ہی کا ساتہہ دیا - جب اس طرح کی گڑبڑ سلاطین یوروپ کی راے مین
واقع ہوئی تو انگلستان نے پرنس بسمارک وزیر اعظم سلطنت جرمنی سے
درخواست کی کہ آپ اس معاملہ کے بیچ مین پڑکر تصفیہ کرادین - اسکے جواب مین پرنس
موصوف نے جو بہت برسون سے شاہان یوروپ کے وزیرون مین سب سے بڑہ کر دانشمند
اور مدبر (علی الخصوص پولیٹکل چال مین لاثانی تصور کیے جاتے ہین لارڈ ڈربی صاحب
وزیر دولتخارجہ انگلستان کو یہہ جواب دیا کہ چہہ مہینے کی مہلت جنگ کی منظور
کرنے مین مجہے تو کچہہ عذر نہین لیکن اس مہلت کے لیئے دوسرے شاہون پر مین زور ہی
نہین ڈال سکتا جب پرنس بسمارک نے انگلنڈ کو یہہ ٹکا سا جواب دیدیا اور
روس ضد مین آکر تقاضے پر تقاضا کرنے لگا تو دولت عالیہ عثمانیہ نے بلا تامل چہہ
ہفتون کی مہلت منظور کی لیکن روس کو دولت ممدوحہ نے یہہ بہی اطلاع دی
کہ اگر کسی وجہ سے ان چہہ ہفتون کے عرصہ مین شرائط صلح تجویز نہو سکین تو

اس مدت کے تمام ہونے پر چہ ہفتون کی میعاد بڑہا دی جائے - اور اگر خدا نخواستہ
پہر بہی شرائط مذکورہ مین خامی رہجائے تو دو ہفتون کی مدت کو اور بہی وسعت دیجائے
اس صورت مین کل میعاد شرائط صلح کی تجویز کے واسطے چودہ ہفتون کی
ہوئی جس مین صلح کی شرطون پر جو سرویہ اور ہماری درمیان مین شاہان
یورپ تجویز کرینگے ہم اچہی طرح غور کر سکینگے ایہا الناظرین ذرا خیال فرمائی
کہ دولت علیہ کی یہہ درخواست کیا بری تہی اور کونسی نا انصافی اسمین پائی
جاتی تہی - اگر غور کرو تو دولت علیہ نے مہلت کی میعاد کے بڑہانے مین سرویہ کے
ساتہہ رعایت ہی کی تہی ورنہ دولت ممدوحہ کو میعاد مہلت کی بڑہانے مین کیا فائدہ
تہا وہ تو سرویہ کے دہوئین بکہیر چکے تہے متواتر فتح پا چکی تہی اوسکو سرویہ سے کچہہ خوف
تو تہا ہی نہین جو میعاد مذکورہ کو بڑہا کر جنگ کو ٹالتی ہو - مگر اس سے اوسکی صرف یہہ
غرض تہی کہ شرائط صلح پر اچہی طرح بحث کر سکے - اب لطف دیکہیے کہ ترکی کی راے
سے ظاہرہ انگلستان - فرانس - وغیرہ متفق تہے اور بدرخواست انگلینڈ مین جرمن
بہی نیم راضی تہا - اور انکے مقابلہ مین روس کا طرفدار صرف ایک اٹلی تہا تو بہی روس
ہی کی راے غالب رہی اس سے صاف ظاہر ہے کہ ایک طرف تو بعض سلاطین یورپ
دنیا سازی کے ڈہنگ پر ترکی کی حمایت کرتے تہے کیونکہ وہ انصاف پر تہے - مگر دوسری
طرف در پردہ روس کی خواہش کو اعانت دیتے تہے ورنہ اوسکی مجال نہ تہی کہ اسقدر
شاہون کی راے کے خلاف ہو کر بہی اپنی ضد کو پورا کر سکے - ترکی کی مذکورہ
درخواست سچ پوچہو تو نہایت انصافانہ تہی جسمین بردباری اور عقلمندی بہی

پائی جاتی ہے۔ مگر روس تو ترکی سے بگاڑ پیدا کرنیکے لیئے بہانہ ڈھونڈتا تہا اور اسی لیئے طرح طرح کی چھیڑ نکالتا تہا لہذا اس درخواست کو منظور نہین کیا۔ اسی اثنا مین ۳۱ اکتوبر سنہ ۱۸۷۶ع کو سرویہ کے فوج سے شہر علکسنیاز کے اوپر ترکی فوج کی مٹ بھیڑ ہوگئی۔

سرویہ کی ترکونسے گیارہوین لڑائی

۳۱ اکتوبر سنہ ۱۸۷۶ع کو ۴ بجے صبح کے جبکہ کہر اڑ رہا تہا اور ترکی لشکر اسوجہ سے کہ اوسکو جنگ ملتوی رکہنے کا باب عالی سے حکم پہونچ چکا تہا غافل پڑا سوتا تہا چار ہزار سروین فوج نے چھ سو روسی والنٹیرون کو ساتھ لیکر جنرل چرنائف اور کپتان انیدو خوف کی حمایت مین ترکی لشکر پر حملہ کیا تو یہ بہی اس فوج کے پاس تہین اول تو خلاف حکم حرکت دیکہکر ترکی لشکر حیرت مین رہا مگر فی الفور تیار ہو کر جنگل اور تین ہزار سات سو بہتر ترکی سپاہیون نے زیر کمان عمر پاشا و نوباز افندی و محمد بی سرویہ فوج کا مقابلہ کیا دن نکلے تک جنگ ہوتی رہی ترکی دلاور نعرہ مار کر اونکے اندر گہس گئے اور توپین چہین لین اوسکے بعد آدھے گہنٹہ تک سنگینون لڑائی ہوتی رہی آخر الامر ۶ بجے سے پہلے سرویہ کی فوج نے بہاگنا شروع کیا تین سو سے زیادہ مردے اور زخمیون کو میدان جنگ مین پڑا چہوڑ گئے جنرل چرنائف ایسا بہاگا کہ پیچہے مڑکر نہین دیکہا گیارہ سردار بہی سرویہ کی طرف کے کام آئے جنمین چہہ روسی اور باقی سروین تہے توپین اور پانچ ہزار بندوقین اور ستر گاڑیاں سامان جنگ اور باربرداری کی بہری ہوئی ترکون کے ہاتھ لگین

چار میل تک دلاوران ترکی نے بھگوڑون کا تعقب کیا اور جو ملا گاجر مولی کیطرح کاٹتے چلے گئے - اس عظیم الشان شکست کی خبر سنتے ہی روس برہم ہو گیا حالانکہ شرارت سرویہ ہی نے کی ہتی ترکی لشکر تو چپ چاپ حکم کا منتظر پڑا ہتا - روس نے یہان تک ہٹ دہرمی کی کہ سلاطین غیر کے جواب کا بہی انتظار نہین کیا بلکہ اوسیدن جنرل اغناتف اپنے ایلچی کی معرفت زار روس نے بذریعہ تاربرقی دولت علیہ کو جتلایا کہ دولت علیہ عوض اوچہہ ہفتون کی مہلت جنگ جسکو ہم تجویز کر چکے ہین منظور کرے اگر ۴۹ گہنٹون کے اندر اندر باب عالی نے اس مہلت کو منظور نہین کیا تو روسی سلطنت سے اوسکا سفارتی تعلق شکست ہو جائیگا روسی سرکار اپنے ایلچی کو قسطنطنیہ سے واپس بلالیگی اب جاے غور ہے کہ خود ہی تو مقامات جنگ مین شرارت پہیلائی اور آپہی جب شکست کہائی تو بو کہلا کر یہہ دہمکی دکہلائی - خیر - دولت علیہ نے جو اوسوقت حتی الوسع اپنے آپکو اس خرخشہ سے نکالنا چاہتی ہتی ناچار ہو کر چہہ ہفتون کی مہلت منظور کرلی -

روس کے زار کا جہوٹہا اقرار

جبتک ترکی اور روس مین صلح کے واسطے مہلت کی گفتگو ہو رہی ہتی اوسی زمانہ مین لارڈ ڈربی صاحب نے کونٹ شوبلاف روسی سفیر مقیم لنڈن کو دربار انگلستان کی طرف سے یہہ جتلایا کہ ترکون کی اوس کارروائی کو جو عیسائیان بلگیر کے قتل مین اونہون نے ظاہر کی انگلستان بہی اچہی نظر سے

ناپسند کرتا ہے لیکن اگر سلطنت روسی اسی بہانہ سے قسطنطنیہ پر حملہ آور ہو گی تو انگلنڈ کے لوگ روس کی اس اولی العزمی کے اور ہی معنی لگائینگے اور اس قسم کی چڑہائی کو جائز نہین سمجھینگے - کیونکہ انگلستان کے باشندون کا قیاس یہہ ہے کہ روسی گورنمنٹ ترکی کی درخواستون کو ناانصافی کے ساتھہ ایک سرے سے نامنظور کرتی جاتی ہے - جس سے سبکو یقین ہے کہ دولت روسیہ جنگ کرنیکا بہانہ دھونڈہتی ہے - یہہ تمام باتین جو لارڈ ڈیڑبی کی زبانی سنی تہین کونٹ شوبلاف نے لوح دلپر لکہہ لین - اور حضرت زار کو بہی ان باتون کی اطلاع دیگئی - جسپر شہنشاہ روس نے سینٹ پیٹرس برگ مین سر اگسٹس لافٹس (انگریزی) ایلچی متعینہ دربار روس سے بذات خود کہا کہ قسطنطنیہ پر چڑہائی کرنیکا ہمارا قصد بالکل نہین ہے - مگر ہان ضرورت پڑے تو صوبہ بالگیریا کو اپنے قبضہ مین کر لونگا - تاکہ وہان کے عیسائیونکی حالت سنبہل جاے - عیسائیان مقام مذکور کی حالت سنبہلنے کے بعد اگر مناسب سمجہونگا تو وہان بہی اپنا قبضہ اوٹھا لونگا - شہنشاہ ... نے تذکرہ مین یہہ بہی کہا کہ ہمارا قصد ہندوستان کی طرف بہی بڑہنے کا نہین ہے آپ اپنی سرکار کو ہماری طرف سے مطمئن کر دیجیے کہ جو لوگ ایسا خیال کرتے ہین کہ روس ہندوستان کو فتح کرنا چاہتا ہے وہ غلطی پر ہین ہمنے کبہو ایسا ارادہ نہین کیا اور نہ کرینگے - البتہ سلطنت ترکی مین بسنے والے عیسائیونکی حمایت کرنا اور اونکی حقوق واجبی دلانا روس کا فرض ہے - جسے

انگلستان بھی انکار نہین کرتا بلکہ اس کام مین ہم اور سرکار انگریزی جدا
جدا نہین ایک ہی راے رکھتے ہین - پہر بہلا روس اور انگلستان باہم متفق
ہوکر اپنے ارادہ کو پورہ کیونکر نہین کرینگے - اخیر مین شہنشاہ نے سر آگسٹس
لافٹس صاحب سے یہہ بہی درخواست کی کہ جو بدگمانی انگلستان کے لوگون کو
روس کیطرف سے ہو رہی ہے اوسکو بہت جلد آپ دور کر دیجئے - ایسے ہی
اور بہی بہت سی باتین شہنشاہ روس نے انگریزی ایلچی سے کہین جن سے
پایا جاتا تہا کہ حضرت کو ترکون پر حملہ آور ہونے یا ہندوستان کی طرف بڑہنے کا
خیال بہی نہین اور وہ کبہی اس کام کی نیت بہی دلمین نکرینگے - لیکن کیا اس جہان کے
شہنشاہون اور روس کے شہنشاہون کے قول و قرار کا اعتبار ہو سکتا ہے؟ خصوصًا
شہنشاہان روس کے وعدہ کچہہ استحکام رکہتے ہین؟ کبہی نہین آج کہا اور کل پہرگئے
اونکے قول کا اعتبار کوئی احمق ہو سو کرے - وعدہ سے وہ شخص نہین پہرتا جسکو
کسیکا خوف ہو - حضرات روس تو خوف الہی کو بہی ڈکار گئے - اونہین ڈری
کسکا ہے جو وعدہ خلافی نہ کرین - زبردست کے لبو سے عیش - رہی شرم سو کہتے ہین ا
کہ پیش مردان بیاید - اور جو کسی موقع پر آ ہی گئے تو تاویلین موجود ہین - پہلا جبکہ
خدا کے کلام کی تاویل ہو سکتی ہے تو انسان کے کلام کی کیون نہوجیا نجہ نہین
شہنشاہ روسی الگزنڈر دویم نے ۱۸۶۳ء مین علانیہ انگلستان کے
روبرو وعدہ کیا تہا کہ ہمارے پیش قدمی وسط ایشیا کا اثر خیوا مین کبہی
نہ پڑیگا - مگر اوسی برس مین بڑہ کر خیوا پر قبضہ کر لیا جب اس وعدہ خلافی کا

یورپ خصوصاً دربار انگلستان نے چرچا کیا تو زار صاحب نے یہہ تاویل
کی کہ خیوا کا نام لینے سے ہمارا مطلب شہر خیوا سے تہا اور اسیکے نہ لینے کا عہد و عدم
کیا تہا - مگر جو ملک شہر خیوا کے علاقہ مین واقع ہے اوسکے لیئے ہمنے کبہی انکار
نہین کیا لہذا املاک پر ہمنے قبضہ کرلیا - اور شہر کو چہوڑ دیا - خیوا کا نام لینے سے
ہمارا یہہ منشا نہین تہا کہ ملک خیوا کو بہی نہ لین - زار کا یہہ فقرہ آبدار سنکر
سب دنگ رہگئے - ناظرین باتمکین اس موقع پر روس کی چالاکی کا خود ہی
اندازہ کرلین کرکس بلا کا چالیا ہے اور اپنے قول کی کیسی لاجواب تاویل
کرلیتا ہے - قصہ کوتہ روس ہمیشہ اس انداز سے پانسہ پہینکتا ہے کہ سیدہا ہی
پڑے - خصوصاً اوس وقت روس کی چال پکار پکار کر بتلا رہے تہے کہ روس
قسطنطنیہ کو اپنی زیر نگین لانا چاہتا ہے -

جناب لارڈ بیکنس فیلڈ وزیر اعظم برٹانیہ کی اسپیچ

جو اطمینان شہنشاہ روس نے کیا تہا اوسکی اطلاع سر آگسٹس لوفٹس
صاحب انگریزی سفیر نے لارڈ ڈربی صاحب کو دی جسکے جواب مین ۱۳ نومبر
۱۸۷۶ء کو لارڈ ڈربی صاحب نے بذریعہ سفیر مذکور شہنشاہ کی خدمت مین
اطلاع دی کہ جو کچھہ اطمینان حضور نے انگلستان کا کیا ہے اوس سے نہ صرف
سرکار برٹانیہ ہی خوش ہوئی بلکہ تمام انگلستان کے باشندے حضور کی
اس نیک نیتی اور عاقلانہ روش کا حال سنکر مسرور ہین - اور جلسہ وزرا
انگلستان آپکی تمام تجویزون کو دل و جان سے پسند کرتا ہے اسکے بعد

۳ تاریخ نومبر کو لارڈ ڈربی صاحب نے سر ہنری الیٹ صاحب ایلچی برٹش مقیم استنبول کو لکھا کہ آپ حضرت سلطان ترکی کی خدمت مین حاضر ہو کر دولت انگلشیہ کی طرف سے یہہ درخواست کرین کہ معاملات سرویہ و ترکی کے بارہ مین انگلنیڈ چاہتا ہے کہ تمام شاہان یوروپ کی ایک کانفرس منعقد ہو تا کہ سبکے اتفاق سے اس قضیہ کا تصفیہ ہو جاے - اوس زمانہ مین اگرچہ ملک مین بظاہرہ امن و امان کی صورت نظر آتی تہی - ہر ایک کاروبار سہولیت سے ہوتا تہا مگر دوربین اور عقلمند اہل الراے مدبرون اور وزیرون کے دلون مین بہت جلد اوس طوفان بے تمیزی کے واقع ہونے کا پورہ کہٹکا لگا ہوا تہا جو مطلع پولیٹکل ذراسی بدلی کی آڑ مین پوشیدہ تہا اور جسکے پہیل جانے کو ستدنی اور لاء ہونیکے باعث سبہر لوگ نہایت ہولناک صورت مین دیکہہ رہے تہے - اس طوفان کے واقع ہونیکی خبرین خاص کر لارڈ بیکنس فیلڈ مرحوم کی اسپیچ سے لوگون نے پائین لارڈ ممدوح نے سچ پوچہو تو اپنی تقریر مین بہت باتون کو ظاہر کر دیا تہا جنکا تعلق معاملات مشرقی سے تہا - ۲۰ ستمبر کو لارڈ میر کی دعوت واقع گلڈ ہال مین جہان اکثر برٹش وزراء مین سے اکثر حضرات موجود تہی لارڈ ممدوح نے اسپیچ کہی - اوسوقت سے سبکو یقین کامل ہو گیا کہ روس کسی نہ کسی بہانہ سے ترکی پر حملہ آور ہونا چاہتے ہے - ایسے وقت مین وزراء انگلستان کے بہی دو گروہ ہو رہے تہے - ایک گروہ کا سرغنہ لارڈ بیکنس فیلڈ تہا جو نہایت انصاف کے ساتہہ ترکون کی طرفداری کرتا تہا اور دوسرے گروہ کے سرپرستی لارڈ سالسبری صاحب کرتا تہا اوہین دنون مین سکریٹری آف سٹیٹ

(وزیراعظم ہند) بہی تہا - لارڈ سالسبری اور اونکا گروہ علانیہ روسیون کی طرفداری کادم بہرتاتہا - گلڈہال مین جہان لارڈ بکنس فیلڈ نے اسپیچ کہی تہی دونون گروہ کے وزیر موجود تہے اونکے روبرو لارڈ صاحب نے کمال استقلال کے ساتھ باواز بلند یہہ ظاہر کیا کہ لڑائی جہگڑون مین انگلستان کو فائدہ نہین - ہماری سلطنت کا ابتدا سے یہی اصول ہے کہ دوسرے کی سلطنت کو خواہ مخواہ لینے کی کوشش ہرگز نکی جاے - ملک گیری کی ہوس کرنا انگلستان ایسے اولی العزم سلطنت کا اصول نہین ہے انگلستان کسی سلطنت کے لینے کی ہوس نہین رکہتا یہی وجہہ ہے کہ انگلستان اپنی کارروائی پر نازان ہے - انگلستان کو بہت بڑا فخر اس بات کا ہے کہ وہ تمام سلاطین یوروپ سے ایکسان محبت رکہتا ہے - اوسکی محبت مخصوص نہین ہے - انگلستان کے لیئے یہہ کتنی بڑی فخر کی بات ہے کہ اوسکا فرمان روا تمام یوروپ کے شہنشاہون سے ہمدردی کا برتاو رکہتا ہے - خدا کے فضل و کرم سے انگلستان اپنے قوۃ بازو پر بہروسہ رکہتا ہے - یاد رکہو کہ اگر یوروپ مین آتش جنگ مشتعل ہوئی تو انگلستان اپنے حقوق کی حفاظت اور نگہبانی کے لیئے ہرطرح سے تیار ہے - اوسکی برابر روی زمین پر اور کوئی سلطنت تیار نہوگی دنیا مین ایک ہی ایسی سلطنت نکلیگی جو انگلستان کی طرح معاملات سلطنت رانی مین ہوشیار ہو - لیکن مین تمام حاضرین کو نہایت یقین دلاتا ہون کہ انگلستان ہرگز جنگ کے لیئے تیاری نہ کریگا تاوقتیکہ اوس کے حقوق ضائع ہونے کا اندیشہ نہو - انگلستان اگر جنگ کریگا تو وہ کسی سے صلاح لینے کا محتاج نہین ہے اور جب انگلستان لڑائی کے واسطے میدان جنگ مین اتریگا

تو اوسکو پورہ کرسکے رہیگا۔ مگر بغیر ضرورت انگلستان کبھی جنگ کے مخمصہ مین نہ پڑیگا
اوسکا قدیم اصول یہی ہے کہ حق پر لڑے۔ جب وزیر اعظم مرحوم نے گلڈ ہال مین
یہہ اسپیچ کہی اوس وقت چارون طرف سے واہ واہ کی صدا بلند ہوئی مخالفون نے
خوشی کے نعرون اور تالیون کی آوازون سے ہال کو سر پر اوٹھالیا۔ ہرہ ہرہ کے آوازہ
بلند ہونے سے سارا مکان گونج اوٹھا۔ ہپ ہپ نے کانون کے پردون تک گونج
ڈالا۔ لارڈ بیکنس فیلڈ مرحوم کی اس اسپیچ نے انگلستان کی پالیسی کو جو
ایک محجوبہ نازنین کی مانند پردہ کی آڑ مین چھپی ہوئی تھی سب کے روبرو میدان
مین لاکہڑا کردیا اور سمجھنے والے سمجھ گئے کہ کیا ہونے والا ہے لیکن پھر بھی لوگون کو
اوس خونخوار جنگ کا جو عنقریب ہونے والے تھے وہم و گمان بھی نہ تھا۔ سب
یہی جانتے تھے کہ زار روس نے وزیر امور الخارجہ انگلینڈ کا اطمینان کردیا
عنقریب مختلف سلاطین کے وزرا کی کانفرس منعقد ہونے والی ہے جس مین
سارے موجودہ خرخشون کا بحکمت عملی نبیڑا ہوجائیگا۔ کیونکہ وزیر اعظم
ممدوح کی اسپیچ مین تسلی آمیز فقرے بھی تھے۔

شہنشاہ روس کی اسپیچ (تقریبا)

جس روز لارڈ بیکنس فیلڈ صاحب وزیر اعظم انگلستان نے گلڈ ہال مین مذکورہ
اسپیچ کہی اوس سے دوسرے دن شہنشاہ الگزنڈر زار روس نے
بھی شہر ماسکو کے سینٹ پیٹرس برگ ہال مین بیشمار حاضرین کے روبرو بڑی
زور شور کے ساتھ تقریر کی۔ جسکا خلاصہ یہہ ہے صاحبو! انگریز مین جو تحمل

ہوا اور سرویہ - اور مونٹی نیگرو اور ترکی گورنمنٹ مین جو جھگڑہ واقع ہو رہا ہے
اوسکی رفع کرنیکی واسطے ہمنے کوشش کرکے سرکار ترکی سے مہلت مانگی تہی
جسکو سلطان ترکی نے منظور لیا ہے - اس محاربہ عظیم مین روسی والنٹیرون نے
بہت بڑی مردانگی دکہلائی - چنانچہ قوم سلاو کے لیئے ہزار ون روسی والنٹیرون نے
اپنی بے بہا جانین قربان کین اور پاکیزہ خون سے زمین کو رنگین بنادیا تو بہی بڑے
افسوس کی بات ہے کہ بدنصیب سرویہ والے اپنے دشمنون (ترکون) کو زیر نہین
کرسکے - اپنی قوم کی حفاظت اور دینی اعزاز قایم رکہنے کے واسطے جن لوگون نے
بڑی بڑی مصیبتین جہیلین ہین اون سے میری تمام روسی رعایا ہمدردی
کرتی ہے - مین سچ کہتا ہون کہ مجہے وہ کام جسمین روسی قوم کا فائدہ اور رعب
قایم رہے بہ نسبت اور سارے کامون کے بہتر معلوم ہوتا ہے - مین حتی الامکان
ایسی کوششین کرونگا کہ روسی قوم کے خون کا ایک قطرہ بہی ضایع نہو - مین مشرق
کے عیسائی باشندون کی بہبودی اور آرام کے واسطے صلح آمیز شرطون کے
قبول کرنیکو موجود ہون - جیسا کہ اہنین امور کی مضبوطی کے لیئے تہوڑے روز کے بعد
خاص قسطنطنیہ مین شاہان یوروپ کی ایک کانفرس (پنچایت) ہونے
والی ہے - مین دلسے چاہتا ہون کہ امور مذکورہ اس کانفرس مین صلح اور
اتفاق کے ساتہہ طے ہوجایئن - لیکن اگر یہہ باتین خدانخواستہ بسہولیت
طے ہونین اور خرخشہ بڑہ گیا تو جن باتون کو مینے لینا حق سمجہہ رکہا ہے اونکو پورا ہی
کراکر چہوڑونگا - اور جب مین ایسا کرونگا تو خواہ مجہے اپنے فرمانبردار

روسی رعایا سے مدد مانگنے کی ضرورت پڑیگی جسکی نسبت مجھے پورہ بھروسہ ہے
کہ میری وفادار رعیت اپنی قوم اور سلطنت کی آبرو اور مراتب قایم رکھنے کے لیئے
میری شریک حال ہوگی اور پہلے ہی آواز پر باہر نکل کر میری سوال کا جواب دیگی
میرا قیاس یہہ ہے کہ یہہ شہر ماسکو اپنے قدیم دلاوری کو یاد کرکے مردانہ وار
سب سے پہلے میدان کارزار مین قدم رکھیگا - اور اپنی قوم کی آبرو بچانے مین کوئی
دقیقہ باقی نہین چھوڑیگا - اور یہہ پاک کام خداوند کی مدد سے پورہ ہو جائیگا ،،
شہنشاہ روس کی مذکورہ اسپیچ جب اخبارات مین شائع ہوئے تو انگلستان کے
باشندون نے خیال کیا کہ لارڈ بکینس فیلڈ کی اسپیچ کا حوال زار روس کو معلوم
ہوگیا تھا لہذا اوسکے جواب مین زار نے یہہ تقریر اپنی رعایا کے روبرو کی گویا
انگلستان کے وزیراعظم کی اسپیچ کا جواب شہنشاہ نے دیا لیکن پیچھے سے معلوم ہوا
کہ جب زار روس نے ماسکو مین مذکورہ تقریر کی تو اوس وقت تک اونکو لارڈ
ممدوح کی اسپیچ کا حال معلوم نہین ہوا تھا -

بعض وزراء برٹانیہ اور ترکی گورنمنٹ

لارڈ بکینس فیلڈ وزیراعظم برٹش گورنمنٹ نے اپنی اسپیچ مین ایک امر یہہ بھی
ظاہر کیا تھا کہ انگلستان کی طرف سے قسطنطنیہ کی اوس کانفرنس مین جو عنقریب
شاہان یوروپ کے اتفاق سے منعقد ہوگی لارڈ سالسبری صاحب شریک
ہونیکے لیئے جائینگے - ناظرین اس کتاب کو معلوم ہو کہ لارڈ سالسبری اون دنون مین
سکرٹری آف اسٹیٹ فار انڈیا (وزیراعظم ہند) تھے - لارڈ موصوف کی

مولیری اور دانشمندی اور عمدہ خیالات کے مدبر ہونے مین کچھ شک نہین لیکن اس شخص کی طبیعت مین ابتدا سے روس کی طرفداری کا میل علانیہ پایا جاتا تہا اس لیئے ترکی گورنمنٹ کی ہوا خواہون کو لارڈ موصوف کی کانفرس مین شریک ہونیکا حد سے زیادہ رنج ہوا - انگلستان کے طرف سے کانفرس مین جو جو تجویزین پیش ہونیوالی تہین اونکی تعلیم لارڈ ڈرنبی صاحب وزیر دول خارجہ انگلستان نے لارڈ سالسبری کو بخوبی کردی تہی - بلکہ سچ تو یہہ ہے کہ یہہ تجویزین ہی الف سے یی تک انہین حضرت کی گڑہی ہوئی تہین جنکے ایک ایک حرف مین ترکون کی بیعزتی ثابت ہوتی تھی - اخیر مین لارڈ ڈربی نے لارڈ سالسبری کی راے پر بہی بہت سی باتون کو چہوڑدیا تہا - لارڈ ڈربی ترکون سے تو عداوت رکہتا نہا سو رکہتا ہی تہا مگر جو لوگ ترکونسے تہوڑی بہت ہمدردی کرتے تھے اونسے بہی لارڈ مذکور علانیہ پرخاش جتلاتا تہا - جنکے باعث ترکون کو کانفرس مین اپنی کامیابی کی کبہی ذرا بہی امید نہ تہی - مگر بیچارے کیا کرتے "سنگ آمد و سخت آمد" کہتے ہوئے کانفرس کو منظور کرلیا - لارڈ ڈربی نے اس موقع پر ترکون کے گلے پہ چہری نہین پہیری بلکہ حضرت پہلے ہی ترکون کے حلق پر خنجر پہیر چکے ہین چنانچہ بزمانہ لارڈ اسٹینلی جناب موصوف نے ایک خیالی نقشہ اثناء تقریر مین کہینچا اور دولت علیہ کے ٹکڑے ٹکڑے کرکے اوس مصنوعی نقشہ مین سے جو گویا یوروپ کا نقشہ تصور کیا گیا تمام عملداری ترکی کو خارج کردینے کی راے ظاہر کی تھی - اس سے اس کتاب کے پڑھنے والے سمجہہ سکتے ہین

که اودهر اعودهر زمانه سازی کی آرٹیین پهر کر آخر کو لارڈ ڈربی کی بهی ترکون کی
بابت وہی رائے ہتی جو مسٹر گلیڈاسٹون صاحب کی ہتی (دیکہیے ترکون کو تمام
یوروپ سے نکال دینا چاہیئے) غرضیکہ وزراء مذکور کی صلاح ومشورت سے ترکی
بہی خواہون کو کچہہ بہی بہتری کا ایک وسمہ نہ ہتا جیساکہ اخیر مین وہی ہوا تعجب
تو یہہ ہے که ایک طرف تو انگلستان تمام ترکون ملکہ شاہان یوروپ کو بہی ترکی
طرفداری اور محبت کا یقین دلاتا ہتا اور دوسری طرف اوسکی وزیر علانیہ
ایسے مخالفت کرر ہے ہتے کہ جس سے روس کے ارادون کو اسطرح سے تقویت ہوتی
رہی ہتی جیسے کہیتی کو پانی سے - خاص کر ۱۸۷۶ء مین تو رہے سہے محبت بہی ان
وزیرون کے دلون سے جاتی رہی - اور ایک سے ایک بڑہکر الزام باب عالی کے ذمہ
لگانے لگے اس رویش کو دیکہکر ہر ایک آدمی یقین کرتا ہتا که اب ترکی گورنمنٹ کے
دعوون کی ذرا بہی شنوائی ہوگی - یہ کہانسے دوست ہی خنجر کاٹنے لگے - المصنف

جب برے آتے ہین دن انسان کے - دوست بنجاتے ہین دشمن جان کے
دوست محبت کا بہرین ظاہر مین پاسے - اور باطن مین ہون لاگو جان کی
ایسے جہوٹے دوستون سے دور رہ - مارگوی اونکے منہہ پیرتان کے

دوست آن باشد که گیرد دست دوست - قصہ مختصر یہہ که اوسوقت ایک
لارڈ بیکنس فیلڈ مرحوم کے کوئی دوسرا انگلشین ادنی کیا اعلی ترکون کا
بہی خواہ نظر نہین آتا ہتا البتہ لارڈ صاحب ممدوح اپنی رائے پر مرتے دم تک
ثابت رہے - ترکون کی طرفداری سے کبہی منہ نہین موڑا - جتنی که وہ سچی طرفدارون

ترکون پر جہوٹہی الزام لگا لگا کر خدا ترس علی الخصوص لارڈ موصوف کے
اوسکانے اور رنجیدہ بنانے مین کوئی دقیقہ باقی نہین چہوڑا مگر لارڈ بیکنس فیلڈ
نے کچے گہڑے کا پانی تو پیا ہی نہ تہا - آخر تو بہت بڑا مدبر اور وزیر اعظم برٹانیہ کا
تہا سچ ہے "قول مردان جان دارد" کے یہی معنے ہین - تبہی تو زار
روس جیسے منش آپکی طرف دیکہہ دیکہہ کر کہتے تہے یہ تیری چیتون نہ پہری
سارا زمانہ پہر گیا - لارڈ مرحوم نے ہمیشہ یہی جتلایا کہ خدانخواستہ دولت
عالیہ عثمانیہ کے نقصان پہونچنے مین سراسر انگلستان کا ضرر ہے - جہان
ترکون کو نقصان پہونچا کہ انگلستان نے صدمہ اوٹہایا جب لارڈ ممدوح کو
علانیہ روسیون نے ترکون کا طرفدار پایا تو اب یہ کیفیت سنیئے کہ اور تو کچہہ
بن نہ آیا - اخبارات روس نے موہنہ چڑا یا - چنانچہ اونہین دنون مین روس
کے مشہور نیم سرکاری اخبار گلوس نامی نے یہہ ہانک لگائی کہ " انگلستان کا
وزیر اعظم لارڈ بیکنس فیلڈ ظاہرہ ترکی گورنمنٹ کی حمایت اس لیئے کرتا ہے
کہ باطن مین اپنی مطلب براری کرے یہہ چالین اوسکی مطلب سے خالی
نہین حالانکہ ترکون کے حق مین زہر قاتل ہین " اخبار مذکور کی بیہودہ
زٹل نے لارڈ ممدوح اور اونکی گروہ کے دلون کو واقعی دکہایا جبکی عوض مین
زار روس کی چالبازی کو دیکہئے کہ ایک دوسری اخبار مین گلوس کے بیہودہ
حملہ کی نسبت لارڈ صاحب سے معذرت کی اور معافی مانگی لیکن ایڈیٹر گلوس کو
کچہہ بہی سزا نہین دی حالانکہ ایسے ناجائز بہتان کی پاداش مین اوس کی کو

کامل سزا ہونی مناسب ہے جسنے انگلستان ایسے اولی العزم شہنشاہ کے وزیر اعظم پر جہوٹہا بہتان کہڑا کیا تہا- اس کارروائی سے دو باتین ظاہر ہوتی ہین - اول یہہ کہ یا تو خود زار نے ایڈیٹر اخبار گلوس سے حکم دیکر لارڈ بکینس فیلڈ کی مذمت چہپوائی تہی دوم یا یہہ کہ عام رعایا روس (مثل گروہ نہلسٹ) گلوس کی حامی اور مددگار تہی جسکو دیکہہ حضرت زار ڈر گیے اور ایڈیٹر مذکور کو ان حامیون کے خوف سے قانونی سزا نہین دیکے جسکا وہ انصافاً مستحق تہا بلکہ بجاے اسکے دوسرے اخبار مین اپنی طرف سے معذرت کی - بہرحال کچہہ ہی ہو زار کی چال اور برتاو اوسوقت دم بازی اور دہوکہا دہی سے مثل پیمانہ کے بہرے ہوے تھے -

کانفرس مین لارڈ ڈربی صاحب کی درخواستین

آخرکار جب سرکار عثمانیہ نے معاملات موجودہ کے نمبڑنے اور اپنے آپکو فضول خرخشہ جنگ سے نکالنے کیواسطے قسطنطنیہ مین شاہان یوروپ کی کانفرس کا منعقد ہونا منظور کرلیا تو لارڈ ڈربی صاحب کی تجویز کے مطابق لارڈ سالسبری صاحب لنڈن سے روانہ ہوکر قسطنطنیہ مین وارد ہوئے اور حسب ایما لارڈ ڈربی مندرجہ ذیل درخواستین کانفرس مین پیش کرنے کے لیئے تیار کی گئین - اول سلطنت عثمانیہ جمہوری سلطنتون کی مانند اپنی حکومت رکہے حالانکہ دولت علیہ پہلے ہی شخصی نہین ہے اگر شخصی ہوتی تو سلطان عبدالعزیز خان کو جلسہ وزرا باتفاق

شیخ الاسلام وغیرہ علماء وجمہور ہرگز تخت سے نہ اوتار سکتے تہیں معلوم کہ لارڈ ڈربی نے کیا سمجہکر (ایسی درخواست کرتی تہی) اور اپنے ماتحت صوبون کی پوری پوری محافظت کرے - دوئم سلاطین یوروپ مین سے کسیکو مجاز نہو گا کہ موجودہ عملداری سے زیادہ حدود اپنے ملک کی بڑہائے (اس شرط کے پیش کرنے سے کوئی یہہ نہ سمجہے کہ لارڈ ڈربی نے ترکی عملداری مین بڑہنے سے دوسرے بادشاہون کو روکا - البتہ ظاہرہ تو یہی معنے پیدا ہوتے ہین لیکن ایسے شرط کا مطلب صرف یہی تہا کہ ترکون نے جو اون دنون سرویہ اور مانٹونیگرو وغیرہ باغی صوبون کو متواتر شکستین دے دے کر اونکے شہرون پر قبضہ کرلیا تہا اوسکو وہان سے اوٹہالین یا جو قصبا بہی ایک چپہ بہر زمین نہ لینے پائین) اور تجارت کا بہانہ کرکے غیر ملک مین کسی قسم کی مداخلت نہ کرین - سیوم ماہ ستمبر ۱۸۷۶ء مین شرائط صلح کی لیئے جن جن رعایتون کا وعدہ باب عالی نے بذریعہ فرمان خاص کیا تہا اون سبکو پورہ کردیا جائے - چوتہے ۱۳ فروری ۱۸۷۶ء کے فرمان مین اپنی مسیحی رعایا کی بہبودی اور اونکی حقوق پر غور کرکے آزادی بخشنے کا وعدہ دولت علیہ نے کیا تہا وہ فرمان صوبہ ہائے ہرزیگونہ اور بوسینا وعیسایان بلغار کے لیئے بہی مخصوص کیا جاسے +

---

† دنیا مین جسقدر سلطنتین ہین دو قسم پر منقسم ہین شخصی - یا جمہوری - شخصی سلطنت مین بادشاہ کو بمنزلہ خدا سمجہا جاتا ہے حتیٰ کہ بہلا کرے یا برا انصاف کرے خواہ ظلم کسیکی مجال نہین

اور اوسکے مطابق مقامات مذکور کے مسیحی باشندوں سے بھی رعایتیں کیجائیں - ان تمام درخواستوں کو شاہان
یوروپ نے بلا تامل منظور کر لیا - اور ان کے علاوہ کل شاہان یوروپ نے متفق
ہو کر باب عالی کے روبرو یہہ بھی درخواست پیش کی کہ بحر اڈریاٹک میں جو بندر
سپیزا نامی واقع ہے اوسے اگر ترکی براہ مہربانی مانٹی نیگرو کو دیدے تو مناسب ہے
کیونکہ مانٹی نیگرو کے پاس اپنی عملداری کی چیزوں کو ممالک غیر میں بھیجنے
کیلئے کوئی بندرگاہ نہیں ہے - اس سے بھی بڑھ کر لارڈ ڈربی صاحب نے علانیہ تمام
سلاطین یوروپ کے سامنے اس امر کو پیش کر کے کہ ترکی عملداری میں رہنے
والے عیسائیوں کے لئے جمہوری حکومت قایم ہونے لازم ہے بڑی سختی کے ساتھ کہا
کہ اگر ترک عیسائیوں کو آزادی نہ بخشیں اور اونکو معاملات ملکی میں شریک ہونے

جودیم ماری - امیر یا وزیر - بھائی - بیٹوں وغیرہ کو طوعاً و کرہاً ہر ایک حکم بادشاہ کا ماننا
پڑتا ہے کسی وزیر یا اہلکار کو شہنشاہی حکم میں دخل دینے کا مجاز نہیں چاہے اوس حکم سے
سارا ملک برباد ہوتا ہو جیسا کہ روسی سلطنت - یا چینی وغیرہ کہ جب شہنشاہ کو دیکھتے ہیں
سجدہ کرتے ہیں - اور جمہوری سلطنت وہ جسکا بادشاہ سلطنت کے تمام کاروبار میں
بدون رائے وزرا و عام رعایا کوئی کام نکرتا ہو جس طرح سے ہماری سرکار انگریزی
جرمن و فرانس وغیرہ ہیں اگرچہ جمہوری سلطنتوں میں بھی بادشاہ کو پوری اختیارات
سیاہ و سفید کرنے کے حاصل ہوتے ہیں تو بھی وہ وزیروں سے اور عام اہل الرائے سے مشورہ
لیکر سارے کام کرتے ہیں اور عام رعایا کو اپنے حقوق کے لئے لڑنے اور تہذیب کے ساتھ نیکی سے
بحث کرنیکا اختیار حاصل ہوتا ہے

اور آزادی سے اپنے حقوق کے لیے لڑنیکے اختیارات نہین دیوین تو سارے
سلاطین ترکی گورنمنٹ پر سختی کے ساتھہ زور ڈالکر اون امور کو قبول کرائین
اس کتاب کے پڑھنے والے تو غور فرمالین کہ زبردستی کے خواہشون کے کیا معنے
ہین جس حالتمین کہ ترکی گورنمنٹ طاقتہاے یوروپ کی مانند خودمختار عظیم الشان
سلطنت ہے تو کسی کو اوسپر زور ڈالکر ایک یا دو خواہشین پورہ کرانا
یا پورہ کرنیکا اقرار کرانا کب جائز ہے بلکہ ایسے ایسے فقرون سے صاف ظاہر ہے کہ اس
وقت تمام سلطنتونکا متفق ہوکر دولت علیہ کے نسبت ایسے واہی تباہی خیالات
کا ظاہر کرنا اس امر پر دلالت کرتا تھا کہ گویا ترکی گورنمنٹ ان لوگون کے زیر حکومت
ایک صوبہ ہے - اور وہ اوسکی اندرونی معاملات مین زبردستی مداخلت کرنیکا
پورہ مجاز رکھتے ہین - یہہ کون نہین جانتا کہ سارے سلاطین یوروپ متفق ہوکر
کارروائی کرین تو اکیلی ترکی اون کے آگے بجز امنا وصدقنا کے اور کچھہ
نہین کرسکتے - بلکہ ترکی ہی پر کیا منحصر ہے کوئی سلطنت اکیلے تمام سلاطین
یوروپ کا مقابلہ نہین کرسکتی - کجا ایک کہان دس مٹی کے بھی دو زبردست ہین
یہان تو دس تھے اور پھر انسان اور انسان بہی کیسے کہ شہنشاہ - اس
صورت مین ان کے ہر ایک خواہش کو دولت علیہ قبول نہ کرتے تو کیا
کرتے - مگر ظاہر ہے کہ سلاطین مسیحی نے انصاف اور ایمان دونون
بے بہا نعمتون کو کچھہ عرصہ کے لیے صندوق مین بند کرکے کالے پانی مین پہینکدیا
افسوس - اب لطف دیکھئے کہ پہلے تو سلاطین یوروپ کی کانفرنس نے

مذکورۃ الصدر امور کی باب عالی سے درخواست ہی کی تھی اور کہا تھا کہ
اپنی عیسائی رعایا کے لیئے ان تمام باتوں کو کانفرس کے روبرو قبول کریں
مگر جب دولت ترکی نے طوعاً و کرہاً ان تمام درخواستوں کو منظور کرلیا تو
شاہان موصوف نے یہہ حجت پیش کی کہ ترکی نے بیشتر بہی ایسی امور کی اصلاح
کرنے کا بارہا اقرار کیا ہے مگر پورہ کبھی ہنیں کیا اسلیئے کانفرس کو لازم ہے
کہ ترکی اپنی وعدوں کو جو رعایا عیسوی کے لیئے کرتی ہے پورہ کرنیکی بابت
میں ضامن معتبر کی ضمانت پیش کرے۔ اس لیئے کہ اب باربار کے وعدہ
خلافیوں کے باعث شاہان یوروپ ترکی گورنمنٹ کے اقراروں کا اعتبار
ہنیں کرتے۔ یہہ تمام باتیں لارڈ ڈربی نے بذریعہ سر ہنری الیٹ سفیر [illegible]
استنبول باب عالی میں پیش کیں اور در پردہ لارڈ سالسبری سے کہلا بھیجا
کہ اگر امور مذکورہ میں دولت علیہ کوئی عذر کرے تو ایک نہ سنتا ساری خواہشیں
پوری کرا کر چھوڑنا۔ یہہ خواہشیں لارڈ ڈربی کی ایسی ہتیں کہ ادنی ریاست
قبول ہنیں کرسکتی چہ جاے کہ ترکی ایسے اولی العزم سلطنت حد سے زیادہ
دب کر ایسے لغو کہی درخواستوں کو پورہ کرے۔ کبھی ہنیں۔ چنانچہ ایسی ہی
خودغرضی سے بھرے ہوئے درخواستوں نے دولت علیہ کے دل کو رنجیدہ
کر دیا اور رفتہ رفتہ یہی درخواستیں جنگ عظیم کے برپا ہونیکا سبب ہوئیں
کیونکہ نہ عین خود ترکی سرکار کو بہی کانفرس اور لارڈ ڈربی وغیرہ کی روش سے
معلوم ہوگیا تہا کہ یہہ کانفرس جو اپنی خوشی کے مطابق ہم سے کام کرانا چاہتی ہے

ہماری بہلائی کے لیئے نہین بلکہ برائی کے واسطے جمع ہوی ہے - یہہ کتنی بڑی
ناانصافی ہتی کہ پہلے تو کانفرس نے کہا کہ ترکی سرکار کی مسیحی رعایا کو انکی
حقوق سمجہنا اور آزادی سے بسر کرنا اور ملکی کام مین اونکا شریک ہونا وغیرہ
امور سے ترکی گورنمنٹ کی صداقت کے ضامن ہین مگر جب دولت علیہ نے
ان ساری باتون کو قبول کر لیا تو یہہ بیچ لگائی کہ ضامن لاؤ - اگر مسیحون کے
ساتہہ یہہ رعایتین نہ کی گئین تو شاہان یوروپ ضامن پر زور ڈالینگے -
طرہ اوس پر یہہ کہ ضمانت کسی غیر قوم ذاتی کی طلب گئی ہتی - اس حکمت عملی کا
مطلب صاف ظاہر ہے تمام شاہان مسیحی اسی دہن مین ہے کہ معاملات کے
لیئے کسی عیسائی سلطنت کو بطور ضامن درمیان مین لے لینگے پہر اگر ذرا بہی
قصور وعدہ کے پورا کرنے مین ہوگا تو شاہان یوروپ ضمانت دہندہ
پر زور ڈالکر اوسی سے ترکی عملداری مین مداخلت کرا دینگے اور سلطان
المعظم نے اوس سے کچہہ حجت کی تو سارے مسیحی شہنشاہ اوسکی مددگار بنکر ترکی
گورنمنٹ کے وہوئین بکہیر دینگے اور یہی ترکیب حاصل مطلب کا ذریعہ بن جائیگی -
ایک درخواست یہہ بہی ہتی کہ ترکی عملداری کے اوس حصہ مین جو یوروپ مین ترکی
مشہور ہے جو حاکم مقرر ہون گے وہ شاہان یوروپ کی منظوری سے ہوا کرینگے
اور حاکمان مذکور کی برخاستگی یا معطلی بہی بغیر شاہان یوروپ کی مرضی کے
عمل مین نہ آئیگی چاہے وہ رشوت لین یا لیاقت حکمرانی کی نرکہتے ہون یا اور کوئی
الزام اونکے ذمہ لگایا گیا ہو - یہہ ساری برائیان اونکو اپنے عہدہ سے دور نہ کرسکینگے

تا وقتیکہ سلاطین یوروپ نہ کہیں - اور حاکم بھی وہی لوگ مقرر کیے جائینگے جنکو ان
یوروپ کے ایلچی پسند کریں - کیا خوب حلوائی کی دوکان پر دادا جیکی فاتحہ اسکو
تو کہتے ہیں - بھلا جب ترکی عملداری میں حضرت سلطان کو حاکم مقرر کرتے اور انکو
بحالت سرزد ہونے قصور کے موقوف کرنے ہی کا اختیار نرہا تو پھر سلطان المعظم
کی حکومت کہاں رہی - یہہ تو بعینہ وہی مثل ہوئی کہ گھر بار تیرا ہی مگر کوٹھی کٹھلے
کو ہاتھہ نہ لگانا ،، لارڈ ڈربی صاحب نے اخیر میں باب عالی کے آنسو بھی
پونچھہ دیئے یعنے یہہ فرمایا کہ ترکی عملداری میں اگر کوئی دوسرا شہنشاہ مداخلت
کریگا تو دولت انگلستان اوسکی مداخلت کو ہرگز جائز نہ سمجھیگی - کیونکہ
جو عہدنامہ شاہان یوروپ میں ہو چکا ہے ایسی ناجائز مداخلت سے
اوسکی پابندی شکست ہوتی ہے - اس موقع پر ناظرین باتمکین ذرا غور
فرمائیں کہ انگلستان کا وزیر دولتخارجہ دولت علیہ کے ساتھہ کیا کیا
چالیں چل رہا تھا - پہلے تو ساری ہی سلاطین یوروپ کی مداخلت کو
یہاں تک جائز ٹھہرایا کہ عملداری ترکی میں جسقدر ماتحت حکام مقرر ہوں
اونکی تقرری اور موقوفی بھی سلاطین یوروپ ہی کی منظوری سے ہوا کرے
سلطان المعظم باوجود خود مختار شہنشاہ ہونیکے اپنے خاص ملازموں کے
موقوفی بحالی تک کا اختیار نرکہیں - پہر سلاطین یوروپ کو علانیہ اوسکے
کہدیا کہ کانفرنس کی تمام تجویزیں زبردستی دولت علیہ مد سے منظور
کرائے جائیں - اور جب ترکی گورنمنٹ نے جبراً وقہراً انجیال دور اندیشی

کانفرنس کی کل خواہشون کو قبول کرنے کا اقرار کیا تو یہہ حجت پیش کی گئی
کہ کسی غیر ملک کے بادشاہ کی ضمانت پیش کرین - باینہمہ اخیر مین یہہ تل
بھی باندھی کہ انگلستان کسی غیر ملک کے شہنشاہ کی مداخلت کو ترکی مین
جائز نہین سمجھے گا - واہ حضرت واہ - وزیر اعظم کیا ہین نرے تہالی کے بیگن
بنے ہوئے تھے کہ گاہے چنین و گاہے چنان پر عمل کرتے تھے - طرہ ان سب
باتون پر یہہ ہوا کہ اخیر مین لارڈ صاحب موصوف نے رو کے مونہہ سے سرکار
ترکی کو یہہ اطلاع دی کہ اگر باب عالی کانفرس کی تمام خواہشون کو فی الفور
پورہ نکریگی تو اوسپر بڑی سخت مصیبت نازل ہوگی اور ہزارون خرخشون
مین پہنس جائیگی جنکی ذمہ دار حضرت سلطان اور اونکی وزرا ہونگے -
بہی واہ کیا لتاڑ سیلائی تھی ایسے نازک وقت مین انگلستان جیسے سچے محسن
اور عظیم الشان شہنشاہ کے وزیر اعظم کا یہہ دھمکی دینا ترکی کو دریائے
ناامیدی مین ڈبونا تہا - اگر اور کوئی بادشاہ ہوتا تو اوسان چوک کر رہجاتا
مگر آفرین ہے ترکی کے استقلال پر کہ اوسنے ان باتون کی کچہہ بہی پروا نہین کی -

لارڈ سالسبری صاحب کا انگلستان سے بغرض شرکت کانفرنس قسطنطنیہ کو روانہ ہونا

سلاطین یوروپ علی الخصوص انگلستان کے وزرا کے یہہ رکھی
پہیکی باتین سنکر دولت علیہ نے خوب جان لیا تہا کہ ہماری بہبودی کا
خواہان سلاطین یوروپ مین سے ایک بہی نہین - اور سوائے شہنشاہ

حقیقی کے ساتھ دینے والا کوئی نظر نہیں آتا تھا نہ یہی ارادہ کرلیا تھا کہ جو
تجویزین کانفرس بھیجا ہے انہیں کو بلا حیلہ و حوالہ منظور کر لیا جائے کانفرنس
کی نشست باتفاق شاہان یورپ قسطنطنیہ ہی مین تجویز ہوئی - اس لیے لارڈ
سالسبری صاحب [illegible] انگلستان کی جانب سے کانفرس مین شریک ہونیکے لیے
لنڈن سے قسطنطنیہ کی جانب روانہ ہوئے مگر پیشتر اس سے کہ استنبول
پہنچکر کانفرس مین شریک ہون لارڈ صاحب نے فرانس - اٹلی - جرمنی وغیرہ
کی گورنمنٹون سے ملاقات کی تاکہ حالات ترکی مین جو رائے جس سلطنت کی ہو
سے کما حقہ آگاہی حاصل کرین چنانچہ سب سے پہلے لارڈ موصوف ۱۲ تاریخ ماہ
نومبر سنہ ۱۸۷۶ء کو شہر پیرس پایہ تخت فرانس مین داخل ہوئے جہان پہنچکر
صدر اعظم ڈیوک آف ڈکازیس فرانس سے ملاقات کی اور ترکون اور
روسیون کے معاملہ [illegible] صدر اعظم سے پوچھی کہ آیا سلطنت فرانس کا اس
بارہ مین خاص ارادہ کیا ہے - ڈیوک موصوف نے لارڈ سالسبری
صاحب کو یقین دلایا کہ معاملات مشرقی کی جہت سے [illegible] فرانس [illegible]
ہمراہ ہو کر ہرگز جنگ و جدل مین نہین پھنسیگا اور جو رائے دوسری سلطنتون
کی ہے اوسی کو دل و جان سے فرانس منظور کریگا - فرانس کا منشا معلوم کرنیکے
بعد لارڈ سالسبری صاحب بائیس ۲۲ دسمبر سنہ ۱۸۷۶ء کو برلن پایہ تخت
جرمن کو گئے وہان پرنس بسمارک وزیر اعظم جرمنی اور شہنشاہ ولیم فرمان
روائے جرمن سے ملاقی ہو کر اونکی منشا بھی دریافت کی - جسکے جواب مین شہنشاہ

اور اون کے وزیر اعظم موصوف نے یہ فرمایا کہ اگر معاملات مشرقی کا کانفرنس میں سلجھ نہ ہوا اور ترکوں اور روسیوں میں جنگ شروع ہو گئی تو گورنمنٹ جرمنی اخیر تک اپنے آپکو اس خرخشہ سے علیحدہ رکھیگی - دو حریفوں میں سے ایک کی بھی مدد نہ کریگی[1] اور ترکی کی خود مختاری تسلیم کرینگے جو عہدنامہ پیرس میں باتفاق سلاطین یورپ لکھا گیا ہے جسپر ہمارے بھی دستخط ہیں اور اوسکے برخلاف ہم کوئی کارروائی نہ کرینگے - دولت جرمنی ایسی لڑائی سے ہرگز راضی نہیں ہے - اگرچہ ظاہر میں انگلستان کو تسلی دینے کے واسطے شہنشاہ جرمن اور اون کے وزیر نے اس جنگ سے قطعی طور پر اپنی علیحدگی کا اظہار کیا لیکن اس اظہار پر کیونکر کوئی اعتماد کر سکتا تھا - کیونکہ اول تو یہہ آگ خود شہنشاہ جرمنی ہی کی صلاح لگنی والی تھی - دوئم فرانس اور جرمنی کی مشہور جنگ میں ایک روس نے جرمنی کو بہت کچھ مدد دی تھی - سیوم شہنشاہ ولیم چہارم تزار روس کا حقیقی

[1] حاشیہ شہنشاہ جرمن اور اون کے وزیر اعظم کا یہہ کہنا سراسر جھوٹ تھا جیسا کہ پھر ثابت ہو اور اپنے بھانجے شہنشاہ روس کو اس لڑائی میں ایسے مددی کہ بیان سے باہر ہے اپنی فوج کو خفیہ طور پر اوسے وردی پہنا کر روسیوں کی مدد کے لیئے روز بھیجتے تھے پہر رسد اور گولی بارود اور سامان باربرداری جرمن ہی سے روسی فوج کے لئے خفیہ طور پر آتا تھا چنانچہ تین اگبوٹ سامان جنگ سے بھرے ہوئے جو روسیوں کے مدد کو آئے تھے ترکی جنگی جہاز نے بحر اسود میں گرفتار کیے تھے جنکا مقدمہ بہت دنوں تک سہتا رہا آخر کو وہ جہاز معہ مال ترکی سرکار نے ضبط کر لیئے اور اہالیان جہاز جو جرمنی تھے قید کیئے گئے - مسٹر آرچ بالڈ فوربس کارسپانڈنٹ اخبار ڈیلی نیوز

مانون لگتا ہے پس یہی وجہات شہنشاہ جرمنی اور پرنس بسمارک کو تار روس کے
ساتھ ہمدردی کرنے پر دل و جان سے مائل کر رہی ہین* القصہ یہانسے لارڈ سالسبری
سیدہی شہر ویانا پایہ تخت اسٹریا کو روانہ ہوئی اور ۲۴ ڈسمبر کو وہان پہونچکر
اسٹریا کے وزیر اعظم کونٹ انڈراسی صاحب سے ملی - اور معاملہ مذکور کی نسبت صاف
صاف اون سے دریافت کیا جسکے جواب مین کونٹ موصوف نے کہا کہ دولت اسٹریا
خوشی کے ساتھ ترکی گورنمنٹ کو مدد دینے کے واسطے تیار ہے لیکن یہہ ہے چاہتا کہ حتی
المقدور اسٹریا اس معاملہ مین اپنے آپکو دور ہی رکہنا چاہتا ہے - جہان ترکون کی
طرفداری اوسکو منظور ہے وہان وہ یہہ بہی نہین چاہتا کہ ترکون کے ساتھ ہوکر
بمقابلہ روس میدان جنگ مین قدم رکہے - یہان سے روانہ ہوکر لارڈ سالسبری
صاحب شہر روم دار السلطنت اطالیا مین پہونچے اور ۲۹ ڈسمبر کو وزیر اعظم
اٹلی سنیور میلی گرائی سے ملاقی ہوئی اور ترکی و روسی معاملہ کی نسبت اونسے بہی دریافت
کیا کہ آپ کی رائے کیا ہے - وزیر اعظم مذکور نے اپنی سلطنت کی جانب سے یہہ جواب دیا
کہ دولت اٹالیہ شاہان یورپ کے ساتھ معاملہ مشرقی مین کلی اتفاق رکہتی ہے مگر
یہہ چاہتی ہے کہ کسی طرح سے یہہ ترکی سلطنت کی اخیری عہدنامہ پیرس کے رو سے قایم رکہی جاے
اور اوسکے ٹکڑے ہونے پائین اور خدانخواستہ روس اور ترکی مین مٹ بھیڑ ہوگئی تو

* لندن کی تحریر سے منکشف ہوا کہ جنگ پلونا مین جبکہ دولتمآب عثمان پاشا تیس ہزار سپاہیونکو قتل کیا تہا
۱۲ ہزار سے زیادہ جرمنی کام آے ہین جسکی مفصل کیفیت آئندہ موقع مناسب پر لکہی جایگی اور یہہ امر تو ظاہر ہے
کہ شہنشاہ جرمنی و اسٹریا و روس تینون نے ملکر ترکی کو تباہ کرنے اور ملک ترکی کے حصے بخرے لگا لینگی تجویز سب سے پہلے کی تہی

اناشلیہ اپنے آپکو بالکل محفوظ سمجھیگی - غرضکہ اسی طرح سے لارڈ سالسبری صاحب تمام سلاطین یورپ کی منشا کو دریافت کرنے کے بعد ۲۵ دسمبر ۱۸۷۶ء کو قسطنطنیہ مین داخل ہوئے -

کانفرنس کے اوّل جلسہ کی کارروائیان

مدبران یوروپین علی الخصوص وہ لوگ جنکا تعلق اس جنگ سے تہا خوب جانتے ہین کہ اگر روس کو اپنے ماموں جرمنی کی مدد کا پورہ بہروسا نہوتا تو وہ کبہی اس خونخوار جنگ مین اپنے آپکو نہ پہنساتا - روس ترکون کی دلاوری سے خوب واقف تہا کہ اگرچہ ترکی گورنمنٹ فی الحال بیمار تصور کی جاتی ہے مگر بہی لاکہون روسیون کو کہا کر پیچہا چہوڑیگی جرمنی ہی کی مدد کے بہروسہ پر زار روس میدان جنگ مین آنے کے لیئے بیچین ہو رہا تہا اور ہر پرنس بسمارک وزیراعظم جرمنی عجیب و غریب چالین چل رہا تہا - کبہی بیشمار مدد دینے کا اقرار کرتا تہا اور زار دیگر بعد اوس وعدہ کو ہوا مین اوڑا دیتا تہا کیونکہ اس امر سے کہ روس ہماری ہی مدد کے بہروسہ پر دون کی لے رہا ہے - پرنس موصوف بہی بخوبی آگاہ تہا - یوروپ کے بہت سے دانشمندون کی اوسوقت یہی رائے تہی کہ اس جنگ کا جو عنقریب برپا ہونے والی ہے بانی مبانی پرنس بسمارک ہی ہے - وہی اشتعال دیکر روسیہ کو میدان جنگ مین ترکون کے مقابل لانا چاہتا ہے اور اس خونخوار جنگ کے برپا کرانے سے اوسکا مطلب یہ تہا کہ جب روس میدان کارزار مین اوتریگا تو خود اوسکا حامی ہو کر یوروپ کے دوسرے سلاطین خصوصاً آسٹریا کو اپنے قابو مین لائے اور ... حصہ بخرے آپس مین بانٹ کر جسطرح سے چاہے کرے ... اس

صورت مین اوسکو دو فائدے تھے ایک تو یہ کہ روس ایسے عالی شان سلطنت کو ہر موقع پر اپنا حامی اور مددگار شاہان یوروپ کی نظرون مین ثابت کردے دوسرے یہ کہ سفت مین ملک ترکی کے حصے ہاتھ لگجائین - اسی طرح سے اور بہی کئی سلاطین یوروپ کے ترکی ملک پر دانت لگائے بیٹھے تھے خصوصاً جن بادشاہون نے لارڈ سالسبری صاحب کے روبرو ترکی کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کیا تہا اومین سے بہی بہت سے ترکی کو باطن مین چٹ کرنا چاہتے تھے بشرطیکہ روس یا جرمنی ایسا کوئی زبردست پہلے ترکون سے بڑہکر موقع نکالی - قصہ کوتہ جب قسطنطنیہ مین لارڈ سالسبری صاحب پہونچے تو کانفرنس منعقد ہونے سے پہلے ہی روس کے مشہور ایلچی جنرل اغناتیف نے اونکے ساتھ گاڑہی دوستی پیدا کرلی حتی کہ ایک دوسرے کا ٹی روٹی کہانے لگے - اس مکار جنرل نے لارڈ صاحب کو اپنی دام فریب مین پہنسانے کے لیئے کوئی دقیقہ باقی نہین چہوڑا اس چاپلوسی سے مراد اسکی یہی تہی کہ کانفرنس مین لارڈ صاحب سے بہی روسی طرفداری کرائی - چنانچہ ایسا ہی ہوا لارڈ سالسبری صاحب کے دل پر اس مکار جنرل کی بہت سے باتون کا پورہ پورہ اثر ہوگیا - آخرکار جب کانفرنس کے لیئے ایک عرصہ ایسی کوششین ہورہی تہین اوسکا پہلا اجلاس روسی سفیر (جنرل اغناتیف) مقیم استنبول کے مکان پر ہوا - لیکن طرفہ ماجرا یہ ہے کہ اس جلسہ مین سلاطین غیر کے وزرائی دولت عالیہ عثمانیہ کی جانب سے کسی ایک ممبر کو بہی شریک نہین ہونے دیا اس موقع پر حق پرست لوگون کو ایک منٹ تک ذرا انصاف کی رو سے غور کرنا چاہیئے کہ کانفرنس

مذکورہ کی کسیقدر ہٹ دھرمی تھی کہ جس سلطنت کے بیشمار معاملات کا تصفیہ کرنیکے لیئے یہہ کانفرنس جمع ہوئی تھی اوسکی ایک بہی وکیل یا اہلکار کو جلسہ مین شریک نہین ہونے دیا - کیا یہہ طریقہ انصافانہ تہا ؟ ہرگز نہین - مجرم کو بہی جب الزام لگا کر کوئی حاکم سزا دیتا ہے تو اوسکو سامنے کہڑا کر کے مواجہین گواہون اور دیگر قوی وجوہات کے ذریعہ سے اوسپر الزام ثابت کیا جاتا ہے پھر اوس سے اوس الزام کی بریت کے لیئے گواہ وغیرہ وجوہات طلب کرتے ہین اور ہر طرح سے آزادی دیجاتی ہے کہ اپنے اکو بجرم ثابت کرنیکے واسطے جسقدر ثبوت رکہتا ہو پیش کرے اور ثبوت جرم کی خاطر خواہ تردید کریکے مگر کانفرنس مذکورہ کی انوکہی کارروائی تھی کہ دولت علیہ کے ایلچی کو بلایا نہ کسی وزیر کو خود ہی اپنے ٹاپرہ مین کیٹی کر کے تجویزین گہڑ ڈالین واہ حلوائی کی دوکان پر دادا جیکی فاتحہ اسیکو کہتے ہین جب یہی کرنا تہا تو خاص قسطنطنیہ ہی مین جمع ہونیکے وزرا رشاہان یورپ نے کیون تکلیف اوٹہائی گہر ہی مین سے ترکی کے

(یہی جنرل اغناتف ہی جو بڑا مکار اور بدباطن تہا اس نے سلطان عبد العزیز خان مرحوم کو اپنی مکاری سے ایسا شیشے مین اوتار رکہا تھا کہ وہ اسکی ہر ایک بات کو پتہر کی لکیر سمجہتے تھے اور اپنا بڑا خیرخواہ جانتے تھے حالانکہ اوسی مصنوعی خیرخواہی کے آڑ مین جنرل مذکور سلطنت ٹرکی کا پاس کو رہا تہا حال کی لڑائی کا خاص بانی مبانی بہی مکار ہی اپنے سلطان کو گورنمنٹ برٹش کی طرف سے سخت بدگمان کردیا تہا شہنشاہ روس بہی اخیر مین اسی سے ناراض ہوگئے تھے - فقط)

قتل کا حکم لکھکر بہیجدیتے - ڈر کسکا تہا - سلاطین یوروپ تو آپسمین اتفاق
کرہی چکے تھے اور جب کہ قسطنطنیہ مین یہہ جلسہ جمع ہوا تہا تو لازم تہا کہ جسطرح سے
دوسرے سلطنتون کے ایلچی اور وزرا جمع ہوئے تھے اوسی طرح ترکی قایم مقام
کو بہی جلسہ مین شریک کرتے اور اوسکی مواجہہ مین اون خرابیون کا جنکی اصلاح
کے لیئے یہہ لوگ جمع ہوئے تھے تذکرہ کرتے جس امر کا ترکی قایم مقام معقول
جواب نہ دیتا اوسکی واسطے عمدہ تدبیر سوچتے - ترکی گورنمنٹ نے ہرچند دلایل
تو بہی پیش کین کہ ہمارا قایم مقام ضرور کانفرنس مین موجود رہنا چاہیئے مگر چونکہ
تمام سلاطین یوروپ نفی پر متفق ہوچکے تھے انکار ہی کرتے رہے - ناچار ترکی
نے خاموشی اختیار کی - اب سنیئے کہ اول ہی جلسہ کانفرنس مین یہہ تجویز پاس
ہوئی کہ صوبہ بلگیریا اور دوسرے صوبون مین جہان عیسائی رہتے ہین کرسٹان
گورنر جنرل مقرر کیا جاوے - اور کارباری داہلکاران ماتحت بہی اکثر عیسائی ہی
ہون - ایسا گورنر جنرل یا حاکم ممالک غیر کا باشندہ ہو خواہ رعایاے ترکی مین
سے ہو مگر اوسکی تقرری اور موقوفی بحالی شاہان یوروپ کے اختیار مین رہیگی
حضرت سلطان المعظم کو اوسکی موقوف کرنے کا کچھہ اختیار نہو گا - اسی طرح تقرری
کے وقت بہی باب عالی سلاطین یوروپ کی راے لیکر ایسے شخص کو صوبہ مذکور پر
مقرر کریگی اور اوسکی تنخواہ و دیگر مراتب وغیرہ باب عالی کو اوسقدر منظور
کرنے پڑینگے جسقدر شاہان یوروپ متفق ہو کر لکھدین - دوسرے جبسے
کونٹ انڈرلسی صاحب وزیر اعظم آسٹریا نے پچھلے سال مین عیسائیان رعایا ترکی

کی بہبودی کے لیے جاری کیا تہا اوسکے تمام شرائط کو باب عالی جلدی پورہ کرے
جس سے عیسائیون کو کامل آزادی ملے - تیسری ۳ شرط بڑے بڑے شہرون اور قصبون
سے جہان عیسائی آباد ہین ترکی کا قواعددان لشکر اوٹہا لیا جاے اور اوسکو
کسی اور جگہہ رکہا جاے - چوتہے ۴ خاص عیسائی قوم رعایا ترکی کی ایک فوج بہرتی
کی جاے اور اوسکے افسر بہی [illegible] تنخواہ ترقیان اور مراتب ترکی افسرون کی
مانند دیے جاوین پانچوین [illegible] سردارون [illegible] مین قتل کرایا
تہا [illegible] خود [illegible] دیکہا تہا - چہٹے ۶ تمام باغیون کی خطائین
باب عالی ایک لخت معاف کردے - ساتوین سرویہ اور بوسینا
اور مانٹونیگرو ان تینون صوبون کو صلحنامہ کی شرائط منظور ہونے
سے پہلے دولت علیہ اپنی عملداری مین سے تہوڑا تہوڑا ملک عطا فرماوے - آٹہوین
سلاطین یورپ کے ممبرون کی ایک کمیشن مقرر ہو [illegible] عیسائی
لشکر اور رعایا مسیحی کی بہتری کے لیے تدبیرین مہیا کرے - تمام تجاویز
کمیشن مذکورہ کو خواہ مخواہ دولت علیہ منظور و قبول کریگی - اس کمیشن کا
سارا خرچ خزانہ ترکی سے دلایا جاے - اخیر مین چہہ بڑے بڑے سلطنتون کے قایم
مقامون نے جو اس کانفرنس مین موجود تہے باتفاق راے یہہ حکم لکہا کہ جو تجویز
اوپر لکہی گئی ہین اون سب کو فی الفور دولت علیہ پورا کرے اگر انمین سے ایک بہی
تجویز کے پورہ ہونے مین توقف ہوگا تو بلا اطلاع ان چہہ سلطنتون کا تعلق سفارت
جنکے قایم مقامون نے آج کے روز بحیثیت ممبران کانفرنس تجویزونکے قایم پر دستخط کیے ہین

ترکی گورنمنٹ سے شکست ہوجائیگا اور یہہ سلطنتین الیحیون کو استنبول سے ایک لخت اوٹہالینگے - مہربانی فرماکر اس کتاب کے پڑہنے والی کانفرنس سلاطین یوروپ کی چال بازی اور گیدڑ بہبکیون پر بہی غور کرتے جائین - کب جائز ہے کہ ایسے بیبا کانہ دھمکی دولت العالیہ روم جیسے سلطنت کو برابر بلکہ اوس سے بہی چہوٹے ہوکر دین اور اوسکی قدیم مراتب اور اعزاز کو ایک لخت بہول جائین - اسکے علاوہ یہہ بہی معلوم ہوا کہ سلاطین یوروپ نے ترکی کے معاملہ مین جو انتظام کیا تہا اوسمین ترکی پہ ایک قسم کی حکومت ظاہر کی گئی ہتی اور اسی تجویز مین گرہ سے جنرل اغنالف روسی سفیر کا یہی منشا تہا کہ ترکی ممالک کے کسی نہ کسی طرح حصے بخرے کیے جائین اور روسی گورنمنٹ کے مقابلہ مین ترکی سلطنت کو مات دی جاوے اور رفتہ رفتہ روسی سلطنت کا قابو دولت عثمانیہ کی عملداری مین ہوتا جاوے اور اسی منشاء اور مطلب کا سرکیولر کونٹ انیڈراسی صاحب وزیر اعظم اسٹریا نے دو سال پہلے مشتہر کیا تہا وہ بہی جنرل اغناتف ہی کی خاطر داری اور شہنشاہ روس کے خوش رکہنے کے لیئے کونٹ مذکور نے مرتب کیا تہا - قصہ کوتہ جب سلاطین غیر نے انگلستان بہی بظاہر روسیون ہی کا طرفدار پایا اور ترکی کی نسبت وزراے انگلشیہ کی عجیب و غریب چال ڈہال دیکہی تو سبکے سب روسی خواہشون ہی کا دم بہرنے لگے اور جنرل اغناتف کی بن آئی چنانچہ وزراے انگلستان کی ڈانوان ڈول چال بہت سے باتون سے صاف ظاہر ہوتی تہے - جیسا کہ اونہین دنون مین ارل ڈربی نے

لارڈ سالسبری صاحب کو ایک مراسلہ لکھا اور جتلایا کہ فی الحال جو تجویزین
سٹامان یورپنے متفق ہوکر لکھے ہین اونہین پر انگلستان بہی قایم ہے جو
سلطنت اسکی برخلاف ہوکر کسی ہمسایہ سلطنت سے لڑائی جھگڑا کریگی اوسکو
انگلستان کی جانب سے کسی قسم کی مدد کا بھروسہ نہین رکہنا چاہئیے۔ اس مراسلہ
مین علانیہ لارڈ ڈربی صاحب نے یہی جتلایا تہا کہ گویا روس اور ترکی مین
جنگ شروع ہوگی تو انگلستان ترکی کو کسی قسم کی مدد نہ دیگا - ایسے خیالات
ظاہر کرنے سے کہلی بندون روسی ارادون کو تقویت ہوئی اور تمام سلاطین
یوروپ اور نیز ترکی کو بہی انگلستان کی جس مدد کا بھروسہ تہا وہ جاتا رہا -
اسکے علاوہ لارڈ ڈربی صاحب نے مارکوئس آف سالسبری سے یہہ بہی کہدیا تہا
کہ اگر ترکی گورنمنٹ شرائط مجوزہ کانفرس کے قبول کرنے مین کچہہ حجت کرے تو تم
ایک لخت کانفرس کو چہوڑ کر چلے آنا یہہ حرکت گویا دولت علیہ کی نسبت ایک دہمکی تہی +
اب ناظرین خود غور کرلین کہ دولت انگلشیہ کی اوس زمانہ مین ترکی کی نسبت کیسی
رای تہی - ایک طرف تو یہہ لکہنا کہ اگر کوئی غیر سلطنت ترکی پر چڑہائی کریگی تو انگلستان
اوسکو جائز تصور نہین کریگا اور دوسرے جانب یہہ جتلانا کہ ترک اگر کسی سلطنت
سے لڑینگے تو انگلستان اونکو کسی قسم کی مدد نہ دیگا - واہ واہ وزرای کی
رائے کیا ہی کہ فصلی کوا نبا ہوا تہا جدہر کی ہوا کا جہونکا لگا اودہر ہی کو رخ
پہیر گیا - ان تحریرون سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ مدبران انگلستان اون دنون
مین ایک طرف تو ترکون کو تسلی دی رہی تہی اور دوسری طرف روسیون کو

جنگ کے لیئے اوبہار رہے تھے - البتہ یہہ خیر ہی کہ ایسے نازک وقت مین
لارڈ بیکنس فیلڈ صاحب بہادر وزیر اعظم انگلستان کی وزارت کا
گروہ راستی پر تہا اونکی گفتگو مین کوئی طرح کی لاگ لپٹ نہ تہی جسطرح سے ظاہر
مین ترکی پاسداری کرتے تھے اوسی طرح باطن مین بہی لارڈ ممدوح کا گروہ
ترکون کا طرفدار تہا - سر ہنری الیٹ صاحب سفیر انگلستان نے جو اون دنون مین
دربار قسطنطنیہ مین انگلنڈ کی جانب سے ایلچی تھے حتی الوسع لارڈ ڈربی صاحب کو
اپنی تحریرون مین یہی سمجہایا کہ جو چال انگلستان نے اس معاملہ مین اختیار
کی ہے اوس سے ترکی عملداری کے رہنے والے ناامید ہوتے جاتے ہین
اور جب یہہ ناامیدی حد سے زیادہ بڑہ جائیگی تو بجز اسکے کہ خواہ مخواہ یہہ
لوگ روسیون سے بھڑ جاین کوئی چارہ نہو گا - انگلستان کی یہی چال
رہی تو جس قدر شور و غوغا در عقدہ سلاطین یورپ مبتلا رہے ہین اور اسکا
اثر ترکون کے دماغ مین پیدا ہو کر فتور لائیگا - اور ناچار ہو کر ترک اون تمام
باتون کے قبول کرنے سے ایکبار گی انکار کر بیٹھینگے جنکو انگلستان نے سلاطین
غیر کی طرف سے ترکی کے روبرو پیش کیا ہے - اوسوقت بعینہ تنگ آمد بجنگ آمد
کی مثل صادق آئیگی - ترکی گورنمنٹ انگلستان کی اون تجویزون کو کبہی قبول
نہ کریگی جو روس کے ساتہہ متفق ہو کر پیش کی جائین - انگلستان کی یہہ
سراسر غلطی ہے کہ وہ روس کی مجوزہ تجویزون کے ساتہہ متفق ہو کے
اونکو ترکی کے روبرو منظوری کے لیئے پیش کرتا ہے - اگر انگلستان

روس کے ساتھ متفق ہوکر ترکی کے لیئے عمدہ تجویز بھی پیش کریگا تب بھی ترکی
منظور نہ کریگی کیونکہ سلطنت علیہ روسیون کو اپنا جانی دشمن سمجھتے ہے اور انکی
ہر ایک بات مین اپنا نقصان جانتی ہے - اگر انگلستان نے روس سے متفق
ہونے مین اخیر تک بھی نادانی اور غفلت ظاہر کی تو جو کچھہ اثر اوسکی باتون کا
ترکون کے دلون پر بطور دوستانہ ہے وہ بھی جاتا رہیگا - کیونکہ ترکون کے دلون مین
انگلنڈ کی جانب سے پہلے ہی شک پیدا ہو رہا ہے اونہون نے بخوبی سن لیا ہے
کہ انگلستان کے بھی بعض وزرا کی اندنون یہہ راے ہوگئی ہے کہ ترکون کو یوروپ
سے خارج کردیا جاے - اور یہہ بھی ترکون نے یقین کر لیا ہے کہ روسی عنقریب ہمپر
حملہ کرنے والے ہین - چنانچہ ترکون نے بھی اپنے تمام طاقت کے ساتھہ روسیون سے
مقابلہ کرنیکی تیاریان کر رکھی ہین اور وہ مرتے دم تک روسی ارادون
کو کبھی پورہ نہین ہونے دینگے - اور اس معاملہ مین عام رعایا ترکی سلطنت ترکی کو
مدد دیگی کیونکہ اوسکو بخوبی روسیون کی مکاری کا احوال معلوم ہوگیا ہے - تمام
ترکی عملداری کے باشندے جانتے ہین کہ روس کا یہہ دعوی کہ مین خلق اللہ کے
فائدہ کے لیئے ترکی مین مداخلت کرتا ہون بالکل لغو ہے بلکہ وہ قوم سلاوکی ترقی
کے لیئے کوشش کرتا ہے اور در پردہ اپنی جڑہ جمانا چاہتا ہے - لارڈ دربی نے
مسٹر ہنری الیٹ صاحب کی تحریر مذکورہ کا گو کچھہ بھی خیال نہ کیا ہو تو بھی حضرت کے
دل مین یہہ بات ضرور پیدا ہوگئی ہی کہ یہہ لقمہ تر جسکو روس ہمارے سہارے
حلواے بے دودہ سمجھکر نگلنا چاہتا ہے بڑے مشکلون سے ہاتھہ آئیگا -

ادہر یہ کانفرنس ہی ہورہی ہی ادہر روسیون اور ترکون نے بلکل مطلع کو دہوان دہار دیکہکر ہوا کا رخ پہچان لیا اور فی الفور اپنے اپنے لشکرون مین تیاریان شروع کردین - اول روس نے اپنے سپاہیون کو لڑائی کے لیے اراستہ کرنا شروع کیا چنانچہ شہنشاہ روس کا چہوٹا بہائی شہزادہ نکولس ماہ نومبر کے اخیر مین شہر سنٹ پیٹرس برگ سے جنوبی لشکر کی کمان لینے کے لیے روانہ ہوا - اور اسیوقت لشکری اخراجات کے لیے نئی لون جاری کی گئی - اسی طرح ترکی فوجین بہی جنگ کے واسطے تیار ہونے لگین حضرت سلطان المعظم نے مصمم ارادہ کرلیا کہ سلاطین یوروپ کی خود غرضی سے بہری ہوئی تجویزون مین سے ایک کو بہی قبول نہین کرنا چاہئیے جو کرے سو مولا - اونہین دنون مین دولت علیہ نے اس امر کے ظاہر کرنے کے واسطے کہ وہ اپنی عملداری کا خود از سر نو معقول انتظام کرنا چاہتی ہے اور تمام مملکت مین یکسان اصلاح کے رائج کرنے پر آمادہ ہے محمد رشدی پاشا سابق وزیر اعظم کو معطل کرکے بجاے اونکے مدحت پاشا کو صدر اعظم مقرر فرمایا ان تمام گرما گرمی کی کار روائیون سے حضرت سلطان المعظم کا یہی مقصد تہا کہ سلاطین یوروپ کو اس بات کا کہ حضرت اپنے عام رعایا برایا کی بہبودی کے لیے نیا انتظام قایم کرنا چاہتے ہین یقین آجاے - مدحت پاشا کے ماتحت وزرا بہی نئے ہی بہرتی کیے گیے - مدحت پاشا کی تصویر ہم ذیل مین دکہلاتے ہین

بڑا دانا اور سچے ہی سے عمدہ خیالات کے ظاہر کرنے مین مشہور مدبر تہا۔

شبیہہ مدحت پاشا مرحوم سابق وزیر اعظم سلطنت روم

اور قدیم ہی سے روسی دغا بازیون کا پکا دشمن تہا۔ سلاؤ قوم کا جو ترکی گورنمنٹ کی تابعداری مین رہے یہہ پاشا ہمیشہ طرفدار تہا۔ اور عیسائی اور اہل اسلام دونون کو بشرطیکہ وہ رعایا سلطان ہون ایکسان سمجہتا تھا اور ہر ایک کے حقوق کی پوری پوری نگرانی کرنا اپنا فرض جانتا تہا اسی ہر دلعزیزی کے باعث تمام یوروپ مین مدحت پاشا کا نام ہوگیا تہا مگر افسوس کہ اخیر مین اسپر سلطان عبدالعزیزخان مرحوم کے مارنے کا الزام لگایا گیا اور بعد ثبوت جرم حبس دوام کی سزا دیکر ولایت حجاز مین قید کیا گیا جہان ۱۸۸۴ء مین مرگیا (چنانچہ کسی قدر سوانحات عمری پاشاے مذکور کے سلطان عبدالعزیزخان کے مارے جانیکی کیفیت مین ہم اوپر بیان کر آئے ہین) مدحت پاشا کی اسوقت یہہ راے تہی کہ حضرت سلطان المعظم کی حکومت رعایا اور جلسہ وزرا کی راے کے مطابق قایم رہے نہ کہ جبر سے اور ایک زبردست گروہ رعایا کا تخت پہ قابو رکہے تاکہ دشمن بہی ڈرتے رہین۔ مدحت کی اس راے سے ادنی و اعلی تمام رعایا متفق تہے

کہیو ... سلطنت مین سلاطین غیر مین
سے کوئی بادشاہ علی الخصوص عیسائی ہو لر مداخلت کرے اور پھر اپنی حکومت
چلاسے - مدحت پاشانے عہدہ صدارت عظمی پر مقرر ہوتے ہی انگلستان کے
سفیر زاید مارکوئیس آف سالسبری سے ملاقات کی اور اثنا گفتگو مین
نہایت استقلال کے ساتھہ صاف صاف کہدیا کہ دولت عثمانیہ اپنی معاملات کے سلجہانے
کرنیکے لیئے سلاطین غیر کی کانفرس (پنچایت) کا مقرر ہونا قسطنطنیہ مین
ہرگز نہین چاہیئے کیونکہ وہ ثالث کی محتاج نہین بلکہ خود ہر قسم کے معاملات کو خوبی
کے ساتھہ انجام دینے کی لیاقت کا مادہ رکہتی ہے - بجز فرمان حضرت سلطان
المعظم ترکی عملداری مین ایک پتہ نہین ہل سکتا - ساری بہلائی اور سرسبزی
اس سلطنت کی اپنی حقیقی آقا سلطان ہی کی دانشمندی پر منحصر ہے دوسرا
کوئی بادشاہ اس سلطنت کے نفع ونقصان کا جوابدہ نہین ہے - پس جبکہ
سلاطین غیر اس سلطنت کی بہلائی اور برائی کے ذمہ وار نہین ہین تو اونکو
یا اونمین سے کسی ایک کو بہی یہان اپنی تجاویز کے شایع کرنے اور حکومت چلانے
کی اجازت نہدی جائیگی - لارڈ سالسبری مدحت پاشا کی یہہ باتین سنکر
دنگ رہگئے اور جس لقمہ کو تر نوالہ تصور کرتے تھے وہ کپاس بلکہ گولہ آہنی نظر آنے لگا

ترکی سلطنت کے لئے نئے قواعد کا مرتب ہونا

ہر چند مدحت پاشا کے جلسہ وزرا نے سلاطین غیر کی کانفرنس کے نشست
کرنیکو برا بتلایا اور جہان تک ہوسکا اوسکی مخالفت کی مگر چونکہ پیشتر ہی

سلطان المعظم اس کانفرنس کی نشست کو جاس - سطنطنیہ مین منظور فرما چکے تھے لہذا آخر کار طوعاً و کرہاً بائیس ۲۲ تاریخ دسمبر ۱۸۷۶ع کو اول اجلاس سفیران سلاطین غیر کا ہوہی گیا یہہ اجلاس بمکان ایڈمیر لٹی (دریاے فوج کے جنرل کی کوٹھی) مین ہوا اور جب ایلچیان انگلستان ۱ جرمنی ۲ فرانس ۳ آسٹریا ۴ اطالیا ۵ امریکا ۶ روس وغیرہ درجہ بدرجہ حسب مراتب سلطنت خود کرسیون پر بیٹھ گئی تو مفصلہ ذیل کارروائی شروع ہوئی قصر مذکور کے متصل جو توپخانہ سلطانی تہا اوس سے سلامی سر ہوئی - دولت العالیہ عثمانیہ کی طرف سے اس کانفرس مین اوسوقت دولت مآب صفوت پاشا شریک تھے اونہون نے باواز بلند کہا کہ یہہ سلامی گویا اس وقت اوس نئے انتظام کی خوشخبری سنا رہی ہے جو عنقریب بہ تمام دوست سلطنتون کے مشورہ سے حضرت سلطان المعظم اپنی رعایا کے لیئے کرنے والے ہین - یہی آواز خبر دی رہی ہے کہ حضرت نے سلاطین یوروپ کی مجوزہ تجویزون کو بکمال خوشی کے ساتھہ منظور فرمایا جنکی اجرا کے لیئے یہہ توپین چہوڑی گئین - چنانچہ وہ انتظام اس طرح پر کیا جائیگا اول نئے تجویزون کے مطابق جو ولائتین اور خود مختار صوبے سلطنت عثمانیہ کی حدود مین واقع ہین اونکو باتفاق راے جملہ سلاطین یوروپ دولت علیہ مستحکم بنائینگے اور اون کے آزادی اور خود مختاری کو تسلیم کرتی ہے کبہی اون صوبون کی ایک چپہ بہر زمین بہی چہین کر خالصہ مین نہین ملائی جائیگی دویم حضرت سلطان المعظم خلد اللہ ملکہ ایک آئنا و رعایا کے افسر اعظم

تصور کیئے جائینگے اور تمام صوبہائے مختار کو لازم ہوگا کہ حضرت کو اپنا افسر
اور شہنشاہ تسلیم کرین لیکن اگر کوئی صوبہ بدچلن یا مرتکب کسی جرم خلاف بدانت
شاہان یورپ کا ہوگا تو سلطان المعظم اوسکی اس حرکت کے ذمہ
دار ہونگے - سیوم کوئی خودمختار صوبہ خراجگذار دولت عثمانیہ حضرت
سلطان کے حکم عدولی نہین کریگا - چہارم عام رعایا کی بہبودی کے
لیئے یکسان قوانین ملک مین جاری ہونگے جنکی ضمانت خود سلطان ترکی
کرتے ہین پانچوین اگرچہ حضرت سلطان ترکی مذہب محمدی کے پابند ہین لیکن
یہہ پابندی اونکو دوسرے مذہب والون کی حقوق کی نگرانی اور عطای آزادی
سے باز نرکہہ سکیگی - سلطنت کے اندر جہان جہان غیر مذہب والی رہتے ہین
اون سبکو اپنے اپنے مذہب کی رسومات ادا کرنے کی آزادی دیجائیگی - اور
تاوقتیکہ اون پر کوئی خاص جرم نافرمانی یا سلطنت سے بغاوت کرنے کا ثابت
نہوئے تب تک اون کے حقوق کی برابر سلطنت علیہ کی طرف سے محافظت کی جائیگی
چہٹے تمام اخبارات کے وقایع نگارون کو (خواہ وہ کسی زبان مین شایع ہوتے
ہون) آزادی عطا کی جائیگی تاکہ معاملات سلطنت ورعایا مین بلا رورعایت
جو امر سچ ہو اوسکے ظاہر کرنے مین خوف نکرین ساتوین جب تک شرارت
کے ساتہہ سلطنت سے بدخواہی اور خیانت کا جرم اخبار کے ذمہ ثابت نہوگا
آزادی اوسکی نہین چہینی جائیگی اٹہوین تعلیم وتدریس کے بارہ مین دولت
علیہ اپنے تمام رعایا کی ببہ یکسان کوشش کریگی - ترکون اور عیسائیونکو

برابر تعلیم دلوائیگی - قصبات - دیہات مین سرکار کی طرف سے ہر ایک علم کے مدارس اجرا کیئے جائینگے جنکی اخراجات اہل اسلام اور عیسائیون سے برابر وصول ہونگی - نوین حضرت سلطان کی تمام رعایا (عیسائی ہو خواہ موسائی یا اہل اسلام) برابر اور مساوی رتبہ رکہینگے کوئی کسیکو بہ نظر حقارت نہ دیکہہ سکیگا - اور تمام سرکاری عہدون کے دینے مین اہل اسلام کی خصوصیت نہین ہوگی بلکہ عیسائی اور ترکون کو برابر سرکاری عہدے ملینگی - دسوین سلطنت کی حکومت ہر ایک مذہب وملت والے پر ایک ہی سان رہیگی یہہ نہین کہ اہل اسلام کو آرام دیاجائے اور محکوم پڑے مسیحون ہی سے غلامون کی مانند لیا جائے - گیارہوین رعایا کی جایداد اور موروثی ملکیت کے قایم رکہنے کے لیئے حضرت سلطان سے ضمانت معقول لی جائیگی - بارہوین رعایا عثمانی قوم عیسوی کے حقوق دنیاوی اور دینی کی حفاظت کیو اسطے بہی سلطان سے کسی غیر سلطنت کی ضمانت لیجائے - تیرہوین کوئی سرکاری افسر کسی شخص رعایا کو اپنے ذاتی فایدہ کیلیئے تکلیف نہ دیگا - چودہوین عدالتون میں ہر ایک اہل مقدمہ کو بلا تکلف حاضر ہونے کی اجازت دیجائیگی اور ایسے مقام پر عدالت مقرر ہوگی کہ خاص وعام اوسکی کارروائیان دیکہہ سکین - پندرہوین ہر ایک مجرم کو اپنی بریت پیش کرنیکے لیئے پوری آزادی دیجائیگی - اور جو وہ تقریر کریگا یا بریت اپنی پیش کریگا تو حاکم کو لازم ہوگا بلا حجت قبول کرے سولہوین کوئی جج عام اور بیہودہ شکایت پر تا وقتیکہ کافی ثبوت نہو - نوکری سے معطل یا برخاست نہین کیا جائیگا - سترہوین سلطنت انگلستان کے مانند رعایا ترکی کی

طرف سے گروہ وزرا مین کیٔ وکلار مقرر کئیے جائینگے جو پارلیمنٹ سلطنت
کے حضور مین رعایا کی عرایضات کو پیش کرینگے اٹھارہوین [۱۸] اگر کسی وکیل
رعایا سے کوئی جرم سرزد ہوگا تو اوسکی تحقیقات عدالت ہائے کورٹ
مین ہوگی اور بثبوت جرم ہونے پر جسطرح سے عام رعایا کی کثرت رائے
سے وہ مقرر کیا گیا تہا اوسی طرح رائے ہی کے اعتبار پر موقوف ہوکر
زمرہ وکلا مین سے خارج کیا جائیگا - اونیسوین [۱۹] جو کوئی الیا ممبر پارلیمنٹ
کا ہوکر عدالت کی گستاخی کریگا تو حضرت سلطان المعظم کو اوسکے بدلنے یا
برخاست کرنے کا اختیار ہوگا - بیسوین [۲۰] ضروری باعث کے سیواے
کسی عہدہ دار کو معطل نہ کیا جاے اور نہ ایک جگہہ سے دوسری جگہہ بدلا جاے
اکیسوین [۲۱] اگر کوئی ممبر یا عہدہ دار عدالت اپنے لوازم کار منصبی کے ادا کرنے
مین غلطی کرے یا لیاقت نرکہتا ہو تو تاوقتیکہ وہ لیاقت حاصل نکرے کسی
اعلی افسر کی ماتحتی مین کام کیا کرے - بائیسوین [۲۲] سلطنت کے قوانین
مرتب کرنے کے لیئے ایک خاص کمیٹی رؤسا کی مقرر کیجاے جسمین سرکاری افسر
بہی اچھے قانون دان اور لایق وفایق تیسرے حصے کے ہون تیئسوین [۲۳]
جسطرح سے اس کمیٹی واضع قوانین مین سرکاری افسر شریک ہون اوسی طرح
رعایا کے وکلا کو بہی اس کونسل مین شریک ہوکر اپنی راے ظاہر کرنیکا
اختیار دیا جاے - چوبیسوین [۲۴] پچاس ہزار مردان رعایا مین سے ایک شخص پارلیمنٹ
کی ممبری کے لیئے منتخب کیا جاے - اور ایسے وکیل رعایا کی کثرت رائے کے باعث

وقتاً فوقتاً تبدیل ہوتے رہینگے - چھبیسوین (۲۵) رعایا کے وکلا کو تا وقتیکہ وہ اپنی خوشی سے اس پارلیمنٹ مین بہرتی نہون قانونی زبردستی سے داخل کمیٹی نہ کیا جاے - چھبیسوین (۲۶) تمام نئے قاعدے ملک مین کونسلرون کے ذریعہ سے رایج کیے جاتے ہین ہر ایک قانون کے نسبت وہان کا کانسلر حکم مناسب دیگا - اور یہہ کونسلر اور امر المکیٹے منجانب رئیس حضرت سلطان کی منظوری سے مقرر کیے جاینگے ستائیسوین (۲۷) جب تک خاص سلطان المعظم کسی رعایا کے وکیل یا امرا کمیٹی مین سے کسیکو موقوف یا تبدیل نہ کرین تب تک وہ اپنی خدمت سے کسی طرح علحدہ نہین کیا جائیگا - اٹھائیسوین (۲۸) جب کوئی نیا قانون سلطنت کے بارہ مین مرتب کیا جاے تو ایک مناسب عرصہ سے پہلے اوسکا اعلان رعایا مین کیا جاے تاکہ وہ خاص وعام اوس قانون کی نسبت بخوبی غور کر سکین -

ان تمام نئے قواعد کے اجرا سے حضرت سلطان المعظم کو اور اونکی رعایا برایا کو بہی بہت کچہہ فواید حاصل تھے مگر خیال یہی تہا کہ دیکہا ہی چاہیئے سلطان المعظم ان پر قایم رہتے ہین یا نہین اور اگر سلطان ان قاعدون کو منظور فرما دین تو اونکی رعایا بہی قبول کرتی ہے یا انکار کریگی - کیونکہ اس سے پیشتر بہی جسقدر سلاطین ترک روم مین گزرے ہین علی الخصوص سترہوین صدی سے اسطرف جو گذرے ہین اون سبہون نے بارہا شاہان یوروپ کے روبرو اپنی عملداری مین عمدہ اصلاحین کرینگا وعدہ کیا مگر کبہی اوسپر قایم نہین رہی اسی لیئے تمام یوروپ کے دل سے ترکی سلطانون کے وعدون کا اعتبار جاتا رہا تہا

جب یہہ قواعد مشورہ کانفرنس مرتب ہوئی تو سبکا یہہ خیال تہا کہ ملک مغربی
کے رہنے والے ان کو بسر و چشم منظور کرینگے کیونکہ وہ ایسے قاعدون
سے نہایت خوش ہوتے ہین مگر البتہ مشرقی حصہ ملک کے رہنے والون کی نسبت
جنمین زیادہ تر باشندے اہل اسلام خصوصاً ترک تھے شک تہا کہ عجب
نہین جو وہ انکے منظور کرنے مین حیلہ وحوالہ کرین۔ کیونکہ ایک تو ترکی قوم
مدت دراز سے خود مختار سلطنت اور حکومت کرتی چلی آئی ہے اس لئیے اون کے
دلمین حکمرانی کا غرہ بہرا ہے دوسرے کے بنائی ہوئے قواعد کو تسلیم کرنے مین
اپنی حقارت سمجہتے ہین گذشتہ زمانہ کی فتحیابیان اور خودمختاری کا زعم ترکون کے
دلون مین موجود ہے اسی خیال سے شبہہ کیا جاتا تہا کہ بہت سے ترک ان نئیے
قاعدون کو تسلیم نہین کرینگے اسکے سوا سے بڑا غضب یہہ تہا کہ ترکی قوم تمام شاہان
یوروپ کی طرف سے بدگمان ہوگئے تھے اور اونکے دلپر یہہ بات اچہی طرح جم گئی
تہی کہ کل سلاطین یوروپ نے جو مسیحی مذہب رکہتے ہین اور ظاہر مین ہمسے دوستانہ
برتاؤ رکہتے ہین دربردہ متفق ہوکر ہمارے موروثی اختیارات کو چہین لینے اور
یوروپ سے نکال دینے کا مصمم قصد کرلیا ہے۔ یہان قواعد کے اجراسے ترکون
کے اختیارات بہی سلب ہوتے تھے انہین وجوہات کے باعث ترکون کے دلونمین
یہہ نیا قانون کہٹکتا تہا۔ ترکی قوم اگرچہ غیر مذہب والون کیساتھہ بدسلوکی سے
پیش آنے والی مشہور ہوگئی ہے اور اپنے فوائد کے خلاف کسی قواعد
کی پابندی جایز نہین سمجہتے اور ظلم و جبر کو روا رکہتی ہے تو بہی ترکون نے بہت سی

خوبیان پائی جاتی ہین جسکا اعتراف اکثر انگلش سیاحون نے بہی کیا ہے
مثلاً وہ لوگ بہادر ہین - مضبوط ہین - عمدہ چال چلن رکہتے ہین - وقت
پڑے پر ہمت نہین ہارتے - دلاورانہ صفت اونمین موروثی ہے - سادہ وضع
کے پابند رہتے ہین - مزدوری کو باس نہین پہٹکنے دیتے - متحمل اور بردبار ہوتے
ہین - اپنے بازو کی قوت پر بہروسہ رکہتے ہین - دوستون اور بعض مرتبہ
دشمنون سے بہی مہربانی کے ساتہ پیش آتے ہین پس ترکی پاشاؤن اور
عہدہ دارون کی برائیون ہی پر غور کرنا نہین چاہئیے بلکہ دوسری طرف اونکی
خوبیان بہی معائنہ کی جائین - سرکاری عمال کی تعریف رعایا ترکی کی زبان سے
سننی چاہئیے - جو اوصاف ترکون مین پائے جاتے ہین وہ ایک قدیم اور
فاتح خاندان مین ہوا ہی کرتے ہین زار روس ترکون پر یہہ الزام لگاتا ہے
کہ وہ چہوٹے دل کے لوگ ہین اور ظلم کو پسند کرتے ہین کیونکہ اونکی خیالات
پست ہین لیکن اس الزام کے ساتہہ ترکون کے نسبت یہہ بہی کہنا لازم ہے
کہ وہ بہادر اور مشہور فاتح قوم کے آدمی ہین - خداوند تعالے پر پورہ اعتقاد
رکہتے ہین - سخاوت کو عزیز جانتے ہین - اپنے دوستون اور ہمسایونکی
مدد کرنے کیواسطے ہاتہہ بڑہاتے ہین - یہہ ساری خوبیان ترکون مین اسی
وجہہ سے ہین کہ وہ سچے مذہب کے پیرو ہین اور خدا کا خوف اون کے دلون مین
ہر وقت سمایا ہوا رہتا ہے - الغرض چاہے بہت سے ترک ان نئے قاعدون
کو منظور نہ کرین تو بہی ترکون کی قدیم دانشمندی اور خاندانی علمیت کے

٢٨٦

تصویر دولت مآب آدھم پاشا سفیر ترکی متعلقہ صفحہ ([illegible])

باعث یقین ہوتا ہے کہ وہ ان قاعدون کو شبہ کیا اونکا اجرا حضرت
سلطان المعظم کی جانب سے مشتہر کیا جا کر رفتہ رفتہ مان لینگے - اور جب
وہ ان پر عملدرآمد کرنے لگین گے تو جو برائیان اونمین بیان کی جاتی ہین
سب کی سب مفقود ہو جائیگی -

جدا جدا سلطنتون کے جدا جدا وکلا

ترکی سلطنت کے بارہ مین انتظام کرنیکے لیے جدا جدا سلطنتون کے جدا جدا
سفیر جمع ہوئے تھے - چنانچہ اس موقع پر ہم تمام وکلار سلاطین
یوروپ کی تصویرون کا فوٹو گراف ہدیہ ناظرین کرتے ہین جس سے ہر ایک
سفیر کا نام اور جس سلطنت کی طرف سے وہ مقرر ہو کر آیا تھا اوسکا
بھی بخوبی پتہ ظاہر ہوتا ہے -

اور وہ یہ ہے

صفحہ ۲۷۲ دیکھو

اونمین سے بعض ایلچی تو ایسے ہین جو پہلے بھی اکثر سلاطین یوروپ
کی کمیٹیون مین شریک ہو چکے تھے اور معاملات مشرقی سے اور اوس کے اشارہ
بھی جو ترکی کی نسبت شاہان یوروپ مین اوسوقت ہوا تھا واقف تھے اور بعض کے لیے
یہہ پہلا ہی موقع تھا کہ کانفرنس مین شریک ہوئے تھے جرمن
اور روس اور اطالیا کی جانب سے صرف ایک ہی سفیر اس کانفرنس
مین نشست کرنے کے لیئے مقرر ہوا تھا مگر انگلستان و فرانس
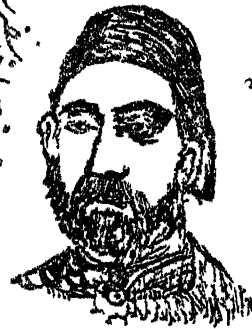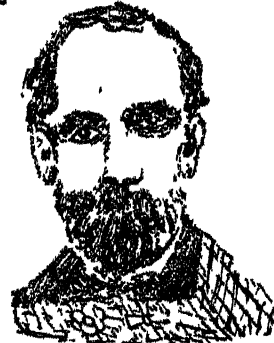
آسٹریا و ترکی کی طرف سے جدا جدا ایلچی بلکہ ایک ایک طرف سے دو دو اور تین تین تھے۔ چنانچہ صرف گورنمنٹ عثمانیہ کی جانب سے دولت مآب صفوت پاشا اور اودم پاشا مقرر ہوئے تھے۔ صفوت پاشا دولت علیہ کے وزیر دول خارجہ مدتوں رہ چکے ہیں۔ سفیر سلطنت فرانس نے

شہنشاہ نپولین سیوم کے عہد مین ترکی سفیر ہو کر بہت دنون تک دربار
فرانس مین رہ آئے ہین اسی طرح اودم پاشا سلطانی افسرون مین معزز
شمار کیے جاتے تھے اور ممالک یوروپ واقع گوشہ مغربی سے بخوبی واقفیت
رکھتے تھے فرانس کیطرف سے کونٹ دی برگواون اس کانفرنس مین نشست کرتے
تھے جو قسطنطنیہ مین پہلی ہی سے فرانس کے ایلچی کی حیثیت سے مقیم تھے - دوسرا
انکی ہمراہی کونٹ ڈی موووڑدی تھے یہہ بہی مشہور شخص تھے اور سلطنت
فرانس کے انقلاب کے زمانے مین جمہوری سلطنت چاہنے والون کے طرفدار رہے
بلکہ ایک مدت تک طرفداران سلطنت جمہوری کے طرف سے وکیل ہو کر فرانس
کے جلسہ وزرا مین شامل رہے تھے - اور سلاطین کے ساتھ اکثر معاہدے
فرانس کی طرف سے جو ہوئے اونمین بہی یہہ صاحب شریک رہے سلطنت
جرمن کی طرف سے بیرن ورتھر صاحب کانفرنس مین شریک تھے جو بحیثیت
ایلچی پہلے ہی سے دربار عثمانیہ مین متعین تھے - یہہ شخص بڑا پرانا خرانٹ مدبر
تھا پولیٹکل چالون مین اسنے اکثر موقعون پر دوسری سلطنتون کے ایلچیون کو مات
دی تھین آسٹریا اور جرمنی مین جنگ شروع ہونے سے پہلے شہر وائنا
پایہ تخت آسٹریا مین جرمن کی طرف سے سفیر تھا اور ڈنیش فرقہ کی جنگ
سے پیشتر کوپن ہیگن مین بہی ایلچی رہ چکا تھا - اور جرمنی کی مٹ بھیڑ جب
دونون فرانس سے ہوئی تب یہہ حضرت فرانس کے دربار مین جرمن کی طرف سے
بحیثیت سفیر موجود تھے جرمن اور فرانس کی جنگ مین ان صاحب کو وہی

مناسبت تھے جو جنرل اغناٹف روسی سفیر متعینہ سفارت استنبول کو ترکی اور
روسی لڑائی سے نسبت ہے - گویا بانی مبانی اوس لڑائی کے یہی صاحب تھے غرضیکہ
حکمت عملی کے اود ھیڑبن مین یہہ بھی اپنے وزیر اعظم پرنس بسمارک سے کچھہ کم نہ تھے
سلطنت اطالیا کی طرف سے کونٹ کورتی صاحب ایلچی تھے - جو کچھہ بڑے مدبرون
مین نہین ہے لیکن پھر بھی اطالیا کے وزیرون مین چیدہ عقلمند ہے - دولت
اسٹریا کی جانب سے روہا نیا کالنسل جنرل بیرن کالیس موجود تھا
یہہ بھی یوروپ کی اکثر پنچایتون مین اپنی سلطنت کی طرف سے شریک ہوتا
رہا ہے - اسٹریا اور ہنگری کی ملی ہوئی سلطنت کی طرف سے کونٹ زچی
صاحب نامی سفیر آیا تہا - جسکا نام سلاطین یوروپ کے مشورون مین اکثر
پایا جاتا ہے - دولت روس کی طرف سے وہی مکار اور غدار بظاہرہ بہادر
(مگر باطن مین گیدڑ) جنرل اغناٹف ایلچی روس مقیم استنبول کانفرنس
مین شریک تہا جسکی بوئے ہوئے یہہ بیج تھے اور جو اپنی ملنی چوڑی محنت کا مزا
اوٹھانے کے لیئے جو دغا بازی کی آڑ مین کی گئی تھی (حالانکہ پھر اس مردک پر ہر طرف سے تف تف ہی)
دیوانہ بنا ہوا تہا اور جسنے گویا ترکی کا نوالہ موہنہ کے قریب ہے لیا تھا -
انگلستان کی طرف سے مارکوئیس آف سالسبری صاحب اور ہنری الیٹ
صاحب ایلچی انگلشیہ حاضر باش دربار عثمانیہ تشریف لائے تھے - ان مین سے
سر ہنری الیٹ صاحب تو ترکون کے قدیم سے دوست ہین اور اونکی
ہمیشہ سے یہی رائے ہے کہ ترکون کے بگاڑنے مین انگلستان کو ایسا سخت

صدمہ پہونچیگا کہ جسکا علاج کرنا انگلنڈ کے حیطہ اقتدار سے باہر ہوگا - اسی لیئے
اونے ترک سے لیکر خاص سلطان المعظم تک اونکی عزت کرتے تھے اور چاہتے تھے
کہ ہمیشہ یہی صاحب ہمارے شہر مین ایلچی ہوکر رہین - دہی لارڈ لسبری
یہہ اگر ترکون کے دوست نہ تھے تو دشمنی بھی نہین رکھتے تھے بلکہ حتی الوسع لارڈ بیکنس
فیلڈ کی نصیحتون کا جو ترکون کے بارہ مین اونہون نے فرمائی تہین خیال رکھتے تھے

کانفرنس کی مختلف کارروائیان

۲۳ - دسمبر ۱۸۷۶ء کو تمام ممبران مذکورۃ الصدر کا اجلاس ہوا اور
موقع پر دوسرے سلطنتون کے ایلچیون نے ترکی وکلا کی پس غیبت مین صوبہ ہائے
بوسینا - بلگیریا - ہرزیگوینا کے معاملات اور اونکی آزادی کے لیئے
بحث شروع کی (یہہ عجب بنچایت تہی کہ گھر کا مالک یا اوسکا کوئی نوکر موجود نہو
تو بھی آپ ہی آپ اوسکے گھر بار اور مال اسباب کا قضیہ چکانے لگین) اور
جن امور کی نسبت کانفرنس نے ترکی وکلا کے موجودگی مین اول اجلاس کے
دن انکار کردیا تہا اونہین باتون کی اس روز منظوری کی گئی - جسکی خبر ترکی
کے فرشتون کو بھی نہتی بلکہ ترکی تو اون باتون کے لیئے یقین کرچکے تھے کہ اول اجلاس
مین کانفرنس نے اونکو نامنظور کرلیا ہے (جاے غور ہے کہ کتنی بڑی دغابازی
سلاطین عیسوی کے ایلچیون نے کی) جب ترکی وکلا کو اس امر کی خبر پہونچی تو وہ
بھی کانفرنس کے اجلاس مین حاضر ہوئے اور اس ناجائز اور رد ہوکے کار
روائی کے بارہ مین بحث ہوئی یہان تک کہ وکلا کے مابین تکرار بڑہ گئی -

اور نوبت تراک کی نوبت پہونچی - لیکن خاطر خواہ کسی امر کا تصفیہ نہین ہوا -
وکلا سلاطین غیر اپنی ہٹ دہرمی پر اڑے رہے - حتیٰ کہ وقت معینہ پر جلسہ
برخاست ہوگیا اور اسکے بعد ۲۰ دسمبر کو پھر کانفرنس کا اجلاس ہوا جسمین سرویہ
اور مونٹونیگرو کے معاملات کا بحث شروع ہوئی - اور جنرل اغناٹف کے
سفارش سے جنگ کی مہلت دو مہینہ تک قرار پائی یعنے دولت عثمانیہ پر زور
ڈالا گیا کہ آپ دو مہینہ کی مہلت منظور کرین اور اس عرصہ مین شرائط صلح
تجویز کیجائین - اس معاملہ مین چار گھنٹہ تک برابر بحث رہی - ترکی وکلا جس
امر کا سوال ممبران کانفرنس سے کرتے تھے اوسکا کوئی معقول جواب نہین ملتا تھا
اور سلاطین غیر کے ایلچیون کی طرف سے جو سوال ترکی وکلا سے پوچھا جاتا تھا
اوسکا جواب وہ فی الفور اونسے لیتے تھے ان کارروائیون کو دیکھہ دیکھہ کر
رعایا ترکی اور اہلکار بھی نہایت حیران تھے کہ یہہ عجب کانفرنس ہے جو باوجود
دوستانہ طور پر ترکی سلطنت کے معاملات کی اصلاح کرنے کے لیئے جمع ہوئی ہے
تو بھی جو کام کرتی ہی حکماً کرتی ہے - وکلا ترکی نے ناچار ہوکر کانفرنس مین
یہہ سوال پیش کیا کہ آپ لوگ اس شہر مین جو پایہ تخت سلطان روم کا ہے
دوستانہ وارد ہین اور یہہ پنچایت بھی اس شرط سے جمع ہوئی ہے کہ ہماری
موجودگی مین جن جن باتون کی اصلاح منظور ہو پیش کیجائین -
اور ہمارا جواب ہر ایک معاملہ مین مفصل سنکر اوسکی تردید کی جاسے اور
تاوقتیکہ ہم اوسکو قایل ہوکر منظور نہ کرین پاس نہو سکے مگر ہم اسکے برخلاف

کل کارروائی کانفرنس کی دیکھتے ہین یہانتک کہ ہماری عدم موجودگی نہین بہت سے
باتین خود بخود کانفرنس مین پیش ہو کر پاس ہو گئے - ایسے اختیارات اس کانفرنس
کو کب حاصل ہین کہ قسطنطنیہ مین آکر خود مختار بن جاے اور تحکمانہ کارروائی حضرت
سلطان المعظم کی سلطنت مین بلا منظوری ادکی کرے - یہہ عجب طریقہ ترکی معاملات
کی اصلاح کا ہے کانفرنس کو یہہ چاہئیے کہ ہماری موجودگی مین ایک معاملہ کی بحث
کرین اور پھر باتفاق جملہ ممبران اوس معاملہ کے منظوری حضرت سلطان المعظم کی
بارگاہ سے چاہے - غرضیکہ دیر تک ایسی ہی بحث ہو کر اجلاس برخاست ہوا پھر
۳۰ دسمبر کو کانفرنس کا جلسہ منعقد ہوا جسمین ترکی ایلچیون نے اپنے جانب سے
کانفرنس کے روبرو یہہ درخواست پیش کی کہ سلاطین یوروپ کے سفیرون نے
ماتحت صوبہاے ترکی کی عملداریون مین وہان کے باشندون کی کونسلین
مقرر کرنے اور اونکو کل اختیارات کاروبار سرکاری مین عطا کرنے کی نسبت
جو تجویز باب عالی کے روبرو پیش کی ہے اوسکو باب عالی بوجوہات
چند در چند ایکبارگی منظور نہین کر سکتی - یہہ مانا کہ ایسے کمیٹیون کے ذریعہ سے
بہت سے امور کی اصلاح ہونی قرین قیاس ہے لیکن اختیارات سلطانی ایک
لخت ایسے لوکل کمیٹیون کو فوراً نہین دئیجا سکتے - اس معاملہ پر بہت کچھہ بحث
ہوئی اور سلاطین یوروپ کے ایلچیون نے ہرچند ترکی وکلا پر زور دیا مگر
اوہون نے اخیر تک اس درخواست کو نہ مانا - اسی حیص بحث مین جلسہ برخاست
ہو گیا - دوسرے دن لارڈ سالسبری صاحب نے حضرت سلطان المعظم سے ایک

خاص مین ملاقات کی اور اثنار گفتگو مین یہہ ظاہر کیا کہ صوبہ بلغاریہ مین پچھلے دنون جو قتل عام عیسائیون کا ہوا اور جسکے مرتکب ترکی فوج کے سپاہی تھے ایسے سخت جرم کی سزا حضور نے اپنی فوج کو نہین دی بلکہ اولٹا اون قاتلون کو انعام و اکرام دیا گیا اور افسرون کے رتبے بڑہائے گیے انہین وجوہات کے باعث انگلستان کے باشندے ترکون سے نہایت ناراض ہو گئی ہین ورنہ آپ خوب جانتے ہین کہ انگلنڈ قدیم سے ترکی سلطنت کا دوست اور محب صادق ہے حضرت سلطان المعظم نے لارڈ صاحب موصوف کو اسکا جواب دیا کہ صوبہ ہاے ترکی مین جو مفسدہ پردازی ہوئی تھی اوسکے فرو کرنے مین جسقدر تدبیرین دولت علیہ نے کی ہین اونکی جائز یا ناجائز ہونیکی ذمہ دار ترکی ہی ہے روسیہ کا بیچ مین پڑکر خواہ مخواہ جھوٹے الزام لگانا اور طوفان کہڑے کرنا اور اس سرکار کی شایستہ تدبیرون کو ناقص خیال کرنا ان ساری باتون کا جوابدہ روس ہے اوسپر لازم ہے کہ جو طوفان ترکی پر باندہا ہے اوسکو ثابت کرے۔ لارڈ سالسبری صاحب اور حضرت سلطان المعظم کی گفتگو کی نسبت بعض سلطنتون کو امید تھی کہ باہم تصفیہ ہو کر وہ امور قایم ہونگے جنسے دوستی بنی رہیگی لیکن معاملہ برعکس ہوا۔ اس ملاقات مین جسقدر باتین ہوئین اون سبکا نتیجہ یہہ ہوا کہ جسقدر دوستی انگلنڈ اور ترکی مین تھی وہ بہی گاؤ خورد ہو گیئے کیونکہ نہوتے لارڈ صاحب تو روس کی شہ سے حضرت سلطان المعظم کو قصوروار ثابت کرکے اون سے

آئندہ کے لیئے ایسی باتون کا اقرار چاہتے تھے جن کے منظور کرنے مین ترکی
کا ستیاناس اور روس کے گھر سے ہو جائین اور اس دلالی مین اونکل دعد
اونکل کا تکرہ لارڈ صاحب بہی لے مرین لیکن حضرت سلطان المعظم پہلے ہی
سے لارڈ صاحب کی چال پہچان چکے تھے۔ کچھ کچھ گولیون سے تو کھیلے ہی نہ تھے ہزار بک
بات کا سو کا اور ٹکا سا جواب دیتے رہے جس سے لارڈ صاحب کی دال
نہ گلی اور جلکر کولہ ہو گئے۔ بس یہی وجہ ترکی اور انگلنڈ کی دوستی مین بہنگ
پڑنے کی ہوئی - ادہر تو لارڈ صاحب اپنے ارادون مین ناکامیاب رہے ادہر
کانفرنس کی گپ شپ غیر مکمل تھے کہ اسی عرصہ مین ۱۸۷۷ء کا اختتام ہوا۔

معاملات مشرقی اور ۱۸۷۷ عیسوی

سچ پوچھو تو اس خونخوار جنگ کے آغاز کے سوا اور بہی صدہا امور معاملات
مشرقی کی متعلق ۱۸۷۷ء ہی مین واقع ہوئی - ۱۸۷۷ء ہی مین سلاطین
مسیحی نے باہم ملکر ترکی ملک کے حصے تقسیم کرنے اور ترکون کو مارکر یوروپ
سے نکال دینے پر اتفاق کیا ۱۸۷۷ء ہی مین سلاطین یوروپ نے اپنے اراد
مین کامیابی حاصل کرنے کے لیئے مذکورہ کانفرنس کے بہانہ سے قسطنطنیہ
مین اپنے سفیرون کو جمع کیا تاکہ جس بات کا قصد کیا ہے اوسکو شروع کرین
۱۸۷۷ء مین روس نے چپکے چپکے سلطنت روم پر حملہ آوری کی -
تیاریان کین اور اسی سنہ مین ترکون نے بہی روس کے مقابلہ کے
واسطے اپنی مردانہ ہمت کا اظہار کیا ۱۸۷۷ء ہی مین انگلستان کی

وہ پالیسی جو دولت علیہ کی نسبت تھی صاف صاف ظاہر ہوگئی لوگون
کو بھی خیال تھا کہ انگلنڈ ترکون کا دلی دوست ہی وہ کبھی روس کو اوسپر
حملہ نہ کرنے دیگا لیکن یہہ دھوکھا ہی نکلا وزرا و انگلشیہ نے کچھہ ایسے
چال چلی کہ جس سے ترکی کو نا امیدی اور روس کے ارادون کو تقویت
ہوگئی۔ سنہ ۱۸[illegible] ہی مین سلاطین یورپ کی مت بھنگ ہوگئی اور اس
معزز گروہ کے نئے ارادے ہوگئے۔ بعض سلاطین تو یہی دیکھہ رہی تھے
کہ فیصلے کوے کی طرح بیماری ملیشے کے ساتھہ ہو رہینگے اور بعض روس
کی فتحیابی کی دعائین مانگ رہی تہی کیونکہ روس نے اونکو سبز باغ دکھلا
دیا تھا اور بعض ایسے تھے کہ دونون طرف سے جدا رہنے مین اپنا بھلا سمجھتے تھے
غرض کوئی ایسا نہ تھا جسنے کچھہ نہ کچھہ اپنا فائدہ اس مخمصہ مین نہ سوچ لیا ہو
تمام شاہان کی اوسوقت ایسی کیفیت تھی جیسے ہندوستان مین کسی
امیر کے مر جانے پر کنگلون اور چوہڑون کی ہوا کرتی ہے جسطرح سے یہہ
مردہ کی اوچھال (وہ روپیہ پیسے جو بعض امیرون کی نعش کے آگے آگے بطور
خیرات اچھالے جاتے ہین) کے منتظر رہتے ہین اوسی طرح سلاطین یورپ
ترکی مریض کے ملک پر دانت لگائے بیٹھے تھے کہ کب یہہ مریض فوت ہو
اور ہم اوچھال لوٹین مگر وہان قدرت نے اور ہی تماشا دکھلایا مریض نے
بستر مرگ سے اچانک اوٹھہ کر ایسی کی وہ خبر لی کہ ساری خدائی مین دہاک
بندہ گئی جیسا کہ آگے چلکر معلوم ہوگا۔

شروع سال ۱۸۷۷ء مین کانفرنس کا چوتہا اجلاس

یکم جنوری ۱۸۷۷ء کو چوتہا اجلاس شاہان یوروپ کے ایلچیون کا بڑی
دہوم دہام سے ہوا جس مین لارڈ سالسبری صاحب سفیر برٹانیہ نے نہایت
افسوس کے ساتہہ ظاہر کیا کہ بڑی ہی رنج کا مقام ہے کہ جو جو درخواستین
شاہان یوروپ کے وکلانے ترکی گورنمنٹ سے کی ہتین اونکو ایک
لخت ترکی گورنمنٹ نے نامنظور کیا اسکے بعد لارڈ صاحب موصوف نے ایسے
تقریر کی جس مین نا امیدی کی تاثیر پائی جاتی تہی اور کہا کہ ترکی سلطنت
کی حالت مجہے خوفناک نظر آتی ہی - جن درخواستون کو شاہان یوروپ نے
ترکی سلطنت کے حضور مین پیش کیا ہے اونپر سلاطین یوروپ کے وکلا بحث
کرنے کے واسطے موجود ہین بشرطیکہ ترکی گورنمنٹ بہی سرگرمی ظاہر کرے -
اسکے جواب مین ترکی سفیرون نے کانفرنس مین ظاہر کیا کہ سفران یوروپ کے
پچہلے تمام درخواستون کے منظور کرنے مین ترکی گورنمنٹ کو کوئی پس وپیش
نہین مگر اخیر نو درخواستون کے بارہ مین بحث وتکرار کرنیکی کبہی اجازت
نہین دیگئی اور نہ وہ منظور کیجا سکتی ہین - وہ نو درخواستین جنکو ترکی خدا
نامنظور کرتے تہے یہہ ہین اول سرکار دربار سلطنت کی نگرانی کے لیئے ایک
کمیشن افسران سلاطین غیر کی مقرر کرنا جو ترکی عملداری مین سرکاری کام
کو انجام دے دویم ترکی عملداری مین امن وامان قایم رکہنے کے واسطے
سلاطین یوروپ کی فوج کو عملداری ترکی مین رکہنا - سیوم ترکی لشکر

کو قلعون یا بڑی بڑے شہرون مین رکہا جاے - چوتہے صوبہا ماتحت ترکی کے فرمانروائون کی تقرری شاہان یوروپ کے صلاح سے عملمین آے پانچوین ماتحت صوبون اور اضلاع کے حصے کرنا اور انکی سرحد کو تقسیم کرنا - چہٹے ولایت اپنامین بود و باش رکہنے و اسطے قوم سرکیشن کا اذن ساتوین محاصلات ممالک ترکی کی نسبت عمدہ انتظام کرنا آٹہوین صوبہاے ماتحت کی خودمختاری کو تسلیم کرنا - نوین ترکی اور عیسوی رعایا کو ایکسان تصور کرنا - ان امور پر دیر تک کانفرنس مین بحث ہوتی رہی مگر کوئی بات طے نہین ہوئی لہذا باتفاق راے جملہ ممبران کانفرنس ۱۸ جنوری سنہ ۱۸۷۷ء تک کانفرنس کا اجلاس ملتوی رہا اور جلسہ برخاست ہوا - دوسرے روز مارکوئیس آف سالسبری صاحب نے سلطنت ترکی کے وزیر اعظم دولت مآب مدحت پاشا سے ملاقات کی اور اثناے گفتگو مین ظاہر کیا کہ جو راستہ ترکی نے اختیار کیا ہے وہ نہایت خراب ہے کیونکہ وہ خوفناک نظر آتا ہے - ترکی کے ایک پچہلے سلطان محمد نامی نے بہی سلطان حال کی مانند ضد کر کے قوم گریس کو جو اونکی رعایا تہی سرکش ہو کر علحدہ ہونے کا موقع دیا تہا پس میری راے مین سلطنت ترکی کی یہہ چال درست نہین ہے - اسکے جواب مین مدحت پاشا نے لارڈ صاحب سے یہہ کہا کہ خیر صاحب جو کچہہ ہونا ہے ہو رہیگا - ترکی سلطنت کا سلطان تو خداوند کریم شہنشاہ حقیقی کی رضا پر سلطنت کرتا ہے اگر اوسکی رضامندی نہین ہے تو

دوسرا کوئی سلطان کو اتنی بڑی سلطنت کے تخت پر قایم نہیں رکھہ سکتا
اسکے علاوہ آجکل روز ہر ایک ترک اپنی عزت قومی کے بچانے کے واسطے اپنی
جان کو ہتیلی پر لیئے پہرتا ہے آپ خوب سمجھہ لیجیئے اگر کوئی معرکہ آپڑا تو ترکی
اپنی جان دینے مین کبہی دریغ نہ کرینگے۔ اور آپ خوب یقین فرمائی کہ ترک
کبہی اون نوشرطون کو جو شاہان یوروپ نے پیش کی ہین قبول نہ
کرینگے لارڈ سالسبری صاحب نے اوسوقت ذرا نرمی کے ساتھہ کہا کہ
اگر ترکی گورنمنٹ شاہان غیر کے لشکری افسرون کو اندرونی انتظام
کے لیئے بطور کمیشن مقرر نہ کریگی تو عیسائی قوم اپنے ہمقوم کو سرکار ترکی
کے فوج مین ہرگز بہرتی ہونے دیگی اس صورت مین ترکی سرکار کو بڑا صدمہ
پہونچیگا کیونکہ اوسکی فوج مین آدہی سے زیادہ عیسائی قوم کے لوگ
بہرتی ہین اور یہہ یقین ہے کہ عیسوی لوگ خواہ وہ رعایا ترکی ہی ہون
اپنے دینی بہائیون کے کہنے کو دل و جان سے مان لینگے۔ غرضیکہ لارڈ
صاحب موصوف نے اشارون اور کنایون مین اپنے مطلب کو بسط
ظاہر کیا مگر مدحت پاشا اخیر دم تک انکار ہی کرتے رہے اور اخیر مین پاشای
موصوف نے لارڈ صاحب سے کہا کہ شاہان یوروپ کو لازم ہے کہ سلطنت
ترکی کو اپنے ملک کا انتظام کرنے کے لیئے ایک برس کی مہلت دین تاکہ باب
عالی خاطر خواہ اپنے اندرونی ملک کا انتظام کرسکے اگر عرصہ ایکسال کے
اندر گورنمنٹ ترکی معقول بندوبست نہ کرسکے تو شاہان یوروپ کو اختیار

کہ اپنے وکلا کی ایک کیشن ترکی ممالک کے انتظام کی لیئے مقرر کرے اس
صورت مین امید ہے کہ شاہان یوروپ کی مرضی کے مطابق ترکی مین
عمدہ انتظام ہوسکیگا ورنہ یون شاہون کو اختیار رہے جسقدر چاہین
گھرہی مین بیٹھے بیٹھے ترکی کی خوفناک حالت بتلایا کرین اور ڈرایا کرین۔
انصاف پسند اشخاص جنکے دل مین خدا کا خوف بھی کسیقدر ہے بخوبی کہہ
سکتے ہین کہ لارڈ صاحب کے روبرو اوسوقت مدحت پاشا کی گفتگو
نہایت ایمانداری کے ساتھ اور مناسب طور پر تھی ایک حرف بیجا نہ تھا
اونہون نے شاہان یوروپ کی یہان تک خاطر رکھی کہ ایک سال کی مہلت
عمدہ انتظام کے لیئے مانگی اور یہ بھی کہا کہ اس عرصہ مین اگر حضرت سلطان خاطر
خواہ بندوبست اپنی مملکت کا نہ کرسکین تو پہر سلاطین یوروپ کو اختیار ہے
جوجی مین آئی ضوبی لگائین۔ یہان سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اگر سلاطین
عیسوی کے دلمین دغابازی اور بے ایمانی نہوتی صرف ترکی مملکت مین عمدہ
انتظام ہے وہ (علی الخصوص اپنے قوم کے لیئے) چاہنے والے ہوتے جیسا کہ وہ
ظاہر مین کہتے تھے تو ضرور اس موقع پر ترکی گورنمنٹ کی درخواست کو منظور
کرلیتے اور فوراً ایک سال کی اور مہلت دیتے کیونکہ اونکی منشا نہ تو عمدہ
انتظام اور امن وامان وانصاف سے تھی لیکن وہ تو اس کشتی کی آڑمین
کچھہ اور ہی شکار کھیل رہے تھے اس لیئے مدحت کی اس درخواست کا
لارڈ صاحب نے جواب تک نہین دیا بلکہ سنا بھی نہین کہ کیا کہتے ہین۔

وجہ یہہ ہتی کہ روس کی تو خاص الخاص نیت یہہ تہے کہ کسی نہ کسی طرح ترکی سے بگاڑ پیدا کرے تاکہ مت بھیڑ کا موقع ملجاے اور پہر ترکی ملک کو ہضم کر لینے مین سلاطین غیر کی مداخلت کا جو بیجا بدہضمی نظر آتے ہین موقع ہی نہ دے ترکیسے کچہہ انتظام یا بے انتظام سے سروکار نہ تہا وہ تو دیدہ و دانستہ ترکی کے روبرو ایسے ہی درخواستین پیش کراتا اور کرتا تہا جنکو وہ جانتا تہا کہ ترکی ہرگز منظور نہ کریگی اور اس سے روسیہ کی یہی مراد تہی کہ ترکی کی گورمنٹ کی خود مختاری کو شکست دیکر اوسکے بہت سے ملک کو نگل جاے ۔ یہہ ارادہ روس کا اگرچہ مدتون سے ہے لیکن شاہان یوروپ علی الخصوص انگلستان سے ڈرتا تہا مگر اس موقع پر شاہان یوروپ کے علاوہ انگلستان نے بہی روس کے اس لالچ اور بے ایمانی سے بہرے ہوے ارادہ کی تائید کی ۔ اب باقی تہا ہی کون جو ترکی کی درخواستون پر لحاظ کرتا یا اوسکے حالت زار پر رحم کہاتا ۔

سفیران ترکی کا لنڈن مین پہونچنا

اس موقع پر ایک اور بات کا ذکر کیا جاتا ہے جسطرح سے قسطنطنیہ مین کانفرنس کا اجلاس ملتوی رکہا گیا اوسی طرح مین بہی کانفرنس کی کارروائی کو یہان ملتوی رکہکر یہ ہی مین ایک مختصر سا ذکر سفیران ترکی کا کرتا ہون جو حضرت سلطان المعظم کے حکم سے ان تعطیل کے دنون مین لنڈن کو گئے تھے ۔ جب باب عالی نے شاہان یوروپ کے تمام ایلچیون کی نیتین بدلی ہوی دیکہین تو کانفرنس کے اجلاس کی تعطیل کے دنون مین یعنے یکم جنوری سنہ ۱۸۷۷ء

اپنے دو ایلچی مسورس پاشا اور اودم پاشا کو لنڈن مین بھیجا تا کہ نیز ان سلاطین غیر کی بیجا کارروائیون کا ذکر جلیسہ وزرا برٹانیہ کے حضور مین کرین اور اونسے دادخواہ ہون کیونکہ حضرت سلطان ترکی انگلستان کو اپنا سچا دوست اور خیرخواہ جانتے تھے اونکو لارڈ سالسبری کی کارروائیون سے نہایت تعجب پیدا ہو گیا تھا۔ مختصر یہہ کہ دونون پاشایان مذکور نے لنڈن مین پہونچکر فی الفور سب سے پہلے لارڈ ڈربی صاحب وزیر دوالخارجہ سے ملاقات کی اور سارا رونا رویا مگر یہہ نہین سمجھے سارے بیچ اہنین کے بوئے ہوئے ہین بقول شخصی ؎ جسے ہم مہربان سمجھے وہی نامہربان نکلا۔ چنانچہ ڈربی صاحب نے سوہنہ لگاڑ کر ٹھنڈا سا جواب دیدیا اور کہا کہ جو جو درخواستین سلاطین یوروپ نے کی ہین ترکی کا بھلا اسی مین ہے کہ اونکو بلا تامل منظور کرے چلئے فیصلہ ہوا وہان سے ناامید ہو کر ہر دو ایلچی لارڈ بیکنس فیلڈ صاحب وزیر اعظم کے حضور مین پہونچے اور دیر تک اپنی مظلومی کا احوال بیان کرتے رہی جسکے جواب مین لارڈ صاحب نے ہمدردی کا اظہار فرمایا اور دلسوزی کے تسلی و تسکین کی باتین کین اور یہہ بھی فرمایا کہ بیشک ترکی گورنمنٹ سچے اوسپر علانیہ سلاطین یوروپ نے یادتی کرنا چاہتے ہین جو کسی طرح جائز نہین مگر کسی قسم کی امداد دینے سے قطعی انکار کیا اور کچھ ایسے باتین کین جنسے پایا جاتا تھا کہ لارڈ صاحب ترکون کو مدد دینا تو چاہتے ہین الا مجبور ہین الغرض ترکی کے ایلچیون کو لنڈن مین بالکل ناکامی ہوئی مگر جب اونہون نے

دیکھا کہ یہان ہمارا کوئی بھدر و نہین تو چلتے چلتے لارڈ ڈربی کے کان ہی کھول آئے - چنانچہ عند الملاقات سفیران ترکی نے لارڈ صاحب موصوف سے کہا کہ حضرت دیکھئے بھروسہ کیا ہے کہا جاتا ترکی مملکت مین اب بھی ۶ لاکھ آدمی میدان کارزار مین اوتر کر مرنے مارنے کے لیئے تیار ہین حملہ آورون کے دانت کھٹے کر دینگے جو پرائے مال پر بارے خوشی کے تیلون سے باہر ہوئے پھرتے ہین ترکی سلطنت کا لے لینا خالہ جیکا گھر نہین سمجھے قوم ترکی شیر خوار بچہ سے لیکر پیر فرتوت تک اپنی عزت اور قومی حمیت کے لیئے جان ہتلی پر لیئے ہوئے تیار ہے - وہ کبھی سلاطین غیر کے اون درخواستون کو جنکے منظور کرنے سے ترکی قوم کی آبروریزی ہو قبول نہ کریگی - بلاشبہ جسکا جی چاہے آزمالے - یہہ باتین سنکر ڈربی صاحب چونکنے تو ہوگئے مگر جواب کچھ نہین دیا اور ترکی وکلا جسطرح سے گیئے تھے اوسی طرح قسطنطنیہ مین واپس آئے -

کانفرنس کا آخری جلسہ

حسب قرارداد آٹھوین جنوری ۱۸۷۷ع کو قسطنطنیہ مین سب سے پچھلا اجلاس سلاطین یورپ کے ایلچیون کا ہوا - اوسمین سفیران دولت علیہ نے کہا کہ جو جو شرایط انتظام مملکت کے لیئے سلاطین یورپ حضرت سلطان ترکی کے حضور مین پیش کیئے ہین وہ ایسی بے ہنگم ہین کہ خود پیش کرنے والی اونکی نسبت کہہ سکتے ہین کہ وہ ناواجب ہین اور نتیجہ کہ

حضرت سلطان اونکو کسی صورت سے منظور نہین کر سکتے اور اونکے منظور کرنے یا نہ کرنے مین انتظام سلطنت پر کوئی طرح کا اثر نہین پڑ سکتا طرہ اوسپر یہہ کہ جو جو شرطین گورنمنٹ انگلشیہ کی طرف سے پہلے باب عالی کے حضور مین پیش کی گئین تہین یہی شرطین جو فی الحال کانفرنس نے گڑہی ہین اوسسے بہی بڑہ چڑہ کر ہین اور کسی طرح آنسے مطابقت نہین رکہتین۔ ان ساری انوکہی باتون کے سوا یہہ درخواست سب سے بڑہ کر تہی دیرہی کی ہے کہ جو جو شرائط شاہان یوروپ ترکی سے پورہ کرانا چاہتے ہین اونکے پورہ کرنیکی خاطر ترکی سے غیر کی ضمانت طلب کرتے ہین حالانکہ اول تو خود ترکی سلطنت نے نئے قاعدے اجرا کرنے اور اپنی رعایا کا معقول انتظام کرنیکی خواہش ظاہر کی ہے دوسرے اگر وہ اپنی ہی قبول کیے ہوئے شرطون کے مطابق انتظام کرنے مین تساہل کریگی تو خود معلوم ہو جائیگا۔ پہر ضمانت کس بات کی طلب کی جاتی ہے۔ باب عالی کی طرف سے یہی اظہار ہے کہ وہ بخوشی خود نئے انتظام کو اپنے ملک مین رائج کرنے کے واسطے آمادہ ہے۔ ترکی وکلا کی اسقدر گفتگو سنکر ممبران کانفرنس سفیران سلاطین غیر نے یہہ جواب دیا کہ جب اول ہی اول سرکار انگریزی نے کچہہ شرطین نئے انتظام کے واسطے گورنمنٹ ترکی کے روبرو پیش کی تہین تب ضمانت کا کوئی ذکر البتہ نہ تہا مگر اب شاہان یوروپ بالاتفاق اسی قسم کی ضمانت چاہتے ہین۔ اسپر ترکی وکلا نے نہایت

سرگرمی کے ساتھہ جواب دیا کہ ترکی سے اس قسم کی ضمانت طلب کرنے کا سلاطین
یوروپ کو کہاں سے اختیار ملا بلکہ ایسے ضمانت عہدنامہ پیرس ۱۸۵۶ء کے بالکل
خلاف ہے جسپر تمام شاہان یوروپ کے جنکے سفیر اس وقت حاضر ہین دستخط موجود
ہین - جب ترکی کے ایلچیون نے بدلایل قوی شاہان یوروپ کے ایلچیون کی اس
درخواست کا جواب دیا تو سب کے سب لگے بغلین جہانکنے اور لارڈ سالسبری یا اور
کسی صاحب سے ترکی سفیرون کی تقریر کا کچھہ بہی جواب شافی نہ آیا بلکہ تجاہل عارفانہ
سے اس خاص بحث کو ٹال کر بعض نے یون کہا کہ ۱۸۷۶ء مین آسٹریا کے وزیر
اعظم کونٹ انڈراسی صاحب نے جو سرکیولر شایع کیا تہا اور جس مین
ہرزیگوینیا و بوسینیا اور صوبہ بلگیریا کے انتظام کے واسطے ایک کمیشن کے
تقرر کی درخواست کی تہی اوسکو خود حضرت سلطان المعظم نے منظور
فرمایا تہا - پس کانفرنس کی درخواست بابت تقرری کمیشن کوئی نئی
بات نہین جبکہ کمیشن مندرجہ سرکیولر کونٹ انیدراسی صاحب کی تقرری
کو حضرت سلطان نے منظور کر لیا تہا تو کانفرنس جس کمیشن کی تقرری اصلاح
انتظام کے لیئے چاہتی ہے اوسکے مقرر کرنے مین باب عالی کو کیا حجت ہے
جو کچھہ وہ کمیشن کرتی وہی کاروبار یہہ کمیشن انجام دیگی اور جبکہ سلاطین یوروپ
کے معتمدون کی کمیشن ترکی ممالک مین اصلاح انتظام کے لیئے مقرر ہوگی تو پہر
ضمانت کی ضرورت کہان ہے جو سلاطین اسوقت سلطنت ترکی سے ضمانت طلب کرتے ہین
اونہین کے وزرا پر انتظام کا بار پڑجائیگا عمدہ ہو یا خراب وہی اسکے

جوابدہ ہون گے - کانفرنس کے ممبرون نے اس بحث مین خوب ہی نمک مرچ
لگاکر تقریرین کین اور تقرری کمیشن کے لیئے بڑے بڑے زور لگائے تاکہ کسی طرح
ڈرسے دباؤ سے باب عالی سلاطین غیر کے ایلچیون کی کمیشن کا تقرر اپنی
ملک کے انتظام کے واسطے منظور کرلی اور یہہ بہی دہمکی دیتے رہے کہ اگر سلطان
ایسے کمیشن کا تقرر منظور نہ کرینگے تو اونکو ضرور ضمانت دینی پڑیگی لیکن ترکی وکلا
اونکی کیدر بہبکیون مین تادم اخیر نہ آئے - اگر انصاف کی نظر دن سے دیکہا
جائے تو کونٹ انیدر اسی واسطے کمیشن کا حوالہ دیکر جسکی منظوری حضرت
سلطان نے کی تہی ممبران کانفرنس کا ایسی کی تقرری کے لیئے ترکی پر زور ڈالنا
سراسر دہوکہا تہا - کہان وہ کمیشن کہان یہہ کمیٹی - جس کمیشن کا کونٹ صاحب نے
اپنے سرکیولر مین ذکر کیا تہا اوسکی ممبر تو خاص ترکی ہی رعایا کے بڑے بڑے
معزز اشخاص مقرر ہوتے جنمین آدہے اہل اسلام اور آدہی عیسائی تجویز
کی گئے تہے اور اوس کمیشن کا تقرر یا تنزل حضرت سلطان ہی کی مرضی
پر رکہا گیا تہا - برخلاف اسکے جس کمیشن کا تقرر کانفرنس چاہتی ہتی اوسکی
ممبر معہ میر مجلس سلاطین غیر کے فوجی اور سیویلین عہدہ دار مقرر ہوتے جنکو
بلا مرضی حضرت سلطان المعظم ترکی عملداری مین سیاہ اور سفید کرنیکا اختیار
دیا جاتا اگر وہ کیسا ہی ظلم کرتے یا ترکی ملک کو اوجاڑ دیتے تب بہی اونکا موقوف
کرنا یا کمیٹی سے نکال دینا باب عالی کے اختیار مین نہ تہا بلکہ یہہ تجویز ہتی کہ اگر کوئی
شکایت اس کمیشن کی ہو تو وہ سلاطین یوروپ کے حضور مین پیش کیجاے

اب دیکھئے کہ جب ایسے کمیشن ترکی عملداری مین سلاطین غیر کے معتمد نوکر
مقرر ہوتی اور ترکی عملداری مین من مانتے کام کرتے تو پھر حضرت سلطان
کا اپنی رعایا پر اختیار ہی کیا رہتا ہے تو علانیہ شاہان یوروپ عملداری
ترکی مین دوسرا سلطان کہڑا کرنا چاہتے تھے - کمیشن مندرجہ سرکیولر کونٹ
اینڈراسی وزیر اسٹریا اور راس سے کیا نسبت - اسی امر پر غور کرکے کانفرنس
کے ممبرون نے ترکی وکیلون کے روبرو اس بارہ مین زیادہ تقریر نہین کی
اگر کچھ بولتے تو اسکا ہی معقول جواب پاتے - الغرض جب ممبران کانفرنس
ترکی وکلا کے پرجوش اور مدلل تقریرون کے روبرو مات ہوئی تو اس
بحث کو ملتوی رکھا اور رومنٹ تک سبکے سب چپ ہو گئے بعدہ جنرل
اغناتف ایلچی روس نے اپنی مکاری سے بظاہر نرمی اختیار کرکے
اول تو شاہان یوروپ کے وکلا سے کچھ باتین کین جسے پایا جاتا تھا کہ جنرل
صاحب بڑے ایماندار ہین ترکی کو تباہ کرنا ہرگز نہین چاہتے بلکہ انصاف کے
ساتھ عمدہ بندوبست چاہتے ہین - اور بعد تجاہل عارفانہ سے کہا خیر اور شرایط
تو فروگذاشت بھی ہوسکتی ہین الا مفصلہ ذیل تجویزین تو ترکی گورنمنٹ کو ضرور ہے
قبول کرنی چاہئین اول ترکی عملداری مین رعایائے عیسوی کی حفاظت کے لئے سلاطین
غیر کے لشکر کو رکھنا - دویم ترکی لشکر کے تمام سپاہی علی العموم پرگنات مین سے
اوٹھا کر بڑے بڑے شہرون اور قلعون مین رکھنا - تیسرے صوبہ بلغاریہ کی سرحد مطابق
جغرافیہ مجوزہ شاہان یورپ قایم کرنا - چوتھے ضلع کے مجسٹریٹ عیسائیون کو

ترکون کے مانند مقرر کرنا یہہ شرائط تمام شرائط مذکورہ مین سے گویا چنی گئی ہین
اور سارا دار و مدار انہین پر ہے جب ترکی گورنمنٹ انکو قبول کریگی تو اور امور بہی
با احسن طے ہو جاینگے جنرل مذکور جب اسقدر تقریر کرچکا تو لارڈ سالسبری صاحب
اپنی تقریر سنانیکے لیے کانفرنس کے روبرو کہڑے ہوئے اور کہا کہ مجھکو میری
سرکار دولت انگلستان کی طرف سے ہدایت ہوئی ہے کہ باب اعلی کو صاف
طور جتلا دون کہ اگر ترکی عملداری مین ظلم یا نا انصافی یا غارتگری وغیرہ امور قبایح
سرزد ہونگے جیسا کہ ہو چکے ہین تو انگریزی سرکار ہرگز اونکو نہ دیکہہ سکیگی گو کہ تمام
شاہان یورپ اور دربار انگلستان بہی ترکی سلطنت کی خودمختاری اور عزت
کو تسلیم کرتا ہے اور نہین چاہتا کہ اوسکے مراتب مین فرق آوے اور اسوقت
جبکہ دولت انگلستان بصلاح دیگر سلاطین یورپ ترکی مملکت کا عمدہ انتظام
کرنا چاہتا ہے سلطنت علیہ قصد کریگی یا سستی کو عمل مین لائیگی تو اون خرابیون کے جو اس
ضد اور سستی سے پیدا ہون ذمہ دار وہ خود ہوگی اور تمام خوفناک نتایج کا بار
حضرت سلطان المعظم اور اون کے وزرا کے گردن پر ہوگا اسکے بعد لارڈ صاحب
موصوف نے اور بہی بڑہ کر کہا کہ اسوقت تمام شاہان یورپ کے اون ایلچیون نے
جو کانفرنس مین حاضر ہین مجھے یہہ اختیار دیا ہے کہ مین اونکی طرف سے دولت
علیہ کو جتلا دون کہ جو آخری درخواستین جو بہت سی بحث کی بعد ترکی وکلا کے حضور
مین پیش کی گئی ہین وہ بہی آخری شرائط تصور کیجاینگی آیندہ اومین سے کسیطرح کی
کمی بیشی ہونے پائیگی اور وہ تجویزین ۱۸ جنوری کے اجلاس کانفرنس مین

پیش ہو کر کامل طور پر منظور ہونگے اس عرصہ مین اگر کسی ممبر کانفرنس کو ان شرایط
کی نسبت کچھ اور غور کرنا ہے تو کرے بعد انقضا ے میعاد مذکورہ یہہ شرطین
گویا منظور شدہ تصور ہونگے اسکے بعد تمام ممبران کانفرنس اپنی اپنی گورنمنٹون کی
ہدایت کے مطابق قسطنطنیہ خالی کر دینگے اور بعد منظوری ان شرطون کے اور
درخواستین جنکو تمام سلاطین یورپ مین باہم متفق ہو کر تجویز کیا ہے گورنمنٹ
ترکی کے روبرو پیش کیجائینگی یعنے اوپر کی درخواستین تو خاص انگلستان کی
طرف سے ہتی اور مفصلہ ذیل شرایط کل سلاطین یورپ کی جانب سے گورنمنٹ
ترکی کے حضور مین بغرض منظوری پیش کی گئی ہتین جنکی تفصیل یہہ ہے اول
صوبہ مانٹونیگرو سرحد بڑہانا دویم ترکی عملداری مین رعایاے عیسوی کے عمدہ انتظام
کے لیئے سلاطین غیر کی طرف سے ایک کمیشن کا منظور کرنا تیسرے دریاے
ڈینوب مین آزادی کے ساتہہ تمام سلاطین کو تجارت کرنیکا اختیار دینا اور
جسقدر قلعجات دریاے مذکور پر واقع ہین اونمین سے ترکی حکومت کو اوٹہا لینا
پانچوین صوبہ بوسنیا کی سرحد کے تقسیم کرنے مین جو مشکلات واقع ہوئی
ہین اون کے تصفیہ کرنیکے واسطے سلاطین غیر کی ایک کمیشن مقرر کرنا اور جو کچھ
وہ کمیشن فیصلہ کردے اوسکی منظوری خواہ مخواہ کرنا چاہیئے چھٹے صوبہ
ہاے سرویہ یا بوسنیا وغیرہ مین جسقدر جائداد و مکانات ترکی فوج نے اونسے
حاصل کیئے ہین وہ سب اون سے واپس لیکر عیسائیون کو دیدینا ساتوین
لڑائیمین جسقدر مجرم اور قیدی طرفین نے گرفتار کیئے ہین اونکو بدلنا یعنے رہائی بخشنا

آٹھوین ایام جنگ مین ترکی رعایا ہو کر جن لوگون نے مخالف صوبون کے مدد کی تھی اونکی قصور معاف کرنا نوین صوبہ ہاے بوسنیا و ہرزی گوئنا کا گورنر جنرل سلاطین یورپ کے صلاح سے مقرر ہوگا اور کم سے کم پانچ سال تک یہہ گورنر جنرل عہد حکومت پر رہیگا اگر سلطان روم درمیان مین اوسکو موقوف کرنا یا بدلنا چاہین تو ہرگز نہکر سکین گے۔ دسوین اضلاع اور پرگنات واقع عملداری ترکی مین ٹہیکہ دینے کا جو دستور رہے وہ ایک لخت موقوف کیا جاے کوئی حکومت آئندہ ٹہیکہ پر نہ دی جاے گیارہوین معاملات مذہبی مین ہر قوم کو عیسائی ہو خواہ موسائی یا مسلمان سب کو یکسان آزادی دینا۔ بارہوین زراعت کی ترقی کے لیئے عمدہ عمدہ سامان مہیا کرنیکی ہر ایک قوم کو ترغیب دینا واضح ہو کہ یہہ شرطین جو پیچہے بیان کی گئین ہین تمام شاہان یورپ کی طرف سے مرتب ہو کر حضرت سلطان ترکی کے خدمت مین اجلاس کانفرس سے بہی پیشتر پیش ہو چکی تہی جنکو خود باب اعلی نے نہجوشی منظور فرمایا تہا لیکن پیچہے سے شاہان یورپ نے کچہہ ایسی چال چلی اور وہ وہ نئے قاعدہ گڑہے جنکو ہم جنرل اگنا ٹف سفیر روسی کی زبان سے اوپر بتیان کر آئے ہین کہ گڑہنے والے خود جانتے تہے کہ اونی سے ادنی سلطنت ایسے قاعدون کو جنکے منظور کرنے مین اوسکے بے عزتی اور خود مختاری چہن جاے قبول نکریگی کجا کہ دولت عالیہ ترکی ایسے اولی العزم سلطنت سے اس قسم کی لغو اور لچر خواہشون کے منظور کرنے کی توقع رکہی جاے جن کے

منظور کرنے مین دولت علیہ کی تمام گذشتہ کارروائیان خاک مین ملتی تہین - اس موقع پر یہہ امر بہی غور کرنیکے قابل ہے کہ شاہان یوروپ کی اونکو ہمین کیسی عجیب وغریب چالین ترکی سلطنت کی نسبت ہہتین - اول تو سب نے روس سے سنہ ۱۸۵۶ء اسٹریا کے وزیر اعظم کونٹ انڈریسی کی زبان سے ایک سرکلر جاری کرایا جسکا ذکر ہم اوپر کر چکے ہبلا اوسمین بہی ایسی خواہشین تو تہین کہ جنکے قبول کرنے سے ترکی عظمت وشان مین کسی طرح کا بٹہ نہین لگتا تہا مگر جبکہ مہینے ہی نہین گذرے تہے کہ جب حضرت سلطان المعظم نے کونٹ مذکور کے سرکیولر کو بشرط تغیر وتبدل بعض شرائط نجویزی منظور فرمانے کا وعدہ کیا تو تمام شاہان یورپ کے موہنہ مین پانی بہر آیا اور سمجہے کہ اب ترکی مین کچہہ دم باقی نہین ہتہی تو کونٹ انڈراسی کے سرکیولر کو خوف کے مارے منظور کر لیا - حالانکہ خوف کسی کا نہ تہا خود حضرت سلطان اپنی رعایا برایا خصوصاً عیسوی قوم کا انتظام معقول کرنا چاہتے تہے مگر جب شاہان یورپ نے دولت موصوفہ کے مزاج مین ذرا نرمی دیکہی تو جہت سرکیولر مذکور مین جو خواہشین ظاہر کی گئی تہین اون سے بہی بڑہکر اور کہرلین اور ترکی گورمنٹ کے حضور مین بغرض منظوری پیش کین - انمین سے بہی اکثر کو حضرت سلطان نے بعد ترمیم نرمی کے ساتہہ منظور فرمانے کا منشا ظاہر کیا تو تیسرے مرتبہ سلاطین یورپ نے گذشتہ تمام تجاویز کو بالائے طاق رکہکر کانفرنس مین روسی سفیر کے منہ سے ایسے انوکہے درخواستین پیش کرائین

که اگر خدا نکرده اونکو ترکی سرکار قبول کرے (ہرگز نہین کرتی) تو اوسکا
کچھہ بھی اختیار اپنی ہی ملک مین نہین رہتا - بلکہ تمام اختیارات سلطانی سلاطین
یوروپ کی کمیشنو نکے ہاتہ مین چلے جاتے حضرت سلطان اور اونکے وزرا کا وہی
حال ہوتا کہ - شنکر تنکر دیدم وصلے دم نکشیدم اور جو ناچار ہوکر ترکی کچھہ اپنا
اختیار جتلاتے تو سپہر کیا تہا یون ہی ساری شاہون کا غصہ اوسپر بہڑک
اوٹھتا اور ایک دوسرے کا حامی بنکر ترکی کے دھوئین بکھیر کو تیار ہوجاتے
غرضکہ ہر طرح سے ترکی گورنمنٹ ہی کا نقصان تہا اسکے علاوہ جو لوگ دل سے
ترکی شان وشوکت اور اوسکے شہنشاہی مراتب کی تخریب کے درپے تہے
اور برسہا برس سے دلی بخارات نکالنے کا موقع دیکھہ رہے تہے اونکی ذات
سے مملکت ترکی مین انتظام معقول ہونیکی کیا امید ہوسکتی ہتی - ایسی کمیشنون کے
ممبر جنکے تقرر کے لیئے سلاطین یوروپ نے ترکی پر زور ڈالا تہا خود مختار
ہوکر اور بہی رہا سہا انتظام ترکی عملداری کا تماشا دیکہنے کے لیئے بگاڑ دیتے
کیونکہ اونکو تو ترکی عملداری مین فتنہ وفساد پہیلانے سے غرض تہی اور وے تو یون چاہتے
تہے کہ ترکی سلطنت کے اختیارات جس طرح بنے چہین لیئے جائین - اور اوسکو بے
دست وپا کر دیا جاے - چنانچہ ہر ایک ذی شعور ان چالون کو سمجھہ سکتا ہے کہ ایک طرف تو ترکی مملکت کا
شاہان یوروپ انتظام کرتے تہے دوسرے طرف رعایاے ترکی قوم عیسوی کو آزادی دلواتے تہے جب
صوبہاے عیسوی ماتحت ترکی کو خود مختار بنانے پر تلے ہوئے تہے - ظاہر ہے کہ ایک امر دوسرے کا نقیض تہا پہر کیونکر
یقین ہو کہ شاہان یوروپ ترکی مملکت کا عمدہ انتظام سچائی کے ساتہ چاہتے تہے

سلاطین غیر کی درخواستون پر دولت عالیہ کا مشورہ

اگرچہ لارڈ سالسبری کے قول کے مطابق ۱۸ جنوری سنہ ۱۸۷۷ع کو اخیر اجلاس کانفرنس کا قرار پایا تھا اور یہ تجویز ہو چکی تھی کہ اس اجلاس مین پیش کردہ درخواستون کی منظوری کا ترکی گورنمنٹ کی طرف سے پورا تصفیہ ہونا چاہئے کیونکہ یہی اجلاس کانفرنس کا اخیر اجلاس قرار پایا تھا اور لارڈ موصوف نے صاف کہدیا تھا کہ اس تاریخ کے اجلاس کانفرنس مین ترکی گورنمنٹ کے وکلا نے سلاطین یوروپ کے درخواستون کا کافی جواب نہین دیا تو ممبران کانفرنس قسطنطنیہ چھوڑکر اپنے اپنے ملکون کو فوراً چلے جائینگے لیکن لارڈ صاحب کے اس دھمکی کا ترکون پر کچھ بھی اثر نہوا ۱۸ تاریخ چھوڑکر ۲۰ وین تاریخ جنوری ہو گئی تو بھی کانفرنس کا اجلاس منعقد نہین ہوا وجہہ یہہ کہ ترکی سفیر اپنی سلطنت کے جانب سے معقول جواب دینے کے لئے تیار نہ تھے ہوتے کہان سے ادہر تو سلاطین غیر کے وکیلون نے اپنی درخواستین پیش کین اور ۱۸ تاریخ جنوری تک ان کی منظوری یا غیر منظوری کا جواب طلب کیا ادہر ترکی سلطنت کے مشیرون کا ایک عظیم الشان جلسہ وزیر اعظم کی ماتحتی مین منعقد ہوا اس جلسہ مین ۲۰۰ آدمی ہر ملت و مذہب کے شریک تھے جو خاص دولت عالیہ کی رعایا تھے ان لوگون کے روبرو وزیر اعظم نے سلاطین غیر کی تجویزون کو پیش کیا کہ بعد غور و خوض اپنی اپنی رای کا اظہار کرین دو تین روز تک جلسہ مذکور کے ممبر تجاویز شاہان یوروپ پر غور کرتی رہے اخیر مین سب کی یہی راے قایم ہوی کہ شاہان یوروپ کی ان

تجویزون کو جنکے قبول کرنے مین دولت عالیہ کی بربادی مقصور ہے ہرگز منظور کیا
جاوے البتہ مملکت ترکی مین نیا انتظام رعایا کی بہبودی کے لیئے قایم کرنے کے
واسطے جلسہ مذکور نے یہہ تجویز پاس کی کہ عملداری ترکی کے ہر ایک پرگنہ مین
ایک ایک نیا منتظم جو لیاقت انتظام کی رکھتا ہو بلا امتیاز قومیت مقرر کیا جاوے
اور ایسے منتظمون کے نگرانی ایک خاص کمیشن کے سپرد کیجاے جسمین ہر ایک
قوم اور ملت کے ممبر بھرتی ہون بشرطیکہ وہ سب کے سب رعایا سلطانی مین سے
ہون اسکے سواے اور کوئی تجویز سلاطین غیر کی منظور کی جاے جب یہہ رائے
سب کے ہوچکی تو ترکی وزرا ۲۰ تاریخ جنوری کو کانفرنس کے اجلاس مین داخل
ہوئے جہان تمام شاہان یوروپ کے سفیر موجود تھے ان کے پہونچتے ہی معاملات
ترکی کانفرنس کے روبرو پیش ہوئے اور تجاویز پیش کردہ کے نسبت ممبران
کانفرنس نے ترکی وزرا سے آخری جواب طلب کیا وزرای ترکی نے بجز ان
تجویزون کے جنکو رعایا عثمانیہ کونسل نے منظور کیا تھا اور سب تجویزون کے
قبول کرنے سے صاف انکار کردیا تب جنرل اغناطف سفیر روس نے غصہ مین
اگر بڑی لمبی چوڑی باتین بنائین اور کہا کہ ترکی سلطنت جو اندنون سرویہ
اور مانٹونیگرو سے جنگ کررہی ہے یہہ روس کی مرضی کے بالکل خلاف ہے
اسی لیئے روس بالاتفاق شاہان یوروپ ترکی سے چاہتا ہے کہ اس جنگ کو
موقوف کرے اور شرائط صلح مناسب طور پر رعایت کے ساتھ منظور کیجائین
مگر چونکہ ترکی گورنمنٹ اپنی ضد سے باز نہین آتے اور شاہان یوروپ کے

اتفاق کا کچھ خیال نہین کرتے اس لیے آئندہ ترکی عملداری کے اندر سرویہ
ومونٹی نگرو وغیرہ کے ایک عیسائی کا بھی خون ہوا تو روس یہی سمجھے گا
کہ ترکی سلطنت نے تمام شاہان یوروپ کے روبرو جنگ کا اشتہار دیا ہے
ہرچند اغناتف نے ان باتون کو موہنہ پہاڑ پہاڑ کر بڑے غصّہ کے ساتھ
ترکی وکلا کے روبرو بیان کیا لیکن دولت مآب صفوت پاشا سفیر دولت
عالیہ نے جو کانفرنس مین حاضر تھے کچھ بھی جواب اس بیہودہ بڑ کا نہین
دیا بلکہ خیال بھی نہین کیا کہ وہ کیا بکتا ہے دولت عالیہ کے وزرا کی یہ ضد
دیکھکر ممبران کانفرنس ناامید ہوگئے اور اپنا سا موہنہ لیکر اوٹھہ کھڑے ہوگئے
کوئی امر طے نہین ہوا یہی اجلاس کانفرنس کا آخری جلسہ تھا یہان تک تو شاہان
یوروپ کو امید تھی کہ ترکی بیمار ہمارے دباؤ مین آکر تمام شرائط کو منظور کر لیگا
مگر اوسی روز سب کے کان کھلے اور جان گئے کہ یہہ وہ بیمار نہین ہے جو ہمارے
علاج کا محتاج ہو۔ غرضکہ جب سفیران سلاطین یوروپ نے کسی طرح
اپنی مطلب براری نہ دیکھی تو فضول طور پر ناحق کانفرنس کا قائم رہنا مناسب
نہ سمجھا اور ناچار یہہ جلسہ برخاست ہوا۔ جلسہ کے اختتام ہونے سے پہلی صفوت پاشا نے
من جانب ترکی گورنمنٹ سلاطین یوروپ کی خواہشون کے انکار مین جو کاغذ کانفرنس کے
روبرو پیش کیا ہے اوسوقت کی تصویر ہم یہان دکھلاتے ہین۔ (دیکھو علحدہ تصویر)
جلسہ برخاست ہونے کی بعد تھوڑے ہی عرصہ مین سفیران سلاطین یوروپ نے
شہر قسطنطنیہ کو خالی کردیا سب اپنے اپنے سلطنتون کو بوریا بندہنا باندھکر چلے گئے

چنانچہ ہماری سرکار کے سفیر لارڈ سالسبری صاحب نے بھی ۲۳ تاریخ کو وہان سے شہر
اتھینس کی جانب کوچ کیا - بہت سے ایلچی روانہ ہونے سے پہلے حضرت سلطان المعظم سے
نیاز حاصل کرنا چاہتے تھے مگر حضرت نے بیماری کا عذر کر دیا اور کسی سے بھی ملاقات
نہین فرمائی - خاص وجہ یہہ ہی کہ حضرت سلطان ان سفیرون کی الٹی باتون کو
سن سن کر اپنی دل کو رنج پہونچانا نہین چاہتے تھے - علاوہ برین ایسی ملاقاتون مین
ناحق کی تکرار اور بیفائدہ ضد کے بڑھ جانیکا بھی خیال تھا - کانفرنس کے بے نیل مرام
برخاست ہونے اور سفیران سلاطین یوروپ کے چلے جانے سے ترک نہایت خوش ہوئے
کیونکہ وہ اپنی خود مختار اور آزادانہ حکومت مین کسی غیر کے مشورہ یا مداخلت کو بہت
ہی برا سمجھتے تھے - اور ممالک غیر کے ایلچیون کا اپنے پایہ تخت مین جمع ہو کر صلاح
گھڑتا ان کے دلون مین کھٹکتا تھا اور کانفرنس کے منعقد ہونے سے ترکون کو اور بھی
بدگمانی ہو گئی تھی - برخاستگی کانفرنس کے بعد طرفین سے جنگ کی تیاریان ہونے لگین
اودہر کانفرنس مذکورہ برخاست ہوئی ادہر ترکون اور روسیون نے فی الفور اپنے اپنے
ممالک مین لڑائی کی تیاریان شروع کر دین کیونکہ اس شدنی امر کے واقع ہونے کا
تو پہلے ہی سے ان کو خیال تھا - ترکون سے پہلے روس نے بڑی زور شور کے ساتھ
جنگ کی تیاری شروع کی مگر روپیہ کے نہونے سے بڑی مشکل کا سامنا پیش آیا - روسیہ کا
خزانہ بھی کچھہ خالی نہ تھا بلکہ یوروپ کے بازارون مین بھی اوسکی بقیہ (اعتبار)
نہ تھی - جسکی باعث خرچہ جنگ کے لئے روپیہ بہم پہونچانیمین روسیہ کو تنگی ہی

فکر کرنی پڑی - تو بھی بقول مشہور جوڑتا ہے اپنے قوت کا اندازہ پہلے کر لیتا ہے
روس نے ادہر اودہر سے سامان جنگ فراہم کر ہی لیا - ادہر ترکون نے بھی سات
ہزار لشکر کی بھرتی صوبہ بابیا مین شروع کردی - مگر روس کی چالاکی فوج کے
تیار کرنے مین کچھ بڑھ چڑھ کر تھی اوس نے اوہنین دنون مین جبکہ کانفرنس جمع
ہورہی تھی اور صلح کے لیئے تجویزین کر رہی تھی اپنا بہت سا لشکر چپکے چپکے تیار کر لیا تھا
حالانکہ ترک بیچارے اپنی راست بازی کی قید مین پہنسکر صلح ہوجانے کی امید
مین بالکل خاموش پڑے تھے - روس نے یہان تک سرگرمی ظاہر کی کہ کانفرنس
برخاست ہونے کے دوسری ہی روز بندر اوطلیسیه واقع بحر اسود مین جسقدر
اسکول اور شفاخانہ و خیرات خانے تھے اون سبکو فوجی کامون کے لیئے خالی کرالیا
اور سپاہ و سامان جنگ ان مقامات مین رکھے گئے ایسی صورتون کے واقع ہونے سے
تمام براعظم یورپ مین ایک کھلبلی مچ گئی ہر ایک خورد و کلان کے منہ پر اوداسی
اور گھبراہٹ پائی جاتی تھی اشیا ضروری کا نرخ یورپ کے بازارون مین گران
ہوگیا ان وجوہات سے سب کو معلوم ہوتا تھا کہ شدنی جنگ جسکے خوف سے تمام یورپ
کانپ رہا ہے عنقریب برپا ہونے والی ہے تجارت کے بند ہوجانے سے عام لوگون کو تو کچھ
صدمہ پہونچا تھا وہ پہونچا ہی تھا مگر بڑے بڑے سوداگرون کا حال ابتر ہوگیا بہت سے کوٹھی والون
نے دیوالا نکال دیا بندر رومینن دساورون کا مال آنا بند ہوگیا تھا ایسے مشکل وقت مین
روسی گورنمنٹ کو اپنی فوج کی تیاری مین بڑے بڑے مشکل حایل ہونے کا پورا اندیشہ تھا

کیونکہ قطع نظر ان باتون کے روسی فوج مین بہی بیماری پہیلی ہوئی تہی بخار اور طاعون مین
بہت سے فوج مبتلا تہی طوفان باران اور بہونچال وغیرہ آفتین بہی اونہین دنون مین
اکثر مقامات متعلقہ روس مین برپا ہوئین خاصکر برسات تو ایسے زور شور سے
شروع ہوئی کہ کیچڑ اور پانی کے باعث تمام راستے بند ہو گئے تھے ان باعثون نے روس کو
اور بہی مشکلات مین ڈالدیا تہا بڑا غضب تو یہہ ہوا کہ برسات نے دریاے ڈینوب کا
راستہ جسکے ذریعہ سے روسی لشکر عبور کرنا چاہتا بالکل بند کر دیا تہا راہ مین غلیظ کیچڑ
اور متعفن چیزون کے باعث مہلک بخارات نے اوس ملک کے تمام باشندون کو بیمار کر رکہا
تہا اگر ایسے وقت مین روس اپنے لشکر کو ان راستون سے لیجاتا تو بہت بڑا نقصان اوٹہاتا
تو بہی روسی گورنمنٹ فوج کی تیاری سے ایکدم غافل نہ تھے برخلاف اسکے ترکی سلطنت
کو ان باتون کا اوس وقت تک خیال بہی نہ تہا وجہ یہہ کہ گورنمنٹ ترکی حتی المقدور
اس ناگہانی آفت کو جسمین روس بادا و سلاطین یورپ اوسکو پہنسانا چاہتا تہا حتی الامکان
اپنی اوپر سے ٹالنا ہی چاہتی تہی اور اس ٹالنے کا بڑا سبب تو یہہ تہا کہ ترکی کا خزانہ بہی
خالی ہی تہا حالانکہ ایسے عظیم الشان جنگ مین روپیہ بغیر کچہہ نہین ہوسکتا اگر
دوسری جگہہ سے قرضہ ملنے کی بہی امید ہوتی تب بہی ترکی گورنمنٹ جنگ کی
تیاریون سے گریز نکرتے مگر اسکا تو اعتبار روس سے بہی بڑہ کر یورپ کے بازار مین
جاتا رہا تہا حتی کہ ترکی کے نوٹون کو کوئی بنک اوس زمانہ مین مفت بہی قبول
نہین کرتا تہا الغرض خاص شہر استنبول (قسطنطنیہ اور تمام مملکت مین بہی ہر شخص کے
منہہ پر اوداسی چہائی ہوئی تہی حضرت سلطان المعظم اور اونکی وزرا ہر طرح طرح کی تدبیرین

سو چیے تھے مگر کوئی کارگر ہوتی ہتی یہی وجہ تہی کہ ترکی گورنمنٹ جنگ کی تیاری مین
غافل پائے جاتے تھے مگر خداوند کریم مسبب الاسباب ہے کوئی نہ کوئی سبب ان کے
ارادہ کو پورا کرنے کے لئے بشرطیکہ سچائی کے ساتھ ہو پیدا کرہی دیتا ہے چنانچہ ماہ
جنوری کے اوایل مین شہر اوڈریانوپل کے بشمار مسلمانون اور قوم گریک کے عیسائیون نے
جو رعایا ترکی تھے حضرت سلطان المعظم کے حضور مین اچانک یہہ درخواست
پیش کی کہ اگر روس جو سرکار ترکی کا قدیم دشمن ہے مملکت ترکی پر حملہ آور ہو تو
باب عالی اول ہم لوگون کو اوسکے مقابلہ مین بہیجے اوڈریانوپل کے باشندون کی
اس درخواست سے گورنمنٹ ترکی کے حوصلہ کو بہت کچھہ تقویت ہوئی ابہی یہہ درخواست
باب عالی کے حضور مین پیش ہوئی ہی تہی کہ دوسری جانب سے شہر فلیپاپولس کے چالیس
ہزار باشندون نے بذریعہ تاربرقی حضرت سلطان المعظم کے حضور مین یہہ جتلایا
کہ فی الحال سلاطین یورپ کے سفیرون کے جو کانفرنس قسطنطنیہ مین منعقد ہوئی تہی اور
اوسمین یورپ کے بادشاہون نے ہمارے شہر کے باشندون کو قوم بلگیریا کے ساتھہ ایک حیثیت سے
رہنے سہنے کی تجویز کی ہتی اوسکے جواب مین ہم لوگ گذارش کرتے ہین کہ کانفرنس کی
اس تجویز کو ہم ہرگز منظور نہین کرتے کیونکہ بلگیریا کے رہنے والے قدیم سے ہمارے مقابلہ مین کم
حیثیت اور جاہل ہین بہلا وہ ہمارے برابر کب ہو سکتے ہین اس درخواست سے بہی صاف
معلوم ہو گیا تہا کہ فلیپاپولس کے رہنے والے بہی کانفرنس سلاطین یورپ کی تجویز سے
ناراض ہین اور یہہ بہی پایا جاتا تہا کہ لڑائی کے وقت باشندگان مذکور حضرت سلطان المعظم کا
ساتھہ دینگے ادہر ہین دنون مین یہہ افواہ بہی بڑے زور شور کے ساتھہ ہر جگہہ پہیلی ہوئی تھی

کہ اگر سلطنت ترکی کی طرف سے قوم سلاو کو کوئی خاص مرتبہ عطا ہو تو گریک اور مانیا
اور سرویں وغیرہ کے باشندہ بہی ترکی گورنمنٹ کے مقابلہ مین سرکشی اختیار کرینگے
روس کے اوسکانے سے یورپ کے چہ سلاطین نے قوم گریک کو جو رومانیا کی سرحد
مین آباد ہے بلگیریا کے باشندون سے ملا دینے کی تجویز کانفرنس مین پیش کی تھی
جس کے باعث گریک کے لوگ روس اور اون بادشاہون سے بہی جنہون نے اس
تجویز کو منظور کرلیا تہا نہایت ناراض ہو گئے تھے کیونکہ گریک والے اپنے آپکو
قوم بلگیر کے سامنے بہت بڑا اور مہذب سمجہتے ہین اور ہمیشہ بلگیریا کے رہنے والونکو
بنظر حقارت دیکہکر بیوقوف جانتے ہین ہم اپنے ناظرین کتاب کی تفریح طبع کے لیے
بلگیریا کے دہقانون کی تصویرین ذیل مین دکہلاتے ہین۔ (دیکہو علحدہ تصویر)
روپیہ کے نہونے سے قوم ترکی اگرچہ لاچار تھی تو بہی اپنی پہلی عادت کے موافق مرنے
مارنے پر تیار ہوئے تھے روسیون سے ترکونکا جوش کسیطرح کم نتہا بلکہ ترک یہانتک خیال کرتے تھے
کہ اول تو دشمن پر پہنچ ہی پاوینگے اگر خدا نخواستہ شکست بہی کہائی تو میدان جنگ سے
بہاگ کر جیتے جی واپس نہ آوینگے اپنے حقوق واجبی اور عزت کے لیے وہین کٹکر مرجاوینگے
ترکونکو اپنی قدیم بہادری کے لحاظ سے فتحیابی کا کامل یقین تہا اور سمجہتے تھے کہ جسوقت
ہم اپنی ننگ و ناموس کی ابرو بچانے اور قدیم حقوق کو قایم رکہنے کے لیے روس منحوس سے
جونا حق بدنیتی سے بناء جنگ قایم کرتا ہے لڑینگے تو ضرور شہنشاہ حقیقی ہماری مدد کریگا
اور بتائید غیبی رفتہ رفتہ روس کو میدان جنگ سے مار کر بہگا دینگے اگر دور کی لڑائیون سے کام
نہ چلا تو آخر کار دست بدست اور سینہ بسینہ ہوکر لڑینگے اور جان کو عزیز نہ سمجہکر اپنے ملک اور اپنی قوم کی عزت

قربان کردینگے اور نہین تو نام تو باقی رہجائیگا۔

فصل دوم برخاستگی جلسۂ کانفرنس سے جنگ شروع ہونے تک کا بیان اہل ہینگری کی حضرت سلطان المعظم سے استدعا

ہم اوپر بیان کرچکے ہین کہ سلاطین یورپ کی خواہشون پر غور کرنے کے واسطے قسطنطنیہ مین رعایا براےا ترکی کی ایک بہت بڑی مجلس منعقد ہوئی تھی جسمین سرغنایان رعایا کے علاوہ ہر قوم و ملت کے بڑے بڑے معزز اشخاص موجود تھے۔ اس مجلس مین ترکی دوالخارجہ کے وزیر نے پورے تین گھنٹہ تک ہرزیگوینا اور بلگیریا وغیرہ صوبہ ہاے ماتحت ترکی کی بغاوت کا حال ابتدا سے انتہا تک بیان کرنے کے بعد سلاطین یورپ کی خواہشون کا ذکر کیا۔ علی الخصوص دولت ماب مدحت پاشا نے کہا کہ یہ جنگ جو شدنی ہے کسی طرح ٹلتی ہوئی نظر نہین آتی اگر سلاطین یورپ کی خواہشون کو قبول کرتے ہین تو عزت جاتی ہے اور اگر برخلاف اسکے جنگ پر ترکی آمادہ ہو تو اُسکے پاس روپیہ ہے نہ سامان جسکے ذریعہ سے اسکو اپنی کامیابی کی اُمید ہو سکے۔ اِسکے علاوہ کوئی سلطنت آج کے روز ترکی گورنمنٹ کی دوست نہین جس سے کسی قسم کی امداد کی توقع ہو۔ اگر یہ لڑائی واقع ہوئی تو ترکی مملکت کو بہت بڑا صدمہ پہونچیگا اندرونی حالت نہایت خوفناک حالت مین ہے۔ مگر کیا کیا جاسے اپنی اپنی عزت اور مرتبت کے لیے لڑنا ہی پڑیگا۔ اس مجلس مین سب سے بڑھکر اثر پیدا تاثیر تقریر ایک آرمینیہ کے پادری صاحب نے کی تھی جو رعایا سلطانی مین سے تھا اور اپنی قوم کی جانب سے مشورہ مذکور مین شامل ہوا تھا۔ پادری صاحب

نے کہا کہ یہ لڑائی جو عنقریب سلاطین یورپ اور ترکی سلطنت کے مابین ہونیوالی ہی مذہبی لڑائی نہین ہی جیسا کہ روس وغیرہ نے مشہور کیا ہی ترکی عملداری مین آزادی کے ساتھ مسیحی رہتے ہین بلا روک ٹوک اپنے گرجا مین جاتے ہین جسطرح سے اہل اسلام اپنی مسجدون مین مذہبی رسومات کو ادا کرتے ہین پس اسکو مذہبی جنگ کہنا سراسر غلط ہی - پادری صاحب نے یہ تقریر ایسی رقت آمیز الفاظ مین بیان کی کہ حاضرین جلسہ کی آنکھون سے آنسو بہ نکلے - الغرض ترکی کے دلی دوستون نے جو معاملات کی صورت کو دیکھ رہے تھے جب اچھی طرح معلوم کر لیا کہ ترکی سلطنت کبھی اپنی شان وشوکت کو مٹانے کا قصد نہ کریگی تو ہرطرف سے مدد دہی کے پیغام آنے لگے چنانچہ شہر فلیپا پولس کے کئی ہزار باشندگان کی درخواست کا احوال ہم اوپر لکھ چکے ہین اب اہل ہینگری کی کیفیت لکھتے ہین جنھون نے اُسی زمانہ مین سلطنت علیہ کا ساتھ دیا تھا **صوبہ ہینگری** کے باشندون نے جو سلطنت آسٹریا کا باجگذار ہی کانفرنس سلاطین غیر کے برخاست ہوتے ہی اپنے تمام مُلک مین علانیہ یہ کہنا شروع کر دیا کہ ہم ضرور ترکون کی طرف ہو کر رُوس سے جنگ کرینگے - ہینگری والے ترکون کے ممنون مُدت سے ہین ۱۸۴۸ء و ۱۸۴۹ء مین آسٹریا نے مُلک ہینگری پر حملہ کیا تھا ہینگری والے بھی مردانگی کے ساتھ فوج آسٹریا کا مقابلہ کرتے رہے اور قریب تھا کہ آسٹریا کے لشکر کو شکست عظیم دیکر آزادی حاصل کرین اتنے مین رُوس نے آسٹریا کی حمایت کی جسکی وجہ سے ہینگری والے مغلوب ہوکر دوبارہ دولت آسٹریا کے پنجہ ظلم مین پھنسگئے جسوقت آسٹریا نے رُوس کی حمایت سے ہینگری والون

کو زیر کیا تو بہت سے اعلیٰ افسر ہینگری کی افواج کے بھاگ کر دولت علیہ ترکی
کے زیر سایہ پناہ گزین ہوئے تھے۔ آسٹریا اور روس دونون نے مِلکر
سلطنت عَلِیّہ سے ان افسرون کو واپس مانگا تھا مگر ترکی نے اُنکے دینے سے
قطعی انکار کیا جسکے باعث افسرانِ فوج ہینگری کی جانین بچ گئین اگر
خدانخواستہ دولتِ عَلِیّہ اُنکو رُوس اور آسٹریا کے حوالہ کر دیتی تو وہ اُنکو
کبھی زندہ نہ چھوڑتے۔ قصّہ مختصر یہ کہ اُسی پُرانے احسان کی شکرگزاری
ظاہر کرنے کے واسطے اِسوقت علانیہ اہل ہینگری ترکون کا ساتھ دینے پر
آمادہ ہوگئے اور اپنی جانب سے شہر لیسٹ کے بارہ عالمون کو جو تمام
قوم ہینگری کی نظرون مین معزز تھے ایلچیون کی حیثیت سے مع ایک قبضہ
شمشیر دولت مآب عبدالکریم پاشا سپہ سالار افواج تُرک کی خدمت مین
بھیجا تاکہ بعد اظہار ممنونیت اہل ہینگری کی طرف سے پاشاء موصوف کے
حضور مین تلوار بطریق نذر پیش کرین۔ یہ بارہ اکابر جنکی تصویرین مع
شبیہ عبدالکریم پاشاء ذیل مین دکھلائی گئی ہے اپنے مُلک کی قدیم پوشاک سے
ملبّس ہوکر پاشاء موصوف کی خدمت مین حاضر ہوئے۔

یہہ تصویر اُسوقت کی ہے جبکہ علماء ہینگری
نے عبدالکریم پاشا کو تلوار نذر دی تھی

اور آداب بجالاکر برابر پاشاء موصوف کے روبرو مؤدبانہ کھڑے تو سے
اُسوقت علماء مذکورمین سے ایک بزرگ جو حسب و نسب مین اعلیٰ تر ہونے
کے علاوہ عمر مین بھی اپنے ہمراہیون سے زیادہ سن کا تھا آگے کو بڑھا۔ اور

مفصلۂ ذیل تقریر مختصر الفاظ مین بیان کی۔

تقریر عالم ہینگری

جناب عالی ۱۸۴۹ء مین جبکہ افسرانِ فوج ہینگری رُوس اور آسٹریا کے ہاتھون سے شکست کھاکر اپنی جان بچانے کے لیے بھاگے تھے تو تمام یورپ مین اُنکو ترکی سلطنت کے سوائے کسی نے بھی پناہ نہین دی۔ وہ سلطنتِ عظمیٰ ترکی ہی ہی جسنے اکابرین ہینگری کی جانین مُلک پولینڈ پر ناگفتہ بہ اور فی الحال صوبہ ہاے کارپھتین اور بالکن کے باشندون پر وحشیانہ ظلم اور جبر کرنے والے روسیون کے پنجۂ ظلم سے چھڑائی تھین اُسی احسان اور مہربانی کی وجہ سے آج کے روز ہینگری بھی اپنی موجودہ تاب وطاقت کے مطابق سلطنت عالیہ کو مدد دینے کے واسطے دل وجان سے تیار ہی اور اپنے اقرار کی صداقت کے لیے یہ تلوار آپکے حضور مین پیش کرتے ہین — فقط۔

یہ تلوار جسکو علماء ہینگری نے عبدالکریم پاشا کی نذر کی ایک زمانہ مین مُلک آسٹریا کی مشہور فرمان روا ملکۂ میراپا اتھرلیبا کے پاس تھی اسکے نیام پر ایک تصویر اس قسم کی بنی ہی کہ گویا ترک اور ہینگری کے باشندے دونون ملکر رُوس کو پاؤن کے نیچے کچل رہے ہین۔

عبدالکریم پاشا نے نہایت تپاک سے اس تلوار کو قبول کیا اور بجواب تقریر عالم ہینگری یون گویا ہوئے کہ آپ صاحبون پر ترکون کی قدیم بہادری اور اولی العزمی بخوبی روشن ہی اور یہ بھی فرمایا کہ ہینگری والے اور ترک ایک ہی باپ کی اولاد ہین۔ جن چالاکون نے اپنے اغراض پورے

کرنے کے لیے ہینگری اور قوم ترک کے مابین لڑائیان کرائی تھین اُنکو ہم ابھی تک بد دُعا دیتے ہین - اگر ترک اور اہلِ ہینگری ابتدا سے میل جول کے ساتھ رہتے تو آج کے روز یورُپ بھر مین کوئی اُنکی مانند نہوتا - مگر افسوس کہ باہمی نفاق نے اِس مضبوطی کو قائم نہین رکھا - ہمارے مذہب مین یہ بات ہرگز جائز نہین ہی کہ زبردستی کسی کو مسلمان بناکر محمّدی دین قبول کرایا جائے جیسا کہ فی زمانہ رُوس وغیرہ دشمنون نے بدنام کرنے کے لیے مشہور کر رکھا ہی - کیا آپ نہین جانتے کہ اگر ترکون کی ابتدا سے یہی خواہش ہوتی تو آج کے روز اکثر ممالک یورُپ مسلمان دین ہی کے ماننے والے ہوتے اور ہینگری کا بھی وہی مذہب ہوتا جو ترکون کا ہی مگر حاشا وکلا ترکون کو اِس امر کا کبھی خیال نہین ہوا اور نہ ہوگا -

ہینگری کے علماء مذکورہ کے خبر سُنکر تمام قسطنطنیہ مین نہایت خوشی ہوئی - یہان تو یہ کاروائی ہوئی اُدھر سلاطین یورُپ نے کانفرنس کی ناکامی پر خفا ہوکر ترکی سلطنت کے ذمّہ وہی پُرانا الزام لگایا کہ دولت علیہ نے اپنی فوج کے اُن افسرون کو جو قتل عیسائیان بلگیریا مین شریک تھے سزا نہین دی بلکہ اُلٹا اُنکو انعامات اور عمدہ عمدہ خطابون سے سرفراز کیا - اِسی الزام کے بارہ مین اُنھین دنون مین مسٹر گلیڈسٹون نے (جو آب دولت برطانیہ کے وزیر اعظم ہین) بڑی دھوم دھام سے ایک رسالہ لکھکر شائع کیا جسکا نام قتل کا گھڑا رکھا اِس رسالہ مین مسٹر موصوف نے مسیحی مذہب کے لوگون کو ترکون کے خلاف اُبھارنے کے واسطے بڑی ہی جانفشانی کی اور دلی بخار کے نکالنے مین

کوئی دقیقہ باقی نہین چھوڑا - جسنے اِس رسالہ کو پڑھا خواہ مخواہ قوم ترکی سے
عداوت رکھنے لگا خیر اُس سے تو ہمکو کچھ سروکار نہین کہ مسٹر موصوف نے
اِس رسالہ کی چنگاری کو یورپ مین آگ لگانے کے واسطے چھوڑا ہان افسوس یہ ہی
کہ گلیڈ اسٹون جیسا مدبر اور عقلمند وزیر آدمی تعصب اور ہٹ دھرمی سے
کام لے اور اپنے اعتبار کو یون کھو بیٹھے - افسوس - یہان اُن حضرات کی
کی سمجھ پر بھی افسوس کرنا چاہیے جنھون نے صرف مسٹر مذکور کے رسالہ ہی
کو دیکھ کر یک طرفی ڈکری ترکون کے حق مین صادر کر دی معاملات کی جانچ
نہ کی - دانشمندون کے نزدیک یہ کب جائز ہی کہ فقط مسٹر مذکور کے رسالہ ہی
پر تمام کارروائیون کا دار و مدار قائم رکھین اُنکا رسالہ کوئی کلام الہامی
تو تھا ہی نہین جسمین ایک شوشہ بھی جھوٹھ نہو بلکہ سچ پوچھو تو جسطرح سے مشرقی
شعراء فرضی معشوقون کی خیالی زلف و رخسارون کی جھوٹی تعریف و توصیف
کرنے مین مہذب شاعرون کے نزدیک انگشت نمائی کے قائل ہین اُسی طرح
رسالہ مذکور مین ترکون کے فرضی ظلم اور خیالی سنگدلی کو مذہبی جوش کے پیرایہ
مین اپنے دینی بھائیون کو ترکون کے خلاف غصہ دلانے کے لیے مسٹر گلیڈ اسٹون
نے بھی بیان کیا تھا اور شعراے مشرقی کے قدم بقدم اور جھوٹھی اور صرف
افواہی باتون کو ایسے پرجوش الفاظ مین لکھا کہ ناظرین رسالہ خواہ مخواہ
بھی ترکون کے فرضی ظلم پر ایمان لے آئے - خصوصاً جاہل عیسائی تو غصہ کے
مارے کوٹ پتلون سے باہر ہو گئے - کیونکر نہو تے مسٹر گلیڈ اسٹون جیسے معتبر
شخص ترکون کے ظلمون کی جو خیالی عیسائیون پر کیے گئے تھے کیفیت نمک مرچ لگا کر

لکھے اور اثر نہو۔ ضرور ہو (بلکہ ہُوا) غرضکہ جس عیسائی نے مسٹر گلیڈاسٹون کے اس رسالہ کو پڑھا گھر بیٹھے تُرکون کا دشمن جانی بنگیا۔ ہمارے نزدیک مسٹر گلیڈ اسٹون جیسے عقلمند وزیر کو ایسے نازک وقت مین اس چنگاری کا چھوڑنا لازم نہ تھا۔ کیونکہ اوّل تو مسٹر مذکور سرکار انگریزی کا ایک معتبر وزیر تھا جو تُرکون سے بظاہر دوستی رکھتی ہی۔ دُوم مسٹر مذکور کو لازم تھا کہ تُرکون کی زیادتی کا اظہار کرنے سے پہلے بلغار کے باغیون کی ناجائز فتنہ انگیزی پر بھی غور کر لیتے۔ تیسرے رسالہ لکھنے کے وقت اِس امر کو بھی پیش نظر رکھتے کہ ایسی بغاوت کے زمانہ مین جیسا کہ بلگیریا کے باغی عیسائیون نے اپنے آقا سلطان سے کی تھی دوسرے سلاطین نے کیا کیا کام کیے ہین۔ بالفرض اگر ہم اِس امر کو بھی تسلیم کرین کہ دولت ترکی نے اپنی اُس فوج کے سردارون کو جنھون نے بلگیریا کے مسیحیون پر ظلم کیا سزا نہین دی بلکہ اُلٹے اُنکے مراتب اور عہدے بڑھائے مگر بنائے ظالمون کی حمایت کی جب ہم باغیان مذکور کی خونریز بغاوت اور مفسدہ پردازی پر بنظر انصاف غور کرتے ہین تو ناچار ہوکر یہی کہنا پڑتا ہی کہ ایسے وقت مین اگر باغیون کو کامل سزا سلطنت کی طرف سے نہ ملے تو دوسرے مفسدون کے دلون پر کبھی عبرت نہو۔ اور شہنشاہی رُعب کو کوئی قبول نہ کرے۔ بھلا صاحب تُرکون نے تو بقولِ رُوس اور اُنکے ہمزبان مسٹر گلیڈ اسٹون بلگیریا کے عیسائیون کو مفسدہ پردازی کی سزا دینے مین ظلم ہی کیا لیکن ہم مسٹر موصوف سے پوچھتے ہین کہ خود روسیون سے (جواب تو سوچ ہے کہا کر بلّی حج کو چلی کے مصداق بنے ہین) جب پولینڈ اور

سر کلیشیا اور قوقند مین غدر کو فرو کیا تو کیا کیا غضب کیے تھے کیا آپکو علوم نہین۔ بچارے ترکون نے تو اُسکا بیسوان حصہ بھی ظلم نہین کیا۔ روسیون نے تو مقامات مذکور مین کسی بھلے (یا بُرے) مانس کی بہو بیٹی کی آبرو کو نہین چھوڑا۔ بچون۔ اندھون۔ لولے لنگڑون۔ عورتون اور بیگناہون کو ایک سرے سے تہِ تیغ کیا۔ اور ایسی بیرحمی سے لوگون کی جانین لین کہ وحشی سے وحشی بھی ایسی حرکت نہ کریگا۔ پھر جب فرانس نے الجیریا کے عربون پر حملہ کیا تو کیسے کیسے ظلم ڈھائے تھے۔ قطع نظر ان سب کے خاص انگلستان کی سرکار نے جمیکا اور ائرلینڈ کے باغیون سے کیا کیا سلوک کیے تھے انھین پر ذرا مسٹر مذکور غور فرمائین۔ کیا وہ ظلم ترکون کے بلگیریا والے خیالی ظلم سے بھی کچھ کم تھے۔ اور جو کم نہ تھے (بلکہ سَو درجہ اُنسے زیادہ تھے) تو کیا وجہ ہی کہ مسٹر مذکور یا اور کسی سچّے عیسائی اور رحم دل پادری نے ان ظلمون کے خلاف رسالہ نہین لکھا۔ اِس سے صاف ظاہر ہی کہ ؎

ہر کسے ناصح برائے دیگران ناصح خود کم بہ بینم در جہان

حضرت ایسے ایسے خونریز ہنگامون کے وقت سلطنت اعلیٰ کی طرف سے بغاوت فرو کرنے اور باغیون کو سزا دینے مین تدابیر سنگین کا عمل مین لانا ایک قدرتی امر ہی جو نہ معلوم کب سے دُنیا مین چلا آتا ہی ایسا نہو تو دُنیا مین کوئی ماتحت اپنی اعلیٰ بادشاہت کو ایک روز بھی تسلیم نہ کرے۔ یہی حضرت مسٹر گلیڈاسٹون جمیکا مین غدر ہونے کے وقت انگلستان مین ایک بہت بڑے عہدہ پر تھے۔ جب انگریزی فوج کے ظلمون اور وحشتانہ حرکتون کا ذکر

جو بلوائیان صوبہ جمیکا کے ساتھ فوج انگریزی نے کی بعین مسٹر مذکور کے سامنے کیا گیا تو حضرت نے ایک افسر کو بھی تنبیہ نہین کی اور نہ فوج سے اُن ظلمون کی باز پرس ہوئی بلکہ برخلاف اسکے مسٹر مذکور نے خاص اپنے مُنھ سے فوج مذکورہ اور اُسکے افسرون کی تعریف کی اور اُنکی بہادری کے بیان مین ایک کتاب لکھی - ہم تو مسٹر موصوف کی خدا ترسی اور رحمدلی کے قائل جب ہوتے کہ اپنی فوج کے بیشمار ظلمون پر بھی جو جمیکا مین کیے گئے تھے نکتہ چینی کرتے -

سلطنت ہاے روم و روس کے جاری کیے ہوئے اشتہارون کا بیان

جب سلاطین یورپ کے تمام ایلچی کانفرنس کی برخاستگی کے بعد اپنے اپنے شہرون مین جا پہونچے تو پرنس گارٹسچکاف روس کے مشہور وزیر دول الخارجہ نے ایک خاص سرکیولر کے ذریعہ سے تمام روسی ایلچیون کو جو یورپ کے دربارون مین متعین تھے یہ اطلاع دی کہ کانفرنس نے جو شرائط دولت ترکی کے روبرو پیش کی تھین اُنکو ترکی نے بالکل نامنظور کیا جس سے معلوم ہوا کہ ترکی یورپ کے سلاطین عظام کو کچھ بھی خیال مین نہین لائی - اُن شرائط کے نامنظور کرنے سے یورپ کی حالت بدستور ہی - ترکی کی اس ہیکڑی پر تمام یورپ متعجب ہی - اب جو حالت یورپ کی ہو رہی ہی اُس سے تمام دنیا کے عیسائیون کو بہت بڑا نقصان پہونچ رہا ہی - اگر یہی حالت قائم رہی تو مسیحی قوم کی ترقی بالکل ماری جائیگی اور بڑی خرابی عیسائیون پر آئیگی - لہذا اسکا علاج ضرور کرنا چاہیے - ہمارے شہنشاہ زار روس تمام سلاطین یورپ سے اس مراسلہ کا جواب چاہتے ہین

اور دریافت کرتے ہین کہ آب اِن باتون کا کیا علاج کیا جاے -
دولت روس کی طرف سے مذکورۃ الصدر سرکیولر تمام سلاطین یورپ کے دربارون
مین پہونچا - اِس سرکیولر کو دیکھ کر سلطنت عَلیّہ روم نے بھی ایک مراسلہ اپنی
طرف سے شاہان یورپ کے پاس بھیجا جسکا مضمون یہ تھا - کہ "جو جو معاملات
مملکت ترکی مین امن وانصاف کے قائم رکھنے کے سلاطین یورپ کے ایلچیون
نے دولت عَلیّہ کے حضور مین پیش کی تھین اُن سب کو وکلاء ترکی نے بسروچشم
منظور کرلیا - لیکن ترکی کو یہ شکایت ہے کہ اوّل تو جب انگلینڈ نے قسطنطنیہ مین
سلاطین غیر کی کانفرنس کا منعقد ہونا بیان کیا تو یہ جتلایا کہ بموجب عہدنامہ شہر
پیرس ۱۸۵۶ء ترکی کی آزادی کے بارہ مین کوئی بحث نہ کیجائیگی - بلکہ دوسرے معاملات
کی نسبت اتفاق باہمی سے مباحثہ ہوگا اسی وجہ سے ترکی سلطنت نے اِس کانفرنس
کا ہونا منظور کیا تھا - دوم مگر افسوس کہ برعکس اسکے اوّل تو جو مجلس کانفرنس
مذکورہ کی منعقد ہوئی اُسمین ترکی وکلاء کو شریک ہی نہین کیا گیا خود ہی سلاطین
غیر کے وکلاء نے کچھیا مین گٹھجوڑ لیا - سوم تمام سلاطین یورپ نے باہم متفق
ہوکر ترکی سرکار کے خلاف مشورہ کیا اور جب کانفرنس مین ترکی وکلاء سے
بحث شروع ہوئی تو سب نے اپنی اپنی تجاویز پیش کردہ سابق کے برخلاف ایک
ہی اصول پر قائم ہوکر ترکی وکلاء کو غیر تصور کیا اور بہت سی بےڈھنگی شرائط زبردستی
قبول کرانےکے واسطے پیش کین - جنکو دولت عَلیّہ تو کیا ایک ادنی رئیس منظور
نہین کرسکتا" - پس یہی وجوہات ہین جنکے باعث کانفرنس کے انعقاد کا کچھ بھی نتیجہ
نہین نکلا - کوئی دانشمند ایسی خودغرض مجلس کو عام کانفرنس نہین کہہ سکتا -

ہر چند کہ ترکی وکلا نے امور متنازعہ فیہ پر خوب خوب بحثین کین اور ہر موقع پر نرمی اور تحمل سے کام لیا بلکہ بہت سے امور کو بردباری سے منظور بھی کر لیا تو بھی کانفرنس کے میمبر اپنی ہی گاتے رہے۔ جس سے ظاہر ہوا کہ اُنکی نیت خاطر خواہ فیصلہ کرنے کی نہین ہے۔ بلکہ وہ لوگ کچھ اور ہی سوچکر یہان آئے تھے اور چونکہ اُنکی دلی مُرادین پوری نہو سکین لہذا اپنا سا مُنھ لیکر چلتے بنے۔ جائین یہان اُنکے آنے کی خوشی نہ جانیکا غم۔ غرضکہ ترکی نے بھی یہ اشتہار یا مراسلہ کل سلاطین یورپ کے پاس اپنے وکلا کی معرفت بھیجدیا۔ ترکی کا یہ مُراسلہ نہایت سچائی کے ساتھ لکھا گیا تھا جسکے واجب ہونے مین کوئی شُبہ نہین مگر چونکہ ترکی اس زمانہ مین تنہا تھی اسلیے اُسکے اس اشتہار یا مراسلہ کا کسی نے بھی خیال نہین کیا۔ لیکن ترکی کو بھی اسکی کچھ پرواہ نہ تھی۔ سچ ہے سلطنت چاہے کیسی ہی چھوٹی ہو مگر اپنی شان و شوکت کی مٹانے والی باتین کبھی قبول نہ کریگی بشرطیکہ عزت اور ہمت بھی رکھتی ہو۔

قُسطنطنیہ کے ایک اخبار کا احوال

کانفرنس کی برخاستگی کے بعد خاص شہر قُسطنطنیہ مین ایک اخبار فرنچ زبان مین جاری ہوا جسکا نام (آنیوالا خوف) رکھا تھا۔ مشہور ہے کہ یہ پرچہ مدحت پاشا کی سرپرستی سے جاری ہوا تھا اسمین جو جو مضامین وقتاً فوقتاً لکھے گئے اُنسے لوگون کے دلون مین خوف سما گیا تھا۔ مضامین کے علاوہ اِس پرچہ مین بعض کاغذات کی نقلین بھی درج ہوئی تھین ازانجملہ جنرل اغناٹف روسی سفیر متعینہ روم کے ایک خط کی نقل بھی چھپی تھی جو نُووِی کاف سفیر روس مقیم وائنا پایۂ تخت آسٹریا کے نام لکھا گیا تھا۔ علاوہ برین جو خط جنرل مذکور نے

خدیو مصر کے نام انھین دنون مین بھیجا تھا اُسکی بھی نقل اِس اخبار مین درج ہوئی تھی مختصر یہ کہ ۱۸۷۱ء سے ۱۸۷۳ء تک کی کُل کارروائیان ذکر جنرل مذکور نے ان تحریرون مین کیا تھا جو سلطنت ترکی مین واقع ہو چکی تھین ان تحریرون مین عقب سے روسی سفیر کی مکّاری اور شرارت بخوبی ظاہر کی گئی جو ترکی مین انقلاب ڈالنے کے لیے کی گئی تھین۔ پھر اسی اخبار مین اکثر مضامین ایسے بھی طبع ہوئے جنکے مطالعہ سے ظاہر ہوا کہ روسی ایجنٹون نے ۱۸۷۱ء سے ۱۸۷۵ء تک مقامات سرویہ۔ بوسنیا۔ مونٹونیگرو اور بلگیریا وغیرہ مین ترکی کے خلاف کس کس طرح سے لوگون کو بہکایا تھا اور مفسدہ پردازی کے لیے قوم مسیحی کو اُبھارا تھا۔ روسی مخفیہ ایجنٹون نے ترکون کے خلاف جو کارروائیان مقامات مذکورہ واقع عملداری ترک کے عیسائیون مین کی تھین اُن سب کا کچا چٹھا اخبار مذکور مین بڑی بڑی مستند تحریرون کے حوالہ سے کھولا گیا تھا جسکو پڑھ پڑھ کر تمام برّاعظم یورپ مین تہلکہ عظیم مچگیا۔ اور ہر کس و ناکس کو معلوم ہوگیا کہ روسی دل و جان سے ترکی کے برباد کرنے مین مصروف ہین۔ اور صوبہ ماتحت ترکی کو روسیون نے کس کس طرح سے ترکون سے سرتابی کرنے کے لیے اُکسایا اور کیا کیا مدد دینے کا وعدہ کیا تھا حتیٰ کہ بیشمار ہتھیارون سے خفیہ طور پر ان باغی صوبون کو مدد پہونچائی اور جسقدر کہ روسی فوج کے پنشن یافتہ سپاہی اور افسر مملکت روس مین اپنے اپنے گھرون پر موجود دیکھے اُن سب کو سرویہ وغیرہ کی فوجون مین نوکری کے واسطے بھیجا تاکہ اُنکے ساتھ ہوکر ترکون

سے جنگ کرین - اسی اخبار مین اُس روپیہ کا بھی ذکر تھا جو روس نے
سرویا وغیرہ کو بطور مدد دیا تھا - صاحب اخبار مذکور نے ان تحریرون کی
نسبت جو مضامین لکھے تھے انمین اشارۃً و کنایۃً یہ بھی جتلایا کہ روس کی ان
شازشون مین مدحت پاشا اور محمد رشدی پاشا جو کہ ترک قوم کے بڑے
ہی طرفدار تھے بلا شُبہ شریک ہین - اور یہ بھی صاحب اخبار مذکور نے لکھا کہ
کانفرنس کے اجلاس مین سلاطین غیر کے بعض ایلچیون نے ترکی عظمت وشان
کے خلاف گستاخانہ تقریرین کین وہ سب پاشایان مذکور ہی کی شرارت اور
حمایت کے باعث کی تھین ورنہ کسی ایلچی کی مجال ہے کہ ترکی کے حق مین بیہودہ
الفاظ مُنھ سے نکالے - اسی اخبار نے اس امر کو جسکی کسی کو خبر نہ تھی ظاہر کیا
کہ ۱۸۷۱ء مین جنرل اغناتف روسی سفیر حاضر باش دربار سلطانی نے
خدیو مصر محمد اسمعیل پاشا کو جو خط خفیہ طور پر بھیجا تھا اُسکا مضمون یہ تھا -
کہ "جب تک آپکی اور ہماری دلی مُرادین پوری ہون تب تک ایجنٹ کو جو
دربار سلطانی مین آپکی طرف سے حاضر ہے خاموش بیٹھنا لازم نہین - آپ ذخیرۂ
جنگ یعنی ہتھیارون کے فراہم کرنے مین توقف نہ کرین اور ہر طرح سے
لڑائی کے لیے جو ضرور ہونیوالی ہے تیار رہین - کیونکہ ایک بہت بڑی جنگ کا
سامنا درپیش ہے جو عنقریب واقع ہوگی - اسکے علاوہ آپکو مناسب ہے کہ گریس
اور سرویہ اور رومانیا سے محبت کا برتاو کرین اس معاملہ مین ہم بھی
آپکو ہر طرح سے مدد دینے کو تیار ہین - سلطان سے آہستہ آہستہ اپنا تعلق جُدا
کر لیجیے - اور رفتہ رفتہ حکومت سلطانی کے بارے سُبکدوش ہوجایئے اگر آپ ان

ساری باتون کا خیال رکھو گے اور ہمت کی کمر باندھ کر مردانہ وار سلطان کی ماتحتی سے اپنے آپکو نکالنا چاہو گے تو ضرور اس زمانہ مین کامیابی حاصل کر لو گے۔ جسقدر نافرمانی کا اظہار کروگے اُسی قدر تمکو فائدہ حاصل ہوگا۔ سلطان کا خوف ہرگز نہ کرو۔ وہ تمکو اِس زمانہ مین ذرا بھی نقصان نہین پہونچا سکتے۔ کیونکہ ہم آپکے مددگار ہین۔ یہ مانا کہ جتنی سلطان سے تم نافرمانی جتلاؤ گے اُتنے ہی تم ترکی سفیرون کی نظرون مین موردِ عتاب ہوگے لیکن اسکا کچھ خیال نہ کرو۔ کیونکہ جو چنگاری اسوقت سُلگ رہی ہے جب تک وہ بھڑک کر اپنے مخالف کا کام تمام نہ کرے بجھائی نہین جائیگی۔ اور ہماری ان دوستانہ باتون کی پیچھے سے آپکو قدر معلوم ہوگی" تحقیقات سے بخوبی معلوم ہوا کہ یہ خط جسکی نقل اخبار مذکور نے طبع کی تھی جعلی نہین تھا بلکہ واقع مین جنرل مذکور نے خدیو مصر کو یہ خط بھیجا تھا۔ اب ناظرین بانصاف غور فرمائین کہ روسی براہِ شرارت ترکی صوبون کے ورغلانے مین لڑائی سے بھی پہلے کیسی کچھ کوششین کر رہے تھے۔ یہی ایک خط روسیون کی بے ایمانی اور مکاری کو بخوبی ثابت کرتا ہے۔ (اسی قسم کے خطوط جنرل کافمین روسی گورنر جنرل ترکستان نے امیر شیر علی خان سابق والی کابل کو ۱۸۷۶ء سے ۱۸۷۸ء تک بھیجے جنمین روپیہ اور ہتھیارون بلکہ فوج سے بھی جسکی تعداد ان خطون مین ۳۰ ہزار لکھی گئی تھی امیر صاحب کو مدد دینے کا وعدہ کیا گیا تھا۔ ان خطون مین صاف طور پر ہدایت تھی کہ تم سرکار انگریزی سے سرتابی کرو اور بالکل اُسکے حکم کو نہ مانو جب لڑائی شروع ہوگی تو ہم تمکو برابر مدد دینگے۔ شیر علی خان بے خوف نے

روس کے سبز باغ پر دھوکا کھا کر سرکار انگریزی سے بگاڑ کیا اور روسی سفارت کو اپنے یہان بڑی خاطر سے بلایا سرکار انگریزی نے خبر پاکر شیر علی خان کو لتاڑا اور تین طرف سے فوجین انگریزی سرحد کابل مین جا گھسین اور بہت سا ملک فتح کر لیا تب شیر علی خان نے روس سے فوجی مدد مانگی جسکے بھروسہ پر اُسنے اپنی قدیم محسن سرکار انگلشیہ سے بگاڑ کیا تھا مگر روس منحوس عین وقت پر صاف مکر گیا اور سردی کا بہانہ کر لیا۔ اِسی غم کے صدمہ سے شیر علی خان بیچارہ شہر مزار شریف مین جو سرحد کابل پر واقع ہے پانون رگڑ رگڑ کر مر گیا جنرل رابرٹ صاحب نے کابل فتح کرنے کے بعد یہ تمام تحریرین دفتر امیر سے برآمد کی تھین جس سے روس کی مکّاری بخوبی ظاہر ہے)۔

دولت علیہ اور سرویہ کی مصالحت کا بیان

دولت العالیہ ترکی نے تجاویز صلح پر غور کرنے کے لیے سرویہ اور مونٹونیگرو کو جو مہلت دی تھی اُسکی میعاد یکم مارچ ۱۸۷۷ء کو پوری ہونیوالی تھی لہذا میعاد مذکورہ کے پورا ہونے سے پیشتر ہی سرویہ اور مونٹونیگرو نے دولت علیہ کے ساتھ صلح کر لی۔ جن شرائط پر یہ صلح ہوتی تھی وہ یہ ہین۔

اوّل جو حالت سرویہ کی آزادی وغیرہ امور مین جنگ حال سے پہلے تھی وہی اب بھی رہیگی کوئی نئی تبدیلی معاملات سرویہ مین نہ کیجائیگی۔

دوم سرویہ کی اُس رعایا کا جسنے اپنے آقا کی طرفدار ہو کر ترکی سے جنگ کی تھی قصور معاف کیا گیا اور حکم ہوا کہ بارہ روز کے عرصہ مین ترکی فوج مقامات سرویہ کو خالی کر کے واپس چلی آئے۔

اور سرویہ نے بھی ایک اقرار نامہ اپنی طرف سے اِس مضمون کا لکھ کر ترکی کے حضور مین
پیش کر دیا کہ اوّل تو سرویہ اپنی عملداری مین کوئی جدید قلعہ تعمیر نہ کریگا اور
نہ سامانِ جنگ جمع کریگا۔ دوسرے جسقدر قلعہ جات قدیم سے عملداری سرویہ
مین موجود ہین اُن سب پر ترکی نشان ہمیشہ اُڑتا رہیگا۔ تیسرے یہودیون کو
جو سرویہ کی حد مین آباد ہین عیسائیون کی مانند حقوق حاصل رہینگے اور سرویہ
اِن دونون قومون کو ایک ہی نظر سے دیکھیگا۔ چوتھے کوئی سرویہ کا سپاہی
ہتھیار باندھکر اپنی عملداری کے باہر نہ جاسکیگا۔ شرائط مذکورہ پر صرف سرویہ
ہی نے دولت عَلیہ سے صلح کی تھی۔ مونٹونیگرو نے ہنوز ترکی کی اطاعت نہین
قبول کی تھی جسکی وجہ یہ تھی کہ مونٹونیگرو اپنی عملداری کی حد کو دریاے اڈریاٹک
تک بڑھانا چاہتا تھا جسکو ترکی نے نامنظور کیا تو بھی دولتِ عَلیہ نے مونٹونیگرو
سے بھی مصالحت کرنے کے لیے تجاویز شرائط کے واسطے کسی قدر مہلت کی میعاد
اُکو بڑھادی تاکہ اِس عرصہ مین امیر مونٹونیگرو بھی نشیب و فراز پر غور
کرکے صلح کرلین اور بغاوت سے باز آئین۔

قسطنطنیہ مین عظیم الشّان جلسۂ پارلیمنٹ کا منعقد ہونا

اُنھین دنون مین حضور سُلطان المعظّم کے حکم سے شہر اِستنبول پایۂ تخت ترکی
مین ایک عظیم الشّان امرا و وزرا کے جلسہ منعقد ہونے کی تجویز کی گئی تاکہ حاضرین
جلسہ کی راے کے مطابق مُملکت ترکی مین نئے اور عمدہ انتظام کی بُنیاد ڈالی جائے
اِس جلسہ مین شامل ہونے کے لیے تمام صوبہ ہاے ماتحت و ارکان دولت کے
نام حکم سُلطانی بھیجا گیا۔ پہلے پہلے تو اِس مجمع کے انعقاد مین بڑی بڑی مشکلین

پیش آئین - کئی صوبہ ہاے ماتحت نے جلسہ مذکور مین شریک ہونے سے
انکار کیا چنانچہ امیر جزیرۂ کریٹ نے لکھ بھیجا کہ ہم ہرگز اپنا ایلچی اس جلسہ
مین نہین بھیجینگے کیونکہ دولت علیہ نے جو خاص حقوق ہمکو عطا کرنے کا
وعدہ کیا تھا وہ آج تک پورا نہین ہوا - اسکے علاوہ جو قواعد ہماری پاشا نے
ہمارے واسطے مرتب کیے تھے انپر بھی ہمکو یقین نہین آتا کہ دولت علیہ
کاربند ہوگی - اسی طرح امیر رومانیا نے لکھ بھیجا کہ جس حالت مین کہ ہماری
مملکت کے واسطے پورا قانون موجود ہی اور اسپر وقتاً فوقتاً غور کرنے پر
ہم آمادہ ہین تو اب نئے قوانین کی ہمکو کیا ضرورت ہی اور اسی وجہ سے
اس کونسل مین ہمارا شریک ہونا بیفائدہ ہی - امیر سرویہ نے کچھ ایسا ہی لکھ بھیجا
جواب دیا تھا چار باب عالی نے بھی بعد مشورہ ان صوبون پر زیادہ زور
دیکر انکو بلانا مناسب نہین سمجھا - مگر ۱۹ تاریخ مارچ ۱۸۷۷ء کو دولت العالیہ
ترکی کے تمام ارکان دولت اور سو انیس ایسے اشخاص کے جو بڑے بڑے
محکمون کے اعلی افسر تھے کونسل کے شاہی کمرہ مین جمع ہوئے اور تمام
بڑے بڑے شہرون کے نامی گرامی رؤساء و امراء اور ایلچیان سلاطین غیر جو
دربار سلطانی مین متعین تھے اس مجمع مین شریک ہوئے - جب تمام کونسل
جمع ہو چکی تو حضرت سلطان عبد الحمید خان بھی بڑے تزک اور احتشام
کے ساتھ تشریف لائے اور تخت پر جلوہ افروز ہوئے - اسوقت حضرت
سلطان کا میر منشی کھڑا ہوا اور سلطان المعظم کی طرف سے حاضرین دربار کو
ایک تقریر پڑھ سنائی جسکا خلاصہ یہ ہی -

اے حاضرین جلسہ۔ آپکو معلوم ہے کہ گذشتہ زمانہ مین ترکی سلطنت کی عظمت وشان کیسی تھی وہ سب اتفاقانہ کارروائیون کی برکت تھی رفتہ رفتہ سرکار ترکی کا زور نا انصافی اور بیجا حرکتون کے باعث کم ہوتا گیا جسکا ترکی اور ہوا خواہان ترکی کو بھی بہت کچھ رنج ہے۔ ترکی نے انصاف اور اپنی شان و شوکت کو قائم رکھنے کے واسطے عمدہ عمدہ قوانین جنسے ہر ایک قوم و ملت کے لوگون کا تعلق تھا سلطان محمد دوم اور اُنکے بیٹے عبد المجید کے زمانہ مین مرتب کیے ہنوز انکا خاطر خواہ اجراء ملک مین نہوا تھا کہ کریمیا کی لڑائی پیش آئی جسکے اخراجات بیشمار نے دولت علیہ کو بے انتہا قرض لینے پر مجبور کیا۔ خیر جون تون کرکے یہ جنگ بھی بہت سا نقصان دیکر تمام ہوئی اور صلح ہونے کے بعد امید تھی کہ ترکی اپنی حالت اصلی پر عود کرے لیکن چارون طرف سے باغیان ناہنجار نے سرکشی کے آثار ظاہر کیے جسکی وجہ سے دولت علیہ کو زائد فوجین رکھنے کی خواہ مخواہ ضرورت ہوئی اور ان فوجون کے رکھنے مین لڑائی کے اخراجات کے قریب قریب سلطنت عالیہ کو زیر بار ہونا پڑا۔ کیونکہ فوج مذکورہ کے واسطے یورپ کے شہرون سے عمدہ عمدہ ہتھیار اور آلات جنگی مع دیگر ساز و سامان کے خریدنے کی ضرورت ہوئی اس ضرورت نے ترکی کو اور بھی قرضہ لینے پر مجبور کیا چنانچہ آپ لوگون پر اچھی طرح سے ظاہر ہے"

اسکے بعد حضرت سلطان المعظم نے اُن جدید قوانین کی تشریح کی جو حال میں رعایاے ترکی کے لیے مرتب کیے گئے تھے اور فرمایا کہ ان جنکے قاعدون

کی روسے ترکی کی تمام رعایا کو خواہ وہ مسلمان ہو یا عیسائی یا یہودی ایک ہی طور پر آزادی کے حقوق عطا کیے جائینگے اور سب کا انصاف بلا رو و رعایت یکسان ہوگا۔ اِسکے بعد حضرت نے جن مہاجنون سے قرض لیا تھا اُنکی طرف مخاطب ہوکر فرمایا کہ تمام کوٹھی والون کا روپیہ مع سود کے ترکی گورنمنٹ بلا تکرار ادا کریگی اور اپنے وعدے کی صداقت مین معتبر ضمانت آپ لوگون کو دیگی اور ہر صوبہ مین تعلیم کے اسباب دل و جان سے فراہم کیے جائینگے تاکہ لوگون کو جہالت کے چھوڑنے کا موقع ملے۔ سلاطین یورپ کے ساتھ تاامکان صلح رکھنے کی کوشش کی جائیگی۔

ہرچند یہ باتین حضرت سلطان المعظم نے کمال دانائی کے ساتھ بیان کین جنپر یقین لانا ایک لازمی امر تھا مگر چونکہ یہ پارلیمنٹ کا جلسہ ہی ایک ایسے طوفانی وقت مین منعقد ہوا تھا (خصوصًا ایسے وقت مین جبکہ ترکی کی تمام باتون کو لاپروائی کے ساتھ لوگ ہوا مین اُڑا دیتے تھے) جبکہ مملکت ترکی کے اندرونی حصون مین کئی جگہ جنگ و جدل کا بازار گرم تھا۔ دس برس پہلے گریٹ کے صوبہ نے جو بغاوت کی تھی اُسکے آثار اب بھی صوبۂ مذکور کے باشندون مین پائے جاتے تھے صوبہ گریس بھی گرگٹ کی طرح رنگ بدل رہا تھا اور ایسے ہی نامبارک وقت کا منتظر تھا۔ سرویہ بھی اگرچہ اپنی خواہشون مین روس کی حمایت سے کامیاب ہوچکا تھا مگر ابھی بھی اُسکے ہوس کا کاسہ لبریز نہین ہوا تھا لہذا درپردہ خار کھائے ہوئے موقع کو تاک رہا تھا۔ رہا مونٹینیگرو کا صوبہ سو اِسنے تو ابھی تک لڑائی

ہی قبول نہین کی تھی یہ تو قدیم سے بلوائی اور فتنہ انگیز مشہور ہے بھلا وہ کب ایسے وقت مین سلطان المعظم کو خیال مین لانے لگا تھا۔ ان تمام خوفناک باتون کے سوا ے روس کے ساتھ جنگ چھڑ جانے کا بہت بڑا اندیشہ لگا ہوا تھا جسکے واقع ہونیکا یقین تمام یورپ کے باشندون کو ہو چکا تھا۔

پس انھین وجوہات کے باعث حضرت سلطان نے قسطنطنیہ مین جو مجلس سفارت جمع کی اور اسکے روبرو مذکورۃ الصدر تقریر فرمائی اسکا کسی نے بھی خیال نہین کیا بلکہ سلاطین غیر اور انکی رعایا تو سبھی حضرت سلطان اور انکے ارکان دولت کو بنظر حقارت دیکھتے تھے۔ اور جو نزاع ٹرکی کے اندرونی صوبون مین قائم تھی انکو دیکھ دیکھ کر خوش ہوتے تھے۔ یہ ایسا وقت تھا کہ ہر کس و ناکس بلکہ خاص رعایا ٹرکی کے لوگ بھی سلطان کی باتون پر قہقہے اڑاتے تھے چنانچہ ہر روز شہر قسطنطنیہ کی دیوارون پر سیکڑون اشتہارات چپکے ہوئے ملتے تھے جنکو رات کے وقت چپکانے والے خفیہ آکر دیوارون پر لگا جاتے تھے ان اشتہارون کے مضامین بھی عجیب وغریب ہوتے تھے ایک مین لکھا تھا کہ حضرت سلطان نے مدحت پاشا جیسے عقلمند وزیر کو جلاوطن کرنے مین بڑی نادانی کی اس اشتہار کے چسپان کرنے والے جانتے تھے کہ ٹرکی پر روس یا کسی اور دشمن کی طرف سے جب کبھی کوئی آفت نازل ہوگی تو مدحت پاشا ہی اسکا دفعیہ کرنے کی لیاقت رکھتا ہے۔ دوسرا کوئی اس لیاقت کا وزیر دولت علیہ کے دربار مین نہین ہے۔ دوسرے اشتہار کا یہ مضمون تھا کہ ایسے وقت مین ٹرکی کو صوبہ مونٹونیگرو سے جنگ کرنی مناسب نہین ہے۔ تیسرے اشتہار

مین یہ لکھا تھا کہ ترکی نے سرویہ کے ساتھ صلح کرنے مین خواہ مخواہ اپنی آبرو کھوئی۔ غرضکہ روز ایسے ہی اشتہار لوگون کی طرف سے شائع ہوتے تھے
آدہم پاشا سے جو بجاے مدحت پاشا کے وزیر اعظم مقرر ہوئے تھے۔
(...ی تصویر بھی ناظرین کتاب کی تفریح کے لیے ذیل مین درج کیجاتی ہے)
قسطنطنیہ کے باشندے بہت ناراض معلوم ہوتے تھے اسی وجہ سے اُسپر اور اُسکے ماتحت افسرون پر تہمتین لگانے لگے۔ مذکورہ بالا اشتہارون کو لوگون نے خفیہ طور پر شائع کرنا شروع کیا تھا جب آدہم پاشا کو یہ خبر پہنچی تو اُنھون نے بہت سے اشتہار چسپان کرنے والون کو گرفتار کرایا اور اسی الزام مین اکثر لوگون کے گھرون کی تلاشیان لی گئین اور بہتیرے آدمیون نے سخت سزائین پائین۔ حالانکہ ان اشتہارون مین راقم کا نام نہ تھا مگر کہ بہت سے لوگون کو اشتباہ مین سزا ملی تو بھی ایسے اشتہارون کا شہر کی فصیل پر ملنا موقوف نہین ہوا دروازون اور سلاطین غیر کے ایلچیون کی کوٹھیون کے پھاٹکون پر ہر روز گمنام اشتہار ملتے تھے جنمین ادہم پاشا نے وزیر اعظم اور اُنکے ماتحت افسرون کی بہت کچھ شکایتین ہوتی تھین۔ ادہم پاشا نے خفا ہوکر صدہا اُچکون اور آوارہ گرد مشتبہ لوگون کو شہر بدر کرادیا۔ خفیہ پولیس اشتہار چسپان کرنے والون کی گرفتاری کے واسطے مقرر ہوئی۔ ادھر تو یہ شرارتین ہو رہی تھین اُدھر اچانک حضرت سلطان عبدالحمید خان کی تندرستی مین روزمرہ کے رنج والم اور تفکرات کی وجہ سے فرق آنے لگا جو حالت خراب صحت کے باعث اُنکے بھائی مراد خان کی ہوئی تھی وہی

اُنکی ہوگئی اُنکی شکل پر ہر دم آثار پژمُردگی چھائی ہوئی پائی جاتی تھی جسکو دیکھکر
ممالک غیر کے باشندون نے شراب خوری اور عیاشی کی تہمت اُنپر لگائی اور
یورپ کے اخبارات مین بڑی شدّ و مد سے یہ رائین شائع ہونے لگین کہ
عبدالحمید خان کو بھی تخت سے اُتار دینا چاہیے۔ اِنسے مملکت کا انتظام
نہو سکیگا۔ چنانچہ تمام یورپ مین اس امر کا چرچا ہونے لگا اور اخبارون
کے پڑھنے والے اس بات پر یقین کرنے لگے یہ کیفیت دیکھکر دولت مآب
ہوبارٹ پاشا سپہ سالار فوج بحری دولتِ علیہ نے (جو لارڈ ہوبارٹ صاحب
مرحوم سابق گورنر بمبئی کے حقیقی بھائی ہین اور عرصۂ دراز سے ملازم سلطانی ہین)
فی الفور یورپ کے اخبارون مین اس افواہ کی تردید چھپوائی اور لکھا کہ حضرت
سلطان المعظم خدا کے فضل و کرم سے صحیح و سالم ہین اُنکی تندرستی مین
خدا نکرے کیون فرق آنے لگا ہے یہ افواہ حاسدون نے بالکل غلط اُڑائی ہے
اسکے علاوہ حضرت شب و روز کار و بار سلطنت مین مصروف رہتے ہین اُنکو
ہر دم اپنی مملکت کے عمدہ انتظام کی لو لگی ہے غرضکہ پاشائے ممدوح سے
مفسدون کی تحریرون کا وہ دندان شکن جواب اخبارات یورپ مین چھپوایا
کہ دانت کھٹے ہوگئے۔ اور پھر کسی نے حضرت سلطان کی نسبت نالائقی یا
بیماری کا اتہام نہین لگایا۔

روس کے گشتی اشتہار کا بیان

جب یہ کیفیت ہو رہی تھی تو جنرل اگنا ٹف روسی ایلچی حاضر باش دربار سلطانی
نے سلاطین یورپ کی ملاقات کا قصد کیا تاکہ جو اشتہار روسی گورنمنٹ نے

دولت عَلیّہ کے بارہ مین جاری کیا ہی اُسپر شاہان یورُپ کے بہی دستخط کرا لیے
چنانچہ یہ مکّار جنرل ترکی کا دلی دُشمن بحیلۂ رخصت وسیر سفر قسطنطنیہ سے چل نکلا
اور ہر ایک عیسوی بادشاہ کے دربار مین پہنچکر وہ چکنی چپڑی باتین بنائین
کہ تمام سلاطین مسیحی اِسکے دامِ فریب مین آگئے اور آخرکار یورُپ کے بادشاہون
نے اِسکے کہنے سُننے سے ۳۱ مارچ ۱۸۷۷ء کو روس کے اشتہار مذکور پر
اپنے اپنے دستخط کردئے جسکے باعث جنرل مذکور اپنے ارادہ مین کامیاب ہوا۔
اِس موقع پر ہم مناسب سمجھتے ہین کہ روس کے اُس اشتہار کو بھی جو ترکی کے
بارہ مین اُسنے شائع کیا تھا اور جسپر جنرل اغناٹف نے سلاطین یورُپ کے
دستخط کرائے تھے درج کتاب کیا جاے تاکہ ناظرین کتاب کو روس اور اُسکے
مددگارون کی ایمانداری اور عیاری کا پورا پورا حال معلوم ہو جاے۔

وہ اشتہار یہ ہی

صاحبو! پچھلے دنون جو کانفرنس قسطنطنیہ مین سلاطین یورُپ کی صلاح
باہمی سے مغربی مُلکون مین امن وامان قائم رکھنے اور آپسمین صلح کا برتاؤ
رکھنے کے واسطے منعقد ہوئی تھی اُسمین شریک ہونیوالے شاہان یورُپ اِس
امر کو قبول کرتے ہین کہ جو مطالب کانفرنس کے ہین اُنمین کامیابی حاصل کرنا
کوئی دشوار امر نہین ہی۔ دولت ترکی نے جن شرائط پر سرویہ سے صلح کرلیا
ہی اُسنے تمام شاہان یورُپ آگاہ ہین۔ مونٹی نیگرو کی حدود وسعت کے ساتھ
قائم کرنا اور بوسنیا کے تجارتی جہازون کو بلا روک وٹوک ہر مقام میں
جانے دینا اور ہر ایک دریا مین اُسکے جہازون کا بارادۂ تجارت پہونچنا ضروری

شرائط ہین جنکو ترکی سے مضبوط کرانا چاہیے - شاہان یورپ کا خیال ہے کہ
جو شرائط دولت علیہ نے سرویہ اور بوسنیا سے کی ہین وہ درست نہین
ہین اسلیے سلطنت ترکی کی خدمت مین سلاطین غیر کی یہ گزارش ہے کہ شہرون
مین امن قائم رکھنے کے واسطے زیادہ فوجین رکھنے کا تو مضائقہ نہین
الا خاص ترکی اپنی فوج کو ہر دم مسلح رکھے یہ بادے اور اپنی محاکمت مین
انصاف اور عمدہ انتظام ہونے کے واسطے جو جو باتین ترکی نے جلسہ
کانفرنس کے روبرو منظور کی تھین انکو فی الفور عمل مین لایا جاے - اپنی
عملداری مین معقول انتظام کرنے کے لیے جو اشتہار باب عالی سے ۱۳ فروری
۱۸۷۶ع کو جاری کیا تھا اسپر شاہان یورپ کا خیال رجوع ہے اور نیز جن جن
شرطون کو وکلاء ترکی نے جلسہ کانفرنس کے روبرو قبول کیا اسپر شاہان مذکور
نے اچھی طرح غور کیا ہے اور یہ نتیجہ نکالا ہے کہ باب عالی اپنی عیسائی رعایا کے
حق مین ہمیشہ انصاف کریگی اور اسکی موجودہ حالت کو درست کرنیکے لیے
کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کریگی - ترکی ان ساری باتون کو قبول کرے تو ہمیشہ
امن سے رہیگی - ہر ایک یورپ کا بادشاہ ترکی سے قسطنطنیہ مین اپنا اپنا ایلچی
خاص طور پر متعین کرنے کی خواہش رکھتا ہے تاکہ وہ بچشم خود دیکھے کہ جن جن باتون
کو ترکی نے قبول کیا ہے اسکا عمل درآمد ہوتا ہے یا نہین - اگر ترکی نے اپنے وعدہ
کے پورا کرنے مین حیلہ و حجت کی اور اپنی مسیحی رعایا کے حق مین انصاف نہ کیا جسکے
باعث یورپ کے شاہون مین ہمیشہ جنگ و جدل کے قائم رہنے کا اندیشہ ہے
تو ایسی صورتون مین ہم شاہان یورپ دولت علیہ کو یقین دلاتے ہین کہ اسکے

حق مین بہتر نہو گا - اور یہ بھی واضح رہے کہ جب ایسی صورت واقع ہوگی تو شاہان
یورپ کو لاچار ہوکر خواہ مخواہ وہ انتظام کرنا پڑیگا جس سے یورپ کے امن مین
آئندہ خلل نہ پڑے اور نہ عیسائی لوگون کو تکلیفین پہونچین - اس اشتہار
کے ساتھ ایک اور کاغذ کونٹ شیولاف روسی سفیر متعینہ لندن نے دکھلایا
جسکا مضمون یہ تھا کہ اگر ترکی مونٹونگرو کے ساتھ صلح کرنے مین راضی ہو
اور یورپ کے بادشاہون کا کہنا قبول کرے - اور اپنے لشکر کا انتظام اچھا
رکھے اور تمام شرائط مندرجہ اشتہار ہذا کو منظور کرے تو مناسب ہی کہ
باب عالی اپنے لشکر کی رہائی کے لیے ایک خاص ایلچی اپنا شہنشاہ روس
کے حضور مین بمقام سینٹ پیٹرسبرگ بھیجے - اور یہ بھی اخیر مین روس دولت علیہ
کو جتلاتا ہی کہ حال کی جنگ مین جو صوبہ ہاے سرویہ وغیرہ سے ترکی کر رہی
ہی بلگیریا کی طرح قتل ہوا تو روسی بھی ترکون کے ایک آدمی کو جیتا نہ چھوڑینگے
ان اشتہارون کے لندن مین پہونچنے پر لارڈ ڈربی صاحب وزیر
دوالخارجہ انگلستان نے کونٹ شیولاف سے کہا کہ مین اشتہار ہذا پر صلح
قائم رہنے ہی کی حالت مین دستخط کرتا ہون اگر خدانخواستہ یہ صلح نہوئی
اور آپسمین لڑائی چھڑ گئی تو انگلستان کسی کے بیچ مین نہین بولیگا سلطنت
اٹلی کے روبرو جب یہ اشتہار پیش ہوا تو اسنے بھی ایسا ہی لکھا کیونکہ اگرچہ
اشتہار کی عبارت بہت کچھ نمک مرچ لگاکر روس نے گڑھی تھی اور
شاہان یورپ [illegible] حضور مین پوری پوری چاپلوسی کا اظہار کیا تھا مگر روسیون
کا دلی ارا[illegible] معلوم تھا - اور ظاہر ہی کہ اس اشتہار کی شرطین ایسی

نہ تھین جنکو دولت عَلیّہ روس کی دھمکی سے قبول کرلیتی۔ اوراپنی قدیم
شان وشوکت مین بٹّہ لگاتی ۔ اِس اشتہار کے شائع کرنے مین روس کا ایک
یہ بھی مطلب تھا کہ جتنے دنون مین ترکی کی جانب سے اِس اشتہار کا جواب
آئیگا اُتنے عرصہ مین روسی لشکر کی تیاری بخوبی ہو جائیگی ۔ اور جنگ کے لیے
موسم بھی عمدہ آجائیگا۔ الغرض اشتہار مذکور کے اخیر مین روس نے لکھا کہ
اِسکا جواب ۱۴ اپریل ۱۸۷۷ء تک آجانا چاہیے۔ ہرچند ان مراسلون کے
شیوع مین روس نے باِمداد سلاطین یورپ بڑی سرگرمی دکھلائی مگر ترکی
نے اُنکے ٹالوُن پر ذرا بھی توجہ نہین کی بلکہ اشتہار کے پہونچنے کی رسید
تک نہ دی ۔ یہ کیفیت دیکھکر روسی ریچھ کو بڑا غصہ آیا اور بے تماشا آخری مراسلہ
ترکی کے نام پر بھیجدیا اُسمین لکھا تھا کہ اگر ۱۳ اپریل ۱۸۷۷ء تک ہمارے
اشتہار کا جواب ترکی نے نہ دیا تو پھر ہم جواب کے منتظر نہ رہینگے جو جی مین
آئیگا کرگزرینگے جس روز روس نے یہ آخری خط ترکی کے پاس بھیجا اُسی دن
صوبہ مونٹونیگرو کی مہلت جو شرائط صلح پر غور کرنے کے لیے ترکی سے اُسکو
دی گئی تھی پوری ہوئی ۔ مونٹونیگرو بلکہ شاہان یورپ تک کو خیال تھا کہ
روس کی مذکورہ دھمکی سے ڈرکر ترکی اپنی لشکر کو صوبہ ہاے مونٹونیگرو
کی طرف سے واپس ہٹالیگی لیکن یہان معاملہ برعکس نظر آیا ترکی نے اور بھی
خفا ہوکر لشکر کا بڑھانا شروع کردیا اور اشتہار پر دستخط بھی نہین کیے ۔
پھر کیا تھا ۵ سمند تازیہ ایک اور تازیانہ ہوا ۔ جنگ کے کاروبار مین
اور بھی کرما گرمی نظر آنے لگی ۔ مونٹونیگرو کی اِس درخواست کو کہ میرے

صوبہ کی حدود بڑھائی جائین" ترکی نے قطعی نامنظور کیا جسکے باعث ترکی اور مانٹی نیگرو مین از سر نو لڑائی شروع ہوگئی - اور یہی لڑائی آخرکار روم وروس کی جنگ کا باعث ٹھہری -

دولت العالیہ ترکی کا جواب

ادھر تو ترکی لشکر نے مونٹو نیگرو پر حملہ شروع کیا اور اُدھر روس کے اشتہارات مذکور کا جواب لکھ کر جملہ سلاطین یورپ کے دربارون مین بھیجدیا - دولت علیہ نے باوجودیکہ اس جواب کے لکھنے مین عبارت آرائی کو ذرا بھی دخل نہین دیا تو بھی جسنے اس جواب کو پڑھا آنسو بھر لایا - دل ہاتھ سے جاتا رہا روسیون کی بے ایمانی پر ایمان لے آیا - چنانچہ وہ جواب یہ ہے -

حضرات! سُنئے تو خاص ہمارے پایۂ تخت مین اگر یورپ کے چھ بادشاہون نے کانفرنس بیج کی اور خود بخود بلا اطلاع ہمارے جو جی مین آیا اپنے ذاتی فائدون کے لیے تجویزین گڑھ لین حتّٰی کہ ہمارے ایلچی تک کو کانفرنس مین نہین آنے دیا کیون یہ کیسی نامناسب بات تھی -

ترکی کو اس امر کی بہت بڑی شکایت ہر ایک یورپین شاہ سے ہے اور ایسی ہی خودغرضانہ باتون کا نتیجہ آخرکار خراب نکلتا ہے جن شرطون پر سرویہ کے ساتھ صلح کی ہے انھین شرائط پر باب عالی مونٹو نیگرو سے مصالحت کرنا قبول کرتی ہے بلکہ بشرط موقع مناسب اس سے بھی زیادہ آزادی مونٹو نیگرو کو دینا چاہتی ہے بشرطیکہ وہ اپنی شرارت سے باز رہ کر باب عالی کی اطاعت قبول کرے اور ترکی کے دشمنون کے بہکانے مین نہ آئے - روس کا مونٹو نیگرو کی ایسے وقت مین حمایت کرنا

کیسی بیجا بات ہی - دولت عَلیّہ نے اپنی اندرونی مملکت کے عیسائیون کے لیے جو رعایتین وعدہ منظور کیے تھے اُنسے انکار ہی کب کیا - روس کی یہ کتنی بڑی ہٹ دھرمی ہی کہ اپنے لشکر کو مسلح رکھنا چاہتا ہی اور ترکی فوج سے ہتھیار رکھوانے کی خواہش ظاہر کرتا ہی - بھلا یہ کیونکر ممکن ہی - ہان روسی اگر اپنے لشکر کو غیر مسلح کردے تو ترکی بھی اپنے اقرارون کے پورا کرنے کے واسطے موجود ہی - ترکی نے ان دنون مین جو جو تیّاریان اپنی فوج مین کی ہین اُنسے خدا نخواستہ یہ منشا نہین کہ رعایا رعیسوی کو تکلیف دیجاے بلکہ مُراد یہ ہی کہ بیرونی دشمنون کے ناجائز حملون سے اپنے مُلک کی آبرو اور جان و مال کو بچایئے ترکی کو یہ بات بخوبی معلوم ہوگئی ہی کہ جسقدر فتنہ پردازی ہوتی ہی وہ شاہانِ یورپ ہی کی کارستانی کا نتیجہ ہی - اور یہ کہ اُنھین کی بیجا کارروائیون نے ترکی کو اِس ناشائستہ ہنگامہ کی جس سے مُلک مین بے امنی پھیلیگی اشتعالک دی ہی - باغیون کے روکنے کے واسطے دولت عَلیّہ کو کثیر التعداد لشکر رکھنے کی ضرورت ہی - علیٰ ہذا انتظامِ مملکت کے لیے بھی فوج کا ہونا ضروری امر ہی - ایسے وقت مین روس کی اِس خواہش کو کہ فوج کم کیجائے ہم کب قبول کرسکتے ہین - بار بار روس کا ترکی فوج کے کم کرنے یا اُسکے ہتھیار لے لینے کی خواہش ظاہر کرنا اور دوسری جانب خُفیہ اور علانیہ اپنے لشکر کو ہر طرح سے آراستہ کرنا کیسے دھوکے کی بات ہی - پھر روس نے جو دھمکی دیکر صوبہ ہاے **بوسنیا و ہرزگوینا و بلگیریا** مین عدہ انتظام کرنے کی دولت عَلیّہ سے خواہش کی ہی اُسکا جواب یہ ہی کہ ترکی نے ان صوبون مین کسی خاص طور

کے قواعد کا جاری کرنا روس یا کسی اور بادشاہ کے روبرو کبھی منظور نہین کیا۔
ہان اِس امر سے بھی ترکی کو انکار نہین کہ صوبہ ہاے مذکور بالا اور کسے مقام
متعلقہ مملکت ترکی مین (علی الخصوص جہان اہلِ اسلام اور ترک دونون آباد
ہین) حتی المقدور ایسا قانون جاری کیا جائیگا کہ ہر قوم و ملت کے
آدمیون کا یکسان انصاف ہوتا رہے اور آزادی کے ساتھ ہر کس و ناکس
رہین۔ اِن معاملات مین روس کی دھمکی بتلانے یا تقاضا کرنے کی ضرورت ہی
کیا ہی۔ دولت علیّہ خود ان باتون کو اپنا فرض سمجھتی ہی۔ اور مسلمان ہون
خواہ عیسائی سب کو ایک ہی نظر سے دیکھنا چاہتی ہی۔ البتہ جو رعایتین تعلیم
سے دولت علیّہ اپنی مسلمان رعایا کے ساتھ بھی نہین کرتی وہ عیسائیون
کے ساتھ کب اور کیونکر کر سکتی ہی۔ سلاطین ترکی کا ہمیشہ سے یہی شیوہ
رہا ہی کہ انصاف کرین اور ہر متنفس کو چاہے وہ کسی قوم اور ملت کا ہو
ایک ہی نگاہ سے دیکھین۔ کیا شاہان یورپ ان امور سے واقفیت نہین رکھتے
مملکت ترکی مین خاطر خواہ انصاف ہوتا ہی یا نہین۔ اِس امر کے معائنہ کے
لیے شاہان یورپ جو اپنے خاص ایلچیون کو قسطنطنیہ مین بھیجنا چاہتے ہین ترکی
کبھی ایسی درخواست کو قبول نہین کریگی۔ کیونکہ جب سلاطین غیر کے افسرون
کی حکومت مملکت ترکی مین قائم ہے اور اُنھین کے اچھا کہنے سے اچھا اور برا
کہنے سے برا انتظام تصور کیا گیا تو ترکی سلطنت کی وقعت ہی کیا رہی۔ بلکہ دولت
علیّہ سلاطین یورپ کی اِس بیجا اور خود غرضانہ دھمکی سے جسمین یہ ظاہر کیا گیا ہی
کہ "اگر ترکی شاہانِ یورپ کی مرضی کے مطابق اپنی عیسائی رعایا کا خاطر خواہ

بندوبست نہ کریگی تو ناچار ہو کر سلاطین مذکور اتفاق باہمی سے کوئی دوسرا
انتظام کرینگے" نہایت ناراض ہے۔ اور حیرت کے ساتھ سلاطین یورپ کی
مغرورانہ چال ڈھال کو دیکھ رہی ہے۔ ترکی ایک خودمختار سلطنت ہے
پھر بھلا وہ ایسی ناممکن خواہش کو کب منظور کریگی کہ دوسرا شخص حاکم
بنکر اسکی عملداری مین آئے اور اُسکے انتظامون کی نگرانی رکھے۔
انصاف تو کرو کبھی پیشتر بھی دُنیا مین ایسی باتین ہوئی تھین جو آج کے
روز شاہان یورپ دولت علیہ سے کرانا چاہتے ہین۔ انھین حرکتون سے
شاہان یورپ کی نالائقی ظاہر ہے۔ عہدنامہ پیرس ۱۸۵۶ء مین صاف
لکھا ہے کہ ترکی سلطنت کے اختیارات شہنشاہی مین کسی کو مداخلت کرنے کا
مجاز نہین ہے عہدنامہ مذکور کی روسے کسی بادشاہ کو ترکی کے اختیارات
جائز مین مداخلت کرنے کا استحقاق حاصل نہین ہے۔ خود ترکی ہی نے آجتک
شرائط عہدنامہ مذکور کی حد سے قدم باہر نہین رکھا تو اور کوئی کیونکر اُسکے
خلاف کرسکتا ہے اسکے علاوہ جو اشتہار روس نے شاہان یورپ کے
اتفاق سے دولت علیہ کے نام بھیجا ہے اُسکے لکھنے مین بھی چونکہ عہدنامہ
پیرس کے مطابق ترکی کو شامل نہین کیا گیا تو پھر آپ ہی کہیے کہ ترکی ایسی
مجذوبانہ بڑ کو (روس کا اشتہار) کب خیال مین لاسکتی ہے۔ عہدنامہ پیرس
کا حوالہ دولت علیہ اس لیے دیتی ہے کہ روسی عہدنامہ مین جسکو بیس برس
ہی گذرے ہین تمام شاہان یورپ نے یہ اقرار کیا تھا کہ یورپ کے ہر ایک
معاملہ مین جنگی ہو خواہ مالی مثل اقدم بادشاہون کے ترکی کو بھی جسکا تعلق

یورپ سے بہت کچھ ہی ضرور شریک کیا جائیگا مگر افسوس کہ بہت ہی برس کے عرصہ مین شاہانِ یورپ اپنے عہد و پیمان سے منحرف ہوگی۔ اور مملکت ترکی اور اُسکے سلطان کی عظمت مین خلل ڈالنے کے لیے جیساجی مین آیا ناپ شناپ مغروری اور خود غرضی سے اشتہار جاری کر دیا۔ کرتے پھرین ترکی کو ایسے مراسلون کی کیا پرواہ ہی اور وہ کب انہین لکھی ہوئی باتون کو منظور کر سکتا ہی؟ اِس دھمکی کے فقرہ نے کہ ترکی اگر شاہان یورپ کی مرضی پر نہ چلیگی تو ناچار وہ دوسرا بندوبست کرینگے ترکی کو صاف یقین دلا دیا کہ سلاطین یورپ دوستانہ طور پر مملکت سلطنت علیہ کے انتظام میں مشورہ نہین دیتے بلکہ زور سے ڈرا کر اپنے من مانتا انتظام کرانا چاہتے ہین اور ایسے ارادون سے صاف پایا گیا کہ اِن بادشاہون کی نظرون مین سلطان ترکی کی کچھ بھی وقعت نہین۔ افسوس کہ سلاطین یورپ کی یہی ناشایستہ باتین آخر الامر صلح مین خلل ڈالنے والی ہونگی۔ آخر مین سرکار ترکی نہایت ایمانداری کے ساتھ ظاہر کرتی ہی کہ اشتہار مذکور مین ایک بات بھی ایمان اور سچائی کی قلم سے نہین لکھی گئی۔ بلکہ ایسی تحریرین جو اس اشتہار مین ترکی کو بتلائی گئی ہین کوئی دوست کسی دوست کو نہین بتلاتا۔ ہان دشمن ہی اپنے دلی مطالب کی برآری کے لیے بتلائے تو بتلائے۔ تحریر مندرجہ اشتہار مذکور پر غور کرنے سے بخوبی ثابت ہو گیا کہ شاہان یورپ (جو ظاہر مین دوستی کا دم بھرتے مین) در پردہ ترکی کے دشمن ہین اور بنظر حقارت اُسکو دیکھتے ہین۔ اور جو یہ تہمت اُسپر لگاتے ہین کہ ترکی نے دوسرے ملکون کی تجارت مین خلل ڈالا ہی

شاہان یورپ کی ان بیجا باتون سے تنگ آگئی ہی اور ناچار ہو کر جان پر کھیلنے کو تیار ہے اب خداوند کریم کی ذات بابرکات پر بھروسہ رکھ کر (کیونکہ دولت عثمانیہ نے آج تک کوئی بات ناانصافی کی نہین کی) ترکی نے مصمم ارادہ کر لیا ہی کہ سلاطین یورپ کی ان تحرون کو جو بغیر شمول ترکی آپس کے مشوران سے اُنھون نے گڑھ لیے ہین ذرا بھی خیال مین نہ لائے - اور اُنکے ایسا بیہودہ مشورون پر کان نہ دھرے - چنانچہ یورپ کا یہی قاعدہ ہی کہ کوئی غیر شائستہ بات جو فریقین مین سے ایک کو ناحق نقصان پہونچائے کبھی منظور نہین کیجاتی اسی پر ترکی بھی عملدرآمد کریگا اور اپنی مملکت کو غیرون کی شر سے بچانے واسطے پوری کوشش کرتا رہیگا - باب عالی کی یہ تحریر واجبی ہی یا ناواجبی اسکا اندازہ خود شاہان یورپ کرسکتے ہین چنانچہ دولت عثمانیہ کو اُنکی ذات سے پورا بھروسا ہی کہ انصاف کو ہاتھ سے نہ دینگے - اس اشتہار یا مراسلہ کے اخیر مین ترکی نے یہ بھی لکھا کہ اگر یورپ مین صلح رکھنی منظور ہو تو روس اور ترکی کے لشکر سے ایک ہی وقت مین ہتھیار لیے جائین - یہ کبھی نہو گا کہ ترکی اپنے لشکر کے ہتھیار رکھوالے اور روس کی فوج باندھے پھرے - ترکی کے اس مراسلہ کے جاری ہونے پر جو شاہان یورپ بلکہ تمام یورپ کے نام پر تھا صاف ظاہر ہوگیا کہ یورپ مین جس صلح کی لوگون کو امید تھی اسکا نام ونشان بھی مٹ گیا اور خونخوار جنگ کے برپا ہونیکا جس سے لوگ ڈرتے تھے ہر ایک کو خواہ مخواہ یقین ہوگیا -

روسی فوج کی تیاریان

زارِ روس نے ترکون سے لڑنے کے واسطے جہانتک تیاری کی تھی کہ اگر وہ بعد اِس تیاری کے لڑائی سے مُنھ موڑتا تو ضرور اپنی ہی فوج کے ہاتھون سے کسی نہ کسی مقام پر مارا جاتا - فوج کے سواے روس کے تمام باشندے جنکے دلون مین سالہا سال سے تُرکون کے خلاف مذہبی پیرایہ مین دشمنی کا بیج بویا جاتا تھا ترکون سے لڑنے کے واسطے اُدھار کھائے بیٹھے تھے - غرضکہ فوجی تیاریون کے دیکھنے کو شہنشاہ الکزنڈر بذاتِ خاص ۲۰ تاریخ اپریل ۱۸۷۷ء کی صبح کو شہر سینٹ پیٹرسبرگ پایۂ تخت روس سے چھاونی کیچنیف کی جانب جہان لشکر روس کا ہیڈ کوارٹر تھا روانہ ہوا - اور ۲۲ اپریل کو مقامات اُمیرن اور بیرسلا کی فوج کا معائنہ کیا - بیرسلا کی فوج کے روبرو سردارون اور فوج کی طرف مخاطب ہوکر زار نے ایک اسپیچ کہی - وہ بھی سُننے کے قابل ہے - چنانچہ لفظ بلفظ ترجمہ اُسکا ذیل مین درج کیا جاتا ہے -

میرے بہادر سردارو اور سپاہیو! مین تمکو مقامات جنگ مین روانہ ہونے سے پیشتر دُعا دیتا ہون - دشمن کو جسکے مقابلہ ہو۔ تم جاتے ہو یہ بتلا دینا کہ تم پورے بہادر ہو اور جہانتک ہوسکے اپنی قوم اور مُلک کی آبرو قایم رکھنے مین پہلوتہی نہ کرنا - تم مین سے بہت سے جوان ایسے بھی ہین جو ابھی تک توپ کی مار کے سامنے نہین گئے تو بھی مین اُنکی ذات سے اُمید قوی رکھتا ہون کہ دشمن کے مقابلہ سے مُنھ نہ موڑینگے مجھے بھروسا ہے کہ تم فتح پاکر جلد اپنے وطن کو واپس آؤگے لڑائی اور خونریزی کو دور کرنے کے واسطے مین نے ہرچند کوشش کی - چنانچہ اس جنگ کا الزام ہمپر کوئی نہین لگائیگا

ہمنے بہتیرا صبر کیا لیکن آخر صبر کی بھی کوئی انتہا ہونی چاہیے۔
اِس اسپیچ کے وقت شہنشاہ کا بڑا بھائی گرینڈ ڈیوک نکولیس اور اُنکا ولیعہد اور جنرل اغناٹف اور جنگون کا منتظم جنرل ملوٹین موجود تھے۔ اِس اسپیچ سے بخوبی معلوم ہوگیا کہ جنگ ضرور ہوگی لیکن ہنوز کوئی دن لڑائی کے شروع ہونے کا مقرر نہین ہوا تھا تو بھی روسی سفیر حاضر باش قسطنطنیہ نے اپنے تمام کاغذات و دیگر معاملات سفیر جرمنی کے سپرد کردیے اور خود مع متعلقین ۲۳ اپریل ۱۸۷۷ء کو قسطنطنیہ سے سینٹ پیٹرسبرگ کی طرف چلدیا۔ اسکے چلے جانے سے ہرکس وناکس کو یقین کُلّی ہوگیا کہ روس اور روم مین عنقریب خونخوار جنگ واقع ہوگی۔

شہنشاہ روس کا اشتہار جنگ دینا

زارِ روس نے لڑائی شروع کرنے سے پہلے ایک اشتہار خاص شائع کیا (جیساکہ یورپ کے سلاطین مین قاعدہ ہے) اُسکا مضمون یہ تھا۔
ترکی سلطنت مین جو عیسائی رعایا آباد ہے اُسکی بہبودی کے لیے مین ہمیشہ جیسا کچھ فکرمند رہتا ہون اُس سے تمام یورپ کے سلاطین اور عوام الناس آگاہ ہین اور میری رعایا بھی خوب واقف ہے۔ یہ کم نصیب عیسائی مدّتون سے مصیبتون مین مبتلا ہین اور جیسی چاہیے ویسی آزادی اُنکو نہین ملتی۔ اِسلیے میری رعایا نے اور مین نے بھی یہ خیال کیا ہے کہ غلامی کا بار اُن مسیحیون کے سر سے اُتار اجاے۔ مجکو میری رعایا کی وفاداری اور جان نثاری پر ناز ہے (جی ہان کیون نہو اسی رعیت نے جسپر حضور کو ناز تھا آخرکار حضور کے گنتے کی موت آپکو مارا آپ بھی ہنچے جھاڑ کے پیچھے پڑی ہوئی ہے) اُسکا خون مجھے بہت ہی پیارا ہے۔ اسمین امن و امان

قائم رکھنے اور سلاطین غیر سے صلح رہنے کی مجھے جسقدر فکر ہے اُسکی شہادت میرے وزرا دے
سکتے ہین - بلگیریا اور ہرزے گونیا مین جو ناشایستہ کام پیشتر ہوئے تھے اُنپر بھی ہم اپنے
غصہ کو پی کر رہ گئے - اور جسقدر معاملات کا سُلجھاؤ ہم چاہتے رہے صلح ہی کے ذریعہ سے
چاہتے رہے - اور عیسائیون کی موجودہ حالت درست کرنے کے واسطے ہمیشہ شاہان یورپ
کے مشورہ سے کام کرتے رہے - اِن تمام کوششون سے صرف ہمارا یہی مطلب تھا کہ
عیسائیان **بلگیریا** اور **بوسینا و ہرزگوینا** پر جو ظلم ہوتے ہین اُنسے بیچارون
کو نجات دلائی جائے - ترکی گورنمنٹ نے پیشتر جو تجویزین سلاطین یورپ کے سامنے منظور
کی تھین اُنکے مطابق کاروائی ہونے سے یقین تھا کہ عیسائیان مذکور ظلم اور زیادتی
سے بچ جائینگے - چنانچہ ہرچند ہمنے کوشش کی کہ ترکی اُن شرائط پر قائم رہے اور شاہان
یورپ نے بھی اِس ضروری معاملہ مین ہماری مدد خاطر خواہ کی لیکن نتیجہ برعکس نکلا کوئی
اقرار ترکی نے پورا نہین کیا جب اُس سے شرائط مجوزہ کے پورا پورا عملدرآمد کرانے کی جنکو
خود ترکی نے منظور کیا تھا ضمانت طلب کی گئی تو صاف انکار کیا بلکہ اسکے بعد قسطنطنیہ مین
جو کانفرنس شاہان یورپ کی جانب سے منعقد ہوئی تھی اُسکی تجویز کی ہوئی شرطون کو بھی
ایک لخت نامنظور کیا - پھر بھی باب عالی کا دل سمجھانے کے لیے میمبران کانفرنس کی ایک
خاص مجلس منعقد ہوئی اُسمین جملہ میمبران کے اتفاق سے یہ صلاح ٹھہری کہ ایک خاص
اشتہار دولت علیہ کی خدمت مین بھیجا جائے اور اُسمین وہی باتین درج ہون جو
کانفرنس کے روبرو پیش ہوئی تھین اور پاس ہو کر دولت علیہ کو منظوری کے لیے
دی گئی تھین - چنانچہ ایسا ہی ہوا اور جانتک ہوسکا اس معاملہ کو صلح کے ساتھ نبٹایا جا

مگر ہماری ایک بھی امید برنہ آئی جو اشتہار سلاطین یورپ نے ملکر ترکی کے پاس بھیجا تھا اُسکی ترکی نے ذرا بھی عزت نہین کی چونکہ ہماری دوستانہ اور نرمی سے بھری کارروائیون سے ترکی کا دل نہین پسیجا اور اُسنے اپنی ضد کو نہین چھوڑا لہذا اب ہمکو بھی سخت کارروائی کرنے کی ضرورت ہوئی۔ ترکی نے اپنی نادانی سے بہت سے دشمن بنائے۔ ہماری یہ باتین جائز ہین یا ناجائز اسپر خوب غور کرنے کے بعد خدا کے بھروسہ پر مین اپنی جان نثار اور وفادار رعایا پر ظاہر کرتا ہون کہ **ماسکو** مین (یہ ایک بڑا شہر روسی عملداری مین ہی جو قدیم سے روسیون کا پایہ تخت رہا ہی اور اب بھی اگرچہ شہنشاہ روس سینٹ پیٹرسبرگ مین رہتے ہین مگر تاج پوشی کی رسم ماسکو ہی مین ادا کی جاتی ہی) روسیون نے جسوقت کا بیان کیا تھا وہ وقت آپہونچا ہی لہذا آج سے مین اپنی بہادر فوج کو اُسکے واسطے خدا سے دُعا مانگنے کے بعد اپنی عملداری سے باہر جانے کا حکم دیتا ہون۔ اس اشتہار کی ذیل مین اسقدر عبارت اور لکھی تھی کہ "یہ **اشتہار** شہنشاہ الکزنڈر نے اپنے جلوس کے تیئیسوین سال مین مطابق ۲۴ اپریل ۱۸۷۷ء جاری کیا۔ فقط۔" اسی روز پرنس گورشیکاف وزیر الخارجہ سلطنت روس نے سلطانی سفیر متعینہ سینٹ پیٹرسبرگ کو اس اشتہار اور جنگ کی خبر دی اور سفیر موصوف سے اُنکے متعلقین کی جو ہمراہ سفیر موصوف کے رہتے تھے فہرست بھی مانگی تاکہ اُنکو اس لڑائی مین کوئی روسی ضرر نہ پہونچا سکے اُسکے سوائے جسقدر ترک روسی عملداری یا خاص شہر سینٹ پیٹرسبرگ مین رہتے تھے اُن سب کو پرنس مذکور نے کہا کہ اگر تم لوگ یہان سے اپنے وطن کو جانا چاہتے ہو تو خوشی سے بلا روک ٹوک جا سکتے ہو اور جو ترک یہان رہینگے اُنکو بھی کسی طرح کی تکلیف نہین دیجائیگی۔ اس حکم کو سُنکر اکثر ترک تو اپنے وطن کو

چلدیے اور بعض بدستور وہین بنے رہے - ۲۴ اپریل ۱۸۷۷ء کو ایک خاص سرکیولر پرنس
گارٹسچیکاف نے روسی ایلچیون کے نام جو دوسری سلطنتون کے دربارون مین متعین تھے
بھیجا - اس سرکیولر مین تمام الزام ترکی ہی کے سر منڈھے گئے تھے اور لکھا تھا کہ روس
کا ہرگز ارادہ جنگ کرنے کا نہ تھا مگر ترکی نے اُسکو ضد پر ضد کرکے اشتعال دی اب تمام خرابیان
کی ذمہ دار ترکی ہی ہی زار روس پر اس خونخوار جنگ کی تہمت کوئی نہین لگا سکتا -

الغرض جب روس کی طرف سے مذکورۃ الصدر اشتہارات دعوت جنگ شائع ہوچکے تو
دولت عالیہ عثمانیہ نے بھی ایک خاص سرکیولر اپنے تمام سفیرون کے نام جو سلاطین یورپ کے
دربارون مین تعینات تھے اور جملہ اہلکاران ماتحت کے نام بھیجا جسکا مضمون حسب تفصیل ذیل تھا
مین سلطان ترکی اپنے ہوش و حواس کی درستی مین یہ سرکیولر جو ضروری ہی جاری کرتا ہون
اور اسمین جو عبارت لکھی گئی ہی اُس سے پڑھنے والون کو مترشح ہوگا کہ اپنی آزادی اور
ہرطرح کے واجبی حقوق کو خواہ دین سے یا دُنیا کسی سے متعلق ہون قائم رکھنے اور ایسے
امور کے بنے رہنے کی خاطر جنسے سلطنت کی شان و شوکت مین فرق نہ آئے یہ سرکیولر جاری
کیا گیا ہی - آپ لوگون کو معلوم ہوا ہوگا کہ کل (۲۴ اپریل ۱۸۷۷ء) صبح کو روس کے
شہنشاہ نے ایک لڑائی کا اشتہار پرنس گورٹسچیکاف اپنے وزیر کی معرفت ہمارے ایلچی
متعینہ شہر سینٹ پیٹرسبرگ کو دیا تھا جو آج اسی وقت ہمارے پاس پہونچا ہی - اس اشتہار
کے ہمارے ہاتھ مین پہونچنے ہی سے پہلے روس نے ہماری سرحد ایشیا پر حملہ آور ہوکر
جنگ شروع کردی ہی - جس بادشاہ کے دربار مین تم ہماری جانب سے ایلچی مقرر ہو
اُسکو مہربانی کرکے یہ بات سمجھادینا کہ زار روس نے یہ حرکت خلاف قاعدہ سلاطین یورپ

کے کی ہی۔ اور جو قواعد دُنیا کے تمام بادشاہوں میں ایسے کاموں کے شروع کرنے کے واسطے
قدیم سے مقرر ہیں روس نے اُنمیں سے ایک پر بھی خیال نہین کیا۔ لہذا ہم تمکو جتلاتے ہیں
کہ عالی شان ترکی روس کی اِن ساری حرکتوں پر معترض ہی خصوصًا عہد نامہ پیریس کی
رو سے۔ اِس عہد نامہ میں جو شہر پیریس پایۂ تخت فرانس میں ۱۸۵۶ع میں لکھا گیا اور
جسپر تمام شاہان یورپ کے دستخط ہیں صاف لکھا ہی کہ جب کبھی یورپ کے کسی دو بادشاہون
مین بگاڑ ہوجاے تو جنگ کرنے سے پیشتر شاہانِ یورپ میں سے دو کو ثالث کے طور پر
صلح کے لیے مقرر کرین اور یہ معاملہ اُسکے ہاتھ میں سونپ دین اور جبتک ثالث صلح
کرانے سے مُنھ نہ موڑین جنگ کو ملتوی رکھین روس کے زار کو لازم تھا کہ اِس لڑائی
کے شروع سے پہلے عہد نامہ کے مطابق اِسی تجویز پر عمل کرتا مگر ظاہر ہی کہ اُسنے اِس
عہد نامہ پر عمل نہین کیا اِسلیے انصافًا تمام شاہانِ یورپ کے خلاف کارروائی کی اور
سلاطین یورپ کے ضروری قاعدہ سے جسکی رو سے ہمیشہ دو شاہون مین اَن بَن
ہونے کی حالت مین دوسرے دو کو صلح کرانے کے واسطے مقرر کیا جاتا ہی انحراف کیا۔ اِس
انحراف کی روس کو سزا دینے اور اپنی رعایا برایا کو امن میں رکھنے اور یورپ میں صلح
قائم رہنے کے واسطے ہمنے بھی ناچار اِس لڑائی کو قبول کیا ہی تاہم مُٹ بھیڑ ہونے
سے پیشتر ہم شاہانِ یورپ سے اِس امر کی درخواست کرتے ہین کہ وہ ہو سکے تو عہد نامہ
پیریس کے مطابق جسپر ہم مثل شاہانِ یورپ قائم ہین روس مین اور ہم مین صلح کرادین
ہماری اِس درخواست کی کل شاہانِ یورپ قدر کرینگے۔ ہمکو قوی امید ہی کہ اخیر مین
جبکہ سلاطین موصوف کے روبرو اِس امر کی تحقیقات کہ اِس فضول جنگ کا بانی مبانی

کون ہے ہوگی تو وہ الضا فاًاسی کو اسکی بُنیاد سمجھینگے جو حقیقت مین ہے۔ اگرچہ ترکی کا یہ
اشتہار ہر طرح سے عمدہ اور واجبی تھا مگر ایسے وقت مین جبکہ گیدڑ کی طرح سے تمام
سلاطین یورپ ایمان داری سے کوسون دور رہکر ترکی (ترکی نام ایک جانور کا بھی ہے
جو لمبی گردن اور سُرخ چونچ والا سفید رنگ کا بط کی مانند ہوتا ہے اور جسکے حلق کے نیچے
ایک بڑا سا سُرخ خول یا پوٹا غذا سے بھرا ہوا رہتا ہے یہ جانور اکثر آدمی کے پیچھے کاٹنے
کو دوڑتا ہے صاحب لوگ نہایت خواہش کے ساتھ اسکا گوشت کھاتے ہین) شکار پر رال
ٹپکا رہے تھے داد دینے والا اور اُسکو واجبی یا غیر واجبی بتلانے والا کون تھا؟ روس
کی لڑائی شروع کردینے کی خبر سُنکر انگلستان کو نہایت رنج ہوا اور فی الفور ایک
گشتی سرکیولر کے ذریعے سے اعتراض چھپواکر تمام شاہون کے نام بھیجدیا اور اپنی
رعایا مین بھی تقسیم کیا مگر چونکہ روس کے غرور ونخوت کا پیالہ لبریز ہو رہا تھا اور
گھمنڈ کا خمار اُسکی آنکھون مین سما رہا تھا اسلیے اُسنے انگلینڈ کے اس اعتراض کا بھی کچھ
خیال نہین کیا۔ روس کے اس غرور کو دیکھکر دولت آب صفوت پاشا وزیر اعظم ترکی
کو ایسا غصہ آیا کہ اُسنے پھر ایک دوسرا اشتہار دولت علیہ کی طرف سے جملہ سلاطین
یورپ کے نام بھیجا اُسمین لکھا تھا کہ آج تک جسقدر فتنہ پردازی اور بغاوت رعایاء عیسوی
یا صوبہ ہاے مسیحی نے دولت علیہ کے مقابلہ مین کی تھین اُن سب کا بانی مبانی زار روس ہے۔
اور یہ کہ وہ جیسا زبان سے امن و امان قائم رکھنے کا دعوی کرتا ہے ویسا دل سے نہین چاہتا
اور ہمیشہ ترکی مین فساد کھڑے کروا تا ہے ترکی سرکار عہدنامہ پیرس پر آجتک قائم ہے اور
اسوقت شاہان یورپ کے روبرو اگر وہ کچھ انصاف رکھتے ہون تو عہدنامہ مذکور کی اُن شرطون

شرط کو پیش کرتی ہی۔ جسکا مضمون یہ ہی۔ شرط آٹھوین بلند ترکی اور دوسرے بادشاہ جنکے اس عہدنامہ پر دستخط ہین اقرار کرتے ہین کہ شاہانِ یورپ مین سے کسی شاہ کے ساتھ ایک دوسرے سے کسی معاملہ مین تنازع واقع ہو جس سے صلح باہمی مین خلل واقع ہو تو پیشتر اس سے کہ وہ دونون جنگ کرین یورپ کے دو بادشاہون کو اپنے بیچ مین پڑکر تصفیہ کرا دینے کی درخواست شاہان یورپ سے کرینگے۔ اور جہانتک دوسرے بادشاہون کے ذریعہ سے معاملہ کا فیصلہ ہو لڑائی سے دور رہینگے۔ فقط۔

اگرچہ ہمنے اس جنگ کو نہین چھیڑا تو بھی ہم عہدنامہ پیرس کی دفعہ مذکورہ کے مطابق شاہان یورپ سے درخواست کرتے ہین کہ انمین سے دو یا زیادہ جسطرح سے وہ مناسب سمجھین متفق ہوکر روس کا اور ہمارا فیصلہ کرا دین اور روس نے عہدنامہ پیرس کو بالائے طاق رکھ کر غیرواجبی طور پر جو لڑائی دولت علیہ سے شروع کی ہی اسپر بھی سلاطین یورپ بنظر انصاف غور کرین تاکہ جملہ شاہون کو ہمارے اور روس کے بیچ مین پڑنے کے لیے انصاف خود مجبور کرے۔ اگر ہماری یہ درخواست شاہان یورپ نے قبول کی تو نتیجہ نہایت عمدہ ہوگا کشت وخون سے بندگانِ خدا بچینگے۔ ورنہ ظاہر ہی کہ اس جنگ کے واقع ہونے کی حالت مین علاوہ کشت وخون کے ہر ایک بادشاہ کو تشویش ہوگی اور کچھ نہ کچھ نقصان بھی پہونچیگا شاہانِ یورپ یقین کرین کہ خدانخواستہ جنگ ہوئی تو دولت العالیہ ترکی روس کے ایسے دانت کھٹے کریگی کہ پھر کبھی اسکو ایسی شرارت کا حوصلہ نہو۔

القصہ دولت علیہ کی یہ تحریر جب شاہانِ یورپ کے دربار مین پہونچی تو بعض نے اسکو واجبی اور بعض نے کچھ یونہین سا (جو روس کے گرگے تھے) خیال کیا۔ گو کہ یہ تحریر ترکی کی سچائی کے

ساتھ واجبانہ طور پر تھی مگر روس جبکہ کسی طرح لڑائی کیے بغیر ماننا ہی نہ تھا تو وہ شاہان یورپ
جو اس ترکی کے سر کیولر کو واجبی خیال کرتے تھے کیا کرسکتے تھے۔ جبکہ ترکی نے اس امر کا
یقین کرلیا کہ ہماری مندرجۂ بالا درخواست پر کسی بادشاہ نے خیال نہین کیا اور
اس جنگ کا ٹلنا غیر ممکن ہی تو ناچار ہوکر اُسنے مندرجۂ ذیل اشتہار جنگ روس کے
اشتہار جنگ کے جواب مین بڑے زور وشور سے جاری کیا اور وہ یہ ہی۔

اشتہار منجانب دولت العالیہ عثمانیہ

آج پورے دو برس ہوئے کہ تمام یورپ مین اندرونی عداوت اور گڑبڑ پھیل رہی ہی
اُسکا اخیر مین یہ نتیجہ نکلا کہ روس نے ترکی سے خواہ مخواہ جنگ شروع کردی چنانچہ ملک
ایشیا مین جو ملک ہمارے تابع مین ہین اُنپر روس نے حملہ کیا۔ یورپ کی جسنے آدمیون کی
جانین بچانے مین سقدر کوششین کی ہین اس موقع پر ایک پیش نہ گئی۔ جو حالت اسوقت
ترکی سلطنت کی ہی اُسکا اظہار کرنا ترکی مناسب سمجھتی ہی۔ ۱۸۷۶ء مین ترکی نے سرویہ سے
صلح کی۔ اور اہالیان مونٹونیگرو سے بھی صلح کی خواہش ظاہر کی لیکن اُنھون نے روس
کی حمایت کے گھمنڈ سے منظور نہین کیا۔ تسپر بھی بعوض اسکے کہ مانٹونیگرو کا غرور لڑائی
کرکے توڑا جائے اُسکو صلح کے لیے کہ بعد غور منظور کرے کافی مہلت دی گئی۔ کیونکہ ترکی
دوسرون کا ملک فتح کرکے اُنکو آفت مین ڈالنے کی نیت نہین رکھتی۔ ترکی سلطنت کا مدتون
سے یہی ارادہ ہی کہ اپنے مسلح لشکر کے ہتھیار لے لیوے تاکہ وہ ناجائز طور پر استعمال مین
نہ لائے جائین مگر اندنون ایک عرصہ سے جو جھگڑے ادھر اُدھر برپا ہو رہے ہین اُنکے
انتظام مین لگے رہنے کے باعث دولت علیہ اپنے اس ارادہ مین کامیاب نہو سکی۔ ترکی

کا دلی منشا یہی تھا کہ حتی المقدور اس جنگ سے باز رہے اور یورپ کے دو بادشاہون کو
ثالث بالخیر بناکر باہمی تصفیہ صلح کے ساتھ کرلے - مگر روس نے بہت ہی جلدی کی اور آناً فاناً
مین جنگ کے واسطے پاؤن پھیلائے - اسپر طرّہ یہ کہ ان معاملات کی نسبت جو اشتہار لندن
سے شائع کیے گئے ہین اُنکے ترتیب دینے مین نہ ترکی سفیر کو شامل کیا گیا نہ ترکی گورنمنٹ کی رائے
لی گئی - حالانکہ اشتہارات مذکورہ مین ترکی کو تحکمانہ ہدایتین کی گئی ہین - بھلا یہ کوئی انصاف
ہے؟ پھر یہ کارروائی اور بھی بڑھ چڑھ کر ہوئی کہ دوسرے بادشاہون نے ترکی سے دریافت
کیے بغیر ان اشتہارون پر اپنے اپنے دستخط کردیے - قسطنطنیہ مین جو کانفرنس منعقد ہوئی
تھی اُسمین اس امر کا اقرار کیا گیا تھا کہ جب کسی امر کا مشورہ ہوگا تو تمام سلاطین یورپ
کے سفیرون کو شریک کیا جائیگا مگر افسوس کہ اُس وعدہ کی پابندی بھی شاہان یورپ نے
نہین کی - جبکہ شاہان یورپ نے اپنے تمام اقرارون کو بلا کسی وجہ کے توڑ دیا تو ترکی
نے بھی اُنکے بھیجے ہوئے اشتہارون کی کچھ قدر نہ کی - اور اگر ترکی لندن کے اشتہار
پر غور بھی کرتی تو کیا ہوتا - کیونکہ پیشتر اس سے کہ وہ اشتہار ترکی کے پاس پہونچا روس
نے لڑائی شروع کردی تھی - ترکی کو اس لڑائی کے شروع ہونے سے کچھ خوف نہین مگر ہان افسوس
اس امر کا ہے کہ یہ لڑائی دغابازی اور مکر سے شروع کی گئی جو بادشاہون کی شان کے خلاف
ہے - روس نے ترکی کو نیچا دکھانے کے واسطے کُل سامان مہیا کرلیے اور تا بمقدور اُسنے کوئی
دقیقہ اپنے زعم باطل مین باقی نہین چھوڑا - مگر روس کو شاید یہ معلوم نہین کہ کیسے بہادرون
سے معاملہ آپڑا ہے - یہ اتراک وہ لوگ ہین جو اپنی آزادی کے واسطے اور اپنے شہنشاہ کی عزت
قائم رکھنے کے واسطے اور نیز اپنے آبا و اجداد کی ناموری کے لیے اپنے شہر اور ملک کو دشمن سے

محفوظ رکھنے کے واسطے جان ہتھیلی پر لیے کھڑے ہین - آئے اور دیکھ لے - جنگ شروع ہونے سے پہلے مین (حضرت سلطان روم) اُسکے اسباب بیان کرتا ہون تاکہ لوگون کو سچا اور اصلی حال معلوم ہوجائے - اور یہ بھی معلوم ہوجائے کہ یہ شرارت ترکی کی طرف سے شروع نہین ہوئی بلکہ پیشتر اسکا بانی مبانی روس ہے - ہرزیگوینا اور بوسینیا مین جو بلوہ ہماری سچی رعایا نے ہمارے برخلاف کیا تھا وہ بلگیریا کے عیسائیون کی اشتعالک سے جنکو روس کی خفیہ کمیٹی سے ہمارے خلاف تنخواہ اور ہر طرح کی مدد پہونچتی تھی کیا تھا پھر سرویہ اور مونٹونیگرو نے بھی روس ہی کے بھڑکانے سے بغاوت کی تھی انکے علاوہ روس نے ترکی عملداری مین اور بھی کئی جگہ فساد کرائے اور پورے دو برس سے اسی طور پر روس نے ترکی عملداری مین طرح طرح کے فساد برپا کرائے جنسے مراد اُسکے یہ تھی کہ سرکار عثمانیہ کو یورپ کی نظرون مین بدنام اور نالائق ثابت کرے ترکی اس موقع پر ان باتون کو اسلیے دُہراتی ہے کہ شاہان یورپ کو روس کے ہتکھنڈے معلوم ہوجائین - دولت العالیہ عثمانیہ نے یورپ کے ہر ایک بادشاہ سے اپنی خواہش کو ظاہر کیا کہ آگے کو دیکھو اور کام کرو " اُسکا نتیجہ روس نے یہ نکالا کہ اشتہار چھپے شائع کیا اور لڑائی ایک دن پہلے شروع کر دی - اب روس کے اس غرور کو توڑنے کے واسطے ترکی کا بہادر لشکر بھی کوچ کرنیوالا ہی - مین ایسے نازک وقت مین کامل امید رکھتا ہون کہ میرے سپاہی - میری فوج میرے سردار - میری رعایا - اپنی اور اپنے بادشاہ کی عزت و آبرو کا خیال کرینگے - یا اللہ اور اے شہنشاہ حقیقی تو ہی جھوٹھ اور سچ کا انصاف کرنیوالا ہے فقط

روسی لشکر کا انتظام

لڑائی کے بیان کرنے سے پیشتر ہم اپنی کتاب کے پڑھنے والون کی خاطر سے دونون سلطنتون کی
برّی و بحری فوجون کا کچھ احوال لکھنا مناسب سمجھتے ہین تاکہ اس کتاب کے پڑھنے والون کو
دوگنا لطف حاصل ہو۔ تحقیقات سے معلوم ہوا کہ برّی فوج ترکی کی نسبت روس کے [illegible]
ہے بلکہ بحری فوج بھی روس کی ترکی سے کسی قدر بڑھ کر ہی ہے۔ البتّہ ترکی کے لشکر کا انتظام روس
لشکر کی بہ نسبت عمدہ ہے۔ روس نے اس لڑائی ہی کے لیے کئی برس پہلے سے تیاریان
کر دی تھین۔ تمام فوج کو عمدہ قواعد سکھائے جاتے تھے سنہ ۱۸۷۱ء مین شہنشاہ روس
نے ایک خاص قاعدہ فوجی ترتیب کے لیے اپنے ملک مین جاری کیا جسکا عمل درآمد سنہ ۱۸۷۴ء مین ہوا
اِس قاعدہ کی رو سے روس کی رعایا کے ہر ایک نوجوان آدمی کو فوج مین بھرتی ہونے کے لیے مجبور کیا گیا
فرانس اور جرمن کی جنگ کو دیکھ کر روس کے کان کھڑے ہوئے اور اُسی کی وجہ سے
روس نے قاعدہ مذکور کو اپنے ملک مین جاری کیا اور قواعد بھی عمدہ طریقہ سے
سکھائے اس قاعدہ کی رو سے اکیس برس کی عمر سے تیئس برس تک کی عمر کا آدمی
فوج مین بھرتی ہوتا تھا اور گاٹرس مین بھرتی ہو کر ہر ایک سپاہی کو چودہ برس
تک نوکری کرنی پڑتی تھی اور شب و روز فوج ہی کی درستی مین لگا رہتا تھا (حالانکہ ترکی
کے دشمنون کو بھی اسکی خبر نہ تھی) بڑے بڑے معرکہ کے آلات منگوا کر فوج مین تقسیم کیے
تھے اچھے اچھے قاعدے تمام فوج مین جاری کیے تھے۔ روز قواعد سکھلائی جاتی تھی۔
نئی توپون کے ڈھالنے کے کارخانے بڑے بڑے شہرون مین کھولے تھے جنمین رات دن کام
ہوتا تھا۔ ہر روز ہزارون گولے اور کارتوس ڈھالے جاتے تھے۔ فوجی وردی اور
ایسی خوراک جو مدتون نہ سڑے بیشمار جمع کی گئی تھی۔ خوراک لیجانے کے واسطے گاڑیان

تصویر جنرل ملوتین روسی کمانیر متعلقہ صفحہ (۳۲۹)

ایسی خوراک جو ہیڈکوئن نہ سٹرے بیشمار جمع کی گئی تھی ۔ خوراک لیجانے کے واسطے گھاڑ یمن

چھکڑے ۔ ہزارون بنکر تیار تھے ۔ چھاونیون کے ڈالنے کا سامان ۔ لوہا ۔ لکڑی ۔ بانس ۔ اور رسّی جگہ بجگہ جمع تھا ۔ فوجی شفاخانون کے واسطے دوائین اور ڈاکٹر مع دوسرے سامان کے جمع کر لیے تھے ۔ جہان جہان لڑائی کرنے کا قصد تھا اُن میدانون مین تار برقی کا ذخیرہ ڈلوا دیا تھا ۔ اِسکے علاوہ روس کے پاس پیشتر بھی جنگ کا سامان بکثرت تھا چنانچہ ۱۸۷۵ء اور ۱۸۷۳ء اور ۱۸۷۴ء مین بیشمار میکمہیو اور کروپ گن قسم کی توپین خرید لی تھین جنسے اس لڑائی کے شروع ہی مین کام لیا گیا ۔ سامان جنگ کی فراہمی اور درستی کے واسطے زار کے حکم سے جنرل ملوٹین تعینات ہوا تھا جسکی تصویر بھی ذیل مین دکھلائی جاتی ہے ۔

تصویر جنرل ملوٹین

جنگ شروع کرنے سے پیشتر ہی روس نے مقامات کچنیف ۔ براسپول اور زانیف ۔ وغیرہ مین اپنا لشکر جمع کر رکھا تھا ۔ چنانچہ مقامات مذکور مین روس کا جو لشکر جمع تھا اُسکا شمار ۱۳۰۰۰۰ ایک لاکھ تیس ہزار پیدل اور تیس ہزار گھوڑ چڑھے سوارون اور چار سو پچاس توپون کا تھا اس لشکر پر گرینڈ ڈیوک نکولس برادر شاہ دولت حکومت کرتا تھا ۔ فوج مذکور کے سواے دو حصے اور لشکر کے نئے سر سے تیار کیے گئے تھے منجملہ اُنکے ایک حصہ تو اُڈیسہ کو اور دوسرا حصہ سیباسٹوپول کو بھیجا گیا ۔ اِن آخری دو حصون کی فوج کا ہیڈ کوارٹر خاص اُڈیسہ مین قائم کیا گیا اور نام اس لشکر کا کوسٹما کا لشکر رکھا گیا

(روس کا جو لشکر ایشیا مین بھیجا گیا اُسکا احوال)

زار روس کا ارادہ ایشیا مین بھی ترکی کو پریشان کرنے کا تھا ۔ چنانچہ آرمینیا ۔ ایشیاے تامنور کی طرف سے بھی حملہ آور ہونے کی تیاریان کی گئین ۔ اس سمت بڑے بڑے

شہر اور عمدہ عمدہ قلعہ جات ہین - قدرتی حالت اس ملک کی ایسی ہی کہ ہر موسم مین جنگ ہوسکتی ہی
سنہ۱۸۵۳ء روس نے ترکی سے جنگ شروع کی تھی تو اوّل دوبرودشا کی طرف سے اسکی
فوج بڑھی تھی مگر کامیابی حاصل نہوئی آخرکار جارجیا کی جانب سے حملہ کیا اور فتح پائی
تھی انھین وجوہات پر خیال کرکے زار روس نے سنہ۱۸۷۷ء مین کوہ بالکن اور جارجیا کی طرف سے
اپنے لشکر کے بڑھانے کا قصد کیا - اور ۵۵ ہزار فوج پیادہ اور ۱۲ بارہ ہزار سواروں کو ۳۰۰ تین سو
توپ سمیت بڑھنے کا حکم دیا - اس حصہ لشکر کا نام کاکیزس کا لشکر رکھا گیا اور کمان اسکی
جنرل میلیوکوف کے سپرد کی گئی - یہ جنرل آرمینین قوم کا آدمی ہی - جس ملک مین ہوکر
یہ فوج بڑھنے والی تھی اُسکے تمام فراز و نشیب سے جنرل مذکور بخوبی واقف تھا - کیونکہ
سنہ۱۸۵۵ء کی جنگ مین اِسنے بڑی ناموری حاصل کی تھی - ان تمام فوجون کی اعلی
کمان گرینڈ ڈیوک نکلوس برادر زار روس کو دی گئی تھی مگر یہ شخص کچھ بہت بڑا عقلمند
نہین ہی اور نہ فوجی فن مین اُسنے تعلیم پائی تھی - بلکہ اُسکی تندرستی مین بھی فتور پڑا ہوا تھا
مگر باوجود اسکے اُسکو ترکی پر حملہ آور ہونے والی تمام فوجون کی اعلی کمان کا ملنا صرف اسی
باعث سے تھا کہ وہ شہنشاہ روس کا بھائی تھا - فقط اپنے خاندان کی ناموری کے لیے برائے
نام اُسکو سپہ سالار مقرر کردیا تھا -

(روسی لشکر کے سپاہیون مین کیا کیا عیب اور کیا کیا ہنر ہین)

یہ بات پوشیدہ نہین ہی کہ روس مین کام پڑے پر بہت جلد بیشمار لشکر فراہم ہوسکتا ہی
اور شہنشاہ کو اپنے سپاہیون پر پورہ بھروسہ ہی کیونکہ جنگ کے وقت وہ بڑی بڑی تکلیفون
کی برداشت خوشی کے ساتھ کرسکتے ہین کئی روز تک بھوکے پیاسے رہ سکتے ہین نہ کبھی شکایت

لب پر نہین لاتے - بہت سا بوجھ اپنے اوپر لاد کر لمبے چوڑے سفر کو طے کر سکتے ہین کبھی تھکتے نہین - روسی لشکر کا کوئی سپاہی اگر کسی امر کا شاکی ہو تو یہ سمجھنا چاہیے کہ اسکو بہت ہی بڑی تکلیف ہی - یہ سپاہی محض جاہل ہوتے ہین - اسلیے ہر ایک مصیبت کو جو پڑتی ہی جھیلتے ہین اور اپنے بادشاہ کو بمنزلۂ خدا سمجھتے ہین یہ لوگ بہت بڑے بہادر نہین ہین اسلیے جب تک انکا کمان افسر لائق نہو کچھ نہین کر سکتے - غیر واجبی اور واجبی امر مین تمیز نہین کر سکتے - جہان کہین عقل کے خرچ کرنے کی ضرورت ہو وہان ہمیشہ اپنے سردار کے محتاج ہوتے ہین - بذات خود کسی امر کا تصفیہ نہین کر سکتے جنگ مین نیے اور خوفناک حادثہ کو دیکھکر انکے چھکے چھوٹ جاتے ہین اگر سردار تھ سنبھالے تو لوگ دم بھاگتے نظر آتے ہین - اسی وجہ سے باوجود کثیر المقدار لشکر ہونے کے جیسا چاہیے ویسا روسی لشکر کا انتظام نہین ہی اسکے اور بھی کئی سبب ہین - **اوّل** تو روس مین تمام نالائق اور خراب باتون نے رواج پکڑ لیا ہی - دھڑلے سے رشوات کا لینا یہ ایک عیب ہی - اپنے اپنے آدمیون یا آدمیون کی بیجا طرفداری کرنا یہ **دوسرا** نقص ہی - کوئی فوجی سردار کسی قصور کو اپنے ذمہ نہین لیتا یہ **تیسرا** عیب ہی - ہر ایک چھوٹے بڑے کام مین رشوت لیکر اس کام کو انجام دینا روس کے ملک مین یہانتک رائج ہوگیا ہی کہ رشوت کو عیب نہین سمجھا جاتا گویا یہ تو ایک معمولی طریقہ ہی - چنانچہ ادنی اہلکار اور کار مدار سے اعلی افسرون تک اس بلا مین پھنسے ہین - لشکر مین بڑے بڑے عہدے انھین لوگون کو ملتے ہین جو کچھ سفارش رکھتے ہون یا مالدار ہون لیاقت پر کوئی غور نہین کرتا - اور ایسے سفارشی اور زر کی بدولت سردار بنے ہوئے لوگ بالکل جاہل ہوتے ہین - بیچارے اچھے اچھے تعلیم یافتہ زر نہونے کے باعث مدتون ادنی درجہ

کی ملازمت مین پڑے عمر کھوتے ہین۔ جب کہین لڑائی مین ان جاہل سردارون کی بدولت
شکست ہوتی ہے تب عمدہ اور لائق لوگون کو تلاش کرکے افسر بنایا جاتا ہے۔ جیساکہ جنگ
حال مین دیکھا گیا جب ترکی نے اوّل ہی مٹ بھیڑ مین روسی فوج کو شکست فاش دی تو
ہار کر پیچھے سے عمدہ عمدہ سردارون کو فوج کی کمان سپرد کی گئی۔

روس کی دریائی فوج اور بیڑہ جہازات

جب ہمنے روس کی بڑی فوج کا حال بیان کیا تو مناسب معلوم ہوتا ہے کہ بحری فوجون کا
احوال بھی کسی قدر ناظرین کتاب کی آگاہی کے لیے لکھین۔ روس کی بحری فوج کے دو حصے
ہین۔ ایک حصہ کا نام بالٹک سی اور دوسرے کا نام بلیک سی مشہور ہے۔ ان حصون
کے نشانات انگریزی جہازون کی مانند ہین ۱۸۶۸ء مین ان حصون کی مقدار مفصلۂ ذیل تھی

بیڑہ جہازات بالٹک سی کی فوج کا شمار ۳۴۷

جنگی جہازون کا شمار ۱۳۷۔ سلح خانہ کے جہاز جنپر چادر آہنی جڑی تھین ۲۷۔
بغیر چادر کے جنگی جہاز ۴۴۔ سامان جنگی کے رکھنے والے جہاز ۶۶۔

بیڑہ جہازات بلیک سی کا شمار ۱۳۱

آہنی چادر والے جہاز ۲۔ بغیر آہنی چادر کے جہاز ۲۵۔ سامان رکھنے والے جہاز ۴

بیڑہ جہازات کاسپین ۱۹

بلا چادر آہنی ۱۱ ۔ سامان رکھنے کے جہاز ۸۔

بیڑہ جہازات سائبریا ۳۶

بلا چادر آہنی ۱۵۔ سامان جنگ رکھنے والے ۲۱۔

اِس حساب سے معلوم ہوا کہ اُسوقت روس کی دریائی فوج کے کل دوسو تینتیس ۲۳۳ جنگی جہاز تھے۔ جنمین ۵۶۱ توپین چڑھی تھین۔ اور اِن سب کے انجنون کی طاقت ۱۲۰۸۰ اگھوڑون کی تھی۔ روس کے آہنی جنگی جہاز کل ۲۹ ہین اُنمین سے ۲۷ بالٹک مین اور بلیک سی مین رہتے ہین۔ روس کے تمام آہنی جنگی جہازون مین بڑا اور طاقتور پیٹر دی گریٹ الکزون نامے جہاز ہی۔ جو تین جہازون کی برابر وسیع ہی۔ اُسکی لمبائی ۳۲۱ فیٹ اور چوڑائی ۶۴ فیٹ کی ہی۔ اُس سے اُتر کر مینین ہی جسکی لمبائی ۲۹۸ فیٹ اور چوڑائی ۵۰ فیٹ کی ہی۔ اِنکے علاوہ اُسکے پاس مانیٹر نام کے جہاز بھی ہین۔ اِن سب مین نوگراڈ نامے مشہور لڑا کا جہاز ہی۔ یہ جہاز ۱۸۷۳ء مین تیار کر کے دریا مین اُتارا گیا تھا۔ یہ ایک گھنٹہ مین آٹھ میل سے نو میل تک کا سفر طی کر سکتا ہی۔ روس کی بحری فوج مین افسر زیادہ ہین۔ اِس محکمہ مین نوکری کرنے کی کل میعاد دس برس کی ہی جسمین سے سات برس تک تو سختی جھیلنے والی فوج مین رہنا پڑتا ہی۔ بعدہ دو برس پچھلے آرام لینے والی فوج مین کاٹنے پڑتے ہین جسکو فالتو کہتے ہین۔

ترکی لشکر کی ابتدائی حالت

جبکہ ہمنے روسی لشکر کی حقیقت کا اظہار کر دیا تو لازم آیا کہ ترکی فوج کا بھی جو یورپ مین ایک بہت بڑی سلطنت ہی اجمال لکھین تاکہ طرفین کی فوجی قوت کا حال ہماری کتاب کے پڑھنے والون کو بخوبی معلوم ہو جائے۔ واضح ہو کہ ترکی عملداری مین بیشتر مسلمان آباد ہین اور اُسکا والی بھی مسلمان ہی ہی اور یہ مسلمان مغربی ممالک کے باشندے ہین لہذا قدرتی طور پر لازم آتا ہی کہ اُنکی خصلتین اور چال وچلن اور عادات وحرکات اہالیان یورپ سے

نخواہ مخواہ برخلاف ہونے چاہئیں - ترکی کا لشکر بھی مغربی قاعدون کا پابند ہے چنانچہ عرصۂ
دراز تک اسکی وہی حالت رہی جو قدیم سے چلی آتی تھی مگر سلطان محمد دوم کے عہد مین
ترکی لشکر کو انگریزی لشکر کے ڈھنگ پر آراستہ کیا گیا - لشکر کو اس طرح سے آراستہ کرنیکی
تجویز تو سلیم قیصر ہی کے زمانہ سے ہو رہی تھی مگر ترکی سپاہی کب مانتے تھے جب
انھون نے دیکھا کہ نئے نئے قاعدے جاری ہونے سے ہماری قدیم آزادی مین فرق
آجائیگا تو ترکی کے جانیزاری سپاہیون نے بالاتفاق غدر کر دیا اور ۱۸۰۷ء مین سلطان
مذکور کو تخت سے اُتار دیا جسکو ۱۸۰۸ء مین سلطان مصطفی چہارم جان سے مار ڈالا اور
خود لشکر کی حمایت سے تخت نشین ہوا - ترکی قوم ہمیشہ سے لڑائی اور بہادری مشہور ہے
اپنے مذہب کی ترقی اور اپنے شہنشاہ کی آبرو کو بڑھانا چاہتی ہے ایک تو اُسکے دل مین
مذہبی جوش کا ولولہ دوسرے بدن طاقتور ہیں انھین وجوہات سے ترکون کے دل مین
ہر دم بہادری کا جوش مارتا رہتا ہے ۱۸۲۶ء مین ترکی فوج جانیزاری نے غضب
بلوہ کیا تو سلطان محمود نے اسکی کچھ پرواہ نہین کی اور یورپ کے انداز پر اپنے
لشکر کو آراستہ کرنے اور قدیم طریقہ کو ترک کرنے پر دل و جان سے مستعد ہو گیا
یہ وقت ترکی سلطان کے لیے نہایت خوفناک تھا کیونکہ تمام فوج متفق تھی اور اپنے
قدیم قاعدون اور پوشاک و ہتھیارون کو چھوڑ کر یورپین طریقہ سے آراستہ ہو کر قوا…
سیکھنے سے قطعی انکار کرتی تھی - ایسے نازک وقت مین صوبہ گریس نے جو ترکی سلطنت
کا خراج گزار ہے غدر کر دیا اور کچھ گریس کی مدد کی اور کچھ اسوجہ سے کہ …
ما تحت کو خبر ہوئی کہ ترکی لشکر بالاتفاق سلطان سے منحرف ہو رہا ہے ایسے

وقت کو غنیمت سمجھ کر سلطان کی حکومت کے جوئے کو اپنی گردن سے اُتارنے کے واسطے
اکثر عیسوی صوبون نے بغاوت شروع کی اسوجہ سے عَلَی العُموم ترکی عملداری خصوصًا مغربی
حصّون مین جہان عیسائی رعایا آباد ہے بڑی کھلبلی مچ گئی تھی اُدھر جب ترکی کی یہ نازک حالت
دیکھی تو روس بھی جو ترکی سلطنت کے لیے ہمیشہ سے مُنھ پھیلائے بیٹھا رہتا ہے لڑائی کے لیے
مستعد ہوگیا۔ اگرچہ یہ ساری باتین ترکی سلطنت کے حق مین بڑی اور ہولناک اثر کی پیدا
کرنیوالی تھین مگر سلطان ترکی نے ان باتون کی ذرا بھی پرواہ نہ کی اور خدا پر بھروسا رکھکر
بلا خوف و خطر اپنے لشکر مین نیا انتظام شروع کر دیا لیکن ترکون نے علی العموم اس بندوبست
کو ناپسند کیا۔ ناچار سلطان نے فوج کی سرداری دوسرے شہرون کے رہنے والون کو
بخشی اور ایسے ایسے سخت قاعدے جاری کیے کہ ترکی قوم کے سواے دوسرا کوئی اُنکو
منظور نہین کرسکتا تھا۔ چونکہ سلطان موصوف نے اپنی ہمت کو نہین چھوڑا اسلیے آخرکار
وہ سارے مرحلون کو طے کرنے کے بعد اپنے ارادہ مین کامیاب ہوا۔ فوج نے طوعًا وکرہًا
یوروپین طریقہ سے رہنا اور قواعد سیکھنا منظور کیا اور یہی ترکی فوج جسنے اوّل ہی اوّل
یوروپین طریقہ کو اختیار کیا تھا سنہ ۱۸۲۸ و ۲۹ع مین روس کی فوج سے لڑی مگر شکست کھائی
اس شکست نے ترکی فوج کو ایسا سبق پڑھایا کہ خود اُسکو یوروپین قواعد سیکھنے اور
یورپ کے قاعدون پر چلنے کا شوق ہوا چنانچہ تھوڑے ہی عرصہ مین یہی لشکر تعلیم یافتہ ہوگیا
اور کچھ عرصہ کے بعد روس سے دوبارہ مٹ بھیڑ ہوئی تو روس کو ایسی شکست دی
کہ تمام فوج اُسکی میدان جنگ مین سے نوک دُم بھاگ نکلی۔ اسوقت تک ترکی کی لشکرون
مین مسلمان کے سواے دوسری قوم کا کوئی آدمی نہ تھا کیونکہ فوجی آرڈر کے مطابق کوئی

عیسائی یا دوسری قوم کا آدمی ترکی فوج مین بھرتی نہین کیا جاسکتا تھا۔ اِس قاعدے کو ہاتھی شریف کی معرفت آخر الامر بدل دیا۔ ظاہر مین تو یہ قاعدہ منسوخ ہوگیا تھا مگر مدتون تک پھر بھی اسی پر عمل درآمد ہوتا رہا چنانچہ ۱۸۵۵ء مین جو جنگ روس اور ترکون سے ہوئی تھی اسمین بھی ترکی فوج مسلمانون ہی سے مرتب تھی غیر قوم کا کوئی آدمی نہ تھا۔ عیسائیون کا اعتبار نہ تھا اسلیے انکو خاص کرکے فوج مین بھرتی نہین کرتے تھے ۱۸۵۶ء مین ہاتھی شریف کا اشتہار جاری کیا گیا اُسپر کچھ چیدہ چیدہ عیسائی بھی فوج مین رکھے گیے۔ مگر چند روز کے بعد ان عیسائیون نے نافرمانی کی جسکی وجہ سے ساری مسیحی فوج ترکی مین سے ایک قلم موقوف کی گئی۔ ۱۸۶۹ء مین حضرت سلطان نے انتظام ممالک کے لیے جو نیا فرمان جاری کیا تھا اسکی رو سے ترکون اور عیسائیون کو ایک سان عہدے دینے کا وعدہ کیا گیا تھا مگر مسلمانون کے دل مین اسوجہ سے کہ بیشتر عیسائیون نے نافرمانی اور نمک حرامی کی تھی اُنکی طرف سے اسقدر بدگمانی پیدا ہوگئی تھی کہ وہ عیسائیون کو ہر موقع پر نظر حقارت سے دیکھتے تھے۔ اِسی وجہ سے ترکی سلطنت کا اکثر کاروبار مسلمانون ہی کے ہاتھون مین رہا کرتا تھا غریب آدمیون کی شامت تھی مالدار اور سفارش والے تو روپیہ خرچ کر بچ جاتے تھے مگر غریبون کو جبراً وقہراً لڑائی مین جانا پڑتا تھا۔

ترکی فوجون کا انتظام

ترکی فوج کا وہ حصہ جسمین مسلمانون کے سوا اور کوئی نہین پانچ حصون مین منقسم ہے۔ ایک تو نظام (یا ہمیشہ جنگ کے لیے تیار رہنے والا لشکر) کہلاتا ہے۔ دوسرا احتیاطی لشکر۔ تیسرا ردیف۔ ردیف کے بھی دو حصے ہین پہلے کو مصطفی ہین

اور دوسرے حصے کو مردنشین کہتے تھے۔ مردنشین نامی فوج کو رعایا ترکی نے متفق ہوکر اپنی خوشی سے سلطنت کی مدد کے لیے ترتیب دیا تھا۔ اس فوج مین خاص کر باشی بزوق قوم کے لوگ ہوتے تھے جو بالکل وحشی اور روسیون کے کاسکون کے مقابلہ مین سمجھے جاتے ہین اس حصہ لشکر مین ہرایک سپاہی کو بیس برس تک نوکری کرنی پڑتی تھی منجملہ اُنکے چار برس نظام مین اور دو برس تک احتیاطی فوج مین تین برس اوّل مدد کے لشکر مین پھر تین سال لشکر مدد کے دوسرے حصہ مین اسکے بعد آٹھ سال تک مصطفی ہیند مین رہنا پڑتا تھا۔ پورے بیس سال ہوگئے۔ اس انتظام سے مردنشین لشکر فوجی قاعدون کی پابندی سے مستثنیٰ تھا۔ تعلیم یافتہ اور عمدہ قواعد جاننے والے سپاہیون کی ترکی کے پاس سات فوجین تھین۔ جنکا قیام خاص شہر قسطنطنیہ۔ شوملہ (یا شملہ) موناسیتر۔ ارض روم۔ دمشق۔ بغداد۔ اور یمن مین رہتا تھا یہ کل فوج سات لاکھ آدمیون کی تھی۔ ۱۸۸۱ء مین ترکی فوج موجودہ کا شمار حسب تفصیل ذیل تھا۔

فوج نظام ۲۰۲۷۰۰۔ اوّل ردیف ۱۰۵۶۰۰۔ دوم ردیف ۵۲۵۰۰۔ سوم ردیف ۲۰۰۰۰۔ مصطفی ہیند ۸۰۰۰۰۔ میزان کل ۴۸۶۸۰۰

چند سال گذشتہ سے خزانہ مین کمی واقع ہونے کے باعث دولت عثمانیہ نے نئی فوجون کا بھرتی کرنا بند کر دیا تھا۔ بلکہ مستقل لشکر مین سے بھی بہت سی تعداد کم ہوگئی تھی چنانچہ احتیاط کا تو صرف نام ہی باقی تھا۔ ردیف کے جسقدر سپاہی تھے اُنکی حالت خراب وخستہ ہورہی تھی۔ اور ہتھیار تک اُنکے پاس نہ تھے۔ البتہ مصطفی ہیند مین کسی قدر دم باقی تھا جسکی وجہ یہ تھی کہ اس لشکر مین کئی قومون کے آدمی بھرتی ہین۔ باشی بزوق تو ہر حالت مین

عمدہ اور لڑاکے سپاہی ہوتے ہین - اِنکے سوائے کچھ کرد اور عرب تھے وہ بھی باشی بزوق سے کم نہ تھے - اسی طرح سے دوسری جنگی قوم کے جتنے سپاہی اس فوج مین تھے تمام تکلیفون کی برداشت کرتے تھے مگر اپنی بہادری اور عمدگی کو نہین کھویا - یہ لوگ اپنے افسرون کی دل وجان سے اطاعت کرتے ہین - جو ملجاے اُسی پر قانع رہتے ہین - تو بھی انکی قدر بہت ہی کم ہوتی ہے - البتہ ایشیا کے اہلِ اسلام جو کل فوجون مین بھرے ہین سارا کام کاج کرتے ہین - یہ لوگ بہت عرصہ گزرا جب یورپ سے اُٹھکر ایشیا مین جا بسے تھے اُسی زمانہ سے ترکی فوج مین بھرتی ہوتے ہین اور اپنے سلطان کو پورا بھروسا ہے - اکیس برس کی عمر سے چوبیس برس تک کا آدمی فوج مین بھرتی ہوتا ہے - فوجی قاعدون سے مولوی - علماء - قانون مرتب کرنے والے - حافظِ قرآن اور ہر قسم کے مریض مستثنیٰ ہین - ان لوگون پر کوئی دفعہ فوجی قانون کی عائد نہین ہوسکتی - اِسکے علاوہ والدین جسکے ضعیف ہون اور اکلوتا بیٹا رکھتے ہون - اُسکو بھی فوج مین داخل نہین کیا جاتا والدین کی خدمت کے لیے چھوڑ دیا جاتا ہے -

فوج ترکی کے عیب وہنر کا بیان

یہ بات تو ظاہر ہے کہ چاہے کسی کی فوج ہو ہر ایک سپاہی ایک ہی طرح کا نہین ہوتا کسی پلٹن مین عمدہ اور طاقتور سپاہی ہوتے ہین اور کسی مین کمزور اور غیر قاعدہ دان ہین - اِسکی بڑی وجہ یہ ہے کہ جسطرح سے ترکی سلطنت کی رعایا مختلف الاقوام ہے اُسی طرح سے اُسکی فوج کے سپاہی بھی اپنی اپنی قومی حالت کے مطابق زور آور یا کمزور ہین ترکی مین صدہا قسم کی قومین آباد ہین اسی وجہ سے اُن قومون کے آدمی سارے ایک ہی

طرح کے نہین ہو سکتے - ہر ایک قوم کے آدمی کے خواص جدا جدا ہوتے ہین - روس کی تمثیل
ترکی فوج کے افسرون مین بھی علم کا چرچا بہت کم ہے - اکثر اشخاص تو سپاہی کے عہدے
سے ترقی پاتے پاتے سرداری کے عہدے تک پہونچتے ہین - اسکے علاوہ ان عملدارون
کی تربیت کے واسطے کئی ایک شاہی اسکول بھی ہین جنمین کل فوجی افسرون کو فوجی تعلیم
دیجاتی ہے - اس کام کے واسطے اوّل مدرسہ شہر قسطنطنیہ کے متصل واقع ہے - اسمین خاصکر
انجنیری اور توپخانہ کا کام سکھایا جاتا ہے - دوسرا مدرسہ سلطانی کہلاتا ہے - اور تیسرے
اسکول کا نام پان کیلیدی مشہور ہے - اس مدرسہ مین وہ طالب العلم داخل ہو سکتا ہے
جو ابتدائی آٹھ مدرسون مین تعلیم پاکر امتحان دے چکا ہو - مذکورہ آٹھ مدرسون مین چار سال
تک تعلیم دیجاتی ہے - مگر ساتھ ہی اسکے یہ بھی شرط ہے کہ سولہ برس کی عمر تک طالب علم ان
آٹھون مدرسون کی تعلیم کو طے کرلے - جہان لڑکے کی عمر پوری سولہ برس کی ہوئی کہ ان
مدرسون سے اسکا تعلق قطع کر لیا جاتا ہے - ان مدرسون مین خاصکر زبانہاے ترکی -
عربی - اور فرنچ کے علاوہ تواریخ اور علم ہندسہ و جغرافیہ وغیرہ علوم کی بھی
تعلیم دیجاتی ہے - ان اسکولون کے سواے علم طب کے درس کا بھی ایک مدرسہ ہے اسمین
ترکون کے سواے کچھ عیسائیون کو بھی درس پڑھایا جاتا ہے - فوج مین بڑے بڑے عہدے
تو حضرت سلطان کی عنایت یا بڑے بڑے اہلکارون اور سردارون کی سفارش سے ملتے
ہین باقی ہر شخص کو اسکی لیاقت کے مطابق عہدہ دیا جاتا ہے - ترکی فوج کے سردار
علی العموم بہادر اور دلاور ہوتے ہین لیکن فوجی تعلیم مین جیسا چاہیے ترقی نہین کرتے -
صلح اور امن کے زمانہ مین ترکی لشکر کا شمار ۰۰۰ ۹۹ کے قریب ہوتا ہے - یہ سارا لشکر قواعدان

اور تعلیم یافتہ اور تجربہ کار ہی - مگر جنگ کے دلون مین قواعد دان فوج دو لاکھ مہیا ہو سکتی
ہی تو بھی ناظرین کتاب اس موقع پر تعجب کرینگے کہ اتنے بڑے شہنشاہ کے پاس جسکی سلطنت
دُنیا مین دور دراز تک پھیلی ہوئی ہی دولاکھ فوج بہت ہی کم ہی - یہ خیال کتاب ہذا
کے پڑھنے والون کا بیشک صحیح ہی لیکن جنگ کے وقت حضرت سلطان ترکی کو غیر قواعد دان
فوج سے جو اُنکی رعایا مین سے فوراً بھرتی کیجاتی ہی اسقدر مدد ملتی ہی کہ وہ دوسری فوج
کی پرواہ نہین کرتے - چنانچہ جب ضرورت ہوتی ہی کئی لاکھ آدمی لڑائی کے جمع ہو جاتے
ہین - تو بھی ہم دولت علیہ کو اس الزام سے کہ اتنی بڑی سلطنت کے پاس اسقدر کم
فوج ہی جسکے باعث اُسکی حیثیت کو بٹہ لگتا ہی بری نہین کر سکتے - ترکی فوج کے لیے ایک
یہ بھی قاعدہ ہی کہ ہر سال ۳۸۵۰۰ نئے سپاہی بھرتی کیے جائین مگر بمشکل تمام پچیس ۲۵
ہزار آدمی دستیاب ہوتے ہین - لشکر مین سے نکلنے اور بھرتی ہونے کے واسطے بھی تین
سو یا ساڑھے چار سو روپیہ دینا پڑتا ہی - یہ قاعدہ ۱۸۶۹ء تک رائج تھا - بعدہ جب اس
قاعدہ مین تخفیف کی گئی تو سونا سیٹر مین جو لشکر تھا - اُسمین سے چار ہزار سپاہی نوکری
چھوڑنے پر آمادہ ہوگئے - جب ان سپاہیون سے دریافت کیا گیا کہ یہ روپیہ تم کہان سے
لائے تو اُنھون نے یہ جواب دیا کہ ہمنے لشکری ملازمت سے پیچھا چھوڑانے کے واسطے اپنی
اپنی زمین اور جائداد بیچکر روپیہ لائے ہین - اس موقع پر تعجب ہوتا ہی کہ ترکی سپاہیون
کو ایسی کیا تکلیف تھی جو گھر بار بیچکر روپیہ لائے اور فوج سے اپنے آپکو نکالنا چاہا - اسکا
جواب سواے اسکے کہ ترکون مین اگلی سی حمیت باقی نہین رہی سا اور کیا دیا جاے -

ترکی لشکر کے کام کاج کی تفصیل

ترکی فوج مین کام و کاج کرنے کا طریقہ تو پہلے ہی سے خراب ہے۔ اُسپر بعض راشیون نے
اُور بھی خراب کر دیا ہے۔ سپاہیون کو عمدہ خوراک ملنے کا حکم ہے مگر ٹھیکہ دارون کی لوٹ
کے باعث بیچارے سپاہی اچھی خوراک پانے سے محروم ہین۔ ٹھیکہ دار بعض افسرون سے
ملکر خوب سرکار کو لوٹتے ہین خزانہ کی کمی کے باعث بعض دفعہ دو دو مہینے تک سپاہیون کی تنخواہ نہین ملتی
تسپر بھی ترکی سپاہی ایسے صابر اور شاکر ہوتے ہین کہ کبھی لب شکایت کو نہین کھولتے۔ بلکہ اپنی
خدمات کو بڑی خوشی کے ساتھ انجام دیتے ہین انکی چالاکی اور بہادری اور تحمل کی تعریف
نہین ہوسکتی۔ ترکی سپاہی اپنے ہتھیارون کو ہر دم صاف و شفاف رکھتے ہین اور خوفناک
حالت کے وقت گھبراتے نہین بلکہ نہایت دوراندیشی سے کام کرتے ہین۔ بہ نسبت عہدہ دارون
کے اکثر سپاہی عقلمند ہوتے ہین۔ ترکی کے پیدل سپاہیون کی تعریف نہین ہوسکتی تمام
مورخ اور یورپ کے عقلمند انکی ہوشیاری اور چالاکی اور صبر کی تعریف کرتے ہین۔ دہشت
کے وقت سوچ سمجھ کر کام کرتا اور نہ گھبرانا خاص انکا حصہ ہے۔ پیدلون کی سی سوارون
مین ہوشیاری نہین پائی جاتی تو بھی وہ عمدہ اور صابر و چالاک ہوتے ہین۔ توپخانہ کی
فوج بھی قابل تعریف ہے۔ توپخانون کے سپاہیون کو اکثر کام مین لگا رہنا پڑتا ہے کبھی کبھی
گولہ بارود کے کم ہوجانے یا ایک جگہ سے دوسری جگہ سامان جنگ لیجانے کے باعث انکو
تکلیف رہتی ہے گاڑیان اسباب لیجانے والی مہیا نہین ہوتین تب یہ لوگ بڑی تکلیف اٹھاتے
ہین۔ سلطانی فوج کے بعض انتظام نہایت ناقص ہین جو ذرا سی توجہ سے (بشرطیکہ ہو) درست
ہوسکتے ہین۔ اوّل شفاخانجات فوجی کا بندوبست مکمل نہین ہے جسکا نتیجہ یہ ہے کہ جنگ

حال مین بھی انگلستان نے براہ ہمدردی ترکی فوج کے لیے عمدہ ڈاکٹر اور ہزارون ڈبّے
اور سامان بھیجا تب کہین ترکی زخمیون کو دوائین نصیب ہوئین اور ہزارہا لوگون کی جانین
بچین - خاص شہر قسطنطنیہ مین البتہ آٹھ ہسپتال ہین جنمین دو ہزار بیمارون سے زیادہ
سما سکتے ہین - انکے علاوہ ماتحت عملداری کے بڑے بڑے شہرون مین بھی ہسپتال سرکاری
موجود ہین جنمین کل دوائین اور دوسرا سامان قسطنطنیہ کے شفاخانون سے بھیجا جاتا ہے
صلح کے زمانہ مین ان شفاخانون کا موجودہ انتظام نہایت عمدگی کی حالت مین ہوتا ہے اور
اسی قدر شفاخانے ساری فوجون کو کافی ہین الّا جنگ کے وقت ایسی عمدہ حالت نہین رہتی
جسکی وجہ سے فوج کو بڑی تکلیف پہنچتی ہے - جو سپاہی زخمی ہو جاتے ہین انکو میدان جنگ
سے اٹھالانے کے واسطے ڈولیون کی ہمیشہ پکار رہتی ہے - جب نہین ملتین تو خچّرون پر
یا گاڑیون مین لادکر انکو لاتے ہین جو زخمیون کی نہایت درجہ تکلیف کا باعث ہے - ترکی فوج
کے سپاہی کسی خاص قاعدہ کے مطابق قواعد نہین سیکھتے - یہ چوکی دینے اور جنگ کے
دنون مین دشمن کا سراغ لگانے مین ترکی سپاہی تمام یورپ کے جوان مردون سے
نامور ہین - دست بدست اور گلّہ بہ گلّہ دشمن سے لڑنا ترکی سپاہیون ہی کا کام ہے -
ترکی فوج کے پیدل سپاہیون کو بریچ لوڈنگ رئفل قسم کی بندوقین ملی ہین -
کئی ایک آدمیون کو ریمنگٹن اور بعض کو سنائیڈر بندوقین بھی ملی ہین اسکے
سوا بہت سی پلٹنون مین ہنری مارٹینی بندوقین بھی تقسیم کی گئی ہین - ماہ اپریل
سنہ ۱۸۷۷ء تک ترکون نے خاص اپنے کارخانون مین بہت سی توپین کرپ گن قسم کی تیار
کر رکھی تھین جنمین چار رطل سے چھ رطل تک کا گولہ سما سکتا تھا - توپخانہ کے قواعد ترکون نے

جرمنی کی لڑائی ہی۔ جسقدر رگھوڑے توپون مین جوتے جاتے ہین وہ ملک ہنگری سے منگوائے جاتے ہین۔ باربرداری کے لیے ہمیشہ گھوڑون کی قلت رہتی ہی۔ روس کے ساتھ لڑائی شروع ہونے سے پہلے ہی چھ لاکھ ہنری مارٹنی بندوقین دولت علیّہ نے دوسرے کارخانون سے خرید لی تھین۔ اور اسی قدر سنائیڈر بندوقین اُسوقت سپاہ ترک کے پاس موجود تھین۔ ۱۸۷۵ء مین ترکی میگزین مین سنائیڈر بندوقون کے آٹھ کروڑ کارتوس موجود تھے۔ توبھی اور کارتوسون کے خریدنے کا حکم محکمہ جنگ نے پاس کردیا تھا اور اِسی سنہ مین سوارون کی کاربیئین پچاس ہزار سے زیادہ تھین اسکے علاوہ ریمنگٹن بندوقون کا بہت بڑا ذخیرہ ترکون کے پاس تھا۔ اگرچہ سالہاسال پیشتر سے خزانہ مین کمی آجانے کے باعث ترکی سرکار سامانِ جنگ کی فراہمی کا خاطرخواہ انتظام نہین کرسکتی تھی توبھی وہ اپنی شان وشوکت کا ہر دم خیال رکھتی تھی اور چپکے چپکے بہت سا سامان جمع کرلیا تھا۔ جنگ حال کے شروع ہونے کے وقت روس کی نسبت ترکی کی حالت بدرجہا بہتر تھی۔ ترکی مین صرف ضروری فوج تھی اور سامان بھی بہت کم تھا حالانکہ روس نے کئی برس پیشتر ہی سے اس لڑائی کے واسطے بیشمار فوج جمع کررکھی تھی اور کل سامان آراستہ تھا۔ لڑائی شروع ہونے سے پیشتر ترکی فوج کی مفصلہ ذیل مقامات مین جو تعداد تھی اُسکی تفصیل یہ ہی۔ کوہ بالکن کے شمالی حصہ مین ۵۵۰۰۰۔ رشچک مین ۱۰۰۰۰۔ سیبریا مین ۱۵۰۰۰۔ دوبردشا مین ۱۷۰۵۵۔ شوملہ مین ۱۸۰۰۰۔ اور وارنا مین ۱۵۰۰۰ یہ سب ملکر ایک لاکھ اٹھائیس ہزار آدمی ہوتے ہین۔ بالکن کے جنوبی حصہ مین شوملہ کے متصل ۳۰۰۰۰ آدمی تھے

لشکر تھا - ایشیا کے اُن ملکون مین جہان جہان ترکی عملداری ہے پچاسی ہزار فوج کا مجمع تھا ۳۲۵۵۰ لو یا توم مین اور ۲۲۵۵۵ کارس مین اور ۱۲۰۰۰ اردہان مین اور تخمیناً ۲۰۵۵۵ ارض روم مین تھی - اسکے علاوہ کسی قدر فوج بایزید مین بھی رہتی تھی - اگرچہ ترکی کے سارے لشکر نے قواعد کی تعلیم نہین پائی تھی تو بھی تمام ترکون کو اپنی اور اپنے سلطان کی آبرو کا اسقدر خیال تھا کہ وہ ہر قسم کی سختیون کو خوشی کے ساتھ جھیلنے کے لیے تیار رہتے - اور قومی محبت اُنکے جی مین اسقدر جوش زن تھی کہ سب سے آگے ہوکر جان دینے پر مٹے ہوئے تھے - ترکی فوج مین سرکیشین سپاہی بہت ہین چنانچہ جنگ حال کی ابتدا مین پچیس ہزار سرکیشین سپاہیون کی تعداد کا پتہ لشکر مین ملتا ہے - یہ بڑے بہادر اور جفاکش ہوتے ہین - مذکورۃ الصدر لشکر کے سواے ہرزیگوینا اور البانیا و قسطنطنیہ مین بھی کچھ خاص طور کی فوج موجود تھی پھر جزائر ماتحت ترکی مین جسقدر فوجین تھین اُنکو بھی شمار کرنا چاہیے - الغرض ان ساری فوجون کو ملائین تو یورپ مین ترکی پیدل فوج کا شمار دو لاکھ نوّے ہزار کا ہوتا ہے اور بارہ ہزار سوارون کی تعداد ہے - ترکی عملداری واقع یورپ مین جسقدر فوج تھی اُسکی سرداری عبد الکریم پاشا کے سپرد تھی - جنکی پوری تصویر ذیل مین دکھلائی جاتی ہے -

تصویر عبد الکریم پاشا سپہ سالار افواج ترک متعینہ یورپ مین ترکی

اِنکے لشکر کا ہیڈ کوارٹر رشچک مین قائم کیا گیا تھا - جو ترکی فوج ملک ایشیا مین تھی اُسکے سپہ سالار دولت مآب احمد مختار پاشا تھے اِنکے حکم مین ۹۳۰۰۰ پیدل اور ۳۶۰۰ سوار ۹۶ توپین تھین - غیر قواعددان فوج بھی اِنکے ماتحت بہت سی تھی - اگر

فوج مین کمی واقع ہوتی تھی تو بیرونجات مین سے رنگروٹ اور شہرون کی پولیس کے جوان
بھرتی کرلیے جاتے تھے۔ اِسوقت پولیس کی فوج کا شمار ۷۰۰۰ ہزار کا تھا پولیس کے
سپاہیون کو بھی فوج کی مانند قواعد سکھائی جاتی ہے۔ ۱۸۸۳ء کو کُل فوج پولیس کا افسر
کرنل والن ٹائین بیکر کو بنایا گیا تھا جو ایک انگریزی فوج کا کرنل تھا اور پرنس آف ویلز
کی اردلی کا افسر تھا اور کچھ عرصہ پہلے ایک ناگفتہ بہ عّلت مین انگریزی فوج مین سے
نکالا گیا تھا۔ جسنے قسطنطنیہ مین آکر سلطان المعظّم کی ملازمت اختیار کرلی تھی۔
غرضکہ کرنل صاحب موصوف کو پولیس کا افسر بناکر اس پولیس کو شہر قسطنطنیہ کی حفاظت
سپرد کی گئی اِس پولیس کے سپاہی سارے مسلمان ہین۔ اِسی لیے اُنکو خاص حفاظت کا
کام سپرد کیا گیا۔

مصری لشکر کا بیان

عہدنامہ کی روسے جو حضرت سلطانِ روم اور خدیو مصر کے مابین منعقد ہو چکا ہے جنگ
کے وقت مصر کو بھی ایک حصّہ فوج سے ترکی کی بھی مدد کرنی پڑتی ہے۔ مصری فوج
مین اکثر کاشتکار بھرتی ہین یہ کاشتکار سب کے سب خدیو مصر کے رہنے والے ہین جہان ہمیشہ
گرمی پڑتی ہے اِسلیے ممالک بلگیریا اور آرمینیا کی سردی کو جو برف گرنے سے پیدا
ہوتی ہے برداشت نہین کرسکتے۔ مصری سپاہی بڑے بڑے سفر طے کرسکتے ہین۔ اور
خوراک کا خرچ بہت کم رکھتے ہین اُنکا لباس سیدھا سادہ ہوتا ہے اِسی وجہ سے یہ سپاہی
سردی مین کام نہین کرسکتے۔ پیدل سپاہیون کو ریمنگٹن قسم کی بندوقین دیجاتی
ہین جنکو وہ عمدہ طور پر استعمال مین لاتے ہین۔ توپخانہ کے جوانون اور سواروں کو عمدہ

قواعد نہین سکھائی جاتی۔ اِس فوج کے اکثر سردار جنوبی امریکہ کے باشندے ہین۔ مصری سوارون کا جنرل سٹون تلمے اِس جنگ کے زمانہ مین تھا جسنے اِن سوارون کو بہت کچھ درست کیا تھا۔ دوسرے افسرون کو تعلیم دینے کے واسطے ایک فوجی مدرسہ بھی اسمٰعیل پاشا سابق خدیو مصر نے جاری کیا تھا۔ حبش کے ساتھ چونکہ مصر کی ہمیشہ جنگ رہتی ہے اِسلیے مصر نے اپنے آپکو جنگی کامون مین بہت کچھ ترقی دی ہے تو بھی سپاہی عمدہ نہین ہوتے۔ اور دشمن سے مقابلہ نہین کر سکتے۔ مصر کے مسلمانون مین دشمن سے لڑنے کے زمانہ مین کچھ سرکاری فوج ہی پر لڑنا فرض نہین بلکہ مذہبی لڑائی مین ہر ایک اہل اسلام پر دشمن سے لڑنا فرض ہے۔ چنانچہ ہر ایک مصری مرنے مارنے کو تیار ہو جاتا ہے۔ اور ایسے وقت مین خود خدیو یا فوج کا سپہ سالار ایک پُر تاثیر وعظ سب کو سناتا ہے۔ چنانچہ ایک وعظ کی مختصر نقل ذیل مین لکھا ہے۔ وہ یہ ہے۔ اَی بھائیو! ہم عنقریب لڑنے والے ہین ہمارے باپ دادا بھی اِسی کام کو پسند کرتے تھے۔ خدا نے ہمکو یہی کام بتلایا ہے۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ ہم ہمیشہ ایسے ہی رہینگے۔ جب سلطان ہمکو بلائیگا تو ہم مسلح ہوکر خوشی کے ساتھ اُسکے روبرو حاضر ہونگے۔ اور ایک جان کیا ہزار جان سے اُسپر قربان ہو جاوینگے ہمارے واسطے دُنیا کے لوگون کا یہ بیان ہے۔ کہ زنجیر سے شیر کو چھوٹنے دو اور پھر اُسکی طاقت آزماؤ۔ ڈرپوک آدمی کے سر پر ہمیشہ کلنک کا ٹیکا لگا رہتا ہے مگر بہادر اور پہلوان اپنی تلوارون کو ہمیشہ خون مین آلودہ رکھتے ہین۔ جو کوئی خدا کو چاہتا ہے وہ تلوار کو پیار کرتا ہے۔ ہم اپنا شہر اور ملک دوسرے کے حوالہ کرین اِس سے یہ بہتر ہے کہ اُس زمین مین اپنا خون بہا کر اُسکو لال کر دینا۔ اِس شکانہ مین ایک حبشہ بھر زمین ایسی نہین جسکے حاصل کرنے مین ہمارے

باپ دادا نے اپنا خون نہ بہایا ہو - بھلا پھر تم ہی خیال کرو کہ اس زمین کو جیسی ہمارے
باپ دادا نے اپنی جان دیکر حاصل کی اور ہمکو دی ہم کسطرح سے سیدھے ہاتھوں دشمن کے
حوالے کر دین - جب ہم بچے تھے تو ہماری مائین دعا مانگتی تھین کہ بار خدایا ہمارے پاس
اپنے ملک کی خدمت کے لیے سوائے اِن بچون کے جنکی صرف امید ہی امید ہے اَور کچھ بھی نہین
ہے - یاخدا اِن بچون کو صحیح و سالم رکھ تاکہ بڑے ہوکر اپنے ملک کی حفاظت کرین اور جو پایا
برا یا ہین اسی قائم رکھنے کے واسطے اپنی جان تک کو لڑا ئین - ہور پالنا جھولاتے وقت
ہماری مائین یہ گیت گاتی تھین کہ مین نے جنا ہے تجھے پہلوان - خدا جلائے تجھے جوان
وطن سے تجکو رہے پیار - ہاتھ مین تیرے رہے تلوار - قوم اور وطن کا محافظ رہے -
چاہے تکلیفین بھی سہے - تیرے باپ نے اپنی جان - ملک کی خاطر کی قربان - دشمن پر تو
قادر ہو - باپ کی طرح بہادر ہو - باپ کا بدلا دشمن سے - لے تو اللہ حامی ہے -
الغرض جب ایسے ایسے پُر تاثیر وعظ سُنائی جاتی ہے تو لوگون کے دلون مین جوش پیدا
ہو جاتا ہے - اور بڑی خوشی کے ساتھ لڑائی کے لیے آمادہ ہو جاتے ہین -

ترکی کے بحری فوج کا حال

یورُپ کی تمام بحری فوجون مین ترکی کی بحری فوج نہایت عمدہ حالت مین ہے - ترکی کے پاس اکیس
جہاز آہنی چادر سے جڑے ہوئے ہین جو بکتر کے کہلاتے ہین - اِنکے علاوہ پانچ گن بوٹ
اور ایک سو لکڑی کے جہاز ہین - جنکے بیڑہ جہازات مین تیس ہزار ملاح ہین - اور چار ہزار
آدمی ہین جو بہت عمدہ سپاہی ہین - لیکن کسی وقت اُنکو اچھے افسر ہونے کے باعث عمدہ
تعلیم نہین دیجاتی ترکی کے آہنی جنگی جہاز تین حصون مین منقسم ہین - جنکی تفصیل ذیل مین ہے

	نام جہاز	چادر آہنی کی موٹائی	تعداد اتواپ	وزن اتواپ	جہاز کی طاقت کہ کتنے گھوڑون کی ہے
جہاز درجہ اول	مسعودی	۱۲ - انچ	۱۲/۴	۱۸/۶۴ ٹن	۵۵۰۰
	میذولی	۱۲ - انچ	۱۲/۴	۱۸/۶۴ ٹن	۵۵۰۰
	نصرتی	۱۲ - انچ	۱۲/۴	۱۸/۶۴ ٹن	۵۵۰۰
جہاز درجہ دوم	عزیزی	۱۰ - انچ	۱۵	۱۲/۶۴ ٹن	۴۸۰۰
	اورکانی	۱۰ - انچ	۱۵/۱	۱۲/۶۴ ٹن	۴۸۰۰
	محمودی	۱۰ - انچ	۱۵/۱	۱۲/۶۴ ٹن	۴۸۰۰
	عثمانی	۱۰ - انچ	۱۵/۱	۱۲/۶۴ ٹن	۳۰۰۰
	اتھار توفیق	۹ - انچ	۸	۱۲ ٹن	۳۰۰۰
جہاز درجہ سوم	فیھتی پولینڈ	۹ - انچ	۴	۱۲ ٹن	۱۸۰۰
	مکادم ہیر	۹ - انچ	۴	۱۲ ٹن	۱۸۰۰
	اوتلانی	۹ - انچ	۴	۱۲ ٹن	۱۸۰۰
	اتھار شکست	۷ - انچ	۱/۵	۱۲/۶ ٹن	۱۶۵۰
	بنت زلی شفقت	۰۵ - انچ	۱/۵	۱۲/۶۴ ٹن	۱۵۰۰
	آب نی آلہ	۰۵ - انچ	۴	۱۲ ٹن	۱۲۰۰
	مؤسنین ظفر	۰۵ - انچ	۴	۱۲ ٹن	۱۲۰۰

جس لشکر کو بیرونجات یا ممالک غیر مین بھیجا جاتا تھا تو وہ لشکر ساری عمر جلاوطنی کی حالت مین باہر ہی رہتا ہے گویا شہر بدر کر دیا گیا۔ سب سے بڑھکر یہ پیچ روسی فوج مین لگ رہی ہے کہ ہر ایک فوج کے سپاہی کو اپنے گاؤن مین کھیتی باڑی کا کام بھی کرنا پڑتا ہے۔ عمدہ عمدہ اشخاص کو تو کھیتون اور زمینون کا مالک بنا کر شہر مین رہنے دیتے ہین اور غریبون اور دیہاتی آدمیون کو سر کٹانے کے لیے لڑائی مین بھیج دیتے ہین۔ اِس نوکری کی طول و طویل مدت مین شہنشاہ نکولس نے کسی قدر کمی کی تھی تو بھی لڑنے والے اور بہادر آدمی بہت ہی کم ملے۔ چنانچہ جنگ کریمیا مین سلاطین یورپ کو روس کے سپاہیون کی

تمام خراب حالت معلوم ہوگئی تھی۔ سنہ ۱۸۷۰ء تک روسی لشکر کی خراب حالت بدستور تھی مگر جرمنی
کی فتحیابی دیکھ کر روس کے زار کی آنکھیں کھل گئیں اور اسی روز سے اپنی فوج کی درستی کا
خیال اسکو ہوا علی الخصوص اسوجہ سے کہ روس تمام یورپ کے بادشاہون سے اپنے آپکو
بڑا اور زبردست شہنشاہ سمجھتا تھا چنانچہ زار روس نے اسی زمانہ مین ایک نیا قانون
جاری کیا جس سے کل لشکر مین نیا بندوبست ہونے لگا۔ پرانے قاعدہ کی رو سے تو
بیوپاریون۔ اور کاشتکارون اور سپاہیون ہی کی اولاد فوج مین بھرتی کیجاتی تھی مگر
نئے قاعدہ کے مطابق ہر ایک آدمی (رعایا روس) جہان اکیس[21] برس کی عمر کا ہوا بشرطیکہ
تندرست اور توانا ہو زبردستی فوج مین بھرتی کر لیا جاتا تھا۔ اگر کوئی شخص روپیہ خرچ کر
اپنی عوض دوسرے آدمی کو بھرتی کرانا چاہتا تو یہ امر غیر ممکن تھا۔ ہر شخص کو پندرہ[15] سال تک
خواہ مخواہ فوج مین ملازمت کرنی پڑتی تھی۔ منجملہ اسکے [illegible] برس تو [illegible] اٹھانیوالے لشکر مین
اور نو[9] برس فالتو فوج مین اُس شخص کو کام کرنا پڑتا تھا۔ مگر اب چھ برس تک سخت
نوکری لیجاتی ہے بعدہٗ نو[9] برس تک فالتو فوج مین بھیجدیا جاتا ہے۔ [illegible] لشکر مین رہنے
کے دنون مین اگر کوئی لڑائی شروع ہوجاے تو فالتو فوج مین سے [illegible] جوان سپاہیون
کو چھانٹکر میدان جنگ مین سخت خدمت لینے کے واسطے بھیجتے ہین۔ اور عمر رسیدہ سپاہیون
سے قلعون اور شہر کی حفاظت کا کام لیتے ہین۔ کبھی کبھی یہ فالتو فوج اپنے گانؤن مین
قواعد بھی سیکھتی ہے۔ پادری۔ ڈاکٹر۔ تجار۔ جہازرون [illegible] ناخدا۔ علما و فضلا [illegible] اس قاعدہ
سے مستثنی ہین۔ انکے علاوہ جس لڑکے کے ماں باپ کی عمر پچپن[55] برس کی ہوگئی ہو وہ بھی
اس قاعدہ کے مطابق فوج مین بھرتی نہین کرتے۔ عہدہ داران و افسران فوج کے واسطے
یہ قاعدہ ہے کہ جہان سترہ[17] برس کا لڑکا ہوا فی الفور اسکو والنٹیرون مین بھرتی کر لیا جاتا ہے

جہان وہ تھوڑے ہی عرصہ تک کام سیکھکر ایک ابتدائی امتحان دیکر فوج مین عہدہ دار مقرر ہو جاتا ہی - جس فوج مین ایسے لڑکے سردار مقرر ہوتے ہین اُسکے ہمراہ اُنکو چھتیس ۳۶ برس تک رہنا پڑتا ہی - اِسی قاعدہ کے مطابق لڑائی کے زمانہ مین ہر کس و ناکس کو چاہیے وہ سرکاری نوکر ہو یا نہو البتہ تندرست اور جوان ہونا شرط ہی زبردستی فوج مین بھرتی کر لیا جاتا ہی - کاسک قوم کے لوگون اور فین لینڈ کے باشندون کو خاص قاعدون کے مطابق فوجی ملازمت دیجاتی ہی - جو کاسک وحشی خصلت اور پستہ قد ہوتے ہین اُنکو فوج مین بھرتی نہین کیا جاتا - اِس نئے قاعدہ کی رو سے تمام لشکر کو قواعد جنگی سکھا کر ہر وقت تیار رکھنا چاہیے - تاکہ جنگ مین بلا تامل کام دے سکے ۱۸۷۴ء مین روسی لشکر حسب تفصیل ذیل تھا -

	امن کے زمانہ مین جسقدر لشکر تیار رہتا ہی اُسکی تفصیل یہ ہی	جنگ کے زمانہ مین جسقدر لشکر تیار ہوسکتا ہی اُسکا شمار
پیدل لشکر	۳۶۴۴۲۲	۶۹۳۵۱۱
سوار (گھوڑچڑھے)	۳۸۳۰۹	۴۹۱۸۳
توپخانہ کی فوج	۴۱۷۳۱	۴۸۷۷۳
انجنیرون کی فوج	۱۳۴۱۳	۱۶۲۰۳
ریزرو (فالتو لشکر) حصہ اول	۱۸۷۴۰	۱۲۷۹۲۳
ایضاً ایضاً حصہ دوم	۱۲۹۸۲۵	۱۲۷۹۲۳
میزان کل	۷۶۸۴۲۷	۱۲۱۳۲۵۹

حساب مندرجہ صدر سے روسی لشکر کی تعداد بیس ۲۰ لاکھ کے قریب معلوم ہوتی ہی - فن لینڈ کا لشکر بھی اِس شمار مین شامل ہی - مگر فن لینڈ کے ساتھ یہ شرط ہی کہ جنگ کے وقت اِسقدر لشکر مدد کے واسطے دینا چاہیے چنانچہ جسقدر روپیہ کے لیے شرط ہی اُسی قدر فن لینڈ لڑائی

کے وقت دیتا ہی زیادہ نہین دیتا وجہ یہ کہ فن لاینڈ اپنے لشکر کی تنخواہ آپ دیتا ہی مگر اسکے ساتھ یہ بھی ہی کہ جنگ مین جسقدر اخراجات اس فوج کے ہوتے ہین انکو سلطنت روس ادا کرتی ہی

روس کے کاسک سپاہیون کا احوال

روسی لشکر کے اس حصہ مین سے جو قواعد نہین جانتا (کیونکہ انپر قواعد سیکھنے کی قید نہین لگائی گئی) سب سے عمدہ اور بہادر کاسک سپاہی ہین۔ ان کاسکون کی بہت بڑی آبادی ملک روس مین ہی چنانچہ صرف ڈون ہی کے صوبہ مین سات لاکھ کاسک بستے ہین اور اس ملک کے باشندے ساٹھ برس تک فوج مین نوکری کرتے ہین۔ چنانچہ ہر ایک صوبہ کے کاسکون کی تفصیل اسطرح ہی

بلیک سی پر کے باشندے کاسک	۱۸۰۰
صوبہ کوکیزس کے باشندے کاسک	۱۸۰۰
ڈون ندی کے گرد رہنے والے کاسک	۶۶۰۰۰
دریاے یورال کے کنارون پر آباد ہوئے والے کاسک	۸۰۰۰
صوبہ اورنبرگ کے رہنے والے کاسک	۱۰۰۰۰
ملک سیبیریا مین رہنے والے کاسک	۹۰۰۰
میزان کل قوم کاسک باشندگان ملک روس	۱۲۹۰۰۰

اس حساب سے ناظرین کتاب معلوم کر سکتے ہین کہ ایک لاکھ انتیس ہزار کاسک سپاہیون کا لشکر جسوقت روس کو ضرورت ہو تیار اور موجود کر سکتا ہی۔ یہ لشکر صرف حکم پہونچنے پر دس روز کے عرصہ مین تیار ہو کر میدان جنگ مین آسکتا ہی۔ کاسک ایک آزاد قوم ہی وہ روس کو کسی قسم کا خراج نہین دیتی۔ البتہ لڑائی کے وقت ہر طرح کی مدد دینے کو تیار رہتی ہی۔ تحقیقات سے معلوم ہوا کہ دراصل یہ قوم روسی نہین ہی۔ ترکی۔ تاتاری۔ اور چینی و منگولیا کی سرحدون پر قدیم

لیے یہ قوم آباد ہی جسطرح سے یہ قوم بڑھتی گئی اُسی طرح اُسکی بول چال اور رسم و رواج
مین بھی ترقی ہوتی گئی - قدیم زمانہ مین کاسک پول والون کے ساتھ ملکر رہتے تھے اور اُنہین
کی تابعداری کرتے تھے اِسلیے کاسکون کی زبان آج تک پول والون سے ملتی ہی - کاسکون
مین کسیقدر خون سرکیشین لوگون کا بھی ملا ہوا ہی جسکی وجہ یہ ہی کہ ایک زمانہ مین یہ قوم ملک
کوکیسس مین آباد تھی جو سرکیشین کا مسکن ہی - جب کبھی یہ قوم ترکی سے بغاوت کرتی اور عملداری
ترک مین لوٹ مار کرتی اُسوقت ترکی گورنمنٹ روس سے اُنکی شکایت کرتی تھی جسکے جواب مین
حضرت زار یہ کہدیتے کہ یہ لوگ کسی کی رعایا نہین جنگلی اور وحشی خصائل مین میرے قابو سے بھی باہر
ہین روسیہ کی چال بازی کو دیکھیے کہ ایک طرف تو ترکی کو مذکورۃ الصدر جواب دیتا تھا اور
دوسری جانب کاسکون کو ترکی سے لڑنے کے لیے سامان دیا کرتا تھا - زیادہ تر کاسک دریاے
ڈون اور نیدا کے کنارون پر آباد ہین - یہ دونون دریا آخرکار اوزاف کے دریا مین جاکر گرتے
ہین - نیدا کے کنارون پر سارے کاسک مل جل کر رہتے ہین جہان سے مچھلی پکڑنے اور شکار مارنے
اور لوٹنے کے واسطے گروہ کے گروہ باہر جاتے ہین - ڈون - وولگا اور دریاے یورال پر جو
کاسک بستے ہین اُنکا اکثر چال چلن تاتاری لوگون کا سا ہی - اِنمین ہر ایک آدمی لڑنے اور مرنے مارنیوالا
پیدا ہوتا ہی اور بچپن ہی سے اِنکو جنگ و جدل کے شغل مین لگاتے ہین - تاتار جیسے بہادر قوم سے
یہ لوگ اُلجھتے ہوئے دیر نہین لگاتے - بلکہ روس ہی کے ملک مین جب چاہتے ہین لوٹ مچا دیتے
ہین حتی کہ دو چار مرتبہ سلطنت روس سے بغاوت بھی کر چکے ہین - کاسکون مین جو معتزز
آدمی ہوتے ہین اُنکو ہیتمان بولتے ہین پہلے تو صرف ہیتمان ہی کو یہ لوگ اپنا سردار جانتے
تھے مگر اب زار روس کو بھی اپنا بڑا افسر سمجھنے لگے ہین سنہ ۱۷۷۳ء مین بعہد ملکہ کیتھرائن دریاے نیدا کے
کاسکون نے عظیم الشان بلوہ مچایا تھا اِسپر ملکہ نے ناراض ہوکر ان سب کے ہتھیار چھین لیے

اور شہر سے نکالدیا۔ اُن جلاوطنون مین سے تھوڑے سے کاسک ترکی عملداری مین بھی آبسے تھے چنانچہ
آجتک اُنکی اولاد ترکی رعایا ہی۔ کسی قدر کاسک [illegible] کے مغربی اطراف مین کوبان ندی کے کنارون
پر جا رہے تھے۔ وہ ابتک وہان آباد ہین اور مسلمانون سے ہمیشہ لڑائی بھڑائی رکھتے ہین کچھ عرصہ سے
یہ لوگ کاشتکاری کا پیشہ بھی کرنے لگے ہین۔ صلح کے زمانہ مین سارے کاسک اپنے اپنے گھرون مین
چین سے رہتے ہین البتہ موسم سرما مین کچھ قواعد انکو سکھائی جاتی ہی روس کو اس قوم سے جنگ
کے زمانہ مین بڑی مدد ملتی ہی۔ یہ لوگ ہر قسم کی سختی کو جھیلتے ہین کئی روز تک بھوکے پیاسے رہکر لڑتے
رہتے ہین جس جگہ رہنے کا حکم ملتا ہی بغیر عذر گھر بار چھوڑکر وہین رہنا اختیار کرتے ہین انھین
وجوہات کے باعث کاسک لوگ اپنی برابر دنیا مین کسی قوم کو لڑنیوالا اور بہادر نہین سمجھتے۔ اور
یہ گھمنڈ رکھتے ہین کہ بری اور بحری دونون قسم کے جنگون مین ہم تمام دنیا کے سپاہیون سے عمدہ لڑنیوالے
ہین۔ کبھی کبھی انکو شہنشاہی گارڈس مین بھرتی کر لیا جاتا ہی۔ یہ لوگ پیدل فوج مین ایسا عمدہ کام
نہین دیتے جیسا کہ سوارون مین دیتے ہین۔ صلح کے زمانہ مین صرف تین سال تک ہر ایک کاسک
کو روس کی نوکری کرنی پڑتی ہی۔ لیکن جنگ کے زمانہ مین جب تک کام رہے اُنسے مدد لیجاتی ہی۔
صلح کے وقت اپنا اور اپنے گھوڑون کا بھی خرچ اپنے ہی پاس سے صرف کرتے ہین مگر جنگ مین اُنکا خرچ
اور اُنکے گھوڑون کا خرچ سرکار روس ادا کرتی ہی۔ بلکہ دوسری تمام ضروری چیزین بھی دیتی
ہی اُنکی پوشاک ہمیشہ ایک طرح کی نہین ہوتی۔ مگر اکثر وہ ایک چھوٹا کرتا اور لمبا جبا پہنتے ہین گھوڑے
اُنکے پستہ قد اور مضبوط ہوتے ہین۔ کاسکون کے خاص ہتھیار ایک لمبا بھالا (یا برچھی) اور چھوٹی
بندوق قسم روالور اور بانکی تلوار اور ایک ہاتھ مین چابک ہوتے ہین انھین سے اُنکی پہچان ہی۔
بدن کسا ہوا صورت بیڈھنگی جسپر وحشت برستی ہوئی۔ دہقان کیسی چال اکڑکر چلتے ہین۔ اور
[illegible] جنگلی جانور کے سے ہوتے ہین مگر اوّل درجہ کے وفادار اور آقا کے خیر خواہ ہوتے ہین

چوکیداری اور پولیس کی نوکری کرنے کے واسطے کاسکون سے بہتر کوئی قوم نہین ہے ۱۸۷۵ء سے انکو زار نے جدا جدا پلٹنون مین بھرتی کیا ہے اور قواعد بھی سکھائی جاتی ہے تاہم وہ بدستور جنگلی کے جنگلی ہین۔ لوٹ مار کرنے مین بڑے تعشاق ہوتے ہین آدمی کو مارے بغیر نہین چھوڑتے۔ جو شخص انکی لوٹ مین خلل اندازی کرے اسکو تو بڑی ہی بیرحمی سے قتل کرتے ہین۔ شہنشاہ روس کو انپر بہت بڑا بھروسہ ہے اور اسی لیے جاہیے جیسا سنگین یہ قصور کرین معاف کر دیا جاتا ہے۔

روس کے لشکر کے قواعد کا احوال

روس کے لشکر کو بہت سخت قواعد سکھائی جاتی ہے تو بھی ساری فوج ایسی لائق و فائق نہین ہے جیسی کہ چاہیے۔ فوج کے لیے سخت قاعدے جاری ہین چنانچہ چند سال پیشتر یہ قاعدہ جاری تھا کہ جو لشکری سپاہی فوجی قاعدہ کے خلاف کوئی قصور کرتا تو اسکو پچاس ضرب بید اور آٹھ دن کی قید ایک اندھیری کوٹھری مین رکھکر دیجاتی تھی۔ روس کی فوج کے سپاہی اکثر فرمان بردار ہوتے ہین لیکن فوج کے سردار نکمے اور نالائق ہین۔ اگرچہ ان سردارون کو لائق بنانے کے واسطے زار نے ایک مدرسہ بھی بنایا ہے۔ مگر وہ اپنی جہالت کو نہین چھوڑتے۔ جسقدر سردار ایشیا مین ملازمت کرتے ہین وہ عیاش اور بے شرم اور شرابی ہو جاتے ہین۔ ایک مدت بعد مدرسہ مذکور مین سے تعلیم پاکر یہ سردار نکلتے ہین۔ اور محنت اور وفاداری کی خصلت انمین آجاتی ہے الا جہالت اور وحشت نہین جاتی۔ جرمنی لشکر کی حالت سے روسی فوج کی حالت بدرجہا بدتر ہے۔ کیونکہ روسی فوج مین شراب خواری کا چرچہ بڑے زور و شور سے پھیلا ہی جسطرح سے روس کے لشکری سپاہیون کی تنخواہ کم ہے اسی طرح لشکر کے سردارون کی تنخواہین بھی بہت کم ہین۔ ایک بڑے سے بڑے افسر کو تین ہزار روپیہ سالانہ ملتے ہین جس سے انکا پورا نہین پڑتا اور ہمیشہ قرضدار ہی رہتے ہین۔ جنگ کے زمانہ مین انکی ڈیوڑھی تنخواہ کر دی جاتی ہے اور کسی قدر

الونس بھی ملتا ہی - روسی لشکر کثیر التعداد ہونے کی حالت مین دشمن سے دل کھول کر لڑتا ہی
مگر تھوڑا لشکر ہو تو ہمت ہار کر اوک دُم بھاگ پڑتا ہی -

ترکی کے جنگی جہازات کا بیان

بیڑہ جہازات جنگی ترکی روس کے جنگی جہازون سے سبک اور عمدہ تر ہین جنگ کے
وقت آگے سے پیچھے اور پیچھے سے آگے گھوم کر گولہ اندازی کرتے ہین - ان جہازون کا
نمونہ تو خود احمد مختار پاشا نے اپنے ہاتھ سے ایجاد کیا ہی - سارے جہازون مین بڑا جنگی جہاز
مسعودی نامی ہی جو سنہ [illegible] سمندر مین اُتارا گیا تھا - اس جہاز کی درمیانی باڑی پر جو
[illegible] فٹ لمبی ہی [illegible] توپین چڑھی ہوئی ہین - ہر ایک توپ مین چار سو رطل تک کا گولہ سماتا
ہی - اسکے سوا جہاز مذکور کے دو حصون مین بھی تو توپین چڑھی ہوئی ہین - جہاز مینہ [illegible]
نامی بھی مسعودی ہی کی برابر ہی - دونون کی طاقت برابر ہی - ان دونون کے علاوہ ایک اچھا
جنگی جہاز عثمانی نام کا ہی اسکی لمبائی [illegible] فٹ کی ہی اور چوڑائی [illegible] فٹ کی - دریا بلیک
مین روس کا جو بیڑہ جہازات ہی اُس سے ترکی جنگی قافلہ کی طاقت دگنی ہی [illegible] برخلاف ریتی
قافلے کے ترکی جنگی قافلہ جس دریا مین متعلق ہی اُسپر پورا قبضہ رکھنے کی قدرت رکھتا ہی - اگر روم
اور روس دونون سلطنت کا دریائی جنگی قافلہ ایک ہو جائے تو تمام یورپ کے جنگی دریائی قافلے
اُنکے روبرو مات ہو جائین ترکی کی بحری فوج مین اکثر آدمی اپنی خوشی سے ملازم ہوتے ہین انکی ملازمت
کی میعاد آٹھ برس تک مقرر ہی - بہتیرے گریک قوم کے لوگ اس فوج مین بھرتی ہین جزیرہ خالکی
مین گورنمنٹ ترکی کی طرف سے ایک مدرسہ بھی دریائی فوج کی تعلیم دہی کے لیے قائم ہی یہان بہت
عمدہ تعلیم دیجاتی ہی سچ تو یہ ہی کہ ترکی کی بحری فوج بہت ہی عمدہ ہی -

ہوبارٹ پاشا

ترکی سلطنت کی تمام بحری فوج کا سپہ سالار (ایڈمرل جنرل) ہوبارٹ پاشا [illegible]

شخص ارل آف بکنگ ہیم شائر کا بیٹا ہے جو انگلستان کے معزز رؤسا مین سے ایک رئیس تھا۔
پاشا مذکور ۱۸۲۲ء مین پیدا ہوا تھا اوّل ہی اوّل یہ شخص انگلستان کی بحری فوج مین بھرتی ہوا
اور کپتان کا عہدہ حاصل کیا اور اپنی لیاقت کے باعث چند ہی روز مین یہ شخص ایک جنگی جہاز
کا سردار مقرر ہوگیا وہان اُسنے اپنے تجربہ سے بہت سی باتین نئی ایجاد کین اور ایک کتاب بھی
جہاز رانی کے معاملات مین جس سے اسکی بڑی شُہرت ہوئی اُسی ناموری کے باعث ۱۸۶۷ء مین
سلطان ترکی نے اسکو اپنی بحری فوج مین داخل کیا۔ اُسوقت کریٹ مین غدر ہو رہا تھا لہذا
باب عالی نے اسکو کریٹ کی نگہبانی کے لیے بھیجا اسنے وہان پہونچکر محاصرہ کر لیا۔ گریس کے باشندے
ہوبارٹ پاشا کی اس مداخلت سے نہایت ناراض ہوئے اسنے اُسوقت تک انگریزی ملازمت کو بالکل
نہین چھوڑا تھا رخصت پر تھا مگر گریس والون کی خاطر سے کہ وہ اسکے محاصرہ مین آکر انگریزون سے
بھی ناراض ہوگئے تھے انگلستان نے ہوبارٹ پاشا کو موقوف کر دیا۔ تب یہ قطعی طور پر ترکی ملازمت
مین داخل ہوا اور بطور عذر اُسنے ایک خط لارڈ ڈربی صاحب وزیر اعظم انگلستان کی خدمت
مین بھی بھیجا اسمین ہوبارٹ نے لکھا کہ مین نے کریٹ کا غدر اور بلوائیون کو [illegible] دور کرنے کے واسطے
ترکی فوج مین بھرتی ہو کر کریٹ کا محاصرہ کیا اور یورپ کو ناحق کے خون سے بچا لیا۔ پھر ترکی کی
بحری فوج مین داخل ہو کر اُسکی بہت کچھ درستی کی بحری قواعد سکھانے کے لیے بہت سے مدرسے
جاری کرائے۔ اور وہی ترکیبین ترکی بحری فوج کو بھی بتلائین جو انگلستان کی بحری فوج مین رائج
ہین۔ ہوبرٹ کو ہمیشہ یہ بھروسہ ہے کہ سرکار انگریزی جو ترکی کی دوست ہے میری ان خدمات سے جو
ترکی سرکار کے لیے کرتا ہون ہرگز ناراض نہوگی۔ ہوبرٹ پاشا نے جس زمانہ مین یہ خط سرکار انگریزی
کی خدمت مین بھیجا تھا اُن دنون ترکی گورنمنٹ اور انگریزی سرکار کے مابین گاڑھی دوستی تھی
اسوجہ سے انگلستان نے ہوبرٹ کا قصور معاف کر دیا اور پھر اُس سے باز پرس نہین کی بلکہ اپنے

[illegible] آسٹیریا کے ماتحت ہی تجکو
دلادونگا - بھلا خیال تو کیجیے کہ یہ سبز باغ روما نیا کے دامِ فریب مین پھنسانے کے لیے کیا کچھ
کم تھا - چنانچہ اِسی لالچ مین آکر امیر مذکور شہنشاہ روس کا دم بھرنے لگا -

قلعہ جات ترکی واقع ساحل دریاے ڈانیوب کا بیان

اوپر کے بیان سے ناظرین علی الخصوص ماہرین علم جغرافیہ بخوبی ماہر ہو گئے ہونگے کہ روس نے اِس
موقع پر اپنی فوجون کا جماؤ دریاے ڈانیوب کے جنوبی حصّہ پر چاہا مگر خدا کی قدرت مین دم مارنے کی جگہ
نہین جب دریاے ڈانیوب کو روس نے اپنی کامیابی کا وسیلہ سمجھا تھا وہی اُسکو بیشمار ٹکا لیقین ہو نکلنے
کا باعث ہوا - آسٹیریا کی سلطنت کے متّصل اور اَور مقام سو دکے نیچے اِس ندی کا پاٹ چھ سو
قدم کا فاصلہ رکھتا ہی دریاے مذکور کا داہنا کنارہ جو ترکون کی ملکیت ہی اُسکا ایک حصّہ اب
عمدہ اور قدرتی مضبوطی سے بنا ہی کہ دشمن کسی طرح سے کامیاب نہین ہو سکتا کیونکہ یہ
کنارہ سامنے کے کنارہ سے بہت اونچا ہی - اور جنوبی کنارہ کی طرف بہت سا حصّہ زمین کا
دلدل اور کیچڑ بنا ہوا ہی - اور ایسا دشوار گزار ہی کہ اِسمین سے کوئی فرد بشر گزر نہین سکتا - اور اِسی وجہ
سے دوسری طرف کا دشمن اِس کنارہ کے پار نہین اُتر سکتا - اِسکے علاوہ شمالی کنارہ پر ترکون کے
بہت سے عمدہ قلعے بنے ہین جو سامانِ جنگ سے بھرے رہتے ہین اِسطرف سے دشمن کسی طرح آ ہی نہین سکتا
جو جو قلعے دریاے مذکور کے شمالی کنارہ پر واقع ہین اُنکے نام یہ ہین - ویڈن - راہوا - نکوپولس
سسٹووا - رسٹچک - ترتوکئی - سیلسٹریا - ہرسووا - ماچین - ایسا کتچا - ملت چانہ وغیرہ
اِس سے صاف ظاہر ہی کہ دشمن کو مملکت ترکی مین اِس دریا سے بھی داخل ہونا سہل نہین صرف
ایک راستہ ہی جو سلطنت ہنگری کی دار السلطنت بدا پیسٹ کے متّصل واقع ہی مگر یہ راستہ بھی بغیر
پُل کے جاری نہین رہ سکتا - اور پُل بھی پختہ ہی اگر کچا پُل بنایا جاے اور سامنے سے دشمن حملہ کرے

تو بڑا بھاری نقصان اٹھائے [illegible] اس مقام پر لڑائی کرنا
ممکن نہیں - ان تمام قلعوں میں سیلسٹریا کا قلعہ نہایت عمدہ اور مضبوط ہے جو [illegible] شہر کے
کنارہ پر واقع ہے اسکی ایک طرف ندی بہتی ہے اور دوسری جانب دریا ہے بلیک سی پڑتا ہے
دوسرے قلعہ جات جو عمدہ اور مضبوط ہیں شوملہ (یا شملہ) اور وارنا کے ہیں جو ڈانیوب کے
کنارہ پر ہیں اگرچہ ان قلعوں سے ندی کے پار اترنیوالا دشمن نہیں رک سکتا مگر البتہ جو دشمن
کا لشکر کوہ بالکن کی طرف سے جانا چاہے اسکو ان دونوں قلعوں کی فوج بخوبی روک سکتی ہے
بڑے بڑے تجربہ کار انجینیروں کا قول ہے کہ وارنا کا قلعہ بہت ہی عمدہ اور محفوظ مقام پر بنا ہے یہ بلیک سی
کے قریب ہے اور مشرقی اور جنوبی رخ اسکا پہاڑوں کے واقع ہونے سے نہایت عمدہ طور پر
محفوظ ہے - جو پہاڑ اسکے گرد واقع ہیں انپر جنگ کی حالت میں اچھے اچھے بچاؤ کی تدبیریں
کی جا سکتی ہیں - علیٰ ہذا القیاس شملہ کا قلعہ بھی ایسا ہی ہے سیلسٹریا ڈانیوب سے تخمینا چا[illegible]
میل کے فاصلہ پر ہے اور نکوپولیس اور سسٹوا اور رسچک کے قلعے بھی اسی قدر درمیانہ ہیں -
[illegible] کے نزدیک جسقدر پہاڑ تھے اور انمیں سے جہاں جہاں ہوکر راستے گزرتے تھے ان سب پر
بچاؤ کے لیے عمدہ عمدہ انتظام ترکی جنرلوں نے کیا تھا - ان مقامات کی کمان کرنل جیمس بیکر کو
سپرد تھی انکا یہ قیاس تھا کہ اس ملک کے چالیس ہزار آدمی دشمن کے ستر ہزار آدمیوں کو روک سکتے
ہیں - مگر خوراک وغیرہ ضروری سامان مہیا ہونا چاہیے - وارنا کے قلعہ کا بندوبست پہلے ہی سے
کر رکھا تھا اور ایسی تدبیریں کی گئی تھیں کہ اگر دشمن ایک جگہ سے گزر بھی جاوے تو دوسری جگہ
فوراً ہی روک لیا جاوے - مثلاً فرض کیا کہ دشمن دریائے ڈانیوب کے پار چلے آئیں تب بھی بالکن کی
[illegible] رہنے والی فوج اسکو روک سکتی ہے - اب میں یہ بیان کرونگا کہ دشمن ان پہاڑوں کو کسطرح
[illegible] سکتا ہے -

کوہ بالکن کا بیان

کوہ بالکن اینڈ یاٹک کی دلدل سے میکا ہین تک لمبا ہے اِسکی اکثر زمین ویران [illegible]
نظر آتی ہے جسپر برف کثرت سے جمی رہتی ہے اِس پہاڑ مین جابجا عمیق دلدل اور گڑھے [illegible]
اور انمین سے ہولناک آوازین آیا کرتی ہین - علیٰ ہذالقیاس بیشمار جنگل کوسون تک [illegible]
جسمین ہزارون قسم کے درندے اور جانور پھرتے ہین اِسکے جنوبی حصّہ کی آب [illegible] بہت
عمدہ ہے اور دریاے بلیک سی کے متّصل اِن پہاڑون کی اونچائی تین ہزار فٹ [illegible]
بعض بعض چوٹی چار ہزار چار سو فٹ تک اونچی پائی جاتی ہے - ان پہاڑون کے بیچ [illegible]
لشکر کے لیے رستہ بنا ہے مگر ہر ایک راستہ جو ان پہاڑون کے اندر ہوکر نکلا ہے [illegible] اور
پتھرون سے بھرے ہین اور بعض موقع پر عین راستہ مین پتھر کے بڑے بڑے پہاڑ حائل ہین [illegible]
سے گزرنیوالی فوج کو بڑی دقت پیش آتی ہے - اور دشمن کو بھی ایکبارگی ان رستون [illegible]
گزرنا دشوار ہوتا ہے - ہمیشہ ان پہاڑون مین آندھی - ہوا - اور بارش - برف کے طوفان [illegible]
رہتے ہین - جنکے باعث اِسطرف سے گزرنیوالے کو بڑی سخت مشکلین اُٹھانی پڑتی [illegible]
نے سنہ ۱۸۲۹ء مین اوّل مرتبہ بڑی بڑی سختیان جھیل کر اسی پہاڑ کے راستہ سے اپنے لشکر کو [illegible]

ممالک ایشیاء ترکی کا جغرافیہ

ایشیا مین سلطنت ترکی کا جو ملک ہے اُسکو ترک اِس آسانی کے ساتھ دشمن کے حملے سے نہین
بچا سکتے جسطرح اپنے ملک واقع یورپ کو بچا سکتے ہین - گذشتہ زمانہ مین کوہ کیزس پہاڑ کی آڑ سے
ترکی اپنے ملک کی حفاظت کر سکتے تھے لیکن جب سے ممالک سرکیشیا اور جارجیا روس کے قبضہ
مین آگئے ترکی کا زور کم ہوگیا اور چونکہ فی زمانہ آرمینیا کے ایک حصّہ پر بھی روس کا قبضہ
ہے اِسلیے ترکی اپنے ملک ایشیائی کے بچانے مین بہت کچھ عاجز ہے - ایشیا مین [illegible]

کی قلت کے باعث آرمینیا کے بہت سے حصّے ویران پڑے ہین - کوہ قفقاس پہاڑ کے دوسری طرف جسقدر مُلک ہین اُن سب مین روسیون نے عمدہ عمدہ راستے نکالے ہین تاکہ جنگ وجدل کے زمانہ مین کام آئین - اِسکے سواے دریاے کیسپین مین روس نے اپنا بہت سا بحری لشکر جمع کر رکھا ہی روس کے اِن سارے مُلکون مین تجارت کی آمد و رفت کے لیے کُل تین راستے ہین - اُنمین سے ایک کو تو ترکی جسوقت چاہے اپنی بحری فوج کے زور سے مسدود کر سکتی ہی - رہے دو راستے سو موسم سرما مین برف باری کے باعث بند ہو جاتے ہین - آرمینیا کے قدرتی بچاو کے علاوہ تریبی زانڈ اور باطوم کے دو قلعے ہین اِنسے بھی بہت کچھ حفاظت ہو سکتی ہی - پھر ان دونون قلعون کے محافظ ارض روم اور قارص کے قلعے ہین یہ دونون جنگ کے وقت باطوم اور تریبی زانڈ کی بخوبی حفاظت کر سکتے ہین - اِنکے سواے اَور بھی کئی عمدہ عمدہ مسلح قلعے ترکی کے پاس ہین مگر تسپر بھی ترکی کو جنگ کے زمانہ مین ایشیائی مُلک کے بچانے کا بڑا خوف لگا رہتا ہی خصوصاً سنہ ۱۸۷۷ع سے جب ان قلعون پر لڑائی مین آفت آئی تھی - فقط

سلطنت علیہ سے صوبہ رومانیا کی شرارت

جبکہ زار روس نے ترکی کے ساتھ قطعی طور پر جنگ کا ارادہ کر لیا تو اُسنے اپنے لشکرون کو یورپ اور ایشیا کی طرف بڑھنے کا حکم دیا - اشتہار جنگ شائع کرنے اور لڑائی شروع کرنے سے پیشتر بغیر اطلاع کے روس کا لشکر ترکی ممالک مین جا گھسا اسلیے دولت علیہ نے فی الفور جملہ شاہان یورپ کو جنھون نے عہدنامہ پیرس سنہ ۱۸۵۶ع پر دستخط کیے تھے روس کی اس ناجائز حرکت کی اطلاع دی - اور لکھا کہ رشیا کی یہ حرکت قوانین اور آئین سلاطین کے بالکل خلاف ہی - اسی ... بلکہ وہ بھی ... روس کے ہمدم تھے اور جنھون ...

روس کی اس انوکھی حرکت سے جسمین دغابازی بھری تھی ناراض ہوئے ۔ ۲
دولت العالیہ کے وزیر اعظم نے شہزادہ چارلس والیِ رومانیا کو بذریعہ تار برقی
کہ روسی لشکر عنقریب تمھارے ملک بیسحاربیا پر حملہ آور ہوگا لہذا تمکو مناسب
دولتِ علیہ سے مشورہ کرکے اُسکے ہٹانے کا بندوبست کرو ۔ اور عبد الکریم پاشا
ہین ۔ اسکے جواب مین شہزادہ مذکور نے یہ لکھا کہ انکی درخواست پر غور کرنے کے لیے
مجلس ہم اپنے یہان مقرر کرینگے ۔ لیکن ۲۳ تاریخ ہی کو ایک حصہ روسی لشکر کا
مین آپہونچا ۔ پھر کیا تھا شہزادہ رومانیا کو بہانہ ہاتھ لگا ۔ باب عالی کے حضور
بھیجا کہ روسی فوج زیادہ ہے جسکا مقابلہ ہمارے سپاہی کسی طرح نہین کرسکتے مین نے یہ خیال
شکست کھانا اور بیفائدہ اپنے آدمیون کی جانین ضائع کرنا کونسی دانشمندی ہے
لشکر کو روسی فوج کے سامنے سے ہٹالیا ۔ (حالانکہ یہ تحریر سراسر جھوٹھ تھی در پردہ ذات
گرگے بنے ہوئے تھے) رومانیا کے شہزادہ کی یہ عذر خواہی سچ ہوتی تو کوئی الزام اسکے
اسنے تو علانیہ باب عالی کے حضور مین جھوٹھ بولا ۔ کیونکہ اُسنے اس موقع سے ایک
روس سے خفیہ طور پر میل جول کرلیا تھا ۔ اور شہنشاہ روس کی خواہش کے مطابق ۱۶
رومانیا نے ایک اقرار نامہ روس کو لکھدیا تھا جسمین وعدہ کیا تھا کہ میری عملداری کے
اور تار برقی روسی ضرورتون کے لیے کھلے ہوئے موجود ہین ۔ بلا تکلف روسی فوج
اپنا کام لے ۔ اور جبکہ میرے ملک مین سے روسی فوج کے لیے رسد اور سامانِ جنگ وغیرہ
ٹکڑے گزرینگے تو مین اپنی فوج انکی حفاظت کے لیے دونگا ۔ اگر روسی فوج کے لیے
میری عملداری مین ریلوے بنانے کی ضرورت ہوگی تو زمین بھی مفت نذر کرونگا ۔ اس اقرارنامہ
سے شہزادہ رومانیا کی حماقت صاف ظاہر ہے ۔ حضرت آدمی کیا ہین عقل کی پھسلی پا گئے

چاہیے سو اسلئے یہ سمجھا کہ اس قسم کے اقرار نامہ سے مین اپنے ہاتھون اپنی آزادی کو روس
مین پھنسا رہا ہون اور خواہ مخواہ آئندہ سبز باغ کی امید پر روس کا ایک غلام بنتا ہون
بقال کہان - پیشتر صوبہ رومانیا نے ترکی گورنمنٹ سے یہ اقرار تحریری کیا تھا کہ لڑائی
وقت (جب کبھی روسیون سے ہو) ہم مقام کالافات ترکی سرکار کو دیدینگے مگر اسی
برخلاف روسیون کی مدد کے بھروسہ پر کالافات ہی سے جہان رومانیا کا توپخانہ تھا
روس ترکون نے شہر ویدین نامے پر گولے مارنے شروع کردیے - جس سے یورپ
انصاف پسند لوگون نے رومانیا کو ایک دغا باز شریر اور نالائق احسان فراموش
کیونکہ ترکی سرکار کے مقابلہ مین بلاوجہ اسکو ایسی نالائق حرکت کا مرتکب ہونا کسی
نہ تھا - رومانیا کے شہزادے کا نام چارلس ہے - جب یہ دغابازی اسطرح پر علانیہ
ہوگیا تو ترکی گورنمنٹ نے اسکو نمک حرام مشہور کیا - اور نہایت غصہ مین آکر
ایلچی کو جو قسطنطنیہ مین مقیم تھا فوراً شہر سے چلے جانے کا حکم دیا - اور ایک کتاب چھپواکر
جسمین شہزادہ مذکور کی نمک حرامی اور احسان فراموشی کا ذکر سلسلہ وار درج تھا تمام شاہان
یورپ کی خدمت مین روانہ کی گئی - اسوقت شہزادہ چارلس والی رومانیا نے ترکی
عنایتون سے ناامید ہوکر جی مین سوچا کہ اب ادھر سے تو مین گیا گذرا - جیسے بنے روس
ہی کی دوستی سے نفع حاصل کرنا چاہیے - اور زار کی حمایت سے اپنے آپکو آزاد بادشاہ
بنانا چاہیے - شہزادہ مذکور کو چونکہ ۲۲ اپریل کو جو عنقریب آنیوالی تھی گدی نشین ہوئے
بارہ سال ہونے والے تھے اسلیے اُسنے اپنے سرداروں اور عام رعایا برایا کے روبرو
خوشی سے یہ بات ظاہر کی کہ مین نے خودکو اور تمکو بھی ترکی غلامی سے آزاد ہونے کے
روس دوستی کو اختیار کیا ہے ... کہ ۲۲ اپریل ... چا

کے بعد آئیگی میری رعایا مجھے آزاد بادشاہ تصور کرکے بروز سالگرہ تمام
کے عمل مین لائین۔
شہزادۂ چارلس ۱۸۳۹ء مین پیدا ہوا تھا۔ اور سب سے پہلے سرپشین
مقرر ہوا ۱۸۶۶ء مین شہزادۂ مذکور بمنظوری سلطان المعظم گدی روما
سلطان المعظم نے صوبہ والسچیا اور مولڈیونیا دونون کو ملا کر اسکی حکومت
اُسی زمانہ سے دونون صوبے ملکر رومانیا کے نام سے مشہور ہین۔ پیشتر یہ ملک
جان کے قبضہ مین تھا۔ مگر ۱۸۶۶ء مین عام رعایا نے عذر کرکے الکزنڈر
کردیا۔ اور بجاے اُسکے چارلس کو تخت پر بٹھلایا ۱۸۶۷ء مین چارلس نے
آزاد کرنا چاہا۔ اس موقع پر ہم چارلس کی تصویر دیتے ہین ناظرین ملاحظہ کرین
تصویر شہزادۂ چارلس والی رومانیا۔

(ایشیاے ترکی (کوچک) مین جنگ کا آغاز)

جنگ روم و روس کی ابتدا ایشیا سے شروع ہوئی۔ ملک ایشیا مین
اُسکے تین طرف سے روسی فوج گھس آئی اور سب سے پہلے ترکی سرحدی تھانہ
سے روسی فوج کی جھڑپ ہوئی۔ یہ واقعہ ۲۵۔ اور ۲۶۔ اپریل کا ہے اب یاد رکھنے
لائق یہ بات ہے کہ ملک آرمینیا مین جو ترکی حکومت کے ماتحت تھا روسی فوج آئی
آگھسی اور آبالٹسیک و الکزنڈراپول اور ایراوتا کے تین رستون سے۔ باطوم
[illegible]

فہرست مضامین

متعلقہ حصہ اول کتاب جنگنامہ روم و روس باتصاویر